بعون صناع مکین و فضل خلاق زمین و آسمان

آنزبون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیه معاوی مآرب حکمیه

مخزن عوائد معدن فوائد مستند کل مقبول اطبا اعنی جلد چہارم حمیات

ترجمه قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو مترجمهٔ قدوهٔ ارباب تحقیق و زبدهٔ اصحاب تدقیق یکه تاز مضمار همه دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سابق مهتمم مدرسه ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اوده اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع جہان ہوئی

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U82042
23 NOV 1979

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندۂ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولدًا و الکاظمی نسبًا و حیدًا کہتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمۂ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمائش سرآمد امرای نامدار و گل سرسبد گلستان فتوت و اقتدار منشی عالی گوہر یعنی نولکشور کے ترجمہ کیا ہے اور یہ جو دو شرحین ہر ایک مجلد مین طبع ہوا رہے ہین اسمین بھی صحت کا زیادہ لحاظ ہین اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اوس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوا ے چند مقامات خاص کے جنکی تصحیح اپنے مقام پر مترجم نے کر دی ہے امید ناظرین باتمکین سے اصلاح اور عفو کی رکھکے شروع مقصود مین کرتا ہون کتاب چہارم قانون سے اون بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدن مین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین فن اول شامل ہے پانچ مقالونکو جنمین حمیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہی اکتیس ۳۱ فصلون پر فصل پہلی بیان مین تمام حمیات کا حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے جو قلب سے مشتعل ہو کر بتوسط روح اور خون کی شریانون اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اوسوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہی کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہی کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب اسکو پہنچتا ہے تو وہ بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہی مگر یہ اشتعال حمی کی اشتعال سے جداگانہ ہے ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس حد کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع مین ضرر پیدا ہو اوسوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہو جاتا ہی جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہین آیندہ اوراق مین بتفصیل اسکا ذکر آتا ہی بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض اور جسقدر حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتی ہین اونمین حمی عرض مین داخل کیا ہی اونکی مراد حمی مرض سے یہ ہی کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اوسکے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہی مثلاً حمی عفونت کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اخلاط کی عفونت ہے اور تپ کے بیچ مین کوئی تیسری شی ایسی نہین ہے کہ واسطہ

اور عفونت خود تو مرض نہیں بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنی حمی عفنہ کا - بخلاف حمیات اورام کے اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہی پھر اوسکی تبعیت سے تپ بھی عارض ہوتی ہی اور تا بقاء ورم تپ بھی رہتی ہی - پھر چونکہ سبب تپ کا بیان بھی عفونت اخلاط ہی مگر اوس سے پہلے پیدا النفس مرض ورم کی ہوتی ہی لہذا ان حمی کی اس صورت میں بیان سبب حمی اور نفس حمی کا ایک تیسری چیز واسطہ ہی کہ وہ خود مرض ہی - اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک اعتراض صریح یہ ہوگا کہ حمی یہ کہ تم لوگ تابع ورم کی کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہی اور بوجہ تدبیر جع کی تپ لازم ہوجاتی ہے اس صورت میں لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات بھی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہیں حمی عرض میں داخل ہوں حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ عفونت ورم کے ہو اس صورت میں محض ورم سبب اول حدوث حمی کا نہ ہوگا بلکہ بہ نظر اوس عفونت کی جو ورم میں ہی یعنی ورم سبب حمی کا بالذات نہ ہوگا بلکہ بالواسطہ عفونت کے سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت بیان بھی ٹھہری گی پھر کیا ضرور ہی کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہیں اور ورم کو سبب قرار دیں - اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہی کہ اگر یہ بات نہیں کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ مانتے ہو اور تمھاری رائے میں یہ بات ہے کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہیں گے یہی حال حمیات عفونیہ کا بھی ہے کہ تا بقائے عفونت حمی عفنہ باقی رہتی ہے یعنے حمی ورمیہ اور عفنہ دونوں کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے خواہ حمی ہے کو بھی حمی مرض نام رکھو - مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب میں طبیب کو کچھ مفید نہیں اور چونکہ منشا نزاع کا یہ ہے کہ خواہ حمی مرض العرض کا ہو یا تسمیہ حمی کا ان دونا موں سے موجب مناقشہ ہے اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنی فن سے جدا کرکے مباحث منطقیہ کو لیجائیگا اور اس صورت میں طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا - لہذا ہم بھی بطریق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہیں کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمیات عرض میں ہیں تمھید یہ ہے کہ شکل اب مناسب ہو کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کریں اور بیان کریں کہ تمام چیزیں جو بدن انسان کی اجزا میں اونکی تین قسمیں ہیں - پہلا اعضا ان میں یعنی رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہیں جس طرح حمام کی دیواروں کا حال ہے - دوسرے رطوبات بدنیہ ہیں جو اعضاء میں بھری ہوئی ہیں جس طرح پانی حمام کے حوضوں میں بھرا ہوتا ہے - تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبیعیہ یا حیوانیہ اور بخارات جو تمام بدن میں منتشر رہتی ہیں یہ مثال ہوائے حمام سے ہو جاتی ہے - حرارت غریبہ سے جو پہلا اشتعال بدن انسان میں ہوتا ہے ان تینوں چیزوں سے ایک میں ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ انسان کے بدن کی کوئی جزو ایسی نہیں ہے جو ان اجزائے ثلثہ سے مرکب نہو - اشتعال اولی خواہ مشتعل اول ہی ہماری یہ مراد ہی کہ جسیت اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہوجاتی تو اوسکی قریب کی چیزیں خود بخود ٹھنڈی ہو جائیں اور بعکس اسکی اگر قریب کی چیزوں کی حرارت بجھائی دیجاوے مشتعل اول کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیز گرم کر دے - اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضائے اصلیہ یعنے جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوئے ہیں اونمیں یا اشتعال اولی ہو جس طرح سوزش اور حرارت حمام کی دیواروں کو گرم کرتی ہی خواہ لوہے کی دھونکنی یا نان پز کی دیگ کہ آگ گرم کر دیتی ہی اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہی - اور اگر اشتعال اولی اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط میں پیدا ہو کر بعد اوسکی حرارت اعضا تک پہنچے جیسے گرم پانی حمام کا دیواروں میں لگ جاوے دیواروں کو گرم کر دیتا ہی خواہ گرم شوربا یا اور کوئی طعام پکنے میں رکھنے سے دیگ گرم ہو جاتی ہی ایسی حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہیں - اور اگر حرارت غریبہ پہلے پہل ارواح اور بخارات جسمانیہ کو مشتعل کرے اوسکی بعد اعضا اور اخلاط تک پہنچے جیسے کبھی کوئی ہوائے گرم حمام میں پہنچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ سلگائی جاتی ہی اس جہت سی ہوائے حمام پہلے گرم ہوجاتی ہی بعد ازاں پانی حوضوں کا پھر دیواریں بھی گرم ہو جاتی ہیں ایسی تپ کو حمی یومیہ نام رکھتے ہیں اسلیے کہ اسکا تعلق بوجہ اشتعال [illegible]

ایک لطیف چیز یعنے ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے یا ہین جو یہ تپ بہت جلد دفع ہوجاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ بھی نہین رہتی لیکن اگر اس تپ کا استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہو جاے ۔ اس تمثیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ نہ انکے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی تعریف جنس و فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو فصول سے مقید کرکے تقسیم کرتے ہین کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہین کہ مآل اوس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے ۔ مثلا کہ حمیات مین کچھ حادہ ہوتے ہین اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتی ہین ۔ بعضی تپین مزمنہ یعنے دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہین ۔ بعض لیلیہ ہوتی ہین کہ اونکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ ہین کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین ۔ بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ اونکے اعراض مہلک اور مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور بد ہوتی ہین ۔ بعضی تپین حارہ ہوتی ہین کہ اونمین سواے حرارت کے برودت کی طرح محسوس نہین ہوتی اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے ۔ بعض حمیات بسیطہ ہین ۔ اور کچھ مرکب ہوتی ہین **مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین** اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جنکا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جنکے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا براز اور پسینہ بدبو ہوتا ہے اور جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہو اونہین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے ۔ مگر ابتدا اونکو حمی یومیہ حاصل ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اونکی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہوجاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہوتی ہے ۔ ان دونون مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگون کو ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اونکے مزاج مین غالب ہو ایسے لوگونکو ابتدا مین حمی بخار حار عارض ہو کر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہوجاتی ہے ۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کی ہین جنکی بدن مین حرارت برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اونکو ابتدا مین حمی عفونہ کے اور قسم تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے ۔ اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین اونسے حمیات دور رہتی ہین خصوصا حمیات یومیہ اونکو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہین ۔ **فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے** ۔ حرارت کے واسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب زمانہ انتہاے مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنی ابتداے حمی سے تا زوال مرض اور حیثیت اعتبار اوقات اربعہ کا کیا جاتا ہے ۔ اور بطور جزئی بھی ہوتی ہین کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے ۔ خوف اور خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا ہے مریض بوجہ تپ کے ہلاک نہین ہو سکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہو جائین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلا طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض بخوبی اطاعت نکرے ۔ وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت مین یہ ہے کہ جس وقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی تصرفات سے باز رہے اور مادہ مرضی جو عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجایش کو ایسا روکے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو ۔ اور ابتدا سے کلی [illegible] جیسے وہان تک ہے جبتک یہ اثر ظاہر ہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر ہو جاے کہ طبیعت کو مادہ [illegible] اصل مغلوب کر دیا اب نضج کی امید نہین ہے ۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بعض [illegible] امراض مین زمانہ ابتدا کا مختفی ہوتا ہے جس طرح سونوخس جو تپ دموی ہے چونکہ اوس مین روز اول سے [illegible] کوئی تنبیہ [illegible] اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہیں ہوتا ہے کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور اشتداد اور صعود کا زمانہ کون سا ہے ــ اسی طرح صرع اور سکتہ میں چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہے بایں وجہ زمانۂ ابتدا کا ظاہر نہیں ہوتا ہے ــ کبھی زمانۂ ابتدا کا بوجہ کہ کبھی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتے ہیں لوگ گمان کرتے ہیں کہ وقت ابتدا کا اس مرض میں نہیں ہے ــ اسی طرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید میں یعنی حمی حادہ میں ایک جسم مسطح جسے غمامہ کہتے ہیں بالائے بول نظر آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کی ہر روز اول پائی جاتی ہے جب ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ اس تپ میں زمانۂ ابتدا نہیں تھا مگر واقع میں ایسا نہیں ہے اسلیے کہ ان سب صورتوں میں زمانۂ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا ــ تزید یعنی صعود کا وہ زمانہ ہے کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرے کہ اگر غالب ہوسکے تو آثار نضج کے ظاہر ہونگے اور بعد بجہت و قوت مرض کی بڑی تیزی ہو بخلاف نضج کے آثار کا شروع ہونا قریب ہوتا ہے ــ وقوف یعنی انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اوس وقت محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت سے تھوڑی زمانہ کے بعد بخوبی ہو جاتی ہے اسیوقت کو یعنی منتہی کو ملحمہ یعنی زمانۂ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہیں ــ اور انتہا کی مدت اون تپوں میں جنکی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت اوس نوبت کی جو زمانۂ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہو اوسمیں ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں بسر ہو جاتا ہے دوسری نوبت میں انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے ــ کبھی ایسے تپوں میں امتداد زمانۂ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اونکے بعد تیسری نوبت از روز شروع محاربہ جو ہوتی ہے اوس سے زمانۂ منتہا کا پہچانا جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانۂ منتہی کو اکثر امراض میں نہیں ہوتا ہے ــ البتہ امراض مزمنہ میں وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے کہ بعض امراض مزمنہ میں چند نوبتیں ایک صورت کی اعراض میں ہوتی ہیں اور احکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہیں پھر جو نوبہ اخیرہ ایسے نوائب کا ہوتا ہے اوسمیں آثار نضج کے پورے ظاہر ہو جاتے ہیں اگر طبیعت مادہ پر غالب ہوئی ہے خواہ وارت کیفیت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہو گئی ہو ــ **انحطاط** کا وہ زمانہ ہے جسوقت حرارت غریزیہ بخوبی مادہ مرض پر غالب آکر مادہ کو مغلوب کر دیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اوسکو قدرے قدرے متفرق کرتی ہے پھر اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو کر بطرف اطراف بدن کی دفع ہوتی ہے تاکہ فنا اور متحلل ہو جاوے اور چونکہ اطراف خارجیہ میں اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غذا تجویز کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے ــ یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکی مقابلہ سے عاجز ہو گئی اس سے اعراض میں خفت واقع ہوئی اور حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہے یعنی مرض نے طبیعت کو بالکل مغلوب کر دیا ہے ــ اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہے اسلیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے ــ منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہیں اونکا زمانۂ منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں اونکو امراض حادہ میں داخل نہیں کیا ہے اسلیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانۂ منتہی کا کافی نہیں بلکہ باانہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہو تب اوسکا شمار امراض حادہ میں کیا جاوے ــ جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہیں اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی اقرب ہوتا ہے اور اونکی مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم ــ اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو انکا زمانۂ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے ــ اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے پھر اور امراض مزمنہ کی

مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسوں کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہے۔ امراض حادہ کے مراتب جو باعتبار منتہی مذکور ہوئے اسکی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اُس وقت بہت کارآمد ہوگی جب ہم تدابیر تغذیہ مرضا کو بیان کرینگے۔ بہت سے حمیات کی اوقات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینوں ایک ہی نوبت مین گذر جاتی ہین اور دوسری نوبت سے اونکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ مرض پر ہو اور نہ دوسری نوبت مین آثار ہلاکت کے ظاہر ہو جاتی ہین۔ جملہ حمیات ان اوقات اربعہ مین بہت سا اختلاف رکھتی ہین۔ بعض اقسام کا زمانہ تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے۔

فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات مرض کے خصوصاً شناخت زمانہ منتہی کی۔

اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہین ۱ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ کیجاتی ہے مثلاً تشنج یبسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ مین سے ہین پس اونکا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہوگا۔ اور غب خالص اور تپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کے دوسری قسم مین داخل ہین انکا منتہی سات دن سے زیادہ نہین ہوتا۔ اور ربع اور فالج کہ امراض مزمنہ سے ہین انکا منتہی سال بھر تک اور اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے ۲ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہو سکتی ہے چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونے نوبت کا قصیر معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اسکے نوائب کا تین گھنٹے سے لیکر چودہ گھنٹے تک ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا منتہی قریب ہے اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی بعید ہے جیسے غب غیر خالص۔ اگر ایسے امراض ہون کہ اونمین نوبت نہین ہوتی بلکہ مادہ اونکا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہین جیسے سونوخس وغیرہ ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہین۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو خواہ مائل طرف غلظ کے ہو اوس مرض کو غیر حاد کہتے ہین ۳ کبھی سحنہ مریض یعنے آثار بشرہ وغیرہ سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہو جاوے کہ چہرہ دبلا ہو اور بشرہ لاغر ہو جاوین معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود باقی رہین تو مرض اتنا حاد نہوگا اور منتہی صورت اول مین قریب ہے اور دوسرے مین بعید ۴ کبھی بلحاظ بقا ہوا اور زوال قوت کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہو جاوے تو مرض حاد ہے اور منتہی قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہی ہو مرض غیر حاد ہے اور منتہی بعید ہے ۵ کبھی بنظر اوقات فصول اور سن مریض کی شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہین انمین جو امراض پیدا ہوتے ہین اونکا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور بارد مین خواہ دونون بارد فصلون مین یعنے خریف اور شتا کہ انکی بیماریون کا منتہی بدیر ہوتا ہے — اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے ۶ کبھی معاینہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا ۷ کبھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور منتہی کی ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض مزمن ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحرارت ہے اور منتہی قریب ہے اور اگر لرزہ کسیقدر نہو پس اس مرض کا منتہی بہت قریب ہے اور زمانہ بقاے مرض کا بہت تھوڑا ہے ۸ کبھی شناخت اوقات امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اوسکی ہر نوبت مین زمانہ تقدم کا محفوظ بانتظام واحد ہو اور جسقدر زمانہ تقدم ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر ہر روز بڑھتا جاوے تو معلوم ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید مین ہے اسلیے کہ بعض امراض ایسے ہوتے ہین کہ آخر اوقات یعنے زمانہ انحطاط تک اونکا تزید باقی رہتا ہے تشریح کہتا ہے مثلاً ایک تپ پہلی نوبت اوسکی ٹھیک بارہ ۱۲ بجے دوپہر دن کے ہوئی اور تین بجے اوتر گئی دوسری باری جب دو بجنے مین پانچ دقیقہ خواہ منٹ باقی تھے شروع ہوئی اور پورے تین بجے موقوف ہوئی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ مین باقی رہتے

شروع ہو کر پھر وہی تپ بچ اوترتی یہ صورت ایسی ہے کہ اوسمین نظام تفاضل کا مستمر ہی ہے اور جسقدر روز بمقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار
اول یعنے تین گھنٹے پر پہنچ جاتی ہے ۱۰ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تپ مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اوسکے چند نوبے بتفاضل مذکور
بر سبیل تقدم کے ہوں اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہے اور زیادتی اوسکی ۔ مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہونچ کر آگے نہین بڑھتی یہ صورت
بھی دلالت صریح اوسکی زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی موقوف ہوگئی ۔ اگر ایسی صورت
مین وقت نوبت کا متاخر ہو جاوے یعنے اگر بعد مقدم ہونے نوبت کے چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اوسکے اوس وقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے
لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا ۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر مین زائل ہوگی ۹
اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض حمی سے خواہ اعراض کے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اوسکی نوبت کی
زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سے پہچانی جاتی ہین اسطرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر رہے تو مرض کی ابتدا ہے اور اگر کسیقدر بہ
گھٹ جاوے تو زمانہ انحطاط کا ہے اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اکثر حکم تزید کا کیا جائیگا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوائب مین اختلاف
ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی مین تشابہ نہین ہوتی ۱۱ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے ۔ مثلاً اگر کسی نوبت
مین عرق زیادہ برآمد ہو اور اوسکے بعد جو نوبت آوے کسیقدر کمی اور خفت اعراض مین پائی جاوے خواہ جس نوبت مین عرق یا اسہال ہوا اوسکے
بہ نسبت یہ نوبت کچھ شدت مین زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کی تنہا قوت طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہین کیا
ورنہ دوسری نوبت مین خفت ضرور ہوتی ہے اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ
تزید مین ہو خواہ زمانہ ابتدا مین ۱۲ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نمود نضج کے ہوتی ہے جیسا اوپر بیان ذکر ہی کیا ۔ مثلاً اگر ظاہر یہ
نفث ہمراہ کسی قدر نضج کے ہو خواہ بول کا اوپر غمامہ ہو دار ہو تو زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نفث مین کثرت ہو خواہ اوسکی ضد واقع ہو کہ باعفن
نفث برآمد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب منتہی مرض کا یہی وقت ہے ۔ ایضاً اگر نضج یا خلاف نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہونے نفث
کے یا بول مین غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہے اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کی ۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت
یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جسوقت نبض مین انضغاط پیدا ہو یعنے نبض کی حرکت مین سستی اور ضعف اور صغر اور بطوء
ظاہر ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جاوے اور اطراف مین سردی پیدا ہو خصوصاً گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بھی سرد ہو جاوے
اور یہ سردی اوسوقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن مین محسوس ہو جاوے ۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت مین
رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتی ہین گہری نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہے پلکون پر بوجھ پیدا
ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلے ہونے اعضا کے پلکون کا اوٹھانا دشوار معلوم ہوتا ہے ۔ کلام کرنے مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی
ہے دونون شانون کے بیچ مین پھریری یعنے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح پشت مین بھی قشعریرہ اوٹھتا ہے اکثر ابتداء نوبت مین
لرزہ آجاتا ہے اور بشبہ سیلان لعاب مین عارض ہوتا ہے دونون کنپٹیان بھڑکنے لگتی ہین ۔ کان گونجنے لگتے ہین ۔ چھینکین بہت
سی آتی ہین سب جوڑ بدن کے کھنچتے ہین ۔ اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدای نوبے مین ہوتا ہے یا انتہای نوبے مین ۔ وقت صعود
خواہ تزید کا ہر نوبت مین اور اوسکے دو حصہ ہین نصف اول مین تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم اور سریع ہونے لگتی ہے
اور حرارت تمام بدن مین منتشر ہوا کرتی ہو جاتی ہے ۔ اور نصف آخر زمانہ تزید کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن مین برابر منتشر ہوگئی ہے

اوسمین زیادتی ہوجاتی اور بڑہتی جاوے۔ انتہا کی نوبت کا وقت وہ ہے کہ جسقدر حرارت اور سب اعراض بڑہ چکے ہین وہ کچھ دیر تک بدستور رہین نہ گھٹین اور نہ بڑہین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہوجاوے۔ انحطاط نوبت کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہے اور نبض حرکت اور قوام مین معتدل اور مستوی ہوجاتی ہے پھر جس تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترنے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوسوقت بدن مین عرق نمودار ہوا اور تپ اوتر جاتی ہے۔ اکثر یہ حالات خفت کی جو زمانہ انحطاط مین ہم نے بیان کیے بوقت نزدیکی موت کے بھی پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض رو بصحت ہے ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ تشفی نکرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کی کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہین ہے۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتخصیص شناخت بیان کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت مخفی ہوتے ہین ایسی بخوبی تا کہ ہر ایک معلوم کرے کہ غب کی اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اوسکے بعد برد اطراف اور لرزہ ہوجاتا ہے پھر لرزہ مین سکون اور برد اطراف مین کمی پیدا ہو کے تمام بدن مین گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہان تک تو زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اوسکے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی ہے حتی کہ تپ زائل ہوجاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بھی کرتی ہین اور ضعف حرارت غریزیہ اور ٹھنڈا ہونا جگر کا بھی طول مدت امراض کے معین ہین

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا منہج کلی

جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب یہی چیزین ہین جو کہ جوہر بدن انسان مین داخل نہین اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہین اور اونکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین۔ خواہ از قسم ملاقیات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کہانے پینے کی چیزین۔ خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہین۔ یا انفعالات نفسانیہ جو بروقت غضب اور خوف وغیرہ کے ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ صورت حمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے۔ کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جبکہ سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی۔ یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے انکا اشتداد اور اشتعال اولی اتنا نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑہ کر اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑہے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہوجاوے گی۔ ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہین سمجھتے اسلیے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کردیتے ہین جو سابق سے مخفی موجود تہے اور اونکی تحریک اگر اسباب خارجیہ کردینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہوجاویگی۔ بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو کسیقدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہین ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے اسلیے کہ محض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین تعب جسمانی اور روحانی دونون نہین ہوتی۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہوجاتا ہے اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کرکے اعضاء بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چند روز تک رہتی ہے اور پھر زائل ہوجاتی ہے بدون اسکے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کیطرف ہوتی تو اوسکی اور صفات

ازالہ نہو سکتا ہے — حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہی مگر شناخت بہت ہی مشکل ہے اسیطرح ابتداء مرض دق کی کہ اوسکی شناخت بہت دشوار ہوتی ہے اور معالجہ آسان ہوتا ہی گرم خشک جنکا مزاج ہی وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ مین مبتلا ہوتے ہین اور اونہین ان حمیات کا ضرر بھی بہت پہونچتا ہے اگر تدبیر معالجہ مین غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اونسے کرایا جاے خواہ دیر تک وہ لوگ بھوکے رہین اور ازین قبیل سوء تدبیر سے یہ لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق ہو جاتے ہین اگر سخونت اعضاء اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب مین مبتلا ہو جاتے ہین اگر گرمی تپ کی اخلاط تک پہونچے — پہر جسکا مزاج گرم تر ہے اوسکی نسبت حمی یوم مین یہی تدبیر کا زیادہ احتمال رہتا ہے کہ طبیب اوسکی تپ کو مادہ رطوبت سے تجویز کرکے مسخنات کا استعمال بہت کرتا ہے اسوجہ سے حرارت زیادہ بڑہ سکے اخلاط تک مشتعل ہو جاتی ہے اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے — ایسے مزاج کے بعد جو لوگ کہ اونکے مزاج مین گرمی زیادہ ہے اونکے بعد جنکا مزاج یابس یا وہ گروہ مبتلا حمی یوم مین ہوتے ہین — گرم خشک مزاج کا آدمی جبوقت او بھوک ہو اور پہر اوس بھوک کو اوسنے بجوالی ہی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو تو اوسے حمی یوم اوسے عارض ہو جاتی ہے اور تپ کے ساتھ قشعریرہ بھی ہوتا ہی پہر اگر اوسکی بھوک اور تعب کا تدارک نکیا جاے اور فوراً اوسکو غذا نہ پہونچے بہت جلد حمی عفونیہ مین مبتلا ہو جائیگا —

فصل پانچوین بیان خاص علامتون حمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کرین

بعض خواص حمیات یومیہ سے یہ ہے کہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمہ کے جو بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونیہ کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بر نہج نقصان نہین ہوتا اور نقصان خود اگر ابتدا ہو تو اس سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور پھریری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور نبض کا میل بطرف کسل اور ازدحام کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اوسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہو جانا یہ سب امور ابتداء حمی یوم مین نہین ہوتی — بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اوسکے قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کے چبہنے کی کیفیت جو بخش گرمی ہی پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی کا اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہے اگر انمین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو ایذا دہندہ ہین اور عفونات نہین رکھتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے — ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے جیسے قدر کہ تعب ہو خواہ مستی شراب سے جو بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے — اگر بول اول روز مین تپ کی بانضج ہو اور نبض مین زبون حالی نہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے — یہ بات اسواسطے ہے کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہین کرتی اسلیے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور قوام بول کا نضج یافتہ ہوتا ہی کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہی اور کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اوسکا رنگ پہیکا ہوتا ہے — اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسنے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور یہ سبب بدون وجود حمی کے بھی تغیر بول مین کر دینا اوسکی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اس سبب کا ذکر کرینگے — نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کی ہوتی ہے سواے اون خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہون یا آنکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کر دیتا ہے بروقت اشتداد تپ کے اور حمی یوم مین کمتر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف

منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی ہوگے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا میں لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب ہو جب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہیں — کبھی حمی یوم میں نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمیں صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدیدہ جو تکثیف ارواح کرے پہونچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری بفرط اور غم انہیں سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو — کبھی جھٹ پٹ اس تپ میں انبساط نبض کا پیدا ہو جاتا ہے اور انقباض میں بطور واقع ہوتا ہی مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہیں ہوتی الا شاذ و نادر — سرعت نبض کی حمیات یومیہ میں کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ میں بہ نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کو زیادہ ہوتی — اسلیے کہ بخار اس تپ میں بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہیں ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے — جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتوں کی نسبت دریافت کرنے کے بعد بہ آسانی ہوگی — جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آ جاتی ہے جیسی عادت اس بدن میں نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کی ہو جانا اچھی علامت ہی — مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہو اسلیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ موجبہ کلیہ منفصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہیں ہے بلکہ یہاں سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولۃ الطرفین کو لایا ہے فافہم یہی علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تزیید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا اور اوسکے زمانہ منتہی میں اعراض شدیدہ نہیں ہوتے اور حمی عفونیہ میں ان باتونکی ضد ہوتی ہے — یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اوسمیں اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی درد خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہی تو اوسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہی یہ بھی دلیل اوسکے تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے — اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوتر جاتی ہے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہیں ہوتی ہے اور مقدار میں ایسا پسینہ کے بہت افراط نہیں ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اوسیقدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ یہ عرق اوسکے قریب مقدار میں ہوتا ہے اور بدبو بھی نہیں ہوتا — اگر پسینہ بکثرت تپ کے اخیر میں آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہیں ہے — ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کریں اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن میں پیدا ہو اور وہ پھریری غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اوسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام میں ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر بردائت نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف

منتقل بھی ہو جاتی ہے جسقدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہیں اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہو جاتے ہیں کہ مریض بھوکا رہا ہے خواہ اوسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے سہو اسمیں اور تدبیر میں

غلط واقع ہو مثلاً نامناسب بحال مریض تو یہ تہا کہ اوسکی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیب نے اوسے بہوکہا رکہنا تجویز کیا اس صورت مین جو لوگ صفراوی مزاج ہین اونکی تپ منجر حمی دق کیطرف ہو جاتی ہے خواہ حمی محرقہ کیطرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت اونکے بدن مین زیادہ ہے وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس مین مبتلا ہو جاتے ہین مگر وہ تپ دموی ہو بلا عفونت ہو یہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی منطبقہ بہی عارض ہو جاتی ہے — اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج مفتوحیت کی بہی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تہا کہ اوس بدن مین کسی قسم کا تحلل پیدا ہو تاکہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ مین ہوتا ہے ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور متعفن ہو جاے **علامات انتقال حمی یوم کا اور قسم کی حمیات کیطرف** دلیل اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اب بدن بہا بہ نسبت عرق کے خواہ اوس تری کو جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آئے مگر ابہی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوتر جاے — اور زمانہ انحطاط کا تادیر رہے یعنے جس قسم کی تپ ہے ہو اوسکے زمانہ انحطاط کے نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری بہی ہو اور نبض حرارت کیفیت سے بالکل پاک نہو جاے بلکہ کچہ آثار حمی کے بعد مفارقت کی بہی نبض مین باقی رہا کرین۔ اور دوسرے اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تہا بعد مفارقت کے بہی باقی رہے — یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت خلط کے ہو گیا ہے خواہ حمی دقیہ کیطرف منتقل ہوئی ہے — اگر اسباب ردیہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی خلطیہ کے حدوث سے بڑہ کر اور فساد کا منشا ہوا اوسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کیطرف ہوگا — جب دق کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اوسوقت جلد بمقام شریان یعنے خاص جگہہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلا معدہ خواہ کہانا کہاتے ہی بہت تیز ہو جاتی ہے — اور نبض مین استواء حال رہتا ہے یعنے جسقدر اوسکے کیفیات ردیہ مین ایکسی ہی حال پر رہتی ہین اور صلابت زیادہ ہو جاتی ہے اور صغر بہی بڑہ جاتا ہے — اور وہ سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرین گے پیدا ہو جاتی ہین — اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنے وہ حمی دموی جو بلا عفونت ہے اوسکی طرف ہو اوسوقت نبض مین امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہو جائیگا — اگر حمی یومیہ اور اصناف حمیات عفونیہ کی طرف منتقل ہو مثلا شطر یہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاعف جسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہین پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بہی شدت ہو جاے گی — بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نفخ تہا اب بہی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ظہور نضج کا نہین ہوتا ہے **فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا** سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون انمین بہتر ضروری اونکی یہ ہے کہ اچہی غذا سریع الہضم اونکو دیجاے سریع الہضم کی قید اسواسطے ہے کہ محموم علیل ہے اور علیل کی قوت مین نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا اکے ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی — کیونکہ بعض مرضا حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہی جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی وجعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتداء تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع ہی ہو جاے — اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضروری ہے جیسے اگر حمی یوم سددی خواہ احتصانی

خواہ ورمی ہو۔ مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہے کہ تا اختلاط حمی سے انکو غذا نہ دیجاے سواے اون اشخاص کے جنکو ہم پہلے ذکر کر چکے ہین یعنے مریض حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے۔ آب سرد کی ابتداء تپ مین کچھ ممانعت نہین اسلیے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچھ اوسمین ضعف نہو گا بلکہ آب سرد تبرید روح کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر احشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر رہا ہو خواہ حمی سہری ہو البتہ کثرت استعمال آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین۔ حمام کا استعمال قرین مصلحت ہے اور اوسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے جبکہ تپ کا زوال ہوجاے اور بعد اعراض معالجہ استعمال حمام سے پیشتر زائل ہوجاتے ہین تطبیب بدن کی ہوتی ہے اور عرق بخوبی برآمد ہوجاتا ہے اور مسامات مین تخلخل پیدا ہوتا ہے اور آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی رفع ہوجاتی ہے تبرید بدن کی کرتا ہے۔ اگر مبتلا یا خوف عفونت کو وقوع کا ہوتا ہے تو استحمام سے وہ بھی برطرف ہوجاتا ہے۔ البتہ جسکی تپ سدی ہو اوسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہے کہ بیشتر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہوجاتا ہے استعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہے مگر آخر مین جب انضاج تام ہوجاے اور غذا خواہ تخمہ منہضم ہوچکی اوسوقت استحمام واجب ہوتا ہے۔ جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام نکرنا چاہیے مگر اونکا یا وہ احتراقی ہو کہ اوسمین تطبیب کے خیال سے حمام جائز ہے۔ کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہوا حمام مین نچاہیے بلکہ جتنی دیر تک اونکا جی چاہے پانی مین حمام کے ٹھہرین۔ ہان جسے بوجہ استحصاف اور تکاثف کے تپ یومی عارض ہو اوسکو ہوا گرم حمام مین ٹھہرنا دیر تک جائز ہے تا اونکا عرق برآمد ہو۔ تمریخ یعنے کوئی چیز بدن پر ملنا اگر بطور حسے کیجاے ہو یعنے دور سے کوئی شے جسم پر لگائی جاے خواہ بطور دلک کے ہو تو یہ دونون صورتین بری ہین کہ مسامات بند کردیتی ہین اور جسقدر بخارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ وہ نہین برآمد ہونگے اسوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بعد تمریخ کے بڑھ جاتا ہے خواہ وہ تپ بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور تشققیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سدی ہان اگر تمریخ کے ساتھ دلک یعنے مالش بہی کرین البتہ مسامات کھلجاینگے اسمین فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو اوسکی تحلیل ہوجاتی ہے اور اگر تہوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کے خشک ہوجاتی ہے۔ جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسیکو استفراغ کی ضرورت نہین ہے سواے اوسکے جو سدہ یا امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تخمہ کے حمی مین مبتلا ہو اسی طرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سے پر ہو۔

فصل آٹھوین بیان مین اصناف حمیات یومیہ کے

اقسام حمیات یومیہ کی بعض قسمین احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دیجاتے ہین۔ احوال نفسانیہ کیطرف منسوب اتنی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی۔ احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہین اونمین کچھ تو اون امور بدنی کیطرف منسوب ہین جو افعال اور حرکات بدنیہ ہین خواہ سکون بدنی ہین۔ اور کچھ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب نہین۔ جو اقسام کہ حرکات اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی راحتی استفراغی اور اسمین حمی وجعی بہی داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی۔ اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور تشققی۔ جو حمیات یومیہ امور خارجی کیطرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کیطرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسے استحصافیہ کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین۔ اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج کے ذکر کرتے ہین۔

فصل نوین حمی الغم یعنی غمی کا بیان

کبھی بسبب حرکت روح کیطرف اندرون جسم کے اور مختنق ہوجانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ رنج اور غم کے حرارت بڑھ کر حمی روحیہ عارض ہوجاتی ہے **علامت** اوسکی بول کا رنگ ناری ہوجانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ مریض اوسے بخوبی احساس کرلیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے ۔ اور حرکت مین آنکھ کے غموض یعنی پستی عارض ہوتی ہے اور حلقے آنکھوں کے بیٹھے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور بسبب تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت مین بوجہ فقر اور ضعف قوی کے پیدا ہوتی ہے ۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہے اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض مین اوسکے صلابت بھی پیدا ہوجاتی ہے ۔ **علاج** اسکا یہ ہے کہ آبزن مین داخل کیا جاے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی معتدل ہو اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام مین اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہوای حمام مین اوسکے ٹھہرنے کی ممانعت ہے ۔ اور بعد حمام کے مالش روغن کی اوسکے بدن پر نہین کرائی جاے ۔ اسلیے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہین ہے ۔ اور مفرحات قلبیہ مین اوسکو مشغول کرنا چاہیے کہ اوسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھی اوسکے سینہ پر صندل و تر طلا جو مرکب لعابات اور عصارات سے ہون لگائے جائین اور ایسے طلا اونمین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ مثل اوسکے عرق ہون داخل کیے جائین ۔ شراب جسمین پانی بکثرت ملا ہوا ہو اونکو پلائی جاے کہ اونکے واسطے یہ بہت اچھی دوا ہے **فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین** کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند اور غایت روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہوجاتی ہے یہان تک کہ تپ واقع ہوتی ہے علامات اس تپ کی مشابہ علامات حمی غمیہ کی ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کو غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض مین ذبول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہے تو بھی کسیقدر مشرف ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے **فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین** کبھی بجہت کثرۃ فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے حمی غمی اور ہمی ہوتی ہے ۔ مگر اس تپ مین آنکھ کی حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو گڑھی ہوتی اور نہ باہر کو نکلی ہوتی مگر ذائل ضرور اور قدرے خشکی پر ہوتی ہے ۔ اور نبض کے مشرف اور خمود مین اختلاف ہوتا ہے مگر اکثر نبض ان دونون کیفیت مین معتدل ہوتی ہے اور چہرے کا رنگ اس تپ مین بھی زردی مائل ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل معالجہ حمی یوم ہمیہ کے ہے **فصل بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان** کبھی بجہت زیادتی حرکت روح کی بطرف خارج کے حالت غضب مین ایک حرارت مفرط روح قلبی مین ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہوجاتی ہے علامت اس تپ کی چہرے کا سرخ ہوجانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرے پر ایک بھرا بھراپن جیسے حمی یوم سہریہ مین ہوتا ہے اس تپ مین ہوتا ہے اور آنکھین دونون سرخ اور ڈھیلی آنکھون کے باہر نکلے ہوئے اسلیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کی شدید ہوتی ہے ۔ کبھی بعض آدمیون کو تھرتھری بھی اسی حالت مین لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اونکے بدن مین کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اونکی طبیعت مین کسیقدر ضعف ہوتا ہے اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے ۔ بول کا رنگ اس تپ مین سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہے ۔ نبض اس تپ مین ضخم یعنی کندہ اور ممتلی یعنی بھری اور شاہق یعنی خوب اونچی ہوتی اور حرکت مین تواتر ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا اونکے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور مفرح قلب ہین از قسم حکایات مزاح آمیز اونکی طرف متوجہ کرانا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز دردناک نہو اونکا گانا سنانا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ دردانگیز نہون بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور تعجب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اونکی طرف مشغول کرنا اور حمام مین اچھے ہمراہیون کے ساتھ لیجانا جسکا پانی شیر گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو ۔ اور مالش بہت سے روغن کی بدن پر نہین کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کیجاے اسلیے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہین ہے اوسکی مالش چندان مفید نہین

سے غذا جو بارد و رطب ہو اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کا استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اونکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے

فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے **علامات** اوسکے یہ ہین کہ قبل از تپ کی بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکین بوجھل ہو جاتین اسقدر کہ آنکھین کھل نہ سکین اور آنکھین بیٹھی ہوئی نظر آئین بوجہ تحلل رطوبات اور روح کے (جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے) اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آتین بسبب فساد غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم مین ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ ہضم نہونے کے نبض مین بھی ضعف ہوتا ہے اسلیے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوء ہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور پھر اس چہرے کا بوجہ تہبج کے اور بوجہ سوء ہضم کا عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہبج مین سرخی نہین ہوتی جیسے حمی یوم غضبی مین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت اس مقام مین یہ تہا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی و انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہبج وجہ کا بدقت ہوتا ہے اسلیے مکرر ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا ترویح یعنی مریض کو بحال خود چہوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آجاے اور سر پر چیزے بارد و رطب دواؤن کے اور ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو لیکن آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو۔ اور غذائین جنکی کیموسات اچہی ہضم اولی جید ہون جیسے چوزہ یا مرغ خواہ تیتر وغیرہ کہلانا اور مالش ایسے تیلون کی جو ترطیب بدن کے کرین۔ اور شراب ایسے بیمار کو سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ بخوبی پلانی چاہیے بشرطیکہ دردسر نہو

فصل چودھوین حمی یوم نومی و راحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کو اسقدر نوم غالب ہوجاے تو وہ بخارات متحلل نہین ہو سکتے اور انہین بخارات سے کیونکہ روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے۔ **علامت** اس تپ کے پہلے سخت خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوص جنہین اسقدر سونا خلاف عادت ہو۔ امتلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کی وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے ہواے حمام مین تاکہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرانا اور غذا کم استعمال کرنی کہ اوسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین ہے

فصل پندرھوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہو جاتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے۔ **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے

فصل سولہوین حمی یوم فزعیہ کے بیان مین کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے اسلیے کہ حرکت روح کی غم اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بیخوف کر دینا چاہیے اور اخبار ایسی سنانی چاہیین کہ دل خوش ہو جاے۔ شراب بھی

اس تپ مین نفع کرتی ہے

فصل سترہوین حمی یوم تعبی کے بیان مین

تعب اور تھکجانا کبھی ایسی شدید گرمی روح تک پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے **علامات** اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہو اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہوں بہ نسبت اور اعضا کے اور تھکاؤ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن مین محسوس ہو اور اکثر آخر مین جب تپ کم ہونے لگے کسیقدر تری بدن مین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدل کی حادث ہوا ہو اور بحد تجفیف نہ پہونچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع تعریق کے ہو اور اگر تعب شدید ہو تو بدن مین عرق خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور تعب شدید کی بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت بھی بمشارکت اور رطوبات بدن کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بتغیر بوجہ یبس کے نبض مین صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بول زرد رنگ اور معاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کہ جس سے ہیجان اخلاط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے **علاج** اس تپ کا راحت رسانی مریض کو تعب سے مختصر طور کہکر اور حمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر اور کھانا ایسی غذا کا جس کے کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اسیقدر ہو جسے بلا دقت مریض ہضم کرے مرغ کے چوزے ہوں خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ سمک بحر اصغری ۔ اسلیے کہ انکی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اسلیے اونسے امید اون غذاؤں کی ہضم کی نہین ہے جو بحال صحت کہا کر ہضم کر لیتے تھے بلکہ اب اوس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیے ۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا اونکو دیجائے کہ جسکی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے مثل اون لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی تو بمقدار خصوصاً مرغ خانگی کے تو ان غذاؤں کا استعمال اونکے حق مین بہت عمدہ ہے ۔ بعض طبیبوں کی یہ رای ہے کہ جو حمی تعبی مین گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے بیمار ہو اونکے حق مین لطیف تدبیر یعنی کمی غذا کی بہت مناسب ہے بہ نسبت اور بیماروں کے اور یہ رای صائب نہین ہے اگر کمی غذا اسی کمی مقدار غذا اوس سے ہے کہ تقدیر اوسکا زائد ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے ۔ ترفواکہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور شیرین اور شراب کثیر المزاج جسمین پانی زیادہ ملا ہو اوسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خدا نخواستہ شراب کا موقع نہین تو شربت شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار آب سیب پلانا چاہیے ۔ ایسے بدن مین تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمار بدن کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل جو خشک ہو گئے ہین اونمین ترطیب حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل مین جو تمدد خواہ تناؤ واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جاے بذریعہ تمریخ دہن کے روغن بنفشہ کا ملنا سب سے افضل ہے اور تمام بدن مین روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور مہرہ پشت کی اور سب مفاصل کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے ۔ اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہیئین اور کپڑے خوشبو اور مکان معطر کرنا واجب ہے ۔ اگر بعد حمام اور مالش کو بہ نظر کسی بقیہ کے رای طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرانا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیرین اوپر بیان ہوئین سب کو دوبارہ کرنا بغرض احتیاط کچھ ممنوع نہین ہے

فصل اٹھارہوین حمی یوم استفراغی کا بیان

کبھی جب اخلاط مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہین اوسوقت حرکت شدیدہ جو روح مین پیدا ہوتی ہے اوسکے اشتعال سے روح مین ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور یہ اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کی ایک ماندگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ مثل تربد اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہین اونسے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے ۔ کبھی چونکہ فصد کرنے سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دسومت ابخرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے دخانیت اور صفراویت کا غلبہ اون بخارات پر ہوتا ہے

حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزیں جیسے اطلاق طبیعت اور سوائے اخلاط کی موقوف ہو استعمال کیجائیں اور ان چیزوں کو بلحاظ اسہال اور حبس کے ابواب میں بخوبی بیان کر چکے ہیں — اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کرے جو بہ ہضم ہو اور اس سے زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا میں بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے — معدہ پر ضماد حابس لگائیں اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا ہو نے استعمال کریں بلکہ نیم گرم نطول کا بھی استعمال جائز نہیں اسلیے کہ جو چیز نیم گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور یہاں قبض درکار ہے — منجملہ تراکیب مستحسنہ فائقہ سے مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن نار دین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ معطر ہو اور خوشبودار ہو اوس میں ڈبو کر نچوڑ ڈالیں کہ بہت سا تیل نچوڑنے سے نکل جاوے اور اوسکو معدہ پر رکھیں اور قلب اور جگر پر ایسی چیزوں سے ضماد کریں جو تبرید کرتی ہیں جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل انیسویں حمی یوم وجعیہ کے بیان میں** درد کسی مقام پر کیوں نہو کبھی مریض میں ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجر بحمی وجعیہ ہو جاتی ہے **علامت** اسکی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور اطراف یا قولنج اور اورام وغیرہ میں درد ہو اور فہم کے اوجاع جو دُمل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہیں **علاج** پہلے ازالہ درد کی تدبیر کریں جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص میں اوسکے لکھی ہے اوسکے بعد ہی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے — اگر شراب بلا فصد سے زیادتی درد کا خوف ہو ہرگز نہ پلانی چاہیے — **فصل بیسویں حمی یوم غشیہ کے بیان میں** جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے حرارت بھی باقی رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسی تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جاوے نہیں ہوتی یعنی وہ تپ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات یومیہ میں کوئی ایسی تپ نہیں ہے جس میں سقوط قوت کا سبب ہوا اس تپ کے — اور نبض کا حال اس تپ میں نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب بوقت غالب ہوتی ہے بس ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض میں سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کی ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمیں خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور دودی ہونے میں ہوتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید ہو کھلائیں جنکا ذکر اوپر ہو چکا — اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائیں اور اسکا کچھ خوف نکریں کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جاوے اور تپ شبیہ حمی ذبول کی باقی رہے اوسکا علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسویں حمی یوم جوعیہ کے بیان میں** کبھی حرارت بخارات بدنی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہنچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ میں ضعیف اور صغیر اور بیشتر بالکل بفصلہ ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو میں آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرایا جاوے اور غذا میں اس بات کا خیال ضرور ہے کہ اوسکے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازاں حمام کرایا جاوے اور اوسکے سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالا جاوے اور ایسے پانی میں بٹھلایا جاوے اور بدن میں روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کے کرنی چاہیے —

فصل بائیسویں حمی یوم عطشیہ کے بیان میں یہ تپ اعراض میں قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب لوجہ ہے اسلیے کہ پانی نہ پہنچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی پیدا ہوگی تو ضرور تپ پیدا

ہوگی علاج ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلو اور تمر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کرین اور آبزن سے ترطیب بدن کی ضرور کرین اور اگر ممکن ہو یعنے ضرر کا گمان نہو آب سرد سے غسل کرائین

فصل تئیسوین حمی یوم سدیہ کے بیان مین

سدہ کبھی جلد کے مسامات مین پڑتا ہے بوجہ سوزنگی جلد کے حرارت جسم سے بوجہ اسکے کہ دہونا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد وغبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہونچنے برودت غسل کے اور قابض منقبض پانی مین نہانے سے جیسے پھٹکری ملی ہوئی پانی سے کوئی نہائے ۔ اور آفتاب کی سوزش سے جو احتراق جلد کا ہوتا ہے کہ جلد مثل کوسیلے کے پوست مین ہوجاتی ہے ۔ اور کبھی سدہ ریشہ ہای عروق اور اونکے سواقی مین بھی پڑتا ہے اور رگونکے منہ مین بھی اور جو راہین رگون مین ہین اونمین سدہ پڑتا ہے ۔ حمی یوم سدی مین یہی پہلا سدہ مراد ہوتا ہے مسامات کا سدہ یہان مراد نہین ہے ۔ اس قسم کے سدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہوجاتا ہے تو امتلاء عروق بڑہ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک امتلا سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ جمع ہوتے ہین کہ تحلل نہین ہوتے ان وجوہ سے حرارت سفرہ پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام مین یعنے روح مین رہتا ہے حمی یوم سدیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت روح سے بڑہ کر خون تک پہونچے سونوخس عارض ہوگی اور آیندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونوخس اون حمیات خلطیہ مین داخل ہے جنمین تعفن اخلاط نہین ہوتا ہے بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر تپ ہے ۔ اگر یہی اشتعال جس سے حمی یوم سدی ہوا سونوخس عارض ہوتی ہے اسقدر بڑہ جاے کہ سدہ قوی پڑے اور اومین عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہوجاے تو اور اقسام حمیات عفونت کی طرف انتقال ہوجاتا ہے ۔ اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط اور خصوصاً خون بلغمی کے ہوتا ہے یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے ۔ خواہ اخلاط کی لزوجت سے ۔ یا اس سبب سے کہ کوئی منشا اسباب سدہ سے نفس اعضا مین جو منبع التنفس ہین واقع ہوئی ہے نہ اینکہ فقط مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت منقبضہ اعضا مین پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین تنگی واقع ہوجاے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہوجاے یا اور کوئی سبب نفس اعضا مین حادث ہوجاے جنکا ذکر فن کلیات مین ذیل موجبات سدہ مین ہوچکا ہے اوس مقام کو یاد کرنا چاہیے ۔ یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہین ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے ۔ اسلیے کہ بدن اس تپ مین کثیر المادہ ہوتا ہے ۔ اسی حمی سدیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور اقتم کے ہوتا ہے ۔ یہی تپ ایسی ہے کہ عفونت اسمین بدشواری برآمد ہوتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر مشابہ نہین ہے ۔ یہی تپ ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر سدے بکثرت پڑجاتے ہین اور قوی ہوتے اور اونمین تکاثف خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو ۔ اگر سدے کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور اطاعت مریض مین یا شناخت مرض مین غلطی واقع نہو ۔ یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلیٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض سدونکی جو علت مرض واقع ہین اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبت مقرر ہین ۔ اور یہی تپ اکثر منتقل بطرف برد اور قشعریرہ کے ہوتی ہے اوسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ حمی عفونت کیطرف منتقل ہوگئی ۔ حمی سدی اگر بعد فصد کے کسی جانب مین بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ تو زائل ہوجاے اور درد قائم رہے

علامات حمی یوم سدی کے ۔ جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اوسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہو

اور زمانہ انحطاط اوسکا طولانی ہو غرضکہ معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سددیہ سے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ بہ ادویات کے واقع ہو — اس تجویز میں زیادہ توقف ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اوسمین خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور لزج ہون — فرق درمیان ان دو صورتون کو یعنے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدی کا بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اوسمیں علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن میں انتفاخ اور تمدد اور سرخی منہ کی اور پھر ہونا رگون کا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کی نہونگے — اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوتی ہے اوسمیں علامتیں امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پھولی رگونکی خون سے اور پھولا ہونا منہ کا خواہ تمدد وغیرہ یعنی علامات کثرت خون کی بدن میں ظاہر ہونگی اگر سدہ سے بہت سی پڑجاتی ہیں نبض صغیر ہو جائیگی اور اگر افراط سدہ کی نہو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہیں علاج اس تپ کا یہ ہے کہ اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کی حمی سددی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ میں اخلاط کی جلدی چاہیے — اگر بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے — اور اگر بعد فصد کو پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کی کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف نہو جاسے دوبارہ فصد لینا مناسب نہیں ہے بلکہ فصد میں بانتظار نضج کو توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اخراج اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہیں — اگر بدون دوبارہ فصد کہولنے کے چارہ نہو یعنے مثلاً ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہو جاوے اوسوقت پھر دوبارہ کہولنے میں تاخیر کچھ ضرور نہیں اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہیے بعد فصد اور استفراغ کی استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو مواد خواہ سدہ کی آلایش سے پاک کرین — قبل استفراغ کی تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہیں ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط فجۃً بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اون مجاری میں لسبتہ ہو جاتی ہین اور اس امر میں بہت سی خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ اکثر سدہ سے زیادہ ہو جاتی ہیں اگر مواد غلیظ بدن میں ہون خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون — علاوہ بران فصد اور استفراغ خود بھی کبھی اون فضول دخانیہ کو جو بصورت لبنگی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین تمام نکال دیتی ہے اور اون اخلاط کو عفونت سے مانع رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد میں اخراج خونکا اتنا مبالغہ کیا جاوے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہو جاوے — اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد تجویز کرنے کے کچھ انکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سدہ کی حاجت ہوگی — تفتیح ایسے وقت میں جلا دینے والی دوا اور غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزیں جلا دینے والی ہین اونکا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور اخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہیں ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور غذا ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دہو ڈالے اور جلا دے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے کشکاب اور رشکہ میں یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت کے تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے — اگر شکر کو کشک شعیر میں آمیز کرکے کہائیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے — بعد استفراغ اوس مادہ کی جسکا استفراغ واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کی جہان فقط تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ میں کسقدر افاقہ ہوا خواہ اگر نوبت آتی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہو وہ ضعیف ہے — اور اسیطرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیرون کو بعد علامت النضج مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پیدا ہوسکو دلالت بھی ہوتی ہے یا نہیں — اگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہون بدستور تدبیر مذکور جاری کرکے تیسرے روز بعد اوس نوبت کی جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کو واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اوسکی بدن مین روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دیتی ہین اونکی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آرد باقلے سے مٹر کے آٹے تک استعمال کرنا چاہیے خواہ اونمین بھی ہوئی او زراوند سائیدہ کہ اوسمین کسیقدر شہد او پانی ملایا جاے۔ اور اگر اس سے زیادہ تیز چیز سے حرارت آجاے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھر کف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی۔ اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اوسکو حمام مین نہ ٹھہرانا چاہیے اسلیے کہ یہ سدہ اوس قسم کا نہین ہے جسکی حمام تفتیح کرے اور کھولدے۔ جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اوسے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہیین جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کی نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہین کرسکتا ہے بجاے غذا کے ایسی تر چیز پلانا چاہیئے کہ جس سے تفتیح سدہ ہو جاے جیسے تیلا آش جو کہ اوسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جاے تخم کرفس بقدر حاجت ملا کر پھر اگر نوبت ہو دو بارہ حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اوسکو غذا دینی چاہیے اور اگر تپ کا دورہ ہو مگر پہلی نوبت سے کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے اسکے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورہ کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اور اگر دورہ بلا خفت مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حمای عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین

کبھی بوجہ تخمہ اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنمین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصًا وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہون اسلیے کہ اکثر فضول اونکے بدن کے بطور ابخرہ و دخانی اوڑتے ہین اور متعفن ہوتے ہین اور انمین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین۔ زیادہ تر مستعد حمای تخمی کے وہ لوگ ہین جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتی ہین یا دھوپ مین زیادہ ٹھہرتی ہین اور بعد تخمہ کے حمام مین نہاتے ہین اسوجہ سے اونمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصًا جسوقت اونکے بدن مین کسی قسم کا درد ہو یا خنینگ ہو خاص کر یہ درد اگر اونکے احشا مین ہو۔ اور جنمین زیادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اونکے بدن مین کمتر تپ امتلای تخمہ پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اوسکا سبب سواے تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت انکی طبیعت ملین ہوجاے بہت انکو فائدہ ہوتا ہے اور انکی تپ دور ہو جاتی ہے اسلیے کہ فضلہ دخانی بجہت استفراغ فاسد غذا کے کم ہو جاتا ہے۔ انمین سے جسکی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کے علاج مین فرق ہے جسکو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد لیجاے اسہال قوی اوسکو عارض ہوگا اور بشدت وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا سیاہ ہونا ہے۔ اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حمای مطبقہ سے مشابہ ہو جاتی ہین کہ دونوکی آنکھین اور چہرہ نہایت سرخ ہوجاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہے قارورہ سرخ ہوجاتا ہے مگر نہایت رقیق کیفیت

تین دن تک باقی رہتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حمای تخمی کبھی چار دورہ خواہ سات دورہ تک آتی ہے اور پھر حمای یوم کہلاتی ہے لیکن نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے — علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کبھی ڈکار کیطرف خواہ جشائی دخانی کیطرف پس جب ڈکار صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگونکا عدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ کھانے کے عارض ہوا ہو انکے چہرہ پر پھر پھراہٹ ہوتی ہے اور انکی پلکین بھاری ہو جاتی ہین علاج اس تخمہ کا مریض دو حالت سے خالی نہین یا اوسکی طبیعت نرم نہین ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملایم نہو تو بھی مناسب ہے کہ نرم کیجاے اور اگر کسیقدر طعام یعنی فضلہ طعام معدہ مین باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اوسکو قے کرائین اوسکے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہو جاے اور یہ بھی خیال کرین کہ ثقل یہ بیمار کس مقام مین مبتلا ہے اور اوسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دواؤن سے تاکہ دفع اوسکا سہل ہو جاے اور اگر معدہ سے اوپر ہے تو قے آ گئے اور ہضم ہو جاے ان سب چیزون مین راے کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بشیر اگر طعام معدہ کے اوپر ٹہرا ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تپ کیطرف کچھ التفات نہین کرتے معجون فلافلی جو نہایت گرم ہے کہلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہو جاے اور ہضم ہو کر اوترائے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا اطریفل اور اور ضماد یا ہضم جو باب ہضم مین معروف ہین خواہ ضماد وطلین جو باب اطلاق مین بیان ہو چکے اونکا استعمال کرتے ہین — جس وقت غذا منحدر ہو جاے یا قے بخیہ از خود نکل آتی ہے یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بھوکا رکھتے ہین کہ پھر بطلان تخمہ مین باقی نرہے اوسکے بعد غذاے سبک سریع الہضم جید الکیموس کہلاتے ہین اور اگر بھوکا بیمار سو جاے تو خفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع ہو جاتی ہے — اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو فاسد ہو گئی یا نہین اگر وہی چیز ہو تو بندش نکرنا چاہیے جب تک کہ سب کا اخراج نہو جاے اور انتظار انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ مین کمی ہو تو اوسوقت حمام مین لیجانا چاہیے اور بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر اینکہ ضعف قوت نہایت تنگ حالی واقع کی ہو اوسوقت حمام نکرانا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے اور تقویت معدہ کی ایسی چیزون سے کرنی چاہیے جو معلوم ہین اور بعض ان دواؤن کی باب اسہال مین مذکور ہو چکی ہین اونہین مین سے ایک یہی ترکیب ہے کہ کبھی کپڑا روغن زیتون جسمین تھوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈبوکر یا روغن ناردین مین بعد اوسکے اوسے نچوڑین تاکہ اکثر روغن اوسمین سے جدا ہو جاے اور معدہ پر رکھین — اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ اس صفت کا استعمال کرینگے یعنی جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بھی جایز ہے ایضاً روغن ناردین کے استعمال مین اونکے واسطے کچھ قباحت نہین — کبھی قیروطی کا بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنی انہین روغنون کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہین جس وقت مریض کیحالت ایسی ابتر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے — کبھی احتیاج اون قوی ضمادون کی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ کے باب مین کیا گیا — اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے — اور غذا اوسکی سبک سریع الہضم مثل خشخاش مرغ خانگی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذا سے پیشتر کسیقدر فواکہ اور عصارات مثل عصارہ انگور یا رب تفاح کے دینی چاہئین — اگر انکی خواہش طعام باطل ہو جاے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کی باب مین بیان کی گئی خصوصاً اون غذاؤن سے جسمین سرکہ کی شرکت ہو — جب ان تدبیرون سے فراغت ہو اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہو جاے کچھ مضائقہ نہین ہے کہ کبھی جوارش قوی کا استعمال کرائین جو ہاضم اور مقوی معدہ اور منضج سُدون کی ہو استعمال بعد زوال تپ کی کرنا چاہیے بعد ازانکہ اعراض تپ کی زایل

ہوجائین ۔ فصد کے بارہ مین تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ مین فصد کی عجلت نچاہیے جبتک کہ تپ مانع انحطاط کو نہ پہونچے اور بعد انحطاط کے استعمال فصد کا جائز ہے ۔ سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بوقت ارادہ فصد کے پلائی جائے آش جو ہے اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم ہون داخل ہون ۔ اوسکی خوابگاہ ٹھنڈی ہی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی ٹھنڈی ہی چاہئین اور اگر قرص کافور اوسکے واسطے تجویز کیا جائے تو اوسمین راوند شریک نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہوجائیگی

فصل پچیسوین ۲۵ حمی یوم ورمی کے بیان مین

اندرونی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپین اقسام حمیات یومی سے نہین ہین ۔ مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی خراجات یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضاے ظاہرین مین پیدا ہوتے ہین ۔ خصوصًا اورام اون گلٹیون کی جو اعضاے غددی مین ہوتے ہین ۔ خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران مین فضول کبد خواہ بغل مین فضول قلب سے حادث ہوتا ہے ۔ خواہ وہ ورم جو زیر گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب سے ہوتی کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے ۔ اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو بخار وہ ان اورام کا ہے قلب تک پہونچکر اپنی گرمی سے فقط دلکو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو ۔ پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی ۔ اور اگر گرمی مع عفونت کو پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تا ہم اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کیطرف دفع ہوکر اثناے راہ مین قریب گوشت نرم کے محتبس ہو جاتا ہے پس یہی تپین حمیات یومی کہلاتی ہین ۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسی ہون کہ اون اورام کو اسباب سابق سے مثل امتلا اور بیماری وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین ۔ اور اکثر ان اورام کو تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون ۔ اور انہین اورام مین حمیات عفونت اکثر اونکے ہمراہ ہوتی ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کی خبیثت سے پیدا ہوا ہو ۔ اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے تو امر بالعکس بھی ہو جاتا ہے ۔ انہین حمیات اور اورام کو حمیات خبیثہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامت ہین پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر بھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنے چونکہ یہ تپ اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہو تو اگرچہ بحالت صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور کسیقدر منتفخ ہوتا ہے مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت خلط کی لذع بھی شدید ہوتی ہے ۔ ان حمیات کی بعد یعنے زمانہ منتہی مین اکثر کے بدن مین تری اور ندادت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے ۔ نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظیم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بسبب حرارت کے ۔ بول کا رنگ سپیدمائی ہوتا ہے اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہونے **علاج** پہلے سب تدبیرون سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا امالہ قریب ہو جاے اوسکے بعد مسہل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہو کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن مین کم پیدا ہو اور

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر ہو بھی تو بعد ازان کہ بخوبی انحطاط ہو جاوے۔ اور جو چیزین کہ مطفی حرارت خون ہین اور تبرید و ترطیب کرتی ہین اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاوے پہلے برف مین ٹھنڈا کر لیا جاوے لیکن ورم کو اس تدبیر سے مطلقہ مضرت کا نہو اور اوسے خام کرنے کا خطرہ نہو۔ بلکہ جو عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اوسکی تبرید کیجاوے خواہ بوجہ اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تبرید کیجانی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچ جاوے اضمدہ بارد مستعمل ہون اونمین سرکہ ملایا جاوے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے

فصل چھبیسوین حمی یوم تشنجیہ کے بیان مین ۲۶ یہ تپ بھی بوجہ مسامات متخلخل نہو شدہ ہون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہین اور اندر تک خالص نہین ہوتی اکثر لوگ جو حمام کے خوگر ہون اور یکایک ترک کرین اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگون کے بدن مین بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ صفراویت مزاج کی یا کہ ایسی غذائین کھاتی ہین جو مولد صفرا ہون خواہ ایسی تدبیرین کرتے ہین جنسے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی حالات اونمین عارض ہوتے ہین کہ تولد صفرا کے اسباب ہین جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کو مریض ہوا کرتے ہین۔ علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام مین نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آوے جسوقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط پہونچ جاوے اور بہی اور آرد باقلے بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ اطفائے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دیوے اور شراب مین پانی کی آمیزش زیادہ کرکے پلانی چاہیے اور حمام مین بار بار نہلانا مفید ہے۔

فصل ستائیسوین حمی حریہ کی بیان مین ۲۷ خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور تپش آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اگرچہ پہلے اذیت سر کو پہونچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہوکر قلب تک جاتی ہے اوسوقت تپ عارض ہوتی ہے اور سکے بعد تمام بدن مین گرمی پھیل جاتی ہے۔ کبھی اگر سر کی حفاظت کیجاوے تو بذریعہ نسیم اور ہوا اسکے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اوسکا اثر اولی دماغ مین ہوتا ہے اسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دھوپ کی گرمی ادہی پہونچے تو بوجہ شدت حرارت کے تہ تک گرمی پہونچ جاتی ہے۔ سوائے حمی حرہ شمسیہ کے قیظیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب مین اثر کرتی ہے۔ **علامات** جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر مین التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر مین گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن اخلاط سے بہرا ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کے بدن مین ہے اگر اوتنی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن مین ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت مین بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اوسمین حرارت باطنی کی زیادتی کیوجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے متعلق ہے جو وہان محفوظ رہتی ہے **علاج** آغاز معالجہ ایسی چیزون سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کرین نطول بارد سر پر استعمال کرین اور سینہ پر ادہان بارد مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کرین خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کرکے اگر سر پر اور سینہ پر تمام بدن پر سے ڈالین تو بہت نفع مین کریگا ٹھنڈا پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلاوین اور یہی تدبیر کیے جاوین تاکہ تپ اوتر جاوے اوترنے کے بعد حمام مین لیجانا چاہیے اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اوسکا کچھ خوف نہین شیر گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہوائے گرم سے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے — گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ ملنا چاہیے اسلیے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار کو حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنے مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اوسکا سر تر کر دینا چاہیے اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر **فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے کہ سردی سے پیدا ہوتی ہے** کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی مین نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کی بند ہو جاتی ہین اور بخار دخانی بند ہو جاتا ہے جیسا حمی یوم قشفیہ مین ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہے — یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہون وہ حار اور تیز ہون نرم اور شیرین نہون اسلیے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہے **علامات** سبب یعنی برد پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چہونے کے وقت تو اسقدر گرم معلوم نہو اور جسقدر زیادہ ہاتھ رکھا ہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے ہمیہ اور غمی اور جوعی مین ہوتی ہی نہو اسلیے کہ اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہے بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہے کہ قلب کو حاجت ترویج کی زیادہ ہے مگر شدت برد مین بطی ہو جاتی ہے اور نبض مائل بصلابت ہو جاتی ہے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین کہ بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مسامات کیطرف متحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے **علاج** عین تپ مین بہت سے کپڑے اوڑھا دیے جائین تاکہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام مین جا کر گرم پانی سے نہلائے جائین اور ہوائے گرم حمام مین ٹہلائے جائین اور اپنے ہاتھ سے تریڑے دین اوس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور تمام جوش دیا ہو اور حمی قشفیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اوسی سے بدن پر ملین کہ مسامات مین جا پیدا ہو اور نرم ہو جائین — اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو ادہان کہ فتح مسامات کرتے ہین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیے — اور سکباج غذا دینی چاہیے — اور خوشبو ملین اور سونگھین — سپید شراب رقیق خواہ پانی ملا کر پیئین کہ وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہے اسلیے کہ تعریق اور ادرار کرتی ہے — روغن کی مالش بدن مین تعب رسیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے **فصل انتیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے** چونکہ بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہو جاتا ہے اور اونکے بخارات بدن مین محتقن ہو کر حرارت پیدا کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی اور یہ پانی وہ ہین جنمین قوت شب اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے — اور یہ تپ اکثر منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہے **علامات** سبب کا وجود اور جلد کا کھرا پن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کرکے دباغت کی گئی اور حرارت کے زیادہ ہونے کی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہے اوسمین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اونکے بدن مین لاغری اور آنکھون مین غور یعنے فرو رفتگی نہین ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ انکو دینی مناسب نہین ہے جب تک یقین کامل اس امر کا نہو کہ مسامات خوب کھل گئے — ہان اگر سردی کا ضرر تھوڑا پہونچا ہو اوس سے جو سدہ پڑتا ہے فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے،

۔ اور تدبیر اوکی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین انکا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی اسکے بدن پر کرنی چاہیے

فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان

شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اونکا ازالہ بطرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر ہر وقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے

فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان

گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح سے اکثر حمی یوم تمسیہ دماغی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے۔ اسیطرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اوسکا روح طبیعی مین ہوتا ہے **علاج** ادرار مبردات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیرخشت تمر ہندی وغیرہ سے تلیین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلیین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد باردہ صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارہ سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملا کر اوسکو شورہ خواہ برف مین سرد کر کے کرنا چاہیے اور اطفاء حرارت بارد رطب غذا سے کرین

مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے

اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونیہ سے کر کے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جاویگا

عام طور پر بحث حمیات عفونت کی

عفونۃ ایک طور کا فساد رطوبتون مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکور مین ہوتی ہے اون سے ظہور مین نہین آتی۔ عفونت کے پیدا ہونے کا سبب ۱ یا غذای ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ یا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت متعدد یعنی گوشت کبوتر بچہ ۲ یا جوہر تو اوسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرے جیسے دودھ ۳ خواہ اوس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اوس سے بنے متانت قوام اوس خون مین حاصل نہو جیسے فواکہ رطبہ سے جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بنے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے ۴ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استحالہ ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریزی اوسمین پورا تصرف نکر سکے اور حرارت غریزی اوسمین عفونت پیدا کرے جس طرح کھیرا ککڑی امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے ۔ ۵ خواہ جوہر غذا تو ردی نہو مگر بحیثیت اوسکے طبخ مین رداءت پیدا ہو جائے جیسے گوشت خام رہ جائے اور روٹی فطیر یعنی وہ خمیری روٹی جسکا خمیر اوٹھے بغیر پکائی جائے ۔ ۶ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت مین بھی کوئی خرابی واقع نہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جائے کہ اوس سے رداءت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہاء صادق اور بلا حاجت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کو کہا جای جسکا بیان کتاب اول مین بخوبی ہو چکا۔ کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس و ترویح کا ہو یہ سدہ بحیثیت رداءت مزاج بدن کے پیدا ہو کہ احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداءت بدن کی بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کے طاقت نہین رکھتا اور اسقدر بے طاقت بھی نہین ہو جاتا کہ غذا مین کسی طرح کا تصرف نکرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو۔ ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اوس بدن مین پیدا ہوتی ہے اوسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل مین تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہین کرتا ہے۔ اور یہ

اسباب تولد سدہ میں معین ہین اور سدہ کی وجہ کر عفونت پیدا ہوتی ہے ۔ کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل حرارت ہوا کے پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریون کی ہوا خواہ مزبلہ اور گھور وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے ۔ کبھی چند اسباب عفونت کے یکجا ہو جاتے ہین ۔ مگر اکثر عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط مین غلاظت اور لزوجت ہو ۔ اسباب کثرت اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول مین بیان ہو چکا اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے موجب ہین ۔ پھر جب سدہ پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے ۔ خصوصاً جب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات نا روا بے وقت سرزد ہون خواہ حالت امتلا معدہ مین قبل استمرار غذا کے اگر تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہون ۔ یا بوقت استحمام کرے ۔ خواہ وہ ہو یہ ہین علیحدہ خواہ گرم چیزین تناول کرے اور معدہ مین امتلا موجود ہو ۔ اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے ۔ یا اگر معدہ اور جگر کے گرم کرنے کے واسطے خواہ دہن کا استعمال بوقت کرے اور تسخین شراب بغیر مطلوب حاصل ہوا اوسکی تلافی نکرے اور کچھ اس تقصیر کا تدارک نکرے ۔ یہ سب امور ایسے ہین کہ انکی وجہ سے اکثر عفونت پیدا ہوتی ہے ۔ عفونت کبھی تمام بدن مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص عضو مین پیدا ہوتی ہے خواہ وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریبہ اشد رہتی اوس عضو مین پہونچے اور بعدت حرارت کی عضو مذکور مین ہو خواہ اوس عضو مین درد ہو جسمین خلط مین قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اور اسکے لائق بجال یہ ہے کہ بطور دخان لطیف متغیر وحدت لیے ہوئے ۔ خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اسکے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متغیر ہو اور بلغم کی عفونت مین بخار غلیظ متغیر ہو یا اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے متغیر ہوگا اور ضبابیت لیے ہوئے ۔ صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات صفراویہ ۔ خون کی عفونت سے مطبقہ ۔ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک تراہی کہتے ہین ۔ سودا کی عفونت سے حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے ۔ خون کی عفونت اندر عروق کی ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکا مسکن بھی داخل عروق ہے ۔ لیکن صفرا اور بلغم اور سودا ان تینوں کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق ۔ اخلاط سہ گانہ مذکورہ سے اگر کوئی خلط خارج از عروق متعفن ہوا اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی حرارت کا نہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن مین پیدا ہوئی ہو جسکا اثر قلب تک متصل عفونت پہونچی رہے اوس وقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی رفع ہو جائیگی ۔ لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت خارج عروق کے بھی ہو بالکل رفع نہین ہو جاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن مین کسیقدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے ۔ اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق کے متعفن ہون تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ[1] نہین ہوتی اور آثار مین قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے ۔ مگر ایسی حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہین کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہین ۔ پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق پیدا ہو خواہ اکثر جو رگین متصل قلب کے ہین اونکے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت مین تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکسان رہیگی ۔ اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل بالقلب مین عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ مین واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے ۔ عفونت خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ مین نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ مین تپ نہین ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے زمانہ خلو نوبت مین اوسپر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے فنا ہو جاتے ہین اور تحلل ہو کر اونکی مادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور مادیت سے نہین ہے بعد فنا اون رطوبات کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور تحلل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق مین متعفن نہین ہوتی

[1] مقلعہ یعنی رہا کنندہ ۱۲

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہیں بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہو جاتے ہیں۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول و براز وغیرہ کہ جنہیں مزبلہ اور گھورے وغیرہ میں جمع ہوں کہ اون میں رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ جب بالکل سڑ کے پانس ہو جائیں اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کرے اوسوقت اونمیں بالکل عفونت اور بدبو باقی نہیں رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی ہے پھر جب کسی طرح کی رطوبت اونپر پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اونمیں حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہے تو اوسمیں چوتھے پانچویں روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ رطوبت سے شئی متعفن ہوکے جو کلے حرارت ہی باطل نہو۔ جو خلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہے اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہوجاے بوجہ تحلل کے پھر تپ بھی زائل ہوجاتی تا آنکہ پھر دوبارہ (محل عفونت) میں کہ بوجہ بقاء رمادیت کے کسیقدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے بوجہ پہونچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی میں پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ میں پہلے مادہ سے پیدا ہو کر اوس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انہیں دو وجوہ سے پیدا ہوگی۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا انضج نکرسکے تو اخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہوکر رمادہ خواہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کے مادہ میں اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا کریگا یہانتک کہ جو خاکستر کہ مادہ سے ہو قریب مادہ متعفنہ اور متحللہ والے کے منقطع ہوجاوے اور مادہ بالکل فنا ہوجاوے اور اپنے قریب کوئی مادہ قابل عفونت کے نپاوے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا ہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اوسکی عفونت کو پہونچ جاوے اوسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہوجاویگا۔ خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و ترکیب کہ زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاے جو فن علاج میں بیان ہوگا تمام شد

— اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام متعذر ہے دوران عفونت بھی اسطرح متعذر ہے اسلئے کہ عروق کے بطون باہمدیگر متصل ہیں ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہاں سے ایک ہمسایہ اور پاکر آگے بڑھتا ہے اسلئے لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے۔ اور پھر چونکہ عروق میں جو مادہ متعفن ہوا ہے اوسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہے تو اوسکا بخار متعفن بلا شبہ قلب میں پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ میں زمانہ فترت کا پیدا نہیں ہوتا ہے۔ یہ حمیات جنکو واسطے نوائب ہوتے ہیں خواہ بعد نوبت کی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہوجاتا ہے الغرض انکی نوائب کا انتظام کبھی متروک ہوجاتا ہے اسلئے کہ جو مواد موجب تپ ہوتے ہیں اونمیں کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے۔ اور کبھی جنس مادہ کی بدل جاتی ہے مثلا مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہو گیا اوسوقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی صفراوی ہوجاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ میں نہیں ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہوجاتا ہے کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی ہوتا ہے مثلا اگر غذا اکثر غلیظ کھاے تو مادہ میں غلظ پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر میں متحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہوجاے گا اور ضعف میں غذای مناسب بھی بہ سبب ہضم نہ ہونے سے طول مدت لازم ہوگا۔ جو تپ مقلعہ ہے یعنے اوسمیں کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اوسکی نوبت برد اور قشعریرہ اور نافض سے شروع ہوتی ہے اور پسینہ کے ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشعریرہ سے اکثر ابتدا کرتی ہے اسکا سبب یا برودت خلط ہوتی ہے خواہ بوجہ حدت کے خلط عفن میں لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب بطرف مادہ کے باطن کیطرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن میں برودت پیدا ہوتی ہے۔ خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوای بارد کی اثر

برد ہوتا ہے — جو سردی بوجہ لذع اخلاط کے پیدا ہوا اوسکا قشعریرہ نام رکھنا بنسبت برد کے اولیٰ ہے اگر لذع اخلاط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر عضو بدن میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں — ایسی حمیات میں تحلیل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسواسطے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت رطوبت کو تحلیل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہو کر اور مادہ عفونت باقی رہجاتی ہے — اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے ہو تو اسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے — لازم تپ کو اوسکے بعد خفت اور تفتیر ہوتی ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہیں ہوتا — اور سوای اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہیں کرتی — اور حرارت کل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاوے تو فقط برد اطراف عارض ہوجاتا ہے اور اس تپ میں برد اطراف بڑی علامت ہے — کبھی بعض حمیات میں برد اور قشعریرہ ساتھ ہی عارض ہوجاتا ہے اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونوں سے ہوتا ہے — اور کبھی حمیات عفنہ میں ایسی ترکیب ہوجاتی ہے کہ باوجود تقشعر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے — اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ میں عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر تپ جب اوس سے عفونت آگئی ابتدا ان ایک اور خلط اوسی کے جنس سے خواہ غیر جنس میں عفونت شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ فرو ہونے حرارت اور عفونت خلط اول کا تھا اوسی زمانہ میں یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اسکی شروع کی وجہ سے ہوئی اور اخلاط بھی باسکے پھر دوسرے عفونت خلط اول کا آپہونچا اور اسیطرح دونوں اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا ایسی صورت میں اگرچہ تپ دونوں مختلط ہیں لیکن بصورت لازمہ دائمہ ہوگی تا اینکہ ایک تپ زائل ہوجاوے — اور بہت وجوہ سے حمیات عفنہ میں ترکیب ہوتی ہے اونکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ میں کیا جائیگا — حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہیں — طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ میں سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کی وجہ تحلیل مادہ کا نہیں ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسامات میں تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو متحلل ہونے دے — اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتوں صورتوں کی ضد میں ہوتی ہے — اور نوبت میں سرعت اور بطوء ہوتا ہے — بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ربع کا — اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو بلغم سوای بلغم زجاجی کے اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ بھی نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے — لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہو اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونت کیطرف بہت جلد ہوتی ہے — بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل عروق متعفن ہوا ہو اور اوسکے حرارت مقلقہ تپ کی ہے جسمیں عفونت تمام بدن میں منتشر ہو خواہ اطراف قلب کی عروق میں عفونت مادہ کی ہو — مشائخ کو زمانہ شیخوخت میں ایسی تپ شدید جو دائمی ہو عارض نہیں ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج منظر میں کے بارد ہے اور تخمہ اونہیں کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخاثیت ہو اور سدہ پیدا کرکے متعفن ہوجاوے — نبض کا اختلاف حمیات عفونیہ میں بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور بھی ایک جنس میں حسب انواع تپ کی شدت اور ضعف میں مختلف ہوتی ہے یہی منشا اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے — کبھی نبض بالکل بطلا ہت ہوجاتی ہے انہیں حمیات میں خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمیں تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی میں ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو میں کیوں نہو خواہ شدت حس مزاج مریض میں ہو خواہ ابتدا ار نوبت میں غلبہ برد کا ہوجاوے کہ

صلابت تو نہیں صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب رطوبت مادہ لیکن یہ نہیں ہے کہ خواہ مادہ دمویہ کے یا اُنکا ورم عضو نرم میں ہو مثلاً نفس کبد کا ورم حمی ذات الکبد میں خواہ حمی ذات الریہ اور اسیطرح لیکن غش سے نرمی اسوجہ سے بھی نبض میں آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کیطرف آتی ہے اور عرق نکلکر دفع ہونے کا وقت آتا ہے اوسوقت نبض میں نرمی آجاتی ہے۔ ابتدا نوائب میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انقباض میں تنگی نبض میں پیدا ہوجاتی ہے اسلیے کہ قوت بسبب توجہ بطرف مادہ عفنہ کے ہوتی ہے اور تنقیہ اور ترویح سے اوسے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان مجس کے انبساط کو بڑھاوے

عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ

حمیات عفونت پر بڑی دلیل قویہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے اونمیں سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہو خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے ۲ عظم نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ پر ہے اسلیے کہ بوجہ عفونت کو احتیاج تنقیہ اور دفع بخار بدی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہے ۳ حرارت تپ کی تیز اور لذاع ہوتی ہے خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہیں ہوتی ۴ اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اسکو ملیلہ کہتے ہیں اور ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور ماندگی اور سستی بدن میں پیدا ہوجاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور رگیں کھنچی جاتی ہیں اور بھی اسیطرح سے اور درد سر اور دہشت پیدا ہوتی ہے یہ کیفیات جب دیر تک رہیں تپ عفونت کی پیدا ہوجاتی ہے اور خود بھی کیفیات قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کردیتی ہیں اور رنگ چہرہ خواہ جسم کا زرد ہوجاتا ہے اکثر یہ ملیلہ جسکا ابھی ذکر ہو چکا کثرت فضول اور بلغم میں سے اور تلی اور پیشاب زیادہ از حد میں اور براز بھی اسیطرح گدلا ہو اور گرانی سر اور [illegible] پیدا ہوتا ہے اور نبض میں تواتر بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہو۔ جب نبض میں انقباض اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انقباض کی یہ معنے ہیں کہ نبض اندر کو دب جاسے اور صغر میں اسقدر مختلف ہو کہ اوسمیں نبضات کبار قویہ واقع ہوں اور سرعت نبض کی قوی نہو۔ نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تزاید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے۔ اگرچہ حمی غب میں بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے یہ اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہیں آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے۔ اور زمانہ تزاید کا مختلط اور غیر متشابہ ہوتا اور نا متشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزاید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سے ہے۔ نبض کا عظیم پڑھنا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزاید پر۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تھیں اب لازمہ مفترقہ اور غیر مفترقہ خواہ مفارقہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہے۔ پھر اگر تپ مقلعہ ہے نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برادہ ہونے عرق خواہ نداوت سے رہا کرتی ہے اور اوسکے نوائب سے کے دورے ہوتے ہیں۔ اور اگر تپ لازمہ ہے خواہ اوسمیں تغیر ہوا ہو۔ اوسی حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام نقاط میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر حمی عفنہ کے ساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت منتہی کے۔ اور قلق اور تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت۔ اور نبض کی بھی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہوجاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے

صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر صلابت کا نبض میں ہونا کچھ دائمی نہیں کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ مگر جب تپ کی ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شی جو موجب صلابت نبض کی ہوتی ہے واقع ہو اوسوقت البتہ نبض میں صلابت بخوبی پیدا ہوگی اور ہمیشہ بھی رہے گی۔ زمانہ ابتدا اور تزید میں اختلاف نبض کا سرعت اور بطوء خواہ صلابت اور لین میں خاص مع الاول حمیات عفنہ سے ہے اور دلائل قوی سے حمیات عفونتی کی ہے گو یہ اختلاف کبھی غب میں بوجہ خفت مادہ کی بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جب تک نبض میں قوت اور عظمت مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی حمی اوسمیں باقی ہے اور اوسکا انتقال حمی عفونت کیطرف نہیں ہوا۔ بول ابتدا میں حمیات عفونتی کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور ہمیشہ حدت اوسمیں بہی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکہنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ مہلکہ میں اونسے بدون اسکے کہ کوئی عضو اونکا رفتہ ہو جاے نجات کمتر نصیب ہوتی ہے اور جسوقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہ جاے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہیں ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جہان درد کا ظاہر ہونا ممکن نہیں۔ **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا اوس تپ کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقا اس تپ کا چوبیس گہنٹہ تک رہتا ہے کہ او ترقی نہیں اور جو احوال مقلعہ میں بیان ہوئے اکثر تپ میں نہیں ہوتے یعنے اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف ہر وقت تزید کی کہ ابھی کم تھی اور پھر زیادہ ہو گئی اور پھر کم ہو گئی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر۔ **علامات مشترک اور چند امور خاص کا بیان** جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت ایکروز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدا کی نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب خالصہ میں خواہ ابتدا اور اشتداد کی نوبت جیسے غب لازمہ میں مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ تپ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے۔ غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اوسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اسلیے کہ مرہ صفرا قوی ہے مگر باانیہمہ اسمیں خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے۔ اسلیے کہ صفراوی اخلاط سبک ہیں طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بہی اسمیں ہوتا ہے۔ غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑہ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اسکے معالجہ خواہ تدبیر میں خطا واقع ہو۔ اور دائمہ کبھی ایکہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تپ عفونت خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اوسکی بہت اور تمام گرمی کے ساتہ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمیں نہیں ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنے ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کر ساتہ آتی ہو اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کے نرم ہوتی ہے مگر حدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کی دیر میں متحلل ہوتا ہے اور باینہمہ بہ نسبت صفرا کے کثیر بہی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بہی اس تپ میں زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بہی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پہر نبض میں بہی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اوسوقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن سے بہی دشوار ہوتا ہے سواے چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہیں وہی مدار تفرقہ ہونگے۔ جسقدر مادہ بلغمی خالص

نہوگا اوسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنے جلد جلد نوبت کرنگی ہان اگر باوصف اختلاط صفرا کے مائل بسوداویت بھی ہو اوسوقت زمانہ نوبت کا طولانی بھی ہوسکتا ہے ۔ ربع سوداوی حادہ نہین ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص بعض سال بہر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت وسکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی اوسمین اسقدر نہین ہوتی ہے کہ جیسے تجہہ اعراض شدیدہ پیدا ہوں ۔ ربع اور غب دائرہ ہو یا مفترہ بذریعہ قے اور دستون کے اور پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے ۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے بھی زائل ہوتی ہے اسکا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ مین اور انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ مین اور انحطاط اور انتہا دونون کا مواظبہ بلغمیہ مین طولانی ہوتا ہے علاوہ بران کمتر یہ بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے فنا کردے البتہ کسیقدر خفت اور تغیر ہوجاتی ہے ۔ کل تپین اگر اونکا معالجہ کما ینبغی نہو خصوصاً وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی، انجام کار تپ دق ہوجاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے ہین جنمین مریض کو غذا دینا واجب ہو اور طبیب بوجہ خطای تجویز کے حکم غذا کا نہ دی بلکہ تجویز کرے کہ حالت گرسنگی مین کل تو طبیعت کی ابتداء نضج مادہ ہوگی تو وہ تپین ضرور تپ دق ہوجاتی ہین یا جن تپون مین سرد پانی دینا واجب ہو اور ندیا جاے اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سرد پانی کے ترک کی اطفاء حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نکیا جاے اوسوقت فوراً تپ دق ہوجاتی ہے ۔ جسوقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج مادہ اور مقام بننا مادہ کا اسقدر ضرور نہو اوس مقام پر مقدم یہی ٹہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دین اور سرد پانی بھی پلائین اور اوس مقام خاص کو ہم آگے ذکر کرینگے

اعراض حمیات کے دلائل کا بیان

تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہے کہ قبل عارض ہونے تپ کے سوء مزاج بدن کی کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اوسکے بعد جو احوال اور اعراض عین تپ مین موجود ہوئی ہین مثل درد سر و بیخوابی وغیرہ کی اونکو دیکھنا چاہیے اور عرض بلد اور فصل و مزاج اور نبض اور بول اور دستے اور براز اور رعاف انکا لحاظ کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برابر ہونے مین کیا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہاے طعام کیسی ہے پیاس کی کیا کیفیت ہے سوء تنفس تو نہین ہے اور یا انہیں اعراض مقارنہ مثل درد سر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض ہین جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہین بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہین جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت مین لذع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہے کہ ابتدا مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پہر ضعیف ہوجاتی ہے اسلیے کہ مادہ متحلل ہوکر حرارت مین نرمی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت ہے کہ اوسمین بالکل لذع نہین ہوتی ہے اور ایک قسم مین تو ساتہ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تپ بلغمی ہے اور ایک قسم مین بست پائی جاتی ہے ۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہین مثلاً ابتداے نوبت مین نخس لذع کا شدت سے ہونا یا پہر ہری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا ۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے قلق اور ہذیان اور سہر کا تپ کے ساتہ ظاہر ہونا ۔ کچہ اعراض نضج اور عدم نضج پر دلیل ہوتی ہین مثلاً احوال بول کے جو اوپر ہمنے ذکر کیے ہین ۔ کچہ اعراض ایسے ہین جو بحران پر دلیل ہوتے ہین جنکو آگے ذکر کرینگے ۔ کچہ اعراض ایسے ہین جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین ان سکو آخر مین اس فن کے بیان کرینگے ۔ سحنہ یعنے حال بدن کا فربہی و لاغری و رونق و بیرونقی و رنگ اسکے بھی بہت احکام ہین مثلاً حبس تنجین کا

رنگ سپیدی اور سبزی سے رصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط مین برودت آگئی ہے اور حار غریزی یعنے روح اور خون کم ہوگیا ہے یا چہرہ پر تہیج یعنے بہرا پن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حمای تخمی مین ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور ناک تپلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کریگی یا اینکہ اخلاط رقیق ہون اور جھٹ پٹ متحلل ہو جائین اور مسامات کہلے ہوئے ہون او سپر دلیل ہوگی — حرکات بدنی یا نفسانی بہی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہین اونکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جانا ہر طرحسے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہین جیسا ہم آگے ذکر کرینگے — بعض اعراض حمیات کی ایسے ہین جنکا وقت زمانہ منتہی مین ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن بسبب اسکے کہ حرارت سے التہاب شدید سر مین بوقت منتہی پیدا ہوتا ہے — بعض اعراض ایسے ہین کہ اونکا وقت زمانہ ابتدا مین ہوتا ہے جیسے پہریری یا سردی معلوم ہونی اور نیند گہری جو اوائل حمیات مین اکثر بجہت ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کے جہان مادہ ٹہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سی بخارات صعود کرتے ہین بوجہ اوس اضطراب کے جو بدن مین شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہے اور کبہی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ بارد ہوتا ہے تو اوسکی برودت زیادہ اس نیند کی حدوث پر معین ہوتی ہے اسیطرح جس خلط مین عفونت آنے والی ہے اور بعد اوسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پہریری اور سردی اور نیند کی حدوث مین معین ہوتی ہے — جن چیزون سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیزین یہی ہین کہ تپ کی حالت کو نرمی اور تیزی مین خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہے جو بالفعل پیدا ہوئی ہین یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہین اور سی قدر اوپر جسکو ہمنے باب حمیات اولیہ مین ذکر کیا ہے اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اوسکے فترات یعنے زمانہ خفت کی دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع مین تپ کی لرزہ سردی پہریری ہوتی ہے یا نہین اور کون چیز کسوقت ہوتی ہے پہر تپ کے اوترنے کیوقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا آکر اوترتی ہے یا تہوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی ہے اور تدبیر سابق کا بہی لحاظ کرنا چاہیے یعنے قبل از تپ کے مریض سے کیا سو تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ مریض کا کیا ہے اور نبض اور بول کی کیا حالت ہے —

بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور تکسیر کا

قشعریرہ یعنے پہریری ایک حالت ہے کہ اوسوقت بدن مین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہے اور جلد مین اور پسلی مین ایک چبہن سی پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے ہاتہ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین اور تکسر گویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہے — برد یعنے سردی اسطرح ہوتی ہے کہ تمام اعضا مین اور پسلیون کی پشت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہے — نافض یعنے لرزہ وہ اسطرح ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہین سکتا اور اوسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہین — کبہی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہین ہوتا جیسے بلغمی تپون مین اور ربع مین — لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہی ہے کہ فصل مین قوت وافر بہت ہو اور جتنا مادہ نافض مین لذع زیادہ ہوگی ویسا لرزہ شدید ہوگا — خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہین سکتی اسلیے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن مین واسطے محافظت ہر عضو رئیس کے چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بشرہ کا زرد ہو جاتا ہے — یہ بہی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہے اگرچہ وہ قبل از وقت لرزہ کے بدن مین موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص مین ٹہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے چونکہ مدت سے خوگر اسکی سردی کا ہو رہا ہے کچہ اسکی سردی سے متاثر نہین ہوتا ہے اور اسکی برودت اوس عضو کو محسوس نہین ہوتی ہان جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چہوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مشتعل ہو کر

ہے کہ جو اخلاط کو متفرق کر دیتی ہے یا اسکی وجہ ہو اوس وقت جو عضو اس خلط سے نہیں ملا ہوا تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف مزاج کے اسکی برودت کا احساس کر کے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کلیات کے فن میں جہاں اصول کلیہ علم طب کے بیان ہوئے ہیں اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہے۔ بیشتر بسبب باہم رہا جانے کے جو بدن میں پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہے اور تپ نہیں ہوتی ہے اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہیں مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہیں ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آسکے۔ جو مادہ ماندگی اور کسل بدن میں بجانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر متعفن نہیں ہوتا ہو تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اوس میں عفونت نہ آسکے تو اسیقدر اوسکی اذیت رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے۔ کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا ہوتی ہیں یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جاے اور اوسکے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم میں ضرور درکار ہوتا ہو تب بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہے۔ نافض اور برد تپ بلغمی میں بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہے اور اوسکی برودت بنظر مزاج عضل کے سودی ہے اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہے اور گرم مزاج ہے اور خلط خام اپنے باہم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جس وقت اس خلط میں عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمیں آتی جاتی ہے اوسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے۔ کبھی لرزہ بیشتر کہ اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی میں لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دافعہ جو عضل میں ہے قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور غریب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہے اوسکی جہت سے بھی حار غریزی یعنی خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہے اوسوقت استیلاء برد ہوتا ہے ایسے وقت میں لذع اور برد ساتھی ہوتا ہے برد تو تمام بدن میں محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جھلی میں پایا جاتا ہے۔ کبھی اورام باطنیہ کو نضج کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی لرزہ اور پھریری لازم ہونگی تو صحت پر دلالت کرتی ہی اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہے مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہو کہ خارج عروق میں آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بانضج مادہ اور بوقت بحران واقع ہو اور اس لرزہ کے بعد تپ میں خفت ہو اوسوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت سے نہیں ہوا ہے کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ میں اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق ممتلی ہو کر باہر نکل آتا ہے ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حار غریزی کے ونیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہے۔ پھریری کیواسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہیں۔ تحیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران سر اکثر ہوتا ان حمیات میں دورے کی خبر دیتی ہیں۔ مشایخ کی نہیں اکثر مدقوقہ یعنی پوشیدہ ہوتی ہیں۔ کبھی تپ میں طول اس جہت سے ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ خلط یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ بیمار کو چت لٹائیں اور دونوں پاؤں اوسکے پھیلا دیں اور ہاتھ سے دیکھیں کہ ورم کس مقام پر ہے بعد اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کریں۔ تپ کے مرض میں جب زبان سیاہ ہو جاے اور تپ خفیف ہو اوسکا نام حمای مدفونہ ہے۔ کبھی تپ اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دوا کہ دونوں بیماریوں کی مناسب ہو یہ ہے سکنجبین میں گلقند ملا کر استعمال کریں اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی قوت کی ہو۔ سرسامی تپ میں چونکہ تکلیف جلد ہوتی ہے بخارات سر میں پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتے ہیں اور تپ میں شدت ہوتی ہے

عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا ان تپوں میں علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تدبیر

اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجاے خواہ اوسکا نضج کیا جاے یا استفراغ مادہ کیا جاے اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونون کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کرین اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ کرین مترجم کہتا ہے آخر مین اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ مین پیش آتے ہین متن کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے اور خلط کی خواہش متوجہ نضج یا استفراغ یا تحلیل کی جس قسم کی ہوتی ہے ان دونون مین تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہے اور نضج خلط استعمال گرم دوائون کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دوای نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا مین نضج اور استفراغ کی قوت کمتر ہے ایسے وقت مین رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنے جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کرین ــ کبھی تناقض مقتضاے اور مادہ مین اس قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تربوز خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجاے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جاے اور مادہ کے نضج مین کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی ہو تو انکا دینا چندان ممنوع نہین ہے مگر یہی مقتضای ہوشیاری طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیے اور آب جو پر اکتفا کرنا چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا ــ جمیع فواکہ محموم کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور معدہ مین فساد پیدا کر کے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہین ــ بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف اور استفراغ بھی کرتا ہے جیسے سکنجبین سادہ ــ ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ مین اسقدر شدت و حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی نہین پاتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض پر صبر نکر سکے ــ اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح کہ خلط کا نضج کیا جاے اور غذا ترک کیجاے اور تبرید اتنی نہو جو تحلیل مادہ کو منع کرے ــ اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تعدیل کرنی چاہیے اور قوت کو ازسرنو بذریعہ غذا کے پیدا کرنا چاہیے جب قوت کسیقدر آجاے اور اوسکا مخالف دفع ہو جاے پھر ازسرنو متوجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہیے ــ ان تپون مین تبرید ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے کہ جنمین قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج اور استفراغ کے ایسے دوائون کا استعمال ہو سکتا ہے ــ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے اسلیے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جاے یعنے تبرید اور ترطیب سے فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حمی عفونت مین فقط علاج نفس مرض نہین ہوتا بلکہ اوسمین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کی نہو مثلاً مرض حار مین اجزای حارہ منضجہ یا مستفرغہ دی جائین ــ غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو بحال کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہے اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا معین ہے بنا بر نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جداگانہ اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہین ــ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک کہ تپ پہچانی نہ جاے تدبیر تلطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور بروز نوبت کسیطرح مادہ کو چھیڑنا نچاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو اور تپ صعبی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر بول مین سرخی ہو

اور غلیظ ہو اور زرد رنگ تاری ایسا ہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا ثبوت معلوم ہو یا صفرا ہے میں حدت کا گمان ہو۔ بعد فصد کے لطیف اسہال کرانا چاہیے خصوصاً اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اور ابتدا میں مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیر خشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزا سے طبیعت نرم نہو تو شربت بنفشہ بڑھانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے یہی ہے کہ طبیعت ہو نہ اسہال مادہ اور نہ ضرورت مسہل۔ جہاں نہایت ضرورت ہو کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جاسکے گو حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت میں مناسبت کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور مناسب ہے اوسکے اجزا یہ ہیں روغن بنفشہ آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر سرخ بورہ ارمنی۔ ابتدا میں جب ان اجزا سے تلیین کیجاے پھر دو بارا ان دواؤں کی نسبت ضعیف تر دواؤں کی حاجت ہوگی اور ابتدا میں قوی دواؤں کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت میں احتباس ہوتا ہے بعد تلیین کے ادرار کرانا چاہیے مثلاً سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کے ساتھ پانی میں جوش کر کے دینا چاہیے اور اسکے بعد تعریق یعنی پسینہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤں سے جنکی حرارت قوی نہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجاے اور شبت اور آب نیم گرم میں جو شبیر گرم ہو ان چیزوں سے تطول کرنا چاہیے۔ اگر تپ دیر تک رہتی ہو یہ مالش اور تطول ہرگز جائز نہیں ہے پھر اگر ادرار اور یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کی طرف مائل ہے مثلاً متلی ہوتی ہو اور ساتھ اوسکے ابکائی آتی ہو تو قے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ سکنجبین سادہ آب گرم میں ملا کے قے کرانا چاہیے اور اگر میلان خلط کا طرف امعا کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر پانچی کی طرف معلوم ہو اوسوقت ہرگز قے کرانا نچاہیے بلکہ اجابت مسہلہ یا لینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا میں تپ کی مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً اگر تپ کے ساتھ تھرتھری یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزے میں طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کو متوجہ ہونے طرف احشا کی اور نضج اخلاط کو منع کرتی اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور بیشتر زمانہ منتہی میں بھی نیند مضر نہیں ہوتی ہے آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی چاہیے مگر اسکہ خلط میں خامی اور غلاظت ہو اوسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم ہو اور پھر کسیطرحکی بدتدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہو جاے پھر شفا نہیں ہوتی۔ خلط صفراویکا نضج یہ ہے کہ اوسکے اندر کسیقدر غلاظت پیدا ہو جاے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر میں ضعف اور برودت نہو اور اعضاے باطنی میں ورم نہو یا انہیں اعضا میں درد نہو اور بدن میں مریض کی خون کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکوں کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو لوگ لاغر اور نقیہ ہیں اونکا حال بھی انہیں گرم ملکوں کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پاچکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت ہے اور قوت قوی ہے اور اعضاے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح وسالم ہیں اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہیں ہے اور نہ مریض خوگرفتہ آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات میں آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہیں اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت میں ان سب طریقوں سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور اوسکے جوڑ بند ہلنے لگتے ہیں اگرچہ وزن میں خواہ نقصان میں تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ فقط ایسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بعض اعضاے اندرونی میں ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی بہی مضرت کا اسقدر خوف ہو کہ اتنی تشنگی منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جاے او سوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا بہ نسبت دق کے آسان ہے ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہے اسلیے کہ تشنگی میں تسکین دیتی ہے بلکہ پیاس بجہا دیتی ہے اور سکنجبین بہی ہے اور ثقل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہیں پہونچاتی ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین میں نہیں ہے اسیطرح جلاب شیریں پانی زیادہ ملا ہو بہی مفید ہے۔ جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہو اور پہر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جائیں اور اسوجہ سے ایک سدہ دوسرا پڑ کے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کریگا بیشتر یہ تپ باسدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے سدہ کے شدید تر ہوتا۔ آب سرد کا یہ فائدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اوسکے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری لقمہ او تاریکی اور دشواری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ گردہ ضعف قولون بہی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ جس شخص کو حالت صحت میں آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری میں بہت ضرر دیگا اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کریں بلکہ اگر آثار رقت کے بدن میں ظاہر ہوں اور پسلی سوئی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو او سوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا مریض پیتا او سمین نہ ہنگ جاے۔ زمانہ انحطاط میں اور بوقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بیخوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن میں ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو۔ جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا اسقدر عرصہ تک تپ میں ہو چکی اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف اشتغال ضرور ہے اور بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ میں کبہی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اوسکا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جاے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہیں ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد ہو اسلیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو خلط آمادہ استفراغ کے نہیں ہوتی وہ بہی نکلجاتی ہے اور اکثر خلط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بہی نکلجاتی ہے اگر استفراغ بلا نضج واقع ہو۔ جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ نضج خلط سے یہی غرض یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جاے اور جو خلط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو اوسکا نضج بہی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے کلام کو بگوش دل نہ سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے لفظ کے یہی معنی نہیں ہیں جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے تاکہ وہ آمادہ دفع بسہولت ہو جاے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور یا غلیظ فلسدہ یا لزوجت دار چسپیدہ ہو یہ تینوں ہرگز سہل الدفع نہیں ہیں بلکہ رقیق میں کسیقدر غلاظت آنے کے بعد اور غلیظ میں اندکے رقت قوام ہو کر اور لزوجت دار میں کسیقدر پہر بکہر جاین اگر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہیں نہ بہی سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط کی جو کہنکہار اور تہوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہیں بنظر سرسری دیکہتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کسیقدر غلیظ ہوے اور غلیظ بدون کسیقدر رقیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا او وہ ایسی گمراہی میں نہ پڑتا۔ پہر یہ منکر نضج خود یہ نہیں سوچتا ہے کہ ابتداے حمیات میں بول میں رسوب کیوں نہیں ہوتے اور آخر میں جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی ہے رسوب پیدا ہوتا ہے اور کیا اسکے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہیں ہے اور اوسکے دفع سے خفت مرض میں نہیں ہوتی پہر اگر یہ رسوب محمود کو مادہ نضج یافتہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچہتے ہیں کہ قبل از نضج طبیعت اسے کیوں دفع نہیں کرتی اور اوائل مرض میں اسکا اخراج اگر سہل تہا پہر طبیعت جو مدبرہ بدن ہے کیوں عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہو کہ خلط میں رقت پائی جاتی تو اونکی حمیات دمویہ

خواہ صفراویہ ہین ضرور ہے کہ رسوب محمود اول مین ہو۔ پہر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ مین نضج آجاے اور دفع سہل القبول ہو گی اخراج مادہ نہین کرتی۔ اسی واسطے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہے اور ایضاً طبیب کو بہی اقتدا اور پیروی طبیعت کی درکار ہے یعنے ضرور ہے کہ طبیب پہلا اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل از انکہ قارورہ سے آثار نضج کے ظاہر ہون ممتنع ہے خواہ بہت دشوار اور کبہی اگر بوجہ ضرورت خواہ سہو تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسد کے ہمراہ خلط صالح بہی نکل جاینگی پس اس شخص کو تو یہی مناسب تہا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کرکے اونکے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط کے بنظر غور اور تامل کے دیکہتا اور بخوبی تامل اور خوض اونکے حسن اور قبح مین کرکے بعد ازان اونکے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل کے اس مخالفت مین راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور رکہتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما مین بغور نظر کرے گو ہمین گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات کیے ہین کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہے پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رقیق کو انضاج کی ضرورت نہین حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہون اونکا کیا اعتبار ہے کبہی اتفاقیہ چل جاتے ہین اور مفید ہوتے ہین اور کبہی ایک بہی نہین چلتا بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو ہمنے اوپر لکہا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے۔ اگر مادہ مین ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت نضج کی نہین ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ مین دیر ہوئی تو یہ مادہ ورم سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن مین باقی رہا تو قبل از انکہ اس مادہ مین نضج آئے ہلاکت مریض کی ہو جاینگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط کے رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج مین کم ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو شریف کی طرف گرے اور طبیعت کا آمادہ اسکے اخراج پر ہونا یہی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تہوڑی اعانت طبیعت کی بتدبیر استفراغ مین کیجاینگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ کردینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہین ہے کہ اوسمین انتظار نضج کا کیا جاے جیسا مسہل مین کیا جاتا ہے انتظار نضج کا سواے خون کے اور اخلاط مین کیا جاتا ہے۔ اگر ابتداے مرض مین فصد نہو تو پہر انتہاے مرض مین ہرگز نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہاے مرض مین فصد سے سقوط [illegible] بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت مین بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہاے مرض مین فصد ہو۔ اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہین ہے اگر خون غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ مین نضج نہو تو ابتداے مرض مین اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہے مگر انتہاے مرض مین جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو پہلے حکی تحریک نہ کرنی چاہیے پہر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب کو چاہیے کہ بمناسبت طبیعت کی حرکت مین لاے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہے اوسے بحال خود چہوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط ہیج رکہتا ہے جس مقام پر اوسنے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال دواے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کرین اگر کسی مرض مین نہین لائق ہے استعمال دواے مسہل کا مگر اسکا مادہ بہت مہیاج ہو یعنے بکثرت ہیجان مین ہو اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیاج نہین ہوتا۔ مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت مناسب مین تجویز کیا گیا ہے مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جسطرح جو استفراغ ضرر زیادہ سے محفوظ رکہتا ہے اسیطرح بہ نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے۔ پہر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اوسمین رعایت اسباب کی ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اوتر جاے اوسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹہنڈا ہو اوسوقت استفراغ کیا جاے کہ مسہل

بروز نوبت نہ تجویز کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اوسکے خلاف جہت میں استفراغ مادہ کا نہ کرانا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط میں ثوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دورہ تپ کے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ نکرنی چاہیے یہانتک کہ آش جو میں شکر تک بھی نہ ڈالیں اور نہ جلاب یا گلقند اوسدن کہلانا چاہیے ایسا نہو کہ دورہ میں شدت ہو جاوے کہ جسکے بہت تنگ ہو جانے مسامات کی کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذا سے لطیف سے مگر کہ ضعف میں افراط ہو اوسوقت آش جو میں شکر ڈالکر دینے کا مضائقہ نہیں اسلیے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب کا کام نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو اس لئے ہو کہ خلط غلیظ یا لزوجت بقوت دفع کرسکے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایکبار ہی دستوں میں کفایت ہو جاوے زیادہ اسہال نہو سے مادہ کثیر کا ایکبارگی استفراغ نہ کرنا چاہیے تاکہ سقوط قوت پیدا نہو فصد کی نسبت ہماری راے یہ ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیے پھر اگر چارہ نہو تو یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہیں ہے بلکہ اوسیقدر خون چند مرتبہ فصد سے لیکر نکالنا چاہیے بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ بھی نکلجاتے ہیں جنکے نکلنے کی حاجت نہیں اور باقیماندہ خون میں ساز و سامان ایسا باقی نہیں رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کرے گی اوس میں بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنیوالی بحرانوں کی تحمل و برداشت میں ضعیف ہو جاتی ہے دردسر اور تپ جیسا کہ بھی جمع ہوں پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر باوجود دردسر کے کم ہو کر تپ پھر زیادہ ہو جاتی ہے سو اسکی ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ دردسر میں تسکین ہو جاوے دودہ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اوسکی ماں کے دودہ کی اصلاح ایسی دوا کو استعمال کرنی چاہیے کہ دودہ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے اگر قارورہ یرقانی تپ میں ورم جگر پر دلالت کرے اوسوقت میں علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلائیں جب تپ میں سکون ہو اوسوقت علاج ورم جگر کا کرنا چاہیے اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جبتک تنقیح شدہ نہو اور راہ صاف نہو جاوے آش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربا مرغ یا شیر بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمیں چکنائی زیادہ ہو استعمال کرنا چاہیے بعد تنقیح کے آش جو اور الماس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب میں بعضے گلاب میں ملاکر فقط سقمونیا ملاکر ہی استعمال کراتے ہیں اور کبھی تھوڑی سی الوی ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ایلوے کو آب کاسنی خواہ آب عنب الثعلب میں جو شاہترہ کا سنی کے ہے ڈبوکر خشک کریں بعد اوسکے گولی باندہ لیں ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے مگر جہانتک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات میں تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا میں اور جسم میں خشونت پیدا کرتا ہے اگر کسی نے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد نضج کے مضائقہ نہیں ہے آب انارین میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑیں یا اون اوقات میں استعمال کریں کہ یبوست مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو جس مسہل میں بنفشہ اور سقمونیا شریک ہوتا ہے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنی سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ۱/۲۴ کی نسبت ہو کبھی مسہل میں تھوڑا سا پودینہ بھی داخل کرتے ہیں تاکہ قوت نافذہ ادویہ مسہلہ کے بڑہ جاوے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا اور بنفشہ کی اصلاح ہو جاوے کبھی ایسی دوائیں جنسے تبرید اور بجہانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اونمیں سقمونیا داخل کرتے ہیں جیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے وسفنیا طباشیر کبود گل سرخ ہر ایک نصف درہم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بناکے دیتے ہیں دوسرا

نسخہ ۔ شیرخشت دو درم ترنجبین ۵ درم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سدس تینون پانی یکجا کرکے شیرخشت اور ترنجبین کو اسمین بہگو کر ایسا گاڑہا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پہونچ جاوے اوسکے کافور ڈیڑہ دانگ سقمونیا ایکدرم پیسکر اور اوس قوام کو آگ پر سے اوتار کر چھڑک دیتے ہین اور مکان محفوظ مین رکھتے ہین تاکہ بوجہ بخار کے تحلیل نہو جاوے اور اتنی دیر تک رہنے دیتے ہین کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہو جاوے مقدار شربت دو درم سے ڈہائی درم تک ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیرخشت اور ترنجبین اور شکر طبرزدی سے بشکل ریوڑی کے بنائین اور اوسمین سقمونیا اور کافور اتنا ڈالین کہ اگر پوری مقدار شربت تینون دواؤن مذکورہ بالا کی استعمال کیجاوے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایکدانگ کے مسہل ہو ۔ مترجم کہتا ہے مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیرخشت بھی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بھی یعنے قند بھی تین مثقال ہو اوسوقت کافور بوزن دو جو ہو اور سقمونیا بوزن ایکدانگ ملانا چاہیے اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھے ہین کہ اگر مجموع تینون اجزا بقدر ایک مثقال کے ہون اوسمین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کی راے یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو جو ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بھی ملحوظ رہے تو بہتر ہے لیکن یہ دواے مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جاوے نہایت مرغوب طبیعت ہوگی ۔ جس شخص کو فصل گرما مین تپ صفراوی مادہ سے عارض ہو گئی تھی خواہ اور ایسی جگہ جو کہ ان کی خشک [illegible] وغیرہ کو [illegible] سرد ہو رہی ہو اوسمین بیٹھنا جائز نہین ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت مسامات وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رکہ اور انکے اور طبیعت پر زیادہ دشواری لاوے ۔ قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا مین ان لوگونکو موافق نہین ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ معدہ مین پہلی ہو ایسا معلوم ہو کہ گویا دق ہے جس شخص کی کوئی عادت پڑ گئی ہو جب اوسے ترک کرتا ہے تو اوسکو کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے یعنے گرمی یا تپ آتی معلوم ہوتی ہے حقیقی تپ نہین ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اوسکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضروریہ مین ہوتا ہے اور فقط برطبق عادت کی تدبیر کرنا علاج اوسکا ہو سکتا ہے ۔

محمومین کے غذا دینے کا بیان مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خود تپ ہو یا اوس محموم کی مزاج مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ تپ ہو ان لوگونکو غذاے تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے ۔ جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین ہیجان ہو تو ہرگز غذا نہ دینا چاہیے تا انکو خوب کہ ملک فضلہ دفع نہ ہو جاوے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلاے تپ ہین انکا وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت خواہ بروقت شدت معدہ مین غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا ہو کر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہو جاویگا اسلیے ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا نہ دیجاوے اور اگر بسبب اتفاق ایسا ہو جاوے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے ۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور بین بین بھی ہوتی ہے اس طرح کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلظت کے زیادہ مائل ہوتی ہے جو نہایت درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجاوے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل حالت صحت کی تجویز کیجاوے وہ تدبیر متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کہلائین خواہ جلاب یعنے تہوڑی شکر کو گلاب مین

پکا کر بچاہو غذا اسکے کہلاتے ہین کہ اس سے جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑہا اور ترکاری جنکے مزاج سرد تر ہون جیسے کدو خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد اسکے آش جو جیسے صاف کرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے ۔ جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان اور پائے بکری اور بہیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہ ہای مرغ اور اس سے بہی لطیف تیہو اور مچہلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزون کی اور بازو تیہو کی رکہتے ہین اور بیضہ نیمبرشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چہوٹی چہوٹی مچہلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش جو جو ابہی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ بٹہا ہو گہل جاوے ۔ غذای غلیظ ہم اوسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون اوس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو ۔ آش جو سے بہتر کوئی غذا محموم کیواسطے نہین ہے اسلیے کہ اوسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ القوام ہے اور ملاست و لزوجت لیس ۔ لسا کہ مجاری مین پہنس نہین جاتا اور جلا دیتا ہے اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذا ہی نرم ہے ۔ اور تپ کی حرارت کے منافی ہے کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو فرو کرتا ہے سریع النفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے جس راہ سے گذرتا ہے اوسمین لپٹ نہین جاتا اور نہ معدہ مین ٹہیرتا ہے اور بشرطیکہ بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچہی طرح پکایا جاوے نفخ شکم نہین پیدا کرتا ہے ۔ قدیم زمانہ مین اطبا کو بسبب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تہی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہوسکتی اور آش جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتی تہی اسلیے کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین بہت اچہی طرح ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ترطیب بہی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کی بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شرکت سے جاتی رہی اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت بہی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہو کثرت غذائیت مین ماء العسل کو سکنجبین عسلی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین قوی تر ہے اور جلا بہی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کی اوسمین گرمی اور ضرر تشنگی کا بہی کم ہے ۔ اب اس زمانہ مین بجای شہد کے گنے کا رس جسکی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے ۔ اسیطرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جاوے وہ بہی سکنجبین عسلی سے افضل ہے ۔ لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار کرنے سے اکثر سحج امعا یعنی خراش روده مین پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ مین سحج کا نہایت خوف ہوتا ہے ۔ ہم ایک فصل جداگانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کی قواعد مین لکہتے ہین ۔ تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلیے کہ پیدایش مادہ کی جسقدر غذا کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی ۔ زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے کہ اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اوسکا ہضم غذا وغیرہ کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کیوقت تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے ۔ سواے زمانہ منتہی اور بحران کی اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنہ کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بہی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسی اوقات مین بعد فصد و حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہو جاوے ۔ تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کو ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو یعنی ابتدای مرض مین تغلیظ تدبیر اولے ہے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہے تاکہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جاوے اسلیے کہ غذای سنگین اگر بدفعات دیجاوے قوت پر چندان گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے ۔ گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر متقارب غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذای کثیر کے ہضم پر دفعۃً قوت کو امکان نہین ہے اور پہر چونکہ تحلیل قوت بہی دفع دفع ہوتی ہے سرما

کہ بدل کا بھی استعمال بتفاریق ہو۔ جاڑون کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل صیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنے غذای
وافر کی بھی حاجت نہین ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان مین بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعتہً دیا جاے چونکہ قوت بحال خود ہی
غالبًا ہضم کرلیگی اور تدبیر غذائی سے دفعتہً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے
اوسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہین ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہوسکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمین دونون امرون کی رعایت
ہو یعنے قوت بھی باقی رہے اور مادہ مین کثرت بھی نہونے پاے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف مین اولی ہے تجملا یہ حکم
عام ہے کہ جسوقت قوت مین ضعف پایا جاے غذا بتفاریق کھلانی چاہیے۔ یہ بھی امر معلوم ہے کہ اگر قوت مین کمی اور ضعف پیدا نہوا کرتی
تو ہم غذا مین جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا عموما حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی متحمل نہین اگر ایسا ہو تو بوجہ مرض اوسمین ضعف پیدا ہوتا
ہے اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہوجائیگی اور جب قوت مین ضعف بدرجہ غایت ہوا کوئی علاج سودمند نہین ہوسکتا اسلیے کہ معالج مرض
کیواسطے قوت اور طبیعت ہے طبیب معالج نہین ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کی قوت تک
پہونچاتا ہے پس منتہی کار طبیب کا نگاہداشت قوت کی ہے۔ قواعد مذکورہ بالا کی تمہید کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حاد
یعنے اوسکا منتہی بہت قریب ہو کہ چوتھے خواہ ساتوین دن تک ہوجائیگا اور جو ظن صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت مین جو درمیان ابتدا اور
انتہای مرض کی مظنون ہوتی ہے قوت چندان ضعیف نہو جائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نکرنا چاہیے بلکہ مادہ کی
اور دفع پر اوسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذای کثیر کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا
کی بھی کبھی نوبت آجاے خصوصًا بروز بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ حاد بالاطلاق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت
مناسب نہین ہے سواے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب منع کا ایسا پیدا
ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی مین قریب مزمن کے ہو تو پھر تدبیر لطیف جائز نہین ہے اسلیے کہ
بعید منتہی کے قوت باقی نہین رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجاے۔ مگر ہر جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر مین قریب
منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ گہٹتی جائین تاکہ قوت تا منتہی محفوظ رہے اور جب منتہی آجاے
ہمہ تن قوت بطرف ہضم مادہ کے متوجہ کیجاے اور اوسوقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نرہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی ہو معلوم ہو کہ وہ
ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہوسکتی ہے خصوصًا حمیات اور اورام مین پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط
آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنے اوسکے حاد او مزمن ہونے مین اشتباہ ہو ایسے وقت
ما بین تدبیر کرنا بنسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل
بھی ہوسکتا ہے یا نہین۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی مین ہرگونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر
مناسب ہے اسلیے کہ اس مادہ کی نضج کی حاجت نہین ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہو۔ چونکہ اس
قول کا مبنی یہی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہین ہے ہم اسکی غلطی پہلے ثابت کرچکے ہین۔ ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط
قوت کا ہو اوسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہے۔ جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اونکی
نامناسب نہین ہے خصوصًا اگر عادی پرخوری کے ہون اگر انہین غذا نہ دیجاے تو شرع تپ کیون نہو بلکہ اوس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ شدت مین بھی اگر انکو غذا نہ پہونچے تو دو حال سے اونکی کیفیت خالی نہوگی اگر وہ ضعیف القوی ہین یا بوجہ بے غذائی کے اونپر غشی طاری ہوگا اور بہت سے دل بھر جائینگے اور اگر قوی تر ہونگے یعنی بوجہ ترک غذا اسکے مدقوق ہو جائینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کہ کبھی بار بار [illegible] اور آنکھین اندر کو بیٹھ جائینگی اور کنپٹی بیٹھ جائینگی اور کبھی قبل از ظہور دق اونپر غشی طاری ہوگی اسلیے کہ اونکے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع شدید پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہین کہ نہایت فربہ اور گوشت اونکے بدن مین زیادہ ہوگا تو انکا تحمل اوسے بہت کم ہوتا ہے اگر چند بار غذا نہ پائے تو ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے اور اسکو تحمل زیادہ غذا کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت غریزیہ زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت غریزی اوسکی نہایت ضعیف ہو اور قلیل ہو تو ترک غذا پر وہ لوگ قادر نہین ہین۔ بعض بیمارون کے معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہے اور اکثر کے معدہ درد سر بھی ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کو ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ اگر فم معدہ کی تقویت ہو جاے کبھی ایسے بیمارون کو قبل از غذا پہر بھی قے کرا دینے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور بہت سے مریض اس قسم کو بوجہ ترک غذا اسکے جو ضعیف ہوتے ہین اونہین غشی آجاتا ہے اور اس غشی کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرا بجانب فم معدہ ہے بوجہ لذع کے اونکو غشی ہو جاتا ہے اگر انہین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملا کر پلائین خواہ تھوڑی شراب پانی زیادہ ملا کر پلائین جو صفرا دافع ہو یا قے اونکو فوراً عارض ہوتی ہے اور بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پائین خواہ نہ پائین پہر بعد اوس صفرا کے اگر تھوڑی سی مقدار رب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو پلائی جاے اونکے ضعف اور درد سر اور وجع معدہ مین فوراً تسکین حاصل ہو۔ مشائخ اور ضعفا اور اطفال ہرگز اسقدر پرہیز نہین کر سکتے جسقدر کہول اور اونکے نوجوانان کو صبر بھوک پر بہت ہوتا ہے خصوصاً انمین جسکے اعضا استوار ہون اور رگین موٹی اور موٹی رگون کے پیپلے ہوتے اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسی ہی بیمارون کی تدبیر مین ایک اور قسم کا دہوکہ ہوتا ہے کہ بوجہ قوت اور مصابرت کے اوائل مرض مین تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ منتہی کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہوگی قوت بالکل ساقط ہو جاے گی پہر چار ناچار اوس وقت غذا اور دوا تجویز کیجاتی ہے اسلیے وہ خطا کا مصدر طبیب ہی ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتداء مرض کا تغلیظ تدبیر کے لائق تہا اوسمین تلطیف کرتا ہے گو کہتے ہین کہ تدبیر لطیف چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتداء مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوس وقت کا تغذیہ خطا بھی ہوتا تاہم اوس دوسری غلطی سے وہ خطا کمتر ہے۔ ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلی خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر رہتی ہے اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہے اور اکثر قلق مین رہتے ہین اونہین اور ہذیان مین گرفتار ہو اور فاسد انکے قوے مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت انکے معدہ سے اوٹھتے ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے اکثر ایسی آوازین انکی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور اونکے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر ہوا کرتا ہے بوجہ درد فم معدہ کی اور ثقل معدہ کی وجہ سے رنجیدہ خاطر رہتے ہین

قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا آب جو کہ جنمین جرم شعیر بہت کم ہوجاے اور اگر رہے تو فقط اتنا کہ صورت باقی متغیر ہو جاے علاج مین وہی بکار آتا ہے اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جاے۔ عمدہ طریقہ اوسکے طبخ کا یہ ہے کہ بیس حصہ پانی مین ایک حصہ جو موٹے سے موٹے جہانتک بہتر ہو قریب سوا سیر پانی مین پکائے جائین اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کے رہجاے مثلاً سوا سیر مین آدہ سیر باقی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جاے یہ وہی آب رقیق ہے جسمین

غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور تفتیح بھی اچھی طرح سے کرتا ہے اور تبرید اسکی معتدل ہے ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر جرم [illegible] کا بھی آتا ہے اور آرد جو اوسمین داخل ہوجاتا ہے اس قسم کی ترکیب میں سمجھ پسندیدہ یہ ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا جاوے بلکہ اسقدر پکائیں کہ جو پھول کر پھٹ جائیں اور ہو سکے تو بہت پختہ ہو کر لذت پیدا ہو اور پینے زیادہ چکنائی میں پینے لذت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل اسکا اور تفتیح اخلاط اسمین کمتر ہے اور بیشتر تبرید فراج معدہ مین مرض ہوجاتا ہے اگر اوسکے معدہ مین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت [illegible] اس قسم [illegible] کی آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہین کرتے تاکہ جو قوا اسکے قشر سے بھی پانی مین جو کے مین وہ بھی حاصل ہون اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بناتے ہین سکنجبین بھی عمدہ ہے جو اسطرح سے بنائی جاوے کہ پہلے شکر دیگچی مین بھرین بعد ازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرم انڈیل دے اور برتن کا منہ نہ ڈھانپے بلکہ شکر کھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دہیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تاکہ شکر پگھل کر سرکہ سے [illegible] ہوجاوے اور جوش نہ آنے پاوے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوسے اتارلین اور زیادہ آنچ نکرین بعد ازان دو [illegible] آب خالص جو خوب گرم ہو اوسپر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہوجاوے سکنجبین سادہ اور آب جو کیا رگی استعمال کرنا کمتر اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین بھی مفید ہے ۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ تنقیہ کرکے فضول غلیظہ کا اخراج کرلیا جاوے تب آب جو پلانا چاہیے ۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہوجاوے تو قسم [illegible] کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہ بھی ترش ہوجاوے تو کشنیز تخم بادیان وغیرہ مسخنات معدہ بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر بھی ترش ہو تو کسی قدر سیاہ داخل کرین [illegible] اگر مادہ [illegible] کا ضعف اور رقیق نہایت گرم ہو ۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ [illegible] آب انگور ملا کر پلانا چاہیے ۔ اگر سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوگئے ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون (ایسی صورت مین جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے) پس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہوچکا جسمین جرم کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ جسقدر اخلاط اوسکے مقطع ہوچکے ہین اونمین آب جو دھو ڈالے اور انکا [illegible] بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے ۔ بوقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اوپر چلی ہو گو وہ غذا آب جو کیون نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہے ۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوس وقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور اور زبان پر خشکی غالب ہو ۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمرہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمرہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے معالجہ حمیات حادہ کا جو عمدہ جز ہے از قسم تسکین تپ اور ادرار اور تعریق اور تفتیح کے مادہ کی اور اوسکے بعد استفراغ بذریعہ دواکے کرنا خواہ غذا دینا وغیرہ ذالک اوپر مذکور ہوچکے ہین اونمین محفوظ رکھنا اور جنکا عمل ہو اونکے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ طلا اور ضمادات بارد بالفعل اور بارد مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوائین سرد بالفعل وبالقوۃ بھی اس مطلب کو پیدا کرسکتی ہین اور لعاب اسپغول [illegible] اور آب [illegible] الحماض لیکر خرفہ منہ مین رکھنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منہ مین رکھنا [illegible] عطش ہے [illegible] خشکی اور تری حلق اوس بیمار کی جو مرض حاد مین گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہوجاوے بہت ضرور ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانہ مین تشنج بھی پیدا

ہو جاتا ہے مترجم نے ایک مریض کو تپ محرقہ میں دیکھا کہ دوپہر کے بعد تمام رگیں حلق کی خشک ہو گئیں اور پانی کا اوترنا بلکہ لعاب دہن کا بھی دشوار ہو گیا آخرالامر بار وہ مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تب یبس دفع ہوا اور دوای مشروب کو پانی کا سا موقع ملا پھر تپ کا علاج کیا گیا اکثر کبھی یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیارہ کدو وغیرہ روغن گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر کے سنگھا دیتے ہیں بہت نفع پاتے ہیں ۔ ہوای مکان کی سرد کرنیکی اور زیادہ کرنیکی یہ تدبیر ہے اور جہاں تک ممکن ہو اسمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان میں نہ رہے اور فرشی پنکھے مستعد لگا دئے جائیں اور یخ بھی اوسی جگہ چھپائی جائیں اور اگر مکان خام لپا ہوا ہو تو اوسمیں سوندھی مٹی سے کہگل کیا جاوے جیسے ولایت میں [illegible] اور ہندوستان میں پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بھگایا ہو سکے کہگل میں گونا کی روئی پڑے اور شراب کی بجھائی تو بہتر ہے اگر مکان میں فوارہ جاری کر جائیں اور موریاں کھولی جائیں اور آب شیریں خنک اور خوشبو روان ہو اور جس حوض پر بچار کا لینگ خواہ جابجا نالی کے ذریعہ [illegible] جاری اور حوض پر ایک جال ایسی گیرن کے پاؤں سے بنا ہوا اور بچھونا بوریا کھجوری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کنارونکا خواہ برگ بہی اور ریحان کا ہو اور گلاب اور سیب چھڑکا ہوا چاہیے اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستے خواہ ڈالیاں شہتوت بیلی کی شاخیں سرو تازہ اور فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہیں جیسے بہی سیب انار ایک قسم کا اوسمیں عرق گلاب اور نیلوفر اور عرق بید پڑا ہوا اور صندل اور کافور چھڑکا ہوا تھوڑا عطر بھی خواہ شراب [illegible] جائیں پس تو اعلی درجہ کی تبرید ہوای مکان میں پیدا ہوگی ۔ غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کی تلیین بھی درکار ہو تو آب کدو شیرہ خیار شیرہ بھی جیسے کہا ہوا [illegible] زیادہ مفید ہے اور اگر لگڑی کا پانی آب برگ کا ہو سکے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کریں نہایت تبرید حاصل ہوگی ۔ اونکی پیاس کی تسکین کے لائق فقاع ہے [illegible] اسطرح بنایا کہ [illegible] میدہ کی روٹی کو اوس پانی [illegible] صاف کرلیں ۔ اگر مرکب ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور تلیین طبیعت بھی تو آب انار میخوش اور شیر خشت اور آب انگور آب ترنج شاہی اور آب لیموں [illegible] اور آب انبچ وغیرہ مثل آب تربز کی استعمال کریں ۔ طلا اور ضماد و بارد رطب عصارات کے ہوا اور مذکور ہو چکے ہیں [illegible] بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا اسنبل گھس کر اور [illegible] کافور ملائیں اور ضماد کریں اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ کاسنی اضافہ کریں نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسپغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کو بھی خاصیت رکھتا ہے ۔ سر دھونے کی چیزوں سے نطول سو نسخہ جالینوس کا عظیم النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جاوے کل اعضا کی اصلاح ہو جاوے اور کبھی فقط سر پر پانی سے نطول کرنا کافی ہوتا ہے ۔ اگر تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر میں گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے [illegible] جیسے [illegible] ترشیرہ پانی خواہ سرکے کا نہیں بلکہ اوس مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دواؤں سے پہنچائیں اور دواؤں کی تبدیلی اور ضعف بحسب مقتضای مقام ملحوظ رکھیں ۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر میں شکایت نہو استعمال نطول اور طلا جسم کا سر پر جائز ہے ۔ امتلاء بخارات سے اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہوں اوس وقت بہت بہتر نطول یہ ہے کہ بکری وغیرہ کا دودھ سر پر دیا جاوے کہ [illegible] ورم پیدا ہوتا ہے اور ابدا ازاں مریض ہلاک ہو جاتا ہے ۔ بہترین اوقات نطول سر پر کرنے کا جسمیں آفت سے سالم رہے اگر بخارات سے ممتلی ہو یہی ہے کہ بخارات صفراوی ہوں جنمیں یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں نطول سے ضرر نہیں ہوتا بلکہ اگر ہو جاتا ہے تو مستعد فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نتھنوں کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر غنودگی کا غلبہ ہے خواہ چھینک غالب ہو اور نتھنے تر ہیں ہرگز نطول خواہ مرہم یعنی مالش روغن کی نکریں کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی کوشش کی جاے

کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہو جاوے ۔ اگر سوزش ہو خواہ ناک مین سرخی بہت ہو ناخن سے کھجا کر نتھنون سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہین خواہ اور ادویہ جیسے رعاف پیدا ہو اونکا استعمال کیجئے ۔ سر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجاوے تو اسکا لحاظ رہے کہ جس وقت بحران ہونے قریب کے اور متحلل ہونے بخارات کو نہونی چاہیے اسلیے کہ تبرید کیجائیگی بذریعہ ضمادات کی مانع تعریق اور تحلل ہو گا اگر مرض مین طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر مرض مین طول ہو جاوے بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال مین انسب معلوم ہوا اوسوقت تبرید کیجاوے خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے ۔ حمیات حادہ مین وقوع تشنج یعنی خرابی اعصاب سے بہت ڈرنا چاہیے اسلیے کہ اگر تشنج پیدا ہو گیا تو قوت مین ضعف ہو جائیگا اور بوجہ خرابی اعصاب کے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے بوجہ حفاظت اعصاب کے کہ فضول امعا کیطرف گرائے اور وہان سے پیشاب یا براز دفع کیے ان کو جب ایساہی غلبہ فضول ہوتا ہے اوسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی تشنج کیوجہ سے یہی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول چلکر اعالی بدن کیطرف رجوع کرتا اور شراسیف کو ایذا دیتے ہین حتی کہ شراسیف مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور اونکے بخارات بطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتے ہین ۔ شربت خشخاش یعنی دانہ خشخاش کا شربت ایسی صورت مین نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ رقیق کو کسیقدر غلیظ کرکے نضج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے ۔ **جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتی ہین اونکا بیان** ۔ جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور سخت ہوتے ہین پہلے ہم اونکو ذکر کرین اور اونکے علاج کا بیان کرین بعد ازان حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے ۔ اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے اور شمار مین اونیس ہین ۔ ۱ نافض یعنی لرزہ ۲ برد یعنی سردی ۳ قشعریرہ یعنی پھریری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنی نکسیر بافراط ہوتی ۶ قے شدید ہونی ۷ دست اسقدر آئین کہ ضعف ہو جاوے ۸ خشکی دہان ۹ تشنگی بیحد کہ او سیر نہ ہو سکے ۱۰ سبات یعنی گہری نیند ہر وقت رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان مین بوجہ خشکی کے کھرکھرا پن آجاوے ۱۳ تہیج سے سر و سینہ پہ آجائے جس سے بیچینی رہے ۱۴ درد سر مین شدت رہے ۱۵ کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش باقی نہ رہے ۱۷ جوع البقری پیدا ہو ۱۸ جوع کلبی بروی عارض ہو ۱۹ ہچکی پیہم آئے **لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر** اگر یہ تینون اعراض بافراط ہون اور بعد ہر ایک کے انمین سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہو جاتا ہے اور محتاج تدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا ادویہ ردیہ حالیہ سے دفع کرنا بھی نہ چاہیے اور نہ اوسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے ۔ اگر یہ تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتھ پاؤن باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سوسن کیکر بیج کا اور بابونہ کے تیل ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ مین ہو یا بلا تپ کے اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ کلٹی کی مالش بدن مین کرنی چاہیے بعض اطبا اس دوا کی قوت بڑھانے کے واسطے الائچی اور جند بید ستر اور سداب یعنی تتلی اور شیح یعنی درمنہ اور فودنج یعنی پودینہ کوہی اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے تو طبوخ مرکب رائی اور ہینگ سے کرکے استعمال کرتے ہین اور کبھی یہ دوائین یعنی الائچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئین پانی مین پکا کر اوسمین روغن مذکور پکا کر مالش کرتے ہین آب جرجیر یعنی تالون کا لرزہ کی روک مین تنہا بقوت کافی ہے خواہ کبھی روغن کو اوسمین پکائین اور بدن مین ملین اسیطرح جوشاندہ حبق یعنی پودینہ کوہی خواہ اوسکے جونکا عرق نچوڑا ہوا **صفت روغن جید کی** سوا خشک او کنوچہ اور پودینہ اور تتلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

الا یہ کہ اس آنکھ کی ہڈی میں بگاڑ نہ ہو [illegible] سے اور جہاں تک ممکن ہو ورم اوسکے روغن [illegible] ڈالا کرے پھر [illegible] وہیں تاکہ پانی جذب ہو جاوے اور روغن باقی رہے اور بالعکس کریں ایسا قوی روغن جو [illegible] سے کہ [illegible] روغن قسط یا کوٹ اور روغن [illegible] بید [illegible] جیسے کہ بیان کئے ہیں اور روغن [illegible] خواہ روغن بادام تلخ [illegible] [illegible] خواہ سانپ کی [illegible] [illegible] روغن [illegible] بکا کر خواہ روغن [illegible] بکا کر استعمال کرتے ہیں [illegible] اکثر [illegible] کے واسطے [illegible] ہوتی ہے [illegible] آب گرم [illegible] اگر [illegible] گرم پانی کافی ہوا [illegible] پانی میں بکا کر لائیں اور [illegible] پانی سے کریں [illegible] گرم [illegible] دوائیں [illegible] ایک مثقال گرم پانی میں [illegible] ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائیں [illegible] منتقل ہو [illegible] ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلائیں اور [illegible] گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال [illegible] ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] گرم پانی [illegible] [illegible] ایک مثقال [illegible] گرم پانی کے [illegible] عرق [illegible] ہوتا امکان [illegible] بند کرنا چاہئے [illegible] کہ مرض [illegible] کریں یا اور کسی ذریعہ سے ترویج کریں اور مقام عرق کو [illegible] اور اگر [illegible] کافی [illegible] کہ [illegible] درست کریں اور گہوارہ میں ہلائیں کہ ہوا [illegible] اور مقام [illegible] میں اسکی جگہ تجویز کریں۔ جسقدر [illegible] ہو چکا ہے اوسے بار بار پوچھنا ضرور نہیں اسلیے کہ بار بار [illegible]

زیادہ اور اوسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے یہ غشی پیدا ہوتی ہے اوسوقت پونچھنے سے غشی مین زیادتی ہوتی ہے بوجہ انفتاح مسامات کے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے۔ بدن پر روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا اسکا ایک روغن ایسا بنایا جاے جسمین بہی خواہ مازو بھی اور کھٹا سیب اور گلاب کے پھول اور گلنار یا دیگر قوابض پانی مین جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانی مین پکایا جاے۔ اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا باریک پیسکر اون سے چھڑک دیتے ہین روغن وغیرہ مین تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہین اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو اور جوشاندہ حب الآس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہو۔ اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب [illegible] اطلا استعمال کرنی چاہئین اور صمغ عربی گھول کر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزون مین صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلا کے بعد پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے۔ اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو ہاتھ پاؤن کے اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھنے سے خواہ برف مین ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی مین نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیے

رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ پسینہ جانی سے بحران تپ کا ہوا ہے اوسکے بند کرنے مین جلدی نکرنی چاہیے اور تا بمقدور جاری رہنا اوس کا بہتر ہے اور جسوقت رعاف کا بند کرنا بنظر مصلحت کے واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف مین اطراف کو باندھ کر اونپر پچھنے لگانے چاہئین اوسی نتھنے کی طرف جدھر سے خون روان ہو اوسکے بعد اوس مقام کی تبرید کرنا چاہیے جہان پچھنے لگائے ہون اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہوسکے تو پچھنے لگانے نچاہئین اور جو تدبیرات باب رعاف مین لکھی ہین اونمین سے کوئی نسخہ تجویز کرکے ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہو فصد کی تدبیر بھی کرنی چاہیے اون سر راجزا سے جنکا ذکر اپنی جگہہ پر ہوچکا ہے کبھی اصحاب ربع کو اندملے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب گاڑھا کر دے نکسیر چلے اسلیے کہ ربع کی شفا رعاف سے بہت بعد ہوتی ہے اگر ایسی دوا لے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ اوس کا حبس کیا جاے گا

تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو ابتدائی قے کا بھی بند کرنا درست نہین ہے مگر اسکی کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے کرائی جاوے تو متلی اور قے دفع ہوجاتی ہے اور اگر رطوبت خلط سوداوی کی ہے تو سکنجبین سادہ اور آب گرم پلاکے قے کرائین تب بھی بند ہوجاتی ہے۔ کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اوسوقت بجای سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے۔ اگر خلط منشعب ہو یعنی تھوڑا پتلا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اوسوقت لائق ہے کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جاے اور اگر منتشر نہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق تو ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہوجاتا ہے بعد اوسکے انار بین سے اوسکی تعدیل کردیجاتی ہے اگر اوسسے قے کر دے تو فصد خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط مین اعتدال حا[صل ہو] اور حرارت مین سکون آجاے۔ اسیطرح شربت پودینہ اور دانہ انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی قے کو فقط معدہ کو ٹھنڈا کردینا خارج سے باز رکھتا ہے۔ جو دوا کھٹی اور قے کی مسکن ہے کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ سینے کا منشعب ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ روکتی ہے اور تشنج زیادہ پیدا کرکے زیادہ تکلیف دیگی۔ لیکن اگر مادہ غیر منشعب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرادیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی ہے اور کبھی معدہ کو

قوی کر کر بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کر دیتی ہے۔ اگر صفرا کا بذریعہ قے کے برابر ہونا مداومت کرے اور تشنج سبب نہ ہو تو استعمال قوابض کا واجب ہے جیسے بر فصد و صاف نعناع
بہت سود مند ہوتے ہیں مثلاً رب ضماد انار کی جڑ کے چھلکے اور مازو وغیرہ سے شراب میں پانی ملا کر پلائیں خواہ سرکہ میں پانی ملا کر طیار کریں
.. سو ادوی قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکہ میں ڈبو کر معدہ پر رکھتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو تو ادویہ باب [illegible] جنہیں
بیان ہو چکیں ان کا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال
میں جداگانہ سب امور ہم بیان کر چکے ہیں وہاں پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو جیسا اسہال میں مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دھنیا جو کہ
جوش دیں اور پانی پھینک کر دانہ انار سے ترش کر کے تناول کریں **پیاس کی تدبیر** یہ ہے کہ سر پر سرد روغن جو نہایت ٹھنڈا کر کے اس طرح
ملیں کہ پہلے یافوخ پر ڈالیں اگر کوئی مانع نہ ہو اور سرد پانی سے سر کو سرد رکھنا بہتر ہے اور لعاب سبدانہ منہ میں رکھیں جو بذریعہ روغن گل کے نکالا گیا
خواہ روغن گل او سمین شیر کا ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس میں ہوتی ہے۔ زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ
واصل السوس بھی نافع ہے اور قرابادین میں اسی کتاب کے جو حسب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرتی ہے مترجم کہتا ہے اوسکا
نسخہ یہ ہے تخم خیار ۹ درم کتیرا چار درم نشاستہ چہار درم [illegible] میں کتیرا بھگو کر بیج کو پیس کر ڈالیں اور گولی طیار کریں اور سایہ میں خشک کریں
تین چبانے اور چوسنے کی چیزیں جیسے املی۔ پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور یہ پیاس جو
حرارت کو ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے **سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر** جس وقت اونگھ آتی ہو قصہ کہانی کی طرف
مشغول کریں اور زور زور سے باتیں کریں اور اطراف کو اسقدر تنگ باندھیں کہ ایذا معلوم ہو مگر اسقدر ایذا ہو کہ اوسکا صدمہ اوٹھا سکے
اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو۔ اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائیں اگر طبیعت بستہ ہو اور جس وقت تپ میں کمی ہو خواہ فرو
ہو جائے۔ درمیان دونوں شانوں کے پچھنے لگائیں اور گردن کے فقرے میں بھی پچھنا لگانا مفید ہے **تدبیر بیداری مفرط کی** خواہ محموم کو
خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفرط عارض ہو اوسکی دوا روغن خشخاش اور اوسکا ناک میں ٹپکانا کم کا ہو گئے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ
روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چٹانا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزر البنج وغیرہ خواہ سر جھکا کر بخار لینا تر چیزوں کا خواہ سونگھنا نیلوفر اور تفاح بابلی
اور ملیسی کا جو دور سے چھڑکی جائے کہ یہ سب تدبیریں نیند لانے کے واسطے کیجاتی ہیں خواہ جو نطولات ترطیب جو والے ہوتے ہیں یہ سب
باتیں ایسی ہیں جنہیں ہر کس و ناکس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہ ہو تو شربت خشخاش خواہ لعوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ
عجب تبرید مخدرات کو دماغ میں پہونچی ہے بہت سے چراغ اوسکے سامنے روشن کیے جاتے ہیں اور بہت سے آدمی باواز بلند باتیں
کرنے لگتے ہیں اور اطراف وسط دیا ایسی تدبیر سے گرہ لگائی جاتی ہیں کہ باسانی کھل جائیں اور بندش کسیقدر سختی کے ساتھ ہوتی ہے
کہ اوس سے ایذا پہونچے اور تکلیف اوسکو آنکھ بند کر کے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے اور پھر اوسکی آنکھ جھپکی کہ فوراً سب چراغ دفعۃً
بجھا دیتے ہیں اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہیں اور گرہیں اطراف کی فوراً کھول دیتے ہیں اور پھر اوسے سونے دیتے ہیں۔ اگر تو
میں اس تقویم کیوجہ سے غفلت خواہ سکوت ہو جاوے ہمیشہ اوسکا منہ دھولاتیں سگے جوشاندہ خشخاش سیاہ اور افاغ اور اوسکی جز بعض
ہیروج الصنم سے۔ اگر خلط بورقی شور اور تیز مادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ بابونہ اور اکلیل الملک ورد الخوان اور خشخاش کو پانی میں
پکا کر منہ دھولاتیں اور اسکے بخارات پر سر جھکا کر بیٹھیں **درد شکم کے رفع کی تدبیر** خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا
ہے اگر شیرہ ج دردہ میں عارض ہو تو ٹھوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے **خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر**

لزوجت جو زبان میں پیدا ہوتی ہے بہت کی لکڑی کی سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بید کی لکڑی ہی اور خشکی اور [illegible] کے ملنے سے پیدا ہو تک کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہیں ـ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور خشکی سے ملتے ہیں کہ اس طرح چھیلنے اور ملنے سے ہوتا ہے تخفیف پیدا ہوتی ہے اور بعض بیچ تحقیقت اسے بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور اسکی ترکیب کی کو زیادہ ایسا بھی نہیں ہوتی ـ اگر زبان میں خشونت خود بخود یا بوجہ یبوست کے پیدا ہو اور لزوجت کو دفع سے یہ خشونت ہوئی ہو تو چاہیے کہ [illegible] میں سپستان خواہ گوندکی [illegible] سکھی خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہو اور مصر میں شہور سے زیادہ شیرین اور [illegible] میں رکھا کر چکھیں ـــ شیخ ہم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہندوستان میں طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری [illegible] مصر کے بنی ہوئی ہے دیکھی جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب [illegible] الکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی الکونین کی جدہ الی عبد اللہ الحسین یعنی جناب مولانا سید [illegible] میرن صاحب قبلہ [illegible] مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ قندھار سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور شفتی بکلی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اوسکی لطافت عجب یاد آتی ہے کمال درجہ ہو یا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ میں شاید مصری اور قند وغیرہ ولایت میں کم پہنچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہیں بیان کرتا ہے اب اس زمانہ میں تو اونسے سے اعلیٰ تک بخوبی ہندوستان کی چیزوں سے وہاں واقف ہو چکا ہے شیخ الغرض اس مصری سے بموجب قول ارچیالس حکیم کے بقدر باقلے لیکر نہار کے ساتھ زبان پر ملیں کہ تدبیر کامل کرتے ہیں اور خشکی و لاغری زبان برطرف ہوتی ہے [illegible] اکثر اوقات کو ملا رہنا اور چٹ لگانا اچھا نہیں اور اس سبب یہ ہوتا ہے کہ زبان میں خشکی زائد پیدا ہوتی ہے چھینک سے در سے لیے ہو چھینک اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنی سبب یہ ہو کہ تکلیف اور ایذا ہوتی ہے اور بیجا رات ہو ہو جاتا ہے اور قوی میں ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکنے جھٹکے سے [illegible] لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجائے اور اونکے سونگھنے کو روکے جائیں اور چھینک یعنی زیر [illegible] کی مالش بشدت کیجائے اور [illegible] کھینچے جائیں اور نشست بر خاست کی وضع بدلا دیجائے یعنی پہلی وضع سے دوسری وضع کیطرف لائی جائیں اور اطراف یعنی کناروں سے اعضا کے دبائیں جائیں اور اونکے کانوں میں روغن بنفشہ بالکل بحرارت ڈالے جائیں کہ ان روغن کی حرارت مزاج [illegible] ہو پہونچے اور [illegible] اور ناک یعنی جوڑے کی ترطیب عرق [illegible] سے کرنی چاہیے اور اونکے [illegible] خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے [illegible] چھینک آنے سے [illegible] پیدا ہو اور دفعۃً [illegible] چکانہ جائیں اور نہ کسی طرح کا غبار اور دخان بلکہ جو شے کہ اوس میں تیزی ہو اوس سے اوسکی حفاظت کرنی چاہیے [illegible] بالکل [illegible] کے ہمراہ اسفنج دریائی [illegible] کو سونگھانا چاہیے دوسرا اگر [illegible] کو عارض ہو اوسکی تدبیر اطراف کو [illegible] ان کو [illegible] خوب کسی دیں اور قدموں کی مالش کریں اور شیاف [illegible] کا استعمال کریں جو ادہ کو [illegible] سے اطراف اسفل [illegible] سے جو [illegible] سر کی [illegible] کریں اور [illegible] وغیرہ کے [illegible] نشاستہ [illegible] بنفشہ [illegible] سادہ و غیرہ سے سر کو [illegible] چاہیے [illegible] کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال [illegible] کرنا چاہی اگر ایسی تدابیر [illegible] تسکین [illegible] دوسرے کافی نہوں اوسوقت فضولات [illegible] کے ہمراہ [illegible] ہی شریک کریں [illegible]

سر پر بخار اوسوقت سکے کہ تپ ابتدا ہے اور کسیوقت جائز نہین پھر زوال تپ کے یعنی بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو کیونکہ دودہ سر پر دوہانا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو تو عورتونکا دودہ اگر بدن امتلا رطوبت جو صورت ہوتا ہے سبات کا موجب ہو اوسوقت دودہ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح تمام تدبیرات جنسے ترطیب پیدا ہوتی ہے اونکا ترک بھی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال کیا جاتا ہے کہ بخار دخانی اوٹھتا ہو اور سر مین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر مین امتلا بخارات ردیہ کا ہو تو مناسب ہے کہ بذریعہ تدبیرات خواہ سے اسفل کی طرف جذب کرنا اور اعضاء اسفل کو باندہنا ہی کہ پنڈلیون بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے کہانسی جو محموم کو عارض ہو کہانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کہانسی کے دفع کے واسطے مفید ہین گولیان کہانسی کی اور جنکی ساخت لعوق بادام سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکہین اور شیرہ قیروطیون کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی جو روغن گل اور لعاب اسپغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاوے اور اوسکا استعمال کرین بطلان شہوت طعام محموم کی اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتا ہے اور اونہین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہوچکی پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قے خواہ دست کے اوس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ اونگلی حلق مین ڈالکر خلط مادہ کو جو معدہ سے آمادہ نکلنے پر ہو بذریعہ قے کے کردین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کثیر نکل چکی ہو کہ اوسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے اور جو ضعف کہ ہوتا ہے اوسوقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اونہین قواعد سے جو علاج کے معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے تنبیہ اشتہا ہو رکہنی چاہیئین اور سونگہانی چاہیئین پانی مین بہگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین ترکر کے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آلو وغیرہ کہلانی چاہیے اور تہوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور کسیقدر فواکہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور یہی ہر وقت نیم خام ہو کہلانے چاہیئین اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچھلی اور حلوان سے جو قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی ضمادات لگانے چاہیئین جو فواکہ سے بنائے جائین اور اونمین کسیقدر قسط اور ایلوا بھی بہ نسبت اور بوزن معلوم شریک کیا جاوے اور بالش خوشبودار ان کی معدہ پر بہت مفید ہے جوع البقر جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوسکا علاج مشمومات یعنی سونگہانے کی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل اسکو سرکہ مین ترکرکے سونگہانا چاہیے اور معدہ پر ایک غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون مع سرکہ سے پختہ کرتے ہین وہ سونگہانا چاہیے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو اسکے دماغ تک پہونچائی جاوے اور اطراف مین بندش کیجاوے اور کان اسکے زور سے کھینچنے چاہیئین اور بال بھی خوب کھینچنے چاہیئین اور تقویت دماغ کی ذلولات معطرہ سے کیجاوے جو ترطیب بھی پیدا کرسکین اسلیے کہ اکثر لیثرغس خواہ جوع البقر بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی ہے اور فم معدہ حس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ کی دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے جنکی راہ سے حس معدہ کو پہونچتی ہے قائم ہوتا ہے یعنی چونکہ دماغ مبدء حس مین فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ مین بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبون کے بطلان حس ہوجاتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہین ہوتی سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت ملایم ڈالین جلا کرنے والی دواؤن سے ورنہ تنگی بخارات

بقیہ چہرہ کے مریض کو مبتلائے سرسام کر دین گے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج چکنی چیزون سرد مزاج اور شیرینی سے کرین — **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کہلائین **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت غشی کے ہو تھوڑی سی روٹی مین درہم شراب کہنہ ملاکر کہلائین اور اگر حاجت طعام کی ہو شراب سیب کہنہ جسکی فضول مائی متحلل ہو چکے ہین پلائین فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور تے کرانی بھی نافع ہے دونون پنڈلیون کا باندہنا اور ہاتہ پانون کا گرم پانی مین رکہنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضای حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جسمین دانہ انار بہی شریک ہون ٹہنڈے ٹہنڈے فوراً کہلانے چاہیئے **ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق نفس ان لوگونکو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق مین اوترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض ہوتی ہے یا اوسی بیچ مین جو دماغ سے اعضای تنفس تک آتا ہے خلل ضعف کا ہوتا ہے لہذا ضیق النفس جنکی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج آبزن مرہم کرنا تاکہ خشکی رفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کرین اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور مالش گردن مین ایسی چیزون کی کرین جیسے تبرید اور ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بہی بقل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملاکر رکہا جاتا ہے — **شدت کرب جو محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمین ایک لاذع اور چبہنے والی چیز پیدا ہوا اور اذیت اوسکی قلب تک پہونچتی ہو ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اون غذاؤن سے کرنی چاہیئے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹہنڈی ہوا پنکہے وغیرہ سے اوسکی ترویج کرنی چاہیئے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہان اونکا بستر اور خوابگاہ تجویز کرکے بچہونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج درختون کی اور بہی سرد پہول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکہیرنے چاہئین خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نضوحات ہون یعنی عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو اکثر تپ مین ان لوگونکو حقنہ ہای باردہ نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے طیار کیے جائین **دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو** نوالہ خواہ لقمہ اوتارنے مین دشواری اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فصد کر کے تہوڑا سا خون نکال ڈالنا چاہیئے اور بسہ کہ اور کاہو سبز پختہ کر کے غذا دینی چاہیئے اگر اس تپ مین کسیقدر اشتہاء طعام مین جودت ہو اور اچھی طرح مریض کہانے کو کہا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیئے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بہی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے نسبت مسہل مشروب کے **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے بیٹہہ جاتی ہے اور ہاتہ پانون ٹہنڈے ہو جاتے ہین اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑہنے لگتے ہین ایسے وقت مین چاہیئے کہ انکو ہاتہ پانون گرم پانی مین رکہے جائین اور آب سرد پینے نہ دین **بیان عام حمی صفراوی کا** صفراوی تپ کی تین قسمین ہین غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ یا خالص ہے یعنے محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوئی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفرای غلیظ سے جسمین آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہوئی یا اختلاط دونون خلط یعنے صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونون ملکر ایک ہو جائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی [illegible]

درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونون جدا جدا ہوتی ہین اور اس تپ یعنی غب غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنے بلغم اور صفرا سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے بخوبی ہو جاے اور بدشواری و بدیر اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکب کا دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہے۔ اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبتین بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اسقدر دیرپا ہو جاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا مین ترہل اور ڈھیلا پن اور طحال کی مقدار بڑہ جاتی ہے۔ محرقہ ان قسم لازمہ ہے مگر اوسکی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہی اور قریب قلب کی رگون مین یا فم معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ اونہین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کی ہین۔ اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہے جو قلب سے دور ہین اور غب لازم مین مادہ مرض پہیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگون مین جو قلب سے دور ہین۔ پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری ہذیان تلخی دہان ہونٹہہ کی خشکی اور اونکا پہٹ جانا درد سر یہ سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہی اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا ہو یا ظاہر بدن کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو۔ **غب مطلق کا بیان اور اوسکو ططاوس بھی کہتے ہین** نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبہنے لگتے ہین پہر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہی بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزے مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادۂ تپ ٹہرا ہے متوجہ ہو کر بیٹہہ جاتی ہے اور بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کانٹے سے چبہتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمین سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے غب دائرہ کے پہلی تین چار اولی نوبت مین لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی ربع مین امر بالعکس ہے۔ ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پہر تہوڑا تہوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہے۔ ایضاً غب مین برودت ریاح کرنے نوبت کے زیادہ براز ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بنارسی کے اوسمین مادہ غلیظ قوام نہین ہوتا۔ مگر اسکہ غب غیر خالص ہو تو البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتہ ملمس پر جتنی دیر تک رکہا جاے التہاب کی زیادتی نہو گی بلکہ آناً فاناً کمی التہاب کی محسوس ہوگی در محرقہ مین بعدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب مین پیدا ہوتے بیداری بدن گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سر گران ہی ہوتا ہے۔ پیاس اور غضب اور دلتنگی ہونا کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہے۔ مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باانیہمہ نبض مین صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض مین بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض مین

سوای ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہے اور اوسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہیں ہوتا۔ ابتدا میں ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل جاوے نبض میں تضاغط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اتنا زیادہ نہیں ہوتا غب کی وجود پر عمر اور عادت اور بلد اور پیشہ اور سن اور ہیئت اندام جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہے وہ بھی دلیل غب کو وجود پر ہوتا ہے اگر غب مرکب ہو جاتی ہیں ہر روز ایک تپ کا لازم نوبت ہو گا پس جو شخص غب کی شناخت میں رعایت نوبت کی کرے اوسی غلطی واقع ہو بلکہ واجب ہے کہ فقط بذریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو ان دلائل کی تاکید اور تائید میں رعایت کرے غب کی بیماری کو کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اونہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگہ کے کوئی اسکے [illegible] چوتھی میں آتی ہے۔ **فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے** غب خالص [illegible] ہوتی ہے اور اوسکی نوبت ۲ گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہو جاتی ہے اور ۱۲ گھنٹے سے بہت زیادہ نہیں ٹھہرتی پھر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہے اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن میں بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی پر اگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہیں اسیطرح غب خالص کی تدبیر میں اگر خطا واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہیں رہتی اور بیشتر بعد ابتدا اثبات مادہ کے ایک ہی نوبت میں بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے رفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہو جاوے اس تپ میں نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتویں روز ظاہر ہوتا ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا ہے وہ بھی غیر خالص ہے غب خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت میں بہ نسبت نوبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم بالنسبت ہوتا ہے اور غیر خالص میں تزید مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے۔ اسیطرح اگر چند نوبت پیہم بے قے و اسہال کی اور پسینہ اور [illegible] غب خالص خیال کرنی چاہیے جملہ علامات حمی کی طولانی ہونے کی ابھی بیان ہو چکے اگر ابتدا سے تپ میں لرزہ شدید اور [illegible] پایا جاوے اور اوترتے وقت عرق کثیر برابر ہو پھر اس تپ کی غب خالص ہونے میں ہرگز شک نکرنی چاہیے غب خالص میں اکثر [illegible] پانی پیتا ہے اور اسکے بدن میں ایک قسم بخار رطب اوٹھتا ہے گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برابر ہوتا ہے غیر خالص میں سردی کی زیادہ اور استرخا پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک پہونچتا ہے اور حد درجہ اڑتالیس گھنٹے میں باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کی ہوتا ہے مثلاً اگر ۲۴ گھنٹے نوبت رہی تو ۲۴ گھنٹے سکون اور فترت ہو گی اور ۳۶ گھنٹے کی نوبت میں فترت بھی ۱۲ گھنٹے ہے اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہو اوسیقدر اسکو خلوص سے دوری ہوتی ہے اور ترکیب سے قریب اور غب غیر خالص میں نضج مادہ کا دیر میں ظاہر ہوتا ہے اور [illegible] زائل نہیں ہوتی اور [illegible] تپ بدون برابر ہونے عرق کثیر کے اوتر جاتی ہے اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت اس تپ کی ایسی تیزی میں نہیں ہوتی جیسے غب خالص کے اور شدت اسکا یعنی مقدار نوبت کی زیادتی سے ہوتا اور ایسا نہیں ہوتی بلکہ زیادتی وقت میں تقدیم پیدا ہوتا ہے پھر کمی ہو جاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ میں کم ہوتے ہیں **غب لازمہ کا بیان** اسکی یہی علامت ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کر کے نوبت میں شدید ہو جاتی ہے اور جو اعراض غب کے

بیان ہوسے اونکی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہے جالینوس کی رای یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہمکو اس
رای میں کچھ تامل ہے آیندہ بحث حمی دموی میں ذکر کرینگے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اور علاج حمیات میں بطور عام بیان ہوسے
اونمین یاد کرسکے جو کچھ از قسم استفراغ خواہ تغذیہ یا اور امور متعلق مداخلات تپ میں ضرور رعایت کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا میں مسہلات قوی
خواہ استعمال بلیلہ زرد کی اجازت دیتا ہے اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے ہان اگر وہ ضرورت ہو جسکو ہمنے بیان کی ہے کہ مرض ہیجان میں ہو
اوسوقت مضایقہ نہیں بلکہ ابتدا میں بہت جلد کسیقدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار ۱۲ تولہ تخمیناً آب گرم میں تمام شب بھگو کر صاف
کرکے تبرید خشت یا ترنجبین ڈالکر پلائیں خصوصاً آب انار میں ورنہ شکر سرخ اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب منقی برابر وزن یا زلال آلو بخارا ہمراہ
ترنجبین اور شیرخشت کے خواہ شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ اور شیر لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور تلیین دونوں کرتا ہے یا تلیین بذریعہ
جوشاندہ عدس اور لبلاب سے کریں اور حقنہ ہای نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ چقندر
روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے تلیین اور ازلاق وغیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلیے اچھا یہی کہ تنقیہ
جو خواہ کوئی اور غذا بدون تلیین کے نہ دی جاسے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتدای غب خالص میں اتنا مضر نہیں ہے جسقدر اور حمیات
میں اگرچہ غالباً خواہ فساد مسہل کا عظیم ہے اگر ممکن ہو تین دو روز تک فصد نکریں تو یہی کرنا چاہیے اور پہلے اگر مرض ہیجان ہو اور دموی فصد
سے [illegible] خون زیادہ ہو اس حالت میں فصد لینا چاہیے پس جو خطا تدبیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے
بہ نسبت اوس خطا کے جو ترک میں اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مریض میں کسیطرح کی تحریک نکیجاے مگر کسی ضرورت
اور غذا نہ دیجاے مگر بعد حصول [illegible] اور ادرار بول کا شربت جات تخمہاے سرد سے کیا جاے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت کے
مریض اگرسنہ ہو بلکہ اوسکے معدہ میں کوئی شے ہضم یافتہ بھی نہو بلکہ واجب ہے کہ صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاے اور اوسکے دوگھنٹہ بعد
آب جو گرم تھوڑا پلاویں دن کی [illegible] بروز فرصت ہو اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پانی کا گرم یا ٹھنڈا
[illegible] کہ تاکہ ایسے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لاے ۔ بہتر پسند ہے کہ اوائل ایام میں ہمراہ سکنجبین کے شیرہ جات اور
ہر روز بار [illegible] کچھ میں بھی شریک ہوں خواہ قبل از نوبت میں خواہ بعد [illegible] سکنجبین پلائی جاے اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال کیا جاے اگر تنقیہ
[illegible] کی ضرورت [illegible] آب انار آب [illegible] پلانا چاہیے [illegible] غذا کے اور رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کرنی چاہیے [illegible]
[illegible] زیادہ کیجاے اور ایام اوائل میں آش جو کھلائیں خواہ سرد پانی میں روٹی کے ٹکڑے بھگو کر [illegible] کھلائیں [illegible]
چھانکر رقیق کرکے کھلائیں ۔ اور کبھی [illegible] کا شربت پلایا جاتا ہے ۔ اگر معدہ میں غذا ترش ہو کر فاسد ہو جاتی ہو تو اوسوقت [illegible]
آش جو کی جو بہت رقیق نہیں ہوتی نہ دینا چاہیے پھر اگر اوسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تو تھوڑی سی بیخ کرفس اوسمیں جوش کر کے ڈالدیں قوی ہو جاے
اگر معدہ کی برودت اس سے بھی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید یا صفراوی محض نہو موجب تجویز صاحب [illegible] کے تھوڑی سی [illegible] سیاہ آش جو
میں شریک کردیں ۔ اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہو جاے کہ بحران قریب ہے فقط آش جو اور آب انار اور سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے ۔ فواکہ
جو لائق ایسے محموم کے ہیں انار شیریں اور ترش اور آلو بخارا پختہ اور خام اور تربوز اگر ہضم ہو جاے تو نہایت نافع ہے اور لذیذ بھی ہے طبیعت
نرم کرتا ہے اور مدر بھی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اور پسینا بھی نکالتا ہے ۔ اور کبھی ککڑی جسے اہل دیہات پھوٹ کہتے ہیں
ایسے وقت میں ضرر نہیں کرتی ۔ ترکاری میں کدو کھیرا ککڑی کا ہو مناسب ہے ۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ کبھی غب میں غرا [illegible]

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ مین پائے تیہو اور خصیہ مرغ اور دماغ ہرعالہ یعنے بھیڑ کا بلکہ ٹلکیہ پتلی ہو خواہ زردی بیضہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزون سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے۔ یا غرض تبرید اور ترطیب دونون ہوتی ہین جس طرح کشک شعیر دیتے ہین مگر تبرید مین بیش از حد افراط جائز نہین ہے خصوصاً ابتدا رغب مین مگر اسکے التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہوجانے کا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت اور اوسکی آمد دریافت ہوجاوے اور بول مین نضج معلوم یعنے رسوب محمود پیدا ہون جیسا فن کلیات مین بیان ہوچکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسقدر غالب آچکی ہے کہ جسنے نضج کیا ہے خود بحران بذریعہ ادرار خواہ کسی اور طرح کرکے مادہ کو مقہور کریگی اور زوال مرض کا ہوجائیگا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاج کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار سے خواہ اسہال یا قے اور عرق سے اور جو اسکے خلاف توجہ طبیعت ہوا وسے ہرگز دینا جائز نہین ہے۔ اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر ہو طبیب کو اجزا مسہلہ دینی مناسب ہین مثلاً سقمونیا بقدر ایک دانگ جلاب مین ترکیب کرکے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زلال تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع تخم کاسنی اور رازیانہ انیسون کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرانا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔ قرص ہلیلہ تبیر مسہل بھی ایسے مریض کو مناسب علاج ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے۔ ہلیلہ زرد مقشر برادہ دو درم چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایک دانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے۔ بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التہاب شدید ہے اور استفراغ ہوچکا ہے تو ملطفات قوی کا پلانا مضر نہین ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر مین بیان ہوچکا اور کبھی یہ التہاب فقط [illegible] جلد گرنے سے دفع ہوجاتا ہے۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہین اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب مین قبل از نضج کے حمام مین غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہین ہے جیسے اور حمیات عفنیہ مین خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشگوار ہو کہ اوسمین بآسانی عرق برآمد ہو اور قلب مین حرارت حمام سے التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی مین ملاکر بدن پر خوب مالش کیا جاوے دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ بہت جلد نکل آئین دیر تک ٹھہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلتی وقت نیم گرم پانی سے بدن دھوئین خواہ اوسمین خود بیٹھ جائین اور اتنا ٹھہرنا چاہیے تا کہ اوس سے پیدا نہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئین شراب سپید رقیق پلانا چاہیے جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور [illegible] بیٹھین کہ خوب سا پسینا نکلیگا اور بقیہ مادہ مرض اگر رہ گیا ہو نضج پا سکیگا۔ بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقول الات بھی اسی طرح کی کھاوین۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے مین کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ جس قدر شراب کا سکر خواہ شدت کم ہوجاوے یا لوٹ جا یا قبض مادہ کہ کیفیت سکر کی جو نفع مند ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمین سرایت کرکے ناقص کرتی ہے تو تھوڑی سی شراب مین باقیماندہ کی تدارک مین تحلیل کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے شراب بجائے تبرید اور ترطیب کی۔ اگر اعراض شدید مثل پیاس اور درد سر اور بے خوابی وغیرہ کے ہون اونکا علاج تو فرداً فرداً بیان ہوچکا۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر حرارت باقی رہجاوے کہ لازم ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع مدرات بزورہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمین بزور بدرہ جوش کرکے داخل کرین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق مین ہوتا ہے اسلیے مراعات احوال نضج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جسمین تخم خیارین اور تخم کاسنی خصوصاً

دونونکو خوب کرکے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور سکے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے۔ اور لطیف غذا کا خیال غب لازم مین زیادہ رہے اور منضجات ابتدا مین استعمال کیے جائین اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر مین نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا مین تجویز نکیے جائین خواہ جو اور یہ قریب مسہل مین اونسے بھی احتراز واجب ہے ہان بقدر شربت بنفشہ مضائقہ نہین اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہین اور سوای مقدار ملینہ کے اور کسی طرح کی ملینین خواہ مسہل کا استعمال درست نہین ہے ۔

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہین جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص مین فرق ہے وہ ایسے امور ہین کہ جمیع حمیات حارہ اونمین شریک ہین۔ اونہین امور مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزونکی اجازت غب غیر خالص مین نہین دیجاتی ہے اور غب خالص مین اونکی اجازت دیسکتے ہین۔ مثلاً غب خالص مین بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کسیقدر انتظار نضج کا غب خالص مین کرین تو انتظار اخیر اکثر نہین کرتے۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص مین جائز ہے اور غیر خالص مین بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہے جو نضج عفونت پر گریا ہو اور وہ گرمی کے روی اور عفونت زیادہ سے ملتا ہے اور بقدر لطیف تحلیل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے ۔ یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص مین غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص مین غذا اوس روز دین جو قریب بنوبت ہین جسمین جو بخار ہو ایکدن چاہیے اور ایکدن بچانا چاہیے جو روز نوبت ہو۔ غیر خالص مین الشد الحمی جو لانے کے شیرہ مین ہو اور کسیقدر عفونت بھی پیدا کرے نا جائز ہے اور ابتدا مرض مین غذا مین غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین اسقدر غلیظ جائز نہین ہے یہ جب بالطیف غذا کہا ہے تو چاہی جتنی اسقدر لطیف ہوتی ہے کہ اوسکی غب خالص مین درست نہین ہے ۔ اور غب غیر خالص مین اگر اوائل مین غذا غلیظ کا موقع ہو اور لطیف کرین تو غذا لطیف سے مرض کا اشتداد ہوجائے گا اسسبب سے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین یہ بات درست نہین ۔ تبرید بھی غب غیر خالص مین بسبب شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے اور ابتدا مین تبرید سے احتیاط بھی غیر خالص مین جائز ہے ۔ اور اسہال قوی مین انتظار نضج کا بخوبی کرنا چاہیے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے ۔ اور آب جو مین ادویہ مفتحہ مثل تخم کرفس وغیرہ کے جو اوس مین ملائی جاتی ہین غب غیر خالص مین جائز ہین جسطرح کسی معدہ مین غذا ترش ہونے کے سبب سی آمیزش کا جواز اوسپر کور ہوچکا ہے ۔ بلکہ غب غیر خالص مین اوس سے کچھ قوی چیزین آب جو مین ہوسکتی ہین تا اونکا فتیر زوفا خشک اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شرکت کرنیکی بسبب مزاج ضرورت ہوتی ہے چقندر اونکو بہت سود مند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاوے ۔ اور آب تخم کرفس جو مین ملاکر بھی مفید ہے اور آخر مین فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے ۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص سے کہ مادہ بکسیقدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہے کہ بمطابق اوسکے علاج مین اختلاف کیا جاوے ۔ اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پھر معالجہ مین بھی تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب قارورہ غب غیر خالص مین غلیظ ہو جاے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہین ہے ۔ غب غیر خالص مین بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہین ہے ۔ جو مسہل اول مین اس غب کو دیا جاوے اور فرفیر اوسکا معتدل ہوا ان اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گلقند کو پانی مین پکائین اور سکنجبین اوسمین داخل کرین یا تنقیر گلقند اور سکنجبین مین اوسکا اعتدال ہو

شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تربد داخل کیا جاوے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا میں حقنہ کا استعمال بہت زیادہ مفید ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کی اجزا حقنہ کے یہ ہیں۔ گوکھرو بابونہ چقندر تخم بیخ کرفس سپستان انجیر تھوڑا سا شبت اور ان اجزا میں املتاس اور روغن کنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مذکورات میں سے ایک ہی جزو کی حاجت ہوتی ہے جب کہ کمی ابتدا ہی ہو اسکے خالص سے یعنی حقنہ زیادہ غیر خالص ہو گا اور جسقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ ہو گی۔ نضج کی مددگار دوا جیسے سکنجبین جس میں کسیقدر گلقند شریک کریں فواکہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد روز ہفتم کے طبیخ افسنتین پینا چاہیے کہ وہ نفع کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہو گی۔ اسیطرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے بھی نافع ہے۔ اگرچہ دو دن بھی تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے اوسکا استعمال کچھ مضر نہیں اور اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جاوے پھر بدون استعمال قرص غافث کے چارہ نہ ہو گا اور جوشاندہ غافث کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ اسمین زیادہ تفتیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین [illegible] کے ذریعے سے کرنی چاہیے اور اگر ضماد سے تسخین کریں ہو سکتا ہے۔ اور مراق پر اونکو ضماد مفتح اور مرخی لگائیں اگر اس مقام پر [illegible] کی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیر کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہو چکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیے۔ اگر ابتدا اسہال اور ادرار سے کچھ گرانی شراسیف میں داہنے طرف پائی جاوے اوس سے خوف کرنا چاہیے۔ اور مستفرغ جیدہ ایسے وقت میں یہ ہیں ایارج ۵ درم تربد ۵ درم آب کاہو یا کاسنی اور غافث ۳ درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر ۵ درم کوٹ کر آب کرفس میں گولی باندھ کر خشک کریں اور دو درم شربت تجویز کریں۔ ازینقبیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ غافث اور افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک ۵ درم تخم خربزہ تخم خیار تخم کرفس اونٹ کٹارہ باداورد ہر ایک [illegible] درم تربد ایکدرم املتاس ۶ درم [illegible] ۱۰ عدد سپستان ۳۰ عدد انجیر زرد دس عدد گلقند جو گلاب فارسی سے بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو جوش دیں اسقدر پانی میں جو ان اوزان کو سما سکے اور ایک بڑا پیالہ لبریز کریں اور اوس میں سقمونیا بقدر ربع دانگ کا اضافہ کریں اور پلا جائیں۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت قوت کی اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چپکتی ہوئی کو تفریق کرے اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نکرے اور یہ صفت قوی دستآور دوائیں جب مقدار کم کر کے استعمال کریں پیدا ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اوسے چند دفعہ میں نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دستآور ایسی ہے کہ تھوڑی سی بھی مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال میں آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جاوے کم دست آئینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئینگے۔ سلاقات [illegible] جو دوائیں عصارہ [illegible] کسی چیز کی ہیں اونکی مقدار قلیل سے کچھ بڑا مددکار نہیں ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل [illegible] کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جاوے بقدر حاجت کہ خواہ سقمونیا [illegible] کے لیں یا اس سے زیادہ کسیقدر پھر استعمال کریں اسطرح کہ گلقند میں ملا کر پلائیں۔ خواہ غاریقون اور سقمونیا دونوں بقدر مناسب شریک کریں اور گلقند موصوف کے ہمراہ پلائیں خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت ورد میں یہ دوائیں داخل کریں حمی محرقہ جسکا نام قاوسوس ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہیں ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اوسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہے۔

حمی محرقہ

خواہ اون رگون مین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وہ رگین جو گرد فم معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہے جسکی عفونت نواحی قلب کی عروق مین ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہے۔ بلغم شور کی پیدائش جیسے کلیات مین بیان ہو چکی مائیت بلغم سے بامیزش صفرا حادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اوسکی رمادیت بلغم کی مائیت سے ملکر شور تب پیدا کرتی اسلئے کہ نمک کی پیدائش بدون رمادیت اور مائیت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہو چکا ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفرا زردی کے ہے اور جیسا غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفرا زردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے بلکہ جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اوسی سے پیدا ہوتی ہے لیکن چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے غب کی مدت سے مشایخ کو باوصف باقی ہونے مزاج شیخوخت کی تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر کسیکو عارض ہووے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ تپ اونمین بدون وجود سبب قوی کی جو دفعۃً اونکی بلغمیت کو فنا کر دے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف شدید سے کے متحمل نہین ہو سکتے اسی وجہ ہلاک ہو جاتے ہین مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار مین ایک شیخ نوے برس کا ایسا دیکھا ہے کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جسطرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہا طعام اور ہضم اسکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ مقویہ اکسیری تھا وہ شخص وجع مفاصل مین گرفتار تھا مگر سیڑھیون پر خود بلا اعانت چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل زائل ہوا۔ اسی وجہ سے قید بقاء مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے لیکن جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکون مین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکون مین جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹھتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنے بخوبی اوٹھتے ہوئے معلوم ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جاے۔ بقراط نے فصول مین بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو جاے تو اوسکی بیہوشی اور اختلاط جو اس تپ کیوجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہین۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے اور عصب بھی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہے۔ اکثر تپ محرقہ کا زوال سے خواہ روانی شکم اور رعاف سے ہوتا ہے علامات اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہے پسینا سواے بوقت بحران برآمد نہین ہوتا ہے پیاس بہت ہی بلا کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی سی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ مین پیاس جو ہوتی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوئی نرم گوشت مثل لغالغ اور مری سے جو تری اوسپر ٹپکتی ہے اوس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہے اور پیاس بھی زایل ہو جاتی ہے۔ حرارت تپ محرقہ کی اکثر جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہے اوتنی ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور تشنگی اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم ہوتی ہے۔ محرقہ صفراویہ مین اعراض ردیہ شدید ہوتے ہین مثل بیداری اور قلق اور احتراق یعنے سوزش اور رعاف اور درد سر اور کنپٹیون کا دھمکنا آنکھونکا اندر بیٹھ جانا اور براز مین صفرا خالص کا برآمد ہونا بھوک بالکل نہونی اور لڑکونکو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے

دودھ ہونٹ مین نہین لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے منہ پھیر لیتے ہین اور جسقدر دودھ بچہ پلایا جاوے فاسد اور ترش ہو جاتا ہے ۔ علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پہر جلدی مناسب ہے اسلیے کہ مہلت اس تپ مین کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے ۔ فصد سے کبھی محرقہ مین بہڑک زیادہ بڑہ جاتی ہے اگر صفرا بہت ہو اگرچہ پیاس نہو اور کبھی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ مین کدورت اور حمرۃ زائدہ ہو کیونکہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے ۔ مگر تپ محرقہ لطیف تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کہلائی پلائی جاوے برف وغیرہ مین خوب سرد کرکے دینی چاہیے ۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پہر تدبیر غلیظ بہی درکار ہوتی ہے پہر اچھی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ ابتدا ہی مریض شکایت بہوک کی نکرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہو خصوصاً جس شخص کے بدن سے مواد کثیر لیکتے جاتے ہون اسلیے کہ اکثر اس تپ مین بولیموس یعنے سقوط اشتہاء طعام بہی عارض ہو جاتا ہے ۔ اور ابتدا مین اس تپ کی تلیین قوی کی طرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اونکی جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جسوقت کسیقدر تپ کی اعراض مین کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ شیرہ اسپغول تمرہندی اور لعاب قرنفل تہوڑا کافور داخل کرکے پلادین اور پہر وہ سو رہے ۔ مین پسند کرتا ہون تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ شیرہ تخم کاسنی اور آب تربز انکے واسطے بہت سودمند ہے ۔ اور سرد پانی پلانے کے جو شروط جو اوپر بیان ہو چکے ہین اونکا لحاظ کرکے پلانا چاہیے پہر اگر مانع نہو یہان تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہو جاوے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اشتعال طبعین کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہین کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گہونٹ گہونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جاوے جیسا اونکی زبان سیاہ ہوئی نظر آوے ۔ جو اعراض اس تپ کے شدید ہین اونکا معالجہ جیسا جہان مذکور ہوا ہے کیا جانا چاہیے ۔ افراط رعاف سے ایسے بیمارونکو بچانا ضرور ہے اگر قریب مین رعاف سے بہی دشواری عارض ہوتی ہے ۔ پیہم سانس چلنی بہی اس مرض مین بہت بد ہے فوراً لخلخہ وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اور اطراف و سینہ مین انکی کسی طرح تشنج پیدا نہونے پاوے ۔ انکے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر لگا جاوے اور اوسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاوے ۔ اگر بیہوشی زیادہ عارض ہو تو تدبیرات خفیفہ مثل شیرہ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے اور شدت تشنگی اس سیاہی ایسی وقت ہو کہ کچھ مفید نہین ہے اور آخر تپ مین جو قرص معلوم ہین وہ بہی مستعمل ہو سکتے ہین جیسے قرص کافور اور قرص ہے کہ ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم ککڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بہی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درہم اور سکنجبین پندرہ درہم سے بیس درہم تک ۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو تو قرص طباشیر کافوری دینا چاہیے ۔ قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گلسرخ ہر ایک ڈیڑہ درہم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک پانچ درہم تخم کدو اور تخم خیار دو درہم صندل ڈیڑہ درہم رب السوس نشاستہ ایکدرہم کافور دو دانگ ملا کر قرص بنائین ۔ دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درہم تخم خیار تخم خرفہ مقشر و تخم کدو اور ککڑی اور خرفہ ہر ایک دو درہم زعفران دو دانگ طباشیر ایک دانگ اور صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایکدرہم آب خیار یا پانی اور کدو کے قرص بنائین مقدار شربت دو درہم ۔ جب تپ محرقہ مین انحطاط صحیح پیدا ہو اور بخوبی خفت ہو جاوے پہر حمام مائل بہ برودت کرانا کچھ مضر نہین ۔ حمی محرقہ کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوسمین جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہے اتنا دوسری قسم مین نہین بلکہ اوسی قسم مین حمام کی اجازت ہے ۔ **حمی دموی کا بیان** ۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہین ہوتی ہے اسلیے کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا ہے اور خون نہین رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ خونکا

براہ ہوسکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقع میں وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا وہ تپ تپ مطبقہ ہوتی ہیں وہ اول ہوگی خواہ حمی غب ہو یا کسی قسم سے ہو یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور نیز واجبی بھی ہے بلکہ درست نہیں ہے زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب میں یہ قول جو کہتے ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلیے کہ اس قول کے دو معنی سمجھ میں آتے ہیں ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جب اسکا اشتعال تمام ہو جاتا ہے راکھ ہو جاتی ہے دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو اوسی حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہیں کہ لکڑی عین جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہے اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کونسے درست ہیں پہلے معنی ہیں وجوہ سے فاسد المآخذ ہیں اول تو یہ ہے کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جز رقیق مائی اوسکا مستحیل صفرا ہو کر کیطرف ہوتا ہے اور جز کثیف کا استحالہ سودا کی کثیف کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزا خون کے مستحیل بصفرا نہیں ہو جاتی اور ظاہر قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں تفسیر حکیم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ خواہ صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفراوی اور سوداوی ہونی چاہیے فقط دوسرا افساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ بعض وقت عفونت ہی میں خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح ہر وقت عفونت ہر خلط کی تپ عفونیہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوپر تھوڑا سا تپ کے بیان ہو چکا ہے کہ عفونت ہر خلط کی اسیطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط میں اثر کرے اوسی حالت نا ملائم پر کہ جس سے کہ وہ خلط اپنی نوع اور قسم باقی رہے یعنی صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجاسے اور یہ حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو یعنی اگر اسقدر تغیر ہو جاوے کہ خون کا صفرا بنجاوے اوسے عفونت نکہیں سکے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کیطرف ہو گیا اسلیے یہ نوع بحث سے خارج ہوا تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا ہمنے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر چیزیں اسطرح متعفن ہوتی ہیں کہ اونکے اجزا رقیق اور کثیف بعد عفونت متمیز ہو جاتی ہیں مگر جز رقیق سے جو کوئی چیز پیدا ہوتی ہے تو متعفن ہوتی ہے اور نہ جز کثیف سے بلکہ متعفن کوئی اور چیز کا پیدا ہونا جوکا اسکا مستعد نہیں ہو کوئی چیز پیدا وہی نہ ہو متعفن ہو اور اگر فرض ہو کہ شی عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف مستحیل سودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے یہ نہیں ہو سکتا اور سوقت پیدا ہوتی ہیں کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کریں اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون بوقت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اسلیے کہ عفونت ایک طریقہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہیں اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اوس سے تبدیل نوع نہیں ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلا استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے زمانی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہیں ہوتا ہے اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو بلکہ حق صحیح قول بقراط کا ہے کہ خون کی عفونت سے کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست نکرا ہم کہتے ہیں کہ حمی دموی کی دو قسمیں ہیں ایک حمی غیر عفونیہ اور دوسری حمی عفونیہ اور یونانیان اوس دوسری قسم کا نام سونوخس یعنی مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ غیر عفونیہ کہتے ہیں

اور اکثر غلیان اس تپ کی مادہ کا بوجہ وقوع سددون کی باطنی عروق مین ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ ان سددون کے مختقن ہوتی آور گھٹتی ہے ۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہین جو اسباب حمیات یوم کے اشتداد سے زاید ہون اور سوء تنفس کا تام کبھی بقراط شابہ تو یہ بھی رکھتا ہے یعنے بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شابہ تو یہ وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اسکو فرق یہ ہے کہ اسمین اشتعال اولی خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ مین جیسا بیان ہو چکا اشتعال اوّلی روح کو ہوتا ہے ۔ اور حمیات عفونت سے اسمین فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ مین نہین ہے فقط غلیان اور جوش خون مین ہو گیا ہے ۔ اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی دق ہے اور نہ حمی عفونت ہے لیکن اکثر بطرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہ کو منتقل ہو جاتی ہے ۔ جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اوسکی یہ بھی رائے ہے کہ حمی دموی اور حمیات کو ہمراہ مرکب نہین ہوتی کسواسطے کہ عفونت اگر خون مین پیدا ہوسے تو جمیع اخلاط متعفن ہو جاتین گے پھر ترکیب کیونکر ہوگی ۔ اور یہ قول جالینوس کا اوسکے اکثر اقوال سے مناقض ہے کہ حسم طول کلام اوس کے ذکر سے نہین چاہیے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہین ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے جو اوس تپ کو معالجہ مین بکار آمد ہو ۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر یہ سبب ریاضت خصوصًا ریاضت بیعادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرکے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا معین ہوتا ہے اور تارک استفراغ عقب ریاضت متعب کرتا ہے زیادہ عفونت اخلاط پیدا ہوتی ہے ۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب اور تر کھاے جاتین کہ مستحیل بطرف عفونت ہو جاتین ۔ خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت کرے جس طرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدا ہوتی مائیت کی خون مین خواہ پیدایش خلط بلغم کی ہوتی ہے ۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمین زمانہ قوت اور خفت کا نہین ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے ۔ اقسام اس تپ کے تین ہین پہلا اقسام متناقصہ ہے جو شروع مین بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ تر اسکی اس قسم مین واضح ہے کہ تحلل اور فنا خلط موذی اور متعفن کا اسمین زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہوتا جاتا ہے ۔ اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے جو تا زوال حال واحد پر باقی رہے اور بیشتر سات دن تک گہان اعراض مین رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو بروز اعراض مین زیادہ ہوتی جاتی اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اسمین ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے ۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہے اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس سے مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے ۔ کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہو جاتا ہے ۔ کبھی بوجہ زیادہ تبرید کے لیثرغس بلغمی کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی حصبہ اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہے ۔ جسوقت اس تپ مین سبات پیدا ہو اور پیٹ استقدر پھولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ بیٹھے اور نفخ کم ہو اور اوسکے ساتھ تململ عارض اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اوسکے چوڑے دانہ بہ رنگ سبز نمایان ہون تو یہ امور علامات موت کی ہین علامات حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھون کا سرخ ہو جانا اور چہرہ کا بھی سرخ ہو جانا اور درد سینے ساکن رگون کا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور ہر طرح کی امتلا ہونی اور لرزہ کا نہ آنا اور پسینہ کا برابر نہ ہونا سوا ہی بروز بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور صاحب یعنے حدقہ چشم مین حکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر اونکو سبات اور بدشواری کلام کرنا

عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے — اسی طرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتی ہین اور لہاۃ یعنے کوّے مین ورم ہوتا ہے اور انتشو
روان ہوتے ہین — اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت بھی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے مگر
کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہین ہوتی — نبض اس تپ مین عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باہم
مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہے — اور اس تپ کی حرارت
حرارت محرقہ اور غب کی حد تک نہین پہونچتی ہے — یہ علامات اوس تپ دموی کے ہین جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر
خون مین عفونت آجانے سے پیدا ہوئی ہو تو اوسکی حرارت اور اعراض شدید تر اور اوسکا معالجہ نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ
محرقہ سے ہے — خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اونہین چیزون سے ہوتی ہے جو چیزین اس تپ مین براہ بدن ہمراہ بول
اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے — سونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہوا ہے ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یوم کے ہوتی ہے
مگر حرارت مین اوسکی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور ریح اوس سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک
دل کے ہوتا ہے — حمی دموی جو عفونت سے خون کی پیدا ہوتی ہے اوسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے
ہوتی ہے یعنے اگر کسی جگہہ کمی بیشی ہوتی ہے تو وہ اختلاف بدقت محسوس ہوتا ہے — علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ
وہی ہین جو اون امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور
لوزتین کی ہین اور علامات صدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور دوسرے اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور
نیز اوپر کے مباحث مین بیان ہو چکے — اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے یہ ہے کہ علامت نضج کی بدیر
پیدا ہو اور چہرہ دبلا ہو جاوے اور مدت مین زیادتی اور کمی اور وقوف کی اختلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو مقررہ
کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن مین خلط خام بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات
مین انتظام پیدا کرتی — اس تپ کی بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہین کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج ہوا پھر بحران بروز
ہفتم ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے — علاج حمی دموی کا اس تپ کی معالجہ مین غرض اصلی ہوتی ہے کہ اسقدر
خون نکالا جاوے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی تعدیل پیدا ہو جاوے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے
اور اوسکا تنقیہ کرکے رقیق کیا جاوے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزونکی جنسے خون سوداوی
پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزونکا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے — اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا
نضج دیکر اوسکی تحلیل کیجاوے — استفراغ اس مادہ کا تپ کی فصد سے بڑھکر کوئی نہین ہے جس فصل مین یہ تپ کیون نہ عارض ہو
اور فصد کے استفراغ مین کچھ انتظار نضج کا نہین اور نہ فصد مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اور سوقت اوسکی خوف سے تامل کرکے پہلے
اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کا کرکے پھر فصد کرنی چاہیے — پھر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور ہمیشہ فصد کیا جاوے یہانتک
کہ مریض قریب غشی ہو جاوے خواہ غش مین پڑجاوے بشرطیکہ بدن مین طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی مین برودت پیدا ہوتی
ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کی زوال مین کبھی کافی ہو جاتے ہین اور دوسرے معالجہ
اور تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایکہی مرتبہ

واجب کیونکہ ہو اسلیے کہ اگر قوت سے خون نکالنے میں تپ کا زوال ہو جاتا ہے اور قریب ہے کہ غشی درمیان میں پہونچ جاتا۔ کبھی جب بیہوشی فصد ہو چکتی ہے اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پوچھنا چاہیے تاکہ [illegible] اور رکنے نہ پاوے اور کبھی اسوقت تنقیہ کامل کا فائدہ فصد کے بعد یقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہیں اور جو ضعف اور غشی عارض ہوتی ہے اوسکا تدارک غذا اور لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے طبیعت کو [illegible] ہر وقت ضرور اون اجزا سے جو معدہ [illegible] شامل آب انار [illegible] اور زیادہ [illegible] کی حالت خفقان اور گرمی [illegible] سے اور خفقان [illegible] اور کبھی ہر وقت [illegible] کے استفراغ کی حاجت ہو تو لیلاب [illegible] شاہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد ہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ ہاتھ کی فصد کھولنی چاہیے خواہ دونوں شانوں کو پچھنے لگانے چاہئیں۔ اگر [illegible] ممکن نہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو یا [illegible] اسہال سے کم مادہ کیا جاوے جسطرح کہ ہم [illegible] میں بیان ہو چکا ہے [illegible] ایسی تپ میں ایسے اجزا سے کرنا چاہیے جو تنقیہ کریں اور صفرا قطع ہو جاوے اور خون کے جوش کو تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو تو آب انار کے ساتھ کھلانی چاہیے۔ اگر [illegible] جاری ہو اوسکا بند کرنا مناسب ہے [illegible] قریب غشی پہونچ۔ خون کی تحلیل عناب ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اور رب عناب اسطرح بنانا چاہیے کہ سو دانہ عناب کو پانچ رطل پانی میں پکائے جائیں اسقدر کہ ایک ثلث پانی یعنی [illegible] رطل پانی رہجاوے اور شکر سے قوام کیا جاوے اور شکر جسقدر کم ہو اوتنی ہی اچھی بات ہے۔ اور مسور بھی [illegible] خون کی حدت [illegible] کرتی ہیں اگر مسور کو پکائیں جو خوب گلا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کریں کہ مسور کو پانی میں بھگو کر اوسکا نقوع بنائیں اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائیں خواہ آب برگ کاہو [illegible] کے پلائیں اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا جاتا ہے کہ [illegible] لگتے ہیں اور رنگ بدنکا سبز ہو جاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کیطرف ہو جاتا ہے اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہیں اونسے علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا کیا کرتے تھے پانی بکثرت پلاتے تھے اور بعض متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلانا بھی علاج اس تپ میں نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جس وقت اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور اسہال ترک کیا تو [illegible] زیادہ پیدا کرتا ہے اور احتقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ بھڑ جاتی ہے۔ تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزا مسہلہ کے ہوں۔ اور [illegible] اشیاء دینی چاہئیں کہ [illegible] تنقیح بلغم کے واسطے [illegible] ہیں اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے۔ اور آخر میں اس تپ کے قرص طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر ۳ جزو تخم خرفہ ۵ جزو تخم خیار ۳ جزو تخم کدو ۳ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ ہر واحد ۲ جزو [illegible] السوس ۲ جزو [illegible] قرص بنا کریں دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو [illegible] ۳ درم عصارہ رنگک ۲ درم تخم خیارین ۲ درم تخم خرفہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا نصف درم

ریوند چینی یا زعفران کا قرص بقدر ایک ربع درہم انکا قرص بنالیتے تھے۔ اس تپ میں مزورات غذائی اور عدس کی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور مزورات ربانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کردینی چاہیے شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور حماض سے طیار کیجائے۔ اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب مناسب ہیں۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا اور حماض پینے چوکا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون ہوں۔ اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف بسبب جو قوت کو فنا کردے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور سخت ہوں ہر ایک کا علاج اوسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا **حمی بلغمیہ کا بیان** اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ ہوا کرتے ہیں بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں۔ کم سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر چار دن کی اٹھارہ دن ہوتی ہیں اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلئے حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اوسکا زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت سے پاک ہو جاتا ہے خصوصاً اگر عرق برابر ہو کر سکون پیدا ہو گیا اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحلل ہونا اور بند ہونا مسامات کے تحلیل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں محسوس ہوتا ہے۔ بلغم میں جو عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شور ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی عفونت کسی باتی بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر تپ بلغمی انہیں کو عارض ہوتی ہے جنکا مزاج بلغمی ہے خواہ جوان لوگ اکثر ریاضت کم کرتے ہیں خواہ مشائخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کبھی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکے معدہ میں بوجہ امتلا کے نزلہ اترتے اور متعفن ہو جاتا ہے اور جنکے فم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر تپ کے ساتھ قے بھی ہو تو نبض میں ضعف اور صغر پیدا ہوتا ہے **علامات بلغمیہ دائرہ کی** اس تپ کو زبان یونانی میں امفیمریوس کہتے ہیں یعنی جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اسمیں برودت زیادہ ہوتا ہے اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر یہ اس تپ میں وقت نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برد ہو گیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعۃً گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اور وقت برد تو اوس حصہ سے خلاف پیدا ہوتا ہے جسمیں تعفن نہیں ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر بردت خواہ لرزہ بلغمی کے دورہ میں ہوتے ہیں اور یہ تپ اوس مادہ سے پیدا ہوتی جو بہت مدت کی تحلیل پیدا کرے تاکہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چبھن پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت شئے نرم کی ہے اور یہ تپ بدن میں گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا میں عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوائل میں جو لوگ نہیں ہوتی ہیں اونکو نہیں ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہیں ہوتا ہے — اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہیں بھی ہوتی ہے — مگر اس بیماری میں غشی بیشتر ہوتی ہے اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم جیسا بھی نہیں ہوتا جسکے ذریعہ سے خون پیدا ہو اور جزو بدن ہو کر قوت پیدا کرے — جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوس سے بیشتر پھریری ہوتی ہے اور برد اوسمیں شدید نہیں ہوتا — اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کمتر اوسمیں بہت سی نوبتیں اوایل کی ایسی ہوتی ہیں جنمیں پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو — اکثر دورے بلغمی تپ کی غشی عارض ہو کر ابتدا کرتی ہیں اور کبھی اوایل کے دورے میں حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر میں کم ہوتی ہے — سبب اسکا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے بلغم شیرین اور شور رقیق میں پیدا ہوتی ہے اوسوقت حرارت شدید ہوتی ہے لبعد ازان بلغم غلیظ اور بارد میں عفن پیدا ہوتا ہے — مریض کے لمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر جمیع بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ یہ اور یکساں گرمی نہیں ہوتی جیسے دق میں بلکہ حرارت کسی مقام پر زیادہ اور کہیں کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت چھپی کسی ایسی چیز کے جو چھانی وغیرہ میں چھنتی ہو صاف ہو کر آتی ہے — اسلیے کہ بلغم لزج ہے اوسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت دار چیزوں کا یہی دستور ہے کہ حرارت اونمیں اسطرح اثر کرتی ہے کہیں کوئی جزو گرم ہو جاتا ہے اور کہیں سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہیں پھٹتی ہے — کچھ ہو مگر حرارت اسمیں کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نہ کر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے کی زیادہ ضرورت ہو — اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھیر جاتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زایل ہو گئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہو کر تزید اور زیادتی کرتی ہے اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف کے پھر جب یہ شروع کرتی ہے تو تزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے — اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہوتی — اسیطرح اس تپ کی زمانہ انحطاط میں بھی وقفے ہوتے ہیں — کل بلغمی حمیات میں نداوت اور تری زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی میں رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینے کی طرف بہت کم رفع ہوتے ہیں اسلیے کہ بلغم میں لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا پیدا بھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی تھوڑے قدر سے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں شایع نہیں ہوتا ہے — کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا علامت لازمی اس تپ کی ہے — پیاس بلغمی تپ میں کم ہوتی ہے ہاں اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس پیدا ہوتی ہے وہ بھی اور تپوں کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے — پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے خواص میں زیادہ ہوتا ہے — اور بیمار کی جلد میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تہیج پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا حمی بلغمی میں مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور دونوں رنگ سپیدی سے بلغم کی آمیزش ملکے پیدا ہوتے ہیں اسطرح کہ سبزی سپیدی سے ملکر مثل رصاص کے رنگت پیدا ہوتا ہے اور نضج تک لون کی یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ میں بوقت نضج پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات میں بوقت نضج کے رنگ میں سرخی پیدا ہوتی ہے — نبض بلغمی تپ میں ضعیف اور منخفض یعنی پست اور صغیر

ہوتی ہے پہلے تو اوسمین تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اوسکے اخیر مین تواتر ہوجاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے اور ربع اور غب کے صغر سے بھی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اسکی نبض ربع کی سرعت سے زیادہ نہین ہے کبھی ربع سے زیادہ بطئ خواہ مثل اوسکے سرعت اور بطوء مین اول مرض مین ہوتی ہے مگر اختلاف مین شدید اور نظام مین اقترا و نبضات صغار اور صغار اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس تپ کیواسطے اصح دلائل ہین — بول اس تپ کا اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہے اسلیے کہ سدون کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا ہے کہ جسم تر کا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام مین کدورت آتی ہے اسلیے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوتا جاتا ہے پھر جسوقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہوجاوے اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو متحلل ہوجاوے اور مجاری مین سدہ مانع باقی رہجاتے ہین جو مادہ صالحہ بول کو اوترنے نہ دین سپید ہوجاتا ہے پھر بعد اس کے جب مادہ کثیر متعفن ہوکر دفع ہوا اور تفتیح سدہ کی ہوجاوے سرخ ہوجاتا ہے یہانتک کہ پھر سدے پیدا ہون کہ وہ مانع ہوجاتین مادہ صالحہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہوجائیگا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے — براز اس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی مائل ہوتا ہے — از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اٹھارہ گھنٹے تک تپ رہے اور چھ گھنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون مین نبض تپ سے بالکل پاک نہو جاوے اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کے بہت ہی ہوتا ہے کہ تھوڑا زمانہ سکون کا بعد تحلل کے بھی باقی رہجاتا ہے — کبھی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہو یا تخمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمی پر ہے اور منجملہ ازقبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا اسیطرح رصاصی اور تہبیج اور ملمس کا نرم ہونا اور رقم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل خاص اس تپ کے ہین — کبھی طحال اس تپ مین بڑہ جاتی ہے اور تپ سے پہلے کبھی ڈکارین بہت سی آتی ہین علامات بلغمی لازمہ کو اور اس تپ کا نام لثقہ ہے سب علامتین بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین ہان یہ تپ اوسقدر لازمی نہین ہے اور نہ شدید ہے اور نہ سخت کے ہوتی ہے اور ابتدا مین اسکو لرزہ اور برد اور پھریری نہین ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہے — اور یہ چھ گھنٹے کے خفت ہوتی خواہ اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہوجاتی لیکن پھر بھی اوسمین بقیہ حرارت بہت ہی پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہین ہوتی ہے — **چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین** اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہین ہوتے ہین اور یہ حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی کیا باہم ازقسم [illegible] اور احکام خاصہ مختص ہین اونمین ایک حمی افیلوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونون حمیات ازقسم ایسی قسمین ہین کہ جنمین بلحاظ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہے اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی ہے اور یہ سب اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے — اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام خالص حمی غشیہ خالطیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے — **حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم مین گرمی** — جسکا نام افیالوس ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہے اور جہان وہ بلغم موجود ہے اوس جگہ سردی ہوتی ہے پھر جب اوسمین عفونت آجاتی ہے اوس سے بخارات اوٹھتے ہین اور ان بخارات مین جز لطیف خلط صفراوی کی جو بکثرت ہوتی ہے اسلیے ظاہر مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن مخلوط خلط سوداوی سے اندرون جسم مین ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے

اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم میں اسلیے ظاہر نہین ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص مین مدت سے ٹھیرا ہوا تھا اور وہ عضو اوسکی برودت سے عادی ہو گیا تھا اور بعد حدوث عفونت کے جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر نہ تھے اونسے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی علامت اس تپ کی بھی وہی ہین جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئین اور یہ بھی پہچان ہے کہ بول اس تپ مین سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہاے بلغمی کے بول مین گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ مین سردی بشدت پیدا ہوتی ہے مگر اوسکے غلیظ ہونے اور ویسے کبھی ربع کیطرف منتقل ہوتی ہے اور کبھی غب کیطرف کیونکہ ایسا مادہ بدن مین کم ہوتا ہے اور بعض اسمین کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کبھی بعض خواہ کسی مقدار سے دورہ مین بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہین ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم مین عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعید اور اک اصل سبب کی جائز نہین ہے اور نہ اقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو ہر روز خواہ صفراوی کو بطور غب آنا بھی اوسکا اور ایک مادہ کے واسطے کافی ہے — اس تپ کی نوبت ۱۸ گھنٹے سے ۲۴ گھنٹے تک رہتی ہے اور بعد اسکے کم بھی رہا کرتی ہے اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہین ہے کہ ۲۴ گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیفوریا نام ہے یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے کہ صفراے غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلیل اس بلغم کی نہین ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن تک نہین ہو سکتا مع ہذا عفونت اور گرمی زیادہ بھی نہین پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن مین جمع ہو جاتی ہے واسطے نضج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصاً اگر خارج بدن کے بلغم خام زجاجی موجود ہوں اور اونمین عفونت واقع نہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ نضج کر سکے — یہی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اوٹھتے ہین جسوقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کر کے ظاہر بدن تک آسکتے ہین اور جدا ہو سکتے ہین اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ اوس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جسطرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد جدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکورہ سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہان یہ بخارات پہونچتے ہین سرد ہو جاتا ہے — لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفراے غلیظ تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اوسمین سخونت پیدا ہو اور اوسکے مکان مین سخونت واقع ہو اور عفونت بھی ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہیگا جیسے بلغم کے بیان مین ابھی ہم کہہ چکے — یعنی چونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخار نہین اوٹھ سکتا جو ظاہر جسم حرارت پہونچا سکے اسواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہیگا — اس قسم خاص کا نام لیفوریس ہے اور لیفوریا نام جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونوں پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے — لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے **سوال معترض** اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہ کی گئی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب مین ہو کر بتوسط روح اور شرائین کے حرارت تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اور لیفوریا کی تپ کہ اسمین نہ اشتعال حرارت قلب مین ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کے

تمام بدن میں حرارت منتشر ہوتی ہے جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ جو خواہ سموم ایسی چیزونکی جسقدر ہین سب مین ایک تاثیر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ [illegible] بلکہ کوئی مانع نہو مثلاً پانی کی تعریف مین ہم کہتے ہین کہ پانی سرد و تر ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ پانی بحد ذاتہ اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارجی نہو تو اوسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کہ جو نیچے پہنچنے کی طرف گرتی ہے یہان بھی مراد یہی ہے کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہو اور ان حمیات مین حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے اور شریانون کے ذریعہ سے بدن مین منتشر ہوتی ہے مگر کسی تپ مین کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ ظہور اس انتشار کا نہین ہو سکتا ہے جیسے اگر تپ مین کسی مقام پر [illegible] کہین کہ وہ جگہ سرد ہو جاتی ہے کہ جزو اوسکا افعال طبعی مین [illegible] تمام مین ہوتا ہے وہ سبب [illegible] سردی دونون جگہ ہو یعنی اندر اور باہر ایسی تپ کا اگر وجود ممکن ہے تو وہین ہوگا جہان وہ مادہ سرد بسبب تعفن ہونے کے متحرک ہو ان ایک اندر ہو اور ایک باہر اور دونون مین کوئی کثرت نہو جو پہیل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونون سے بخار لطیف اوٹھکر [illegible] پہونچیگا اور بخار زیادہ ہوگا وہ مقام سرد ہو جائیگا اور بحالت حرکت مین جو بخار باہر سے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تو ابھی بیان ہو چکا ہے کہ جو عفونت غیر [illegible] ہے برودت سو بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے یعنی غشی خلطی [illegible] اکثر سبب بلغم خام ہوتی ہے جو تجمہ مین بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہے اور اگر اس بلغم کا فساد عفونت متعدد پیدا کرتا ہے جب اس بلغم مین حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مشغول کرتا ہے اور [illegible] تغیر کرتا ہے اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک بمدد قدرت کی نکرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ کا کافی نہین ہوتی ہے اور اگر بسا اوقات استفراغ مادہ کا قصد کرین مادہ خامی ہو کہ مستفرغ تو نہین ہوتا مگر ایسی حرکت نا ملائم کرتا ہے کہ قوت کی تکان گیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے بار روح کا انشقاق ہو جاتا ہے۔ اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جاوے تو قوت اسکی متحمل نہین ہوتی اور کیونکر قوت متحمل ہو [illegible] اس تپ مین قوت سکون مادہ کے [illegible] جوش چلے آئے ہین پھر جب تحریک قوی کیجائیگی تو کیا ضرر [illegible] پیدا ہوگا۔ کیا انہیں استفراغ کی ضرورت اس مرض مین شدید ہے اسلیے کہ مادہ کیفیت مین ردی اور کمیت مین کثیر ہے اور [illegible] کی حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ جو اخلاط بالفعل موجود ہین بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل [illegible] نہین ہین کہ جزو بدن ہون اور اسکے جزو بدن ہونے سے قوت مین کمی [illegible] ہوا اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہین پاتا ہے اب ایک یہ اور خرابی ہے کہ اگر [illegible] غذا کی جسد دیجاوے چونکہ [illegible] ہضم [illegible] ہو وہی اخلاط خام پیدا ہونگے اور فساد مادہ مین زیادتی ہوگی اور اگر غذا قطعاً ترک کیجاوے تو قوت [illegible] ساقط ہوگی۔ اس تپ کی ابتدا مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب کو گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور [illegible] اور متفاوت ہوتی ہے اور پھر جب طبیعت کوشش کرکے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفونت [illegible] بجز اس مادہ کے واسطے [illegible] ہو پہنچانے تو طبیعت کی اس فعل مین اعانت کرتی ہے اوسوقت قلب ضرر سے اوس [illegible] بار [illegible] کے جو سبب غشی کا ہے نجات پاتا ہے لیکن اب اوسکی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اس سبب سے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض مین سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے۔ علاوہ یہ ہے کہ نبض مین باوجود سرعت کے صغر اور بطور اور تفاوت غالب ہوتا ہے۔ دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل یا فرق نہین ہوتا اور نبض جہری کا اور [illegible]

ڈھیلا ہونا اس تپ مین زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیمارونکا ایک طور پر نہین رہتا ہے کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی مونہہ کا رنگ ایسا آلودا ہوتا ہے جیسے توت کھانے والون کے مونہہ کا رنگ آنکھین تیرگی سے بھری ہوئی ہوتی ہین اور بند ہو جاتی ہین ہر وقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھین مختنق کی ایسی ہو جاتی ہین۔ شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور سب طرح احشا مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی مریض کو غشی بھی ہوتی ہے۔ اگر اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہین ہوتی ہے۔ کبھی صفرا غالب و غلیظ سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا مین بہت ہوتی ہے اور یہ قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دورے بلغمی تپ کے مشکل ہوتے ہین حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ یہ تپ حادہ ہے سقوط نبض اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت مین کر دیتی ہے اور رطوبات نہایت قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہو جاتا ہے اور اکثر اس تپ مین قوت چوتہے دن تک باقی نہین رہتی بلکہ فنا ہو جاتی ہے۔ اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جنمین رقت اور غوص زیادہ ہوتی ہین اور اونکا جوہر ردی اور سمی ہوتا ہے کہ اونمین عفونت پیدا ہوتی ہے اون لوگون کے بدن مین جنکا مزاج نہایت گرم خشک ہے۔ اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے **حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے**

نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہون اور رات کو فترت اور کمی ہو جاوے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دنکو سکون ہو یہ دونون بری ہین لیکن نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دورے کے عارض ہونے کی زیادہ تر اسمین یہی خوف ہے کہ دق کیطرف منتقل ہو۔ اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ ہر وقت حرارت نہار اور کھلنا مسامات کے عارض ہوتی ہے اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہین پر بھی بدن مین اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ تحلل نہین ہوتا جب تو حمی پیدا ہوتی ہے۔ بالجملہ مریض کو اس تپ مین بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور پیٹ بہر جانے کے بعد سونا اوسکے حق مین مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تا اینکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد ساقط کر دیتی ہے اور تپ کا صدمہ اوٹھانا دن کی گرمی مین اور رات کی سردی مین جاگنا منتفی اسی کا ہے کہ تپ دق مین پڑجاوے۔ حاصل یہ ہے کہ یہ تپ خبیث الامر ہے کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے **علاج بلغمی تپ کا** علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی ابتدا اور انتہا اور انحطاط کی مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب خلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش اور کبھی بلغم زجاجیہ اور کبھی مالح اور شور اور کبھی بلغم حلوہ اور شیرین ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا مین چند چیزون مین مشترک ہوتے ہین تلئین معتدل۔ اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تین دن اس تپ مین گذرتے ہین کہ اونمین مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازین متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نفع کا فعل ظاہر نہین ہوتا۔ تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اسمین بھی جمیع اقسام یکسان ہین بلکہ بہتر یہ ہے جو تین دن کے ابتدا مین اقتصار کیا جاتا ہے بایں امید کہ شاید کہ منتہی قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر اتفاقاً دریافت ہو جاوے کہ منتہی دور ہے اسقدر تلطیف تدبیر کی نہو گی۔ علاوہ بران گرسنہ رہنا اور اوسی حالت مین ریاضت کرنا اتنی ریاضت کہ زیادہ ضعف نہو جاوے اس مرض مین بہت نافع ہے۔ بلکہ تلطیف تدبیر کیطرف رو بہ منتہی تک توجہ کرینگے بہر

رفتہ رفتہ جسقدر قریب منتہی ہوتا جائیگا تلطیف بڑہائی جائیگی مگر مقتضای احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف تدبیر کرین پہر جب بخوبی ظاہر ہو جاوے کہ منتہی دور ہے تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کرین بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کرین تا اینکہ زمانہ منتہی کا آجاوے اسلیے کہ طول زمانہ اس تپ کا ایسا ہی کہ اسمین ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ اور اسکے بعد پہر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے حمی حادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوتی ہے۔ اور جب سات دنسے زیادہ زمانہ گذر جای پہر تلطیف تدبیر پر قیام نکرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور قوت معدہ ضعیف ہو جائیگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس ہو تا جای تلطیف مین کمی کرنی چاہیے۔ باینہمہ بہ نسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ واجب ہی۔ اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ ہاے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین ندینی چاہئین بلکہ روٹی کے ساتھ شوربا فقط کھلانا چاہیے ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ اسقاط کا ظہور ہو جای پہر گوشت وغیرہ کہانا مضر نہین ہے۔ پہر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکہا جای تو بہی فرد سوریوس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمین بدن کی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے۔ اسمین فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیرین کے تلئین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بہی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئی اسمین دوائی سخت درکار ہے اسطرح پہلے دونون مادہ یعنی مادہ شور اور شیرین مین تقطیع مادہ کی ایسے ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو کم گرم زیادہ نہون اگر خشکی انمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو ملطف ہون اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین انکی ضرورت ہی خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بہی ملا ہوا ہو اسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور نمکین چیزین بہی استعمال کرنی چاہیین۔ مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جاے اسمین بہی کچھ مضائقہ نہین۔ سکنجبین بہی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے بہی خالی از فائدہ نہین ہے۔ کبہی یہ بہی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو بمقدار گلقند کی خواہ اور دوا مذکورہ بالا کی زیادہ کیجای۔ خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاے کہ وہ مسہل ملین ہے۔ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلئین قوی کیجاے آب لبلاب زیادہ کردین اور اگر جی چاہے المتاس ملا دین اور شکر خواہ قند شریک کردین۔ گلقند جسکی ساخت شیرہ ترنجبین اور لبلاب کی پانی مین نکالا گیا ہو وہ بہی قوی ہے۔ زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تہوڑا سا توقف مسہل مین ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرا کی بہی شرکت ہو اسلیے کہ اسوقت مسہل سے مزاج مین فساد پیدا ہوتا ہے۔ اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب ایک دوا تربد کا استعمال کرتے ہین نسخہ دوا مذکور یہ ہے کہ زنجبیل مصطگی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر کے مجموع بیس درم تربد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنی چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہین مگر اس دوا کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ طبیعت نرم نہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پہر اس دوا کی ضرورت نہین ہے۔ گو مجہی پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج مادہ کے دیجای اور پہلے ان دواؤن سے تلئین کیجای جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تہوڑی سی بلغم کا اخراج انہی دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا نضج کرین اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کرین اور جب نضج ہو جاے استفراغ مین شروع کرین بطور یکہ تہوڑا تہوڑا مادہ نکالین ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہو جای بعد اسہال کے مدررات کا استعمال کرین اسطرح مجہی یہ پسند ہی استعمال [illegible] ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہین۔ اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو ان دواؤن کے ہمراہ قرطم بہی شریک کرین اور اگر مادہ صفرا کی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیر خشت خواہ خشک بنفشہ پیسکر ملائین۔ مسہلات کی مدد کے واسطے حقنہ کا استعمال کرین جو الخ

بنایا جائے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ حقنہ ابتدا میں مفید ہے اور آب ترب اور مولی جو سکنجبین بزوری میں تر کی ہو اور شامل سکے اور چیزیں سبک ہو تے قے کرائیں اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ مونہہ کا بہت متغیر ہوتا ہے تو جب فجل جسکا نسخہ قراباذین میں لکھا ہوا ہے استعمال کریں اور ایک مثقال بیدوا کٹھ سے پانی کے ہمراہ استعمال کریں تے باوجودیکہ معدہ میں ضعف پیدا کرتی ہے مگر اس مرض تپ کو دفع کر دیتی ہے قے کرانے میں انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا میں بوجھ بہتی قے کے ورم معدہ نہو جائے اگر کسی شخص کو قے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت اسہال ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہیں ہے اگر اس مرض کی ابتدا میں قذف یعنے قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائی دورہ میں واقع ہو اوسکا روکنا مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہاں اگر بہت قذف سے کہ بے طاقت ہو جائے اور ضعف زائد کا خوف ہو اوسوقت شراب ہیہ اور شربت نعناع سے خواہ اون دواؤں سے جو آئندہ اسی فصل میں مذکور ہونگی بند کردینا چاہیے اگر دوسرا عارض ہو یعنے لطولاست ہیں یا پوند چبرہ سے استعمال کریں اور ہاتھ اور پاؤں گرم پانی میں رکھیں اور دونوں پنڈلیاں بقوت اور مضبوط باندہیں اور اگر آب جو کی حاجت ہو تو ماءالاصول اوسمین جوش دیکر پلائیں بقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اوسمین شریک کریں اگر غذا معدہ میں ترش ہوجاتی ہو اور اگر تشنگی ہوتی ہو تو ماءالعسل شریک کریں آب جو کا پلانا اوسوقت مناسب ہے کہ پہلا نا دورہ رکہیں ہوا ہو تو ایسے وقت میں پیاسے گلاب پلاکر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائیں اور ایسے بیمار کے بدن میں ملنے والی چیزیں جنمیں تحلیل ہے بلغمی مناسب نہیں اور نہ تیز ہے ایسی حقنہ بالطبع ہوتی ہے استعمال کریں شروع مرض میں خواہ جسوقت بہنیں کوئی خلط اسکو معلوم ہو اسلیئے کہ چیزیں حابلہ رطوبت کو گرم کر کے احشا میں نرمی پیدا کرینگی اور رطوبت کا سیلان احشا میں ہوگا سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ مادہ میں خامی اور غلظ پیدا ہوگا جسوقت بول میں سرخی اور غلاظت ظاہر ہو نضج کہنیں کچھ خوف نہیں ہے پھر اسوقت بوجہ استعمال سکنجبین کہ ادرار کی چاہیے ولکن تنقیح بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ استفراغ بلغم میں خلط اور لزوجت زیادہ ہو اکثر زیادہ تر مفید ہوتا ہے بعض طبیبون نے تجربہ کیا ہو کہ نمک لگایا جاوے اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جائے بہت مفید ہوتا ہے جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور یہی زمانہ انتہا میں اکثر توجہ طبیب کو فم معدہ کیطرف اور اسکی اصلاح کیطرف چاہیے مقویات فم معدہ جیسا کی دوائیں ہیں جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب ہوں اور قے کا استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کریں اور غذا کم کرنی بھی ضرورت ہوتی ہے اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا میں اگر پلائیں خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کریں ضرور اوسمیں وہ چیزیں ملالیں جو فم معدہ کی تقویت کریں اور اونمیں اور کثیر کی قوت ہو مثل انیسون اور مصطگی کے اور گرم پانی میں گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائیہ نوبت میں کہ یہ ترکیب لرزہ اور بردکو بھی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بجھاتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو اگر اجابت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید میں ہوجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام نضج کا پورا ہی انتظار کریں اگر مرض میں حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا طباشیر زردچوب اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک ۵ درم زعفران مصطگی ہر ایک ۲ درم ان سب کا قرص بنائیں اور ونکو بقدر ایک درم کے اور رات کو نصف درم استعمال کریں اگر ظہور نضج کا ہو کر اعانت نضج کی برگ کرفس اور رازیانہ اور بیخ اذخر اور بیخ بادیان سے کرنی چاہیے اور اگر یہ امر مخفی ہو جائے کہ مادہ میں برودت زیادہ ہے تو قدرے فلفل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہیں زیادہ نہیں کبھی نضج کی اعانت قوی مروخات محللہ سے بھی کیجاتی ہے اور مروخات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کو واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہیں ہے ہاں مروخات کے استعمال میں قوت اور تپ اور لرزے تین چیزوں کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ تند نہو مروخات کی

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ ادویہ لطیف جو معتدل قوت میں ہیں استعمال کرنی چاہییں سبب جو دہوان روز گذر جاوے تو استعمال ملطفات کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور انیسون خواہ اوس سکنجبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس میں زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی ہے اور کبھی مستعمل ہو وہ ورد میں تقویت معدہ کے واسطے کندر اور مصطگی بھی بڑہائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جاوے شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت حاضمہ بھی اور ادرار ادویہ انکا اس سے حاصل ہوتا ہے اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل ہوا کرلی گئی تو قرص افسنتین و بکلیسکے بعد اگر کوئی ابتدا ہی نوبت میں ایسی دریافت ہو کہ ابتدا ہی ہوا اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پانی میں تخم کرفس اور انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے اور ایسی دواؤں کا استعمال خواہ ایسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ نطول کرنا چاہیے اور انکا بھپارا سنکے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاوے کبھی شہد بلانے میں یہ نسخہ پلایا جاتا ہے تخم بل صعتر ناتخواہ ہر ایک ۳ درم کشنیز ۴ درم گلسرخ فودنج ہر ایک ۳ درم زبیب منقیٰ پارہ دہ ساتھ ہوئے ہو نمول جوش دیکر بقدر ۳۰ وقیہ پکے ساڑھے آٹھ تولہ تخمیناً پلایا جاوے جب نضج کامل ہو جاوے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دوا سے جو قوی ہو اور ہر بار کبیت اوسکو پلانی چاہیے اگر مادہ تپ کا نہایت سرد بلغم کا ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور دوا یہ ہے کہ اقراص و دوا کبیر انکو پلائی جاوین آب رازیانہ کے ساتھ اور شربت کرو دوا تریاق کی استعمال پر جرأت کیجاوے اور جب صبر جو غافث و الکہ بلیارہ ہو خواہ افاوہ ہے ایسے نسخہ و انجیر میں مثل فلفل اور دار چینی وغیرہ کی شرکت اومیں ہو ہے استفراغ کرنے کی واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج ۲۰ درم تربد ۱۰ درم بلیلہ سیاہ ۵ درم غافث ۵ درم نمک ہندی ۳ درم بادآورد شکاعی ہر ایک ۲ درم انیسون ۳ درم آب کرفس میں جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جاوے — اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہیں بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد ۲ درم ایارج ۸ درم عصارہ غافث ۵ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک ۲ درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد ۲ درم قرص بنا کر استعمال کریں مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی ۱۰ درم زبیب منقیٰ ادرد ۷ درم انیسون مصطگی ہر ایک ۳ درم شکاعی بادآورد غافث ہر ایک ۲ درم تین رطل پانی میں ساڑھے تولہ میں جوش دیں تا کہ ثلث باقی رہ جاوے اور چند روز نہار منہ اوسمیں کہ مریض پیا کرے قرص صفا **جو ہر وقت مرض میں ہوتی اور شدت لرزہ کی** مستعمل ہیں ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی بادآورد ہر ایک سے ۵ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک ۳ درم نمک سیاہ ۳ درم گلقند بلیلہ کابلی ہر ایک ۱۰ درم غاریقون ۵ درم قرص ورد ۲۰ درم تربد ۴ درم ان سب اجزا سے قرص طیار کریں اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے الضاً صبر بلیلہ زرد ریوند مصطگی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ایکدرم زعفران نصف درم گردش پیسکر استعمال کریں اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے الضاً ایارج بلیلہ کابلی نمک ہر واحد سے ۴ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے ڈیڑھ درم افسنتین ۵ درم قرص ورد ۳ درم شکاعی بادآورد ہر ایک سے ۲ درم پیسکر گولیاں طیار کریں مطبوخ جید غافث ۵ درم اصل السوس ناتخواہ ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے ۳ درم گلسرخ ۵ درم جوش دیکر ہر روز میں اوقیہ پلاویں الضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے ۱۰ درم انیسون تخم کرفس ہر واحد ۳ درم شکاعی بادآورد غافث افسنتین ہر واحد ۵ درم قنطوریون ۳ درم جوش دیکر ۷ اوقیہ پہلے ۱۱ تولہ پلانا چاہیے الضاً لکڑی غافث کی عصارہ شکاعی بادآورد افسنتین ہر واحد ۵ درم زبیب ۱۰ عدد بلیلہ زرد ۱۰ عدد اور یہ اجزا واسطے شوربہ بلغم کے خواہ جسمیں صفرا غالب ہو مناسب ہیں

غاریقون اگر تین روز برابر ثلث درم کے اندازہ پر استعمال کیا جاوے طول کو اس مرض کی منع کریگی خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ پلائی جاوے اور تخم اذخر بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بنا کر کہلاتین یا شہد کے ساتھ کہلاتین — اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بنا کے محموم کو دیجاتین تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون بڑھانا چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اسقولوفندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال بڑہ جاتی ہے — اگر لوچ شعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب البان اور حلبہ بڑہایا جاتا ہے اور با انہمہ برعایت شدت تشنگی بہی اسقدر ایسا نہو زیادہ نہین ہے تپ بڑہ جاے — ہو ادویہ مفردہ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہین اگر اونکی اس مرض مین حاجت ہو بعد نضج کے انکا حال یہ ہے کہ حب تربد جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انہین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور اسی قبیل سے ہی حب مصطگی ایارج انکے عصارہ افسنتین ربع درہم شحم حنظل ایک دانگ ایارج فیقرا نصف درم غاریقون نصف درم سکنجبین عنصلی گولی باندہ کر گرم پانی کے ساتھ پلائین — انہین قبیل حب مصطگی اور حب جنکا نسخہ قرابادین مین ذکر کیے گیے اگر کاؤ مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت پلائین — غافث اور افسنتین پرسیاوشان اور بادیان رزو شاہترہ زبیب منقی برادہ ہموزن لیکر بقدر حاجت پلائین اگر بدن متحمل اسہال کا بوجہ ضعف کے نہو ادویہ لطیفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ ان دواؤن کی جو بوقت عدم تحمل مسہل کے مستعمل ہونی چاہیئین جیسا نبیذ صعتر کا ہمراہ شہد کے — جب مرض مین انحطاط ہوجاے تو قبل از طعام کے حمام مین داخل ہونا مریض کا کچھ مضر نہین ہے — غذا ان بیمارونکی ابتداء مین تو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبہی اسمین تہوڑی سی مقدار مری یعنے آب کامہ کی بہی ملا کیجاتی ہے جب نضج ہوجاے آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیتر اور چوزہ ہاے مرغ اور چکور وغیرہ مگر یہ غذا بعد انحطاط مرض کے ضرور ہے کہ غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی — اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزوجت دار ہو تو کرنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین — اور بوارد یعنے وہ غذا کہ بقولات کی جڑ نہین ترش چیزون ڈالکر پختہ کرین مثلا چقندر اور چرے اور سرکہ اور نیز مفصل کو پکا کر کہلاتین یہ بہی غذا نہایت مفید ہے — اور نانخورش جیسے کامخ کبر اور نانخورش سو نیہ کی بادام کی اور اسپغول اور لیمون کی نانخورش بہی عمدہ ہے — جن ترکاریون مین تبرید اور ترطیب ہے اونکے استعمال سے احتراز واجب ہے — غذا کا وقت یہ ہے کہ باری نوبت مین کہی ہوجاے خواہ تپ اوتر جاے اور قبل نوبت کم سے کم چار گہنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے اور چہ گہنٹے پہلے بہت مناسب ہے — سونیکا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنے زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو تاکہ نضج ہو اور بوقت خواب کے ہوا کرے اور تحلیل بوقت بیداری کے — حمام انہین بہت مفید ہے مگر بعد انحطاط کے ضرر نہین کرتا زیادتی قے کا تدارک یہ مناسب ہے کہ ایسے وقت پیدا اور شربت انار سکنجبین جسمین پودینہ شریک ہو اور اسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر اس سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو دانہ انار منقی ایک درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد دو درم لو وینہ ڈیڑہ درم دو رطل پانی یعنے آبکار مین جوش دین اور پودینہ کی گڈیان پٹی ہوئین تاکہ نصف پانی جل جاے — تدارک اسہال مفرط کا بند کرنا اسہال مفرط کا اونکی دوا اور تدبیرات تو پہلے سے معلوم ہوچکی ہین اور کئی بیان ہوچکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہاے مرغ بریان خواہ پختہ کر کہلاے جائین اور بخورات مقویہ دماغ اور ساتھ خوشبو جیسے دماغ معطر ہوجاے اور قوت کو تازگی حاصل ہو — اور اگر تشنج یعنے بہرائی

سونا نہ ہو خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لک مغسول ہر ایک ۵ درم بادام مقشر
زعفران مر دیکو ہی ہر ایک ۲ درم تخم کرفس رازیانہ سنگ فنہ اذخر ہر واحد ۳ درم عصارہ غافث ۱/۲ ۳ درم سنبل الطیب ایارج فیقرا ۱۰ درم
گل سرخ ۱۰ درم بدستور قرص طیار کرکے استعمال کرین — اور کبھی احتیاج ہوتی ہے امروسیا کی جو دوا مرکب ہے اور دوا ئے اسکا
اور دوای لونیہ یعنی بادام تلخ کی قرص ہے کہ اگر تپ مین طول ہوا اور سردی ہی معلوم ہو اوسکے لیے مفید ہے مصطگی سنبل الطیب رازیانہ تخم کرفس
تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ۴ درم قرص طباشیر ۵ درم قرص طیار کرین بمقدار شربت ایک درم سے دو درم تک ہمراہ ...
گلقند کے جوشاندہ رازیانہ یا بقدر دوا ونیم کے سکنجبین کو شہد سے ملا کر ہمیون کرکے استعمال کرنے مین ایسی قوت ہے
جب مرض مین طول ہوا ہو — کبھی جب سردی بدن مین دیر تک رہتی ہے دلک کی حاجت ہوتی ہے اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونون
ہاتھون سے اور دونون رانون کی جڑون سے شروع کرین جب ہاتھون مین گرمی پہیل جاے اور پانون مین بہی اسی طرح حرارت منتشر ہو جاے
اور دونون گرم ہو جائین اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پہر پیٹھ والک کا انتقال کرین جب خوب گرمی پیدا ہو جاے تب مالش اور
دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اوس تک گرمی پہونچے پہر اوس عضو کی مالش ہو کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے
اور ادہان جیدہ سے روغن زیت شیرین جسمین قسط ہو اور روغن بابونہ اور شبت کا تیل جو دوسرے برتن مین پکایا جاے جب دلک اور
ملنے سے فراغت ہو جاے تو اوسے پوچہہ ڈالنا چاہیے تاکہ لزوجت کی پیدا نکرے — کچہ مضائقہ اسمین نہین ہے کہ پہلے خالی
مالش بدن کی کرکے پہر تیل کی مالش کیجاے — معدہ کی حفاظت خصوصیت سے کرنے کی ایک یہ بہی تدبیر ہے کہ اوسکے سینہ کے حصہ کی
مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کرین اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ رازقی یعنی راے بیل کے پہول کا تیل ملین
اور ضماد جو اس باب مین مفید ہین از انجملہ یہ ہے کہ بابونہ اور کسیقدر مصطگی شراب مین پکا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر ضماد کرین
اور اگر سقوط شہوت ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نکرین بلکہ منفخ یعنی وہ شراب انگور جسمین جوش آچکا ہے اور
اوسکے دو ثلث جل گیے ہین اور شکر ملائی گئی ہے اوسمین خرما جو پختہ ہو اور خرمای خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دیکر
ضماد کرین علاج بلغمیہ لازمہ کا جسکو لثقہ کہتے ہین جو علاج اوس بلغمی تپ کا ہے جسکا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی
علاج لثقہ کا بہی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ مین استعمال ملطفات حادہ کا بتدریج ہوتا ہے اور اکر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب عسل قند عسل
کرین خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کرین شاید نافع ہوگا — کبھی
ناخورش شبت یعنی سویا خواہ ناخورش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہون انکی غذا کی تدبیر
ازمان اور دیر پا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور ترشیح کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف نہو جاے اور
اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجاے تو اوسوقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ مین حمی نائبہ
کے واسطے لکہی گئی ویسی یہان بہی کرنی چاہیے — دوا جید انکے واسطے قرص عشر ہے جسمین دس دوائین ہین جسکا نسخہ
قرابادین مین مذکور ہوگا ایضاً یہ دوا بہت اچہی اور مجرب ہے گل سرخ ۶ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد
۴ درم مصطگی ۳ درم کہربا ۳ درم انیسون ۲ درم ایضاً قرص غافث نسخہ اوسکا یہ ہے غافث ۴ درم گل سرخ
۱۰ درم ایضاً غافث ۳ اوقیہ یعنی ساڑہے آٹہہ تولہ گل سرخ نصف رطل یعنی ۲۴ تولہ سنبل الطیب بہی اسی قدر

ملینا شیرہ اوقیہ یعنی ۱۰ تولہ الغرض قرص منتین اور سکنجبین سے یہ منتین اسارون تخم کرفس انیسون مغز بادام مرکی شکاعی بادآورد عصارۂ غافث مصطگی سنبل الطیب ہر ایک ۲ سی ۲ درم علاج انقبالوس اور لیفوریا کا ان دونون تپون کا علاج قریب بعلاج اوس تپ کے ہے جسکا اوپر ہمنے ذکر کیا اور یہ دونون تپین طریق علاج مین قریب قریب ہین ضرور ہے کہ ابتداء علاج کی سکنجبین عسلی اور سکری سے کیجائے اور کبھی ان دونون کے علاج مین رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کے ساتھ پکایا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہے ابتدا اوسکے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزوری مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کی خواہ انکے پانی کو پلاتے پلاتے جب مادہ نضج تک پہونچتے ہین اور قرص ورد کو مصطگی اور حب الصبر کے ساتھ اور ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتے ہین ۔ ان دونون تپون مین معدہ کی رعایت پر توجہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہو جاوے لوبیا اور مولی اور سویا اور فودنج کی پانی سے قے کرانی چاہیے اور مدرات اور مسہلات کے نافع اجزا ان دونو تپون مین ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد تربد شکر ہے بہت زیادہ نفع ان تپون مین اون حقنون سے ہوتا ہے جو بالکل مجرب ہون کہ اونمین [illegible] اور حنظل اور [illegible] وفیق اور سویا اور بابونہ اور خسک سنگ کو کوٹ کر [illegible] ہو ۔ تدبیر لیفوریا کی زیادہ نرمی سے کرنی چاہیے بنسبت انقبالوس کے علاج حمی غشیہ خلطیہ کا اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے [illegible] تدبیر اسکے علاج مین یہ ہے کہ اول منضج مادہ کا اور ملطف سے رفتہ رفتہ قوی دواؤن تک ترقی کرین [illegible] اگر طبیعت خود بخود [illegible] کے ذریعہ سے تنقیہ اوس مادہ کا ہوا ہو اور قریب کی رگون مین ہی کرنا چاہیے اور باقی مادہ جو دور کی رگون مین ہو اوسمین ملطف تدبیر [illegible] کے استعمال کرنا چاہیے ۔ جالینوس نے ایسا گمان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کے بیمارون کی استفراغ مادہ سے عاجز ہوکر سوا دلک اعضاء قوی سے اور کوئی تدبیر نہین کر سکتے اچھا طریقہ اوسکے واسطے دلک کا یہ ہے کہ دونون رانون سے پنڈلیون تک شروع کرکے اوپر سے نیچے تک دلک کرے اور دلک مین ہاتھ سخت اور کپڑے ایسے اختیار کرین کہ جلد کو چھیلنے والے ہون پنڈلیون کی مالش کے بعد دونون ہاتھون کا دلک اسطرح کرین کہ مونڈھے تک شانہ تک مالش کیجاوے حتے کہ جلد سرخ ہو جاوے پھر پشت اور سینہ کی مالش کرین پھر پنڈلیون سے الٹی کرین اور ترتیب اول کو باقی رکھین جتنا زمانہ اس تدبیر کا ممکن ہے اوسکے نصف مقدار مین استعمال دلک [illegible] زمانہ مین اونکی تنویم یعنی سولانے کی تدبیر بشرط امکان کرنی چاہیے ۔ حاصل یہ ہے کہ قانون اونکے علاج کا ملطف تدبیر ہے اور زیادہ تسخین کہ جس سے مادہ مین سختی آجاوے نکرنی چاہیے ۔ ملطفات مین سے ماء العسل ہے خصوصاً تھوڑا سا زوفا تخم کرفس صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز ہے ۔ اگر اسہال بافراط ہو یا ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر وہ بہت نقصان جلاب کے اسہال نہین کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو مقدار اور نافع ہے وہی باقی رہتا ہے ۔ سکنجبین عسلی بھی انکو نفع کرتی ہے ۔ فصل گرما مین خواہ اگر عادت ٹھنڈے پانی پینے کی ہو تو آب سرد انکو ہر دو انکو دینی چاہیے ۔ جاڑون مین ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پین اور گرم پانی پر اقتصار کرین اشربۂ حارہ کا پینا انکے واسطے ہر حال مین افضل ہے مگر بقدر ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہوسکتا ہے ۔ بہت مناسب انکی پیاس کے دفع کرنیکے واسطے سکنجبین عسلی ہے اور شراب انگور ابتداء مرض سے نفع کرتی ہے خصوصاً اگر تپ قوی نہو مگر ایسا کم ہوتا ہے کہ تپ خفیف ہو خصوصاً مشائخ مین کہ ضرور قوی ہوتی ہے اور [illegible] اسکے انگور استعمال شراب کا ضرور ہے ۔ طبیب پر واجب ہے کہ ہمیشہ اس مریض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جس وقت دیکھے کہ نبض مین [illegible] ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فوراً شراب پانی ملی ہوئی مین روٹی بھگو کر کھلا دینی چاہیے اگر ورم احشاء کا مانع نہو اسلئے کہ ورم احشاء یعنی اوجھ کا ورم جب اس تپ مین پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی نہین رہتا اور نہ امید صحت کی ہوسکتی ہے پیری اور

یہ ہے کہ جسوقت ایسا تغیر یعنی ضعف اور سقوط کا نبض مین پیدا ہوا ورم احشا مین ہو اوسوقت کہلانا روٹی کا کچھ مفید نہین ہے ایسی تدبیر سے کہلانے کے وہ لوگ ہر وقت غشی کے بہی محتاج ہوتے ہین کہ بعد کہلانے کے دلک بہی ضرور کرنا چاہیے ۔ رات کو جو غذا کہلا کر سو رہنے کو مناسب ہے وہ مثل آش جو کے ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سواے اسکے کہ خوف سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا ماء العسل مین بہگو کر دیجاے ۔ حمام ان لوگونکو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بہی مضر ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا مین خوف سیلان اخلاط کا پیش پڑے اور قلب اور دماغ کیطرف نفوذ ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا تفتیح اخلاط کو منع کرتی اور اونمین انجماد کر کے سدے پیدا کرتی ہے ۔ اگر اس مرض مین کہ یہ خلط صفراوی ہو اور قے کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی ۔ حاصل یہ ہے کہ قے کرانا اس تپ مین حاجت براری کی زیادہ لائق ہے ۔ علاج حمی بخشیہ دقیقہ رقیقہ کا بیمار کے سینے پر فقط صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اوسکا ہوشیار کرنا تہوڑی تہوڑی غذا دیکر مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار مین بہگو کر یا مین سرد کر کے کہلائین اور اگر خواہش اور بہوک ہو اسکو آب فواکہ تازہ بہی دینی جائز ہین ۔ اگر واسطے ثبات قوت کے چاشنی کی (یعنی نانخورش جو چوزہ ماہی مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سرد رنگا ریون سے بنائی جاتی ہے) اوسکی حاجت ہو اور خصوصاً اسمین دسمبا شریک کر کے اگر کہلائین بہت نفع کرتی ہے تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی اونکی تدبیر اور علاج بلغمی تپ جو مذکور ہو چکا ہے ویسی ہی کچھ فرق نہین ہے

ربع دائرہ کا بیان

اسکا نام طیطراطاوس ہے ۔ اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے ۔ اسباب ربع کے وہی ہین جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور یہ سودا کہ متعفن کردیتی ہین اور اسطرح کی چیزین اوسکے ابواب مین تفصیل مذکور ہو چکی ہین ۔ اور یہ بہی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو تلچھٹ خون ہے اور یہ سودا طبعی ہے اور ایک قسم حراقی او رخاکستر اخلاط ہے اور یہ حراقی بہی ایک تو سودا سے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سودا ہی سوختہ کی خاکستر ہوتی ہے ۔ بعض آدمیون نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سوداے طبعی سے پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ سوداے طبعی متعفن نہین ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہین ہے کہ مانا جاے بلکہ جو رطوبت ہو اوسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جاے گو استعداد تعفن کی کسی مین کم ہے اور کسی مین زیادہ اکثر ربع کی پیدایش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقۃ النوع جنکا مادہ مختلف ہو اور بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط مین عفونت آجاے اور جب سوختہ ہو کر راکہ ہو جائین اور سودا پیدا ہو اور استفراغ اوسکا نہ بالطبیعت کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جاے اور سودا متعفن ہو جاے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بسبب مرض طحال کے جسمین طحال جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جب طحال سے جذب خلط سوداوی کا نہین ہوتا تمام بدن مین منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور ہر گونہ ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہین ہوتی ہے ۔ حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض زیادہ مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادث نہوئی ہو اور نہ بعد حدوث ربع کے طحال مین ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ قبل جو ورم سوداوی اونمین کا سبب ہوتا ہے جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض رہے تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اسلیے کہ خلط یابس اکثر اوس مین ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے ۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ مین غلط نہو سال بہر سے زیادہ نہین رہتی ہے اور شیخ بارہ برس تک بہی خواہ اوس سے کم و بیش رہتی ہے مترجم کہتا ہے

علی گیلانی اس مقام پر مفاخرت کرتے ہیں کہ میں نے ہزاروں بیماروں کا جو مربوع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم میں انھیں صحت
حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہیں کہ شاید اس مفاخرت میں کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہے
اگرچہ بہت ماہران فن کی اوسنے کی ہے اور خاندان اطبا ماہرین سے ہوں یعنے میں بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کرچکا ہوں متحکم
تھا کہ اسنے بخلاف قواعد تدبیر یونانی اپنے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطعی ہندو فن یعنے رو لی دہنی ہوئی مربع کے
پاؤں اجابت پر مریض اثر یونانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت الٹی اور دونوں پاؤنمیں بیدانجیر کی بتی کوب
سپاتا ہے اور مریض بطرف روئی کے دیکھتا رہا سچار روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنؤ میں بعض احباب نے بارہا
امتحاناً چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائی اور شفا ہوئی اور حصول اور تجربہ اکثر اصحاب اسقدر ہم کا حمی ربع اور نافض غب وغیرہ میں
بھی بالیقین ٹھیری ہوئی ہے اور نہایت جلد اسکی ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کبھی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے
سال بھر اور چھ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز میں زوال مرض ہوتا ہے پس میں حمد الہی ہزار زبان سے کرتا ہوں کہ
یہ دوا خاص میری واسطے اور دوسروں کیواسطے کی تھی مگر ترک الاول للآخر حتی حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو بتمامہ استسقا ہوتی ہے یہ بھی
ضرور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل میں تغلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا
بڑھتا ہے علامات مستعادہ کہ حمی ربع پہلے تھوڑی سی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اوسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ
نوبت میں کہ تھوڑی تھوڑی سردی کم ہوجاتی ہے جیسے بلغمی تپ کی سردی کا یہی حال ہے جب ربع میں دورہ ہوا اور بتدریج
کم ہوجاتا ہے تو گرمی زیادہ نہیں ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی چونکہ
بخار سوداوی سے مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر مقدمہ بھڑکتی ہے یعنے دیر تک ٹھیرتی ہے
جیسے ہوتی لکڑی سوکھی کہ اوسمیں اگرچہ آگ دیر میں اثر کرتی ہے مگر دیرپا بھی ہوتی ہے ربع کی حرارت تمام بدن میں نہیں پھیلتی
بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع خلاط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور ثقل یا گرانی بھی پیدا
ہوتی ہے اوسکا سبب غلظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا
ہے کہ گویا ہڈیاں ٹوٹی جاتی ہیں اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بجتے ہیں مگر ایسا لرزہ نہیں جیسا کہ نائبہ غب
میں ہوتا ہے اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سودا کی متعفن سے مظلم
اوٹھتا ہے مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلیے کہ رداءت مادہ کے بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی
ابتدا میں ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی علامات ربع سے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہیں از قسم طولانی حمیات کے
خواہ ضعف طحال اور ورم ہوتا ہے الغرض علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل
اور غذا سے بارد یابس کا استعمال اور ورزش کا تخفیف یعنے تخفیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے
اور کم خشک مکان میں سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزیں ہیں دورہ اس تپ کا چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے یعنے وہ زمانہ
جسمیں تپ شروع ہو کر اوترجاوے اور اڑتالیس گھنٹے زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا
۷۲ گھنٹہ ہوتا ہے اکثر فصل خریف میں جو تپ ایکدن درمیان کر کر آتی ہو جاڑوں میں وہی تپ ربع ہوجاتی ہے اکثر وہ حمیات ۱۴۹

جنکے مادہ مختلف ہوتے ہین اونکے ایسے حمیات ربع پیدا ہوجاتے ہین کہ انتظام مین اونکے خلل ہوتا ہے بسبب اوسکا اختلاف اخلاط باقیہ کے ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے حمیات کے باقی رہ جاتے ہین پہر جسوقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار ہو لیتا ہے تو کسیقدر ہونے پر حال واحد پر ہوجاتا ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے۔ جو ربع بلغم کے احتراق اور سوداء طبعی سے پیدا ہوتی ہے اوسکے دورے طولانی ہوتے ہین اور اکثر یہ ربع بعد ہوا طبہ بلغیہ کے پیدا ہوتی ہے اور عرق بہت کم نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض مین کم ہوتی ہے۔ اکثر تو یہی ہے کہ یہ ربع بعد حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور یہ ربع خون کے احتراق سے پیدا ہو اوس سے پیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہین کہ منہ مین حلاوت اور اشتہار طعام کم اور تشنگی زیادہ ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہین اور ربع پر متقدم ہوتی ہے اور سختہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کی اور سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع بہی اسی پر دلیل ہوتی ہین کہ انتقال تپ دموی کا ربع کیطرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع ہوتی ہے۔ جو ربع احتراق صفرا سے ہوا کرتی ہین اونمین بعض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا تن کو سوئیان چبہوتی ہین اور پیاس بہت لگتی ہے پسینا بہی خوب نکلتا ہے اور بعض اوقات پیاس مین التہاب یعنی تحرک پیدا ہوتی ہے سختہ بدن اور سن اور فصل بہی اسپر دلالت کرتی ہین اور کبہی اوہر تپ صفراوی سے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوئی ہے۔ نبض اس ربع مین اکثر بصلابت ہوتی ہے بسبب یبوست خلط کے اسلیے کہ یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کیطرف اسی سبب سے نبض کا باطل ہوجاتا ہے جیسے نبض مشایخ کی پیرانہ سالی مین ہوتی ہے اور کیفیات مین نبض مستوی ہوتی ہے جبتک خلط سوداوی مین حرکت نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو نبض مین اختلاف زائد پیدا ہوجاتا ہے اسلیے کہ فضول مین غلظت ہے اور تفاوت اس نبض کا ہر وقت فطرت کی بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض مین انبساط بغیر سرعت ہی اور انقباض جسمین سرعت زیادہ ہو بر خلاف غب کی پیدا ہوتا ہے نبض ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر مین محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہونے مین بلغمی کی مثل ہوتی ہے اور ابتداء نوبت مین اوسکا بطو زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلافات مین کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتداء نوبت کی عظیم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہین۔ بول ربع مین جمیع اوقات مین عدم نضج پر مشابہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے وقت جید ہوجاتا ہے مگر اوسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہین اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ ربع مین نضج پیدا ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ مین نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتدا مین سپید بالکل بیسفیدی اور خام ہوتا ہے کہ اوسمین ہضم جید نہین ہوتا اور بعد ابتدا کے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت بول سیاہ ہوجاتا ہے اور پسینا ربع مین بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہان اگر سوداوی صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بہی زیادہ ہوتی ہے **علاج** اس مرض مین پہلے یہ دیکہنا چاہیے کہ یہ ربع سوداے دموی سے ہے یا سوداے بلغمی سے یا سوداے صفراوی سے یا سوداے سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹہرے اوسکے مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہین کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کی بعض احکام علاج مین شریک ہین اسلیے کہ جمیع اقسام کی ابتدا مین لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کرین آیا خون مین غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداے دموی سے پیدا ہوئی ہو

کہ اوس وقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور رداءت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت کی لیجاوے تو دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کی ضد یعنی خون جو نکلتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو برودت اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی طرف خارج کے ہو کر اچھے اخلاط کو بھی فاسد کر دیتی ہے ۔ ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام ربع میں ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادۂ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہوجاوے نکرنا چاہیے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کرینگے ۔ اور استفراغ سہل بھی ایک دن بعد نوبت کو کرنا چاہیے ۔ اور ادویہ قوی اول مرض میں نکرنا چاہیے ۔ استعمال مرخیات کا یعنی جو دوائیں مزاج کو مائل برطوبت کریں واجب ہے اور اگر شربت یا دوائیں مرخی بوجہ ضعف معدہ کے مناسب نہوں اونکی عوض اسی فایدہ کے حقنے استعمال کرنی چاہییں لیکن حقنہ کی دوائیں قوی نہوں قوی دواؤں کا حقنہ بوقت نضج کے البتہ جائز ہے اگر طبیب براہ تہور یعنی جرأت جاہلانہ ابتدا میں سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنوں سے کرکے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر ہوجاتی ہے لیکن جو اسقدر ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی ہی تدبیری سے قیاس دائمی نہ کرنا چاہیے ۔ بروز نوبت کے کہانے سے منع کرنا چاہیے اور فاقے کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے قطعاً باز رکہنا چاہیے ہر روز گوشت تیہو خواہ چوزۂ مرغ کا ابتدا میں تین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچویں دن سے فقط چوزۂ مرغ دینا چاہیے کہ اسوقت یہی بہتر ہے ۔ سوا روز نوبت کے ہر روز گلقند گرم پانی میں [illegible] پلانا چاہیے یا تین درہم گلقند دس درہم سکنجبین میں ملا کر استعمال کریں ۔ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر سودا صفراوی ہو تو ابتدا میں ایسی چیز کا استعمال جو طبیعت میں اطلاق صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً ہلیلہ زرد اور بنفشہ وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو تو ایسی چیز کا استعمال واجب ہے کہ جس سے کسیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً [illegible] تھوڑا سا اسکے ساتھ شریک کریں اور اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا میں جس میں کسیقدر بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ماء الجبن میں جس قوت کی دوا ملا کر استعمال کریں اچھی طرح اوس قوت کو اوٹھالیتا ہے اور بیشتر شیر ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو [illegible] کافی ہوتا ہے اور گلقند اور اوسکا عصارہ یعنی پانی جو خوب پکا کر نکالا جاوے قائم مقام ماء الجبن کی ہے خصوصاً اگر معدہ میں ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اسیطرح اگر اخلاط بارد ہوں یعنی سودا بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال متعین ہے ۔ اور قے کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد طعام کے بھی مناسب ہے [illegible] بروز نوبت کہ قبل از نوبت [illegible] اگر سودا بلغمی [illegible] اور قے کا نفع فقط اتنا [illegible] بلکہ [illegible] استفراغ فضول کا ایسی چیز سے کرایا جاوے جس میں [illegible] زیادہ [illegible] خشکی پیدا ہو اور [illegible] کا استعمال کریں جو ضعف پیدا کرے اسلیے کہ اوس سے اگر ابتدا میں اسہال ہوگا [illegible] زیادہ نکل جاویگا [illegible] ابتدا میں تدبیر لطیف ہی کافی ہے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا [illegible] اگر [illegible] خواہ [illegible] شروع ہو پہلے آب [illegible] سکنجبین کے واسطے [illegible] میں [illegible] سے اخراج [illegible] فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہیے اور اس فصل کی [illegible] زائل ہوجاتی ہے [illegible] آب [illegible] سکنجبین کا بعد نوبت اول کے دوسری نوبت میں تین یا چار [illegible] کرنا چاہیے [illegible] کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ قے اور اسہال اس فصل میں دشوار ہے [illegible] کا استعمال اسیطرح درست نہیں [illegible] ضرور ہے کہ [illegible] چیزیں جو باسانی ہضم ہو سکیں [illegible] اس مرض میں کبھی [illegible] اسلیے [illegible] رطوبت سودا کی

کی یبوست کی ضد ہے اسلیے واجب ہے جس وقت حمیٰ کا خوف نضج میں ہو ایسی چیزوں کا استعمال کیا جاوے اور وہ مقدار جس میں خوف نضج کی مضرت کا نہیں ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز ترکیب کرکے جو حار رطب ہو دیجاوے کہ اون چیزوں کی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت میں کمی نکرے ایسی چیزیں وہی ہیں جنمیں حرارت اعتدال کے ساتھ ہو ۔ ہر خشک چیزوں سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے خلط سوداوی بھی پیدا ہوتی ہے اور نضج میں خامی بھی واقع ہوتی ہے ۔ سرد چیزیں جو اس مرض میں موافق ہیں جیسے کاسنی کاہو خرفہ شفتالو کبھی ایسی چیزوں سے اجتناب یا بوجہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو میں ہے اور میٹھی خربوزے میں نہیں ہے بلکہ بخوف اور اسکی جہت سے خون میں غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزے میں ہے یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اوس شئے میں ایک ایسا بھی جزو ہے جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو میں ہے الغرض ہر چیز کے استعمال میں ان قباحتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے ۔ گرم غذا جس میں گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصا جس وقت اوسکی گرمی کی تعدیل کیجاوے اور بادی کی نضج میں اس غذا سے کچھ اعانت نہ چاہی جاوے اور ہر دو غذا ملائی جاوے جیسے چقندر کو کاسنی میں ملاکر کھلائیں ۔ شروع تپ میں ایسی چیزوں کا کھانا جنمیں شوریت اور تیزی اور تقطیع ہو کچھ مضر نہیں بشرطیکہ حرارت کو بڑھا نہ دے اور آخر مرض میں چونکہ حرارت نرم ہو جاتی ہے ایسی چیزوں کا استعمال ضرور ہے ۔ قرص بنفشہ ابتدا سے انتہا تک نافع ہے منجملہ اون چیزوں کے جو اس مرض میں نافع ہیں گرم پانی بہت پینا خواہ میٹھے پانی میں بیٹھنا قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برابر نہ ہو اور حرارت ہیجان میں نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا ۔ کل سوداوی تپوں میں احتیاج ترطیب کی ہے بعد اوسکے تبرید اور تسخین محتاج الیہ میں انحلال سے ہے اور مفتحات کیطرف اسواسطے حاجت ہے کہ انمیں تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف کے محتاج الیہ مفتحات نہیں ہیں ۔ سدہ کی بھی حاجت ایسے مفتحات کی ہے جو معتدل ہوں اور حرارت اونکی قوت اور لطافت کی رسائی موجب تقطیع ہو حال کی ضد ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ان میں سے کسی میں ورم یا سختی پیدا نہو جاوے ۔ کبھی قے سے تنقیہ کرنے میں آب شبت خواہ تخم شبت کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملاکر استعمال کریں اور کبھی قے کرانے میں پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رائی وغیرہ بطور استعانت کھلاتے ہیں اور کبھی بعد ان چیزوں کے کھلانے کے بہت سا پانی پلا کر سکنجبین پلاتے ہیں اور قے کراتے ہیں منجملہ اون چیزوں کے جو بروز نوبت کھلا کے قے کرائیں تا ابتداے نوبت برد اور لرزہ اور تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لہسن اور شہد کھلا کے سکنجبین عسلی پلائیں اور پیٹ بھر کے کھانا کھلائیں پھر گرم پانی سے قے کرائیں جب نوبت کا زمانہ گذر جاوے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا چاہیے اور صبح کو حمام کرانا چاہیے ۔ قے کرانے کے واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگرچہ قے نہ آئے ۔ قبل از نوبت کے قے کرانا بغرض ہلاکی تپ کی نوبت میں خفت پیدا کرتا ہے اور اوس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے ۔ ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائیں اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جب تک نوبت تمام نہو جاوے کچھ کھانا نہ اور نوبت کی دوسرے روز حمام میں داخل ہوں اگر اوسے میں نضج آچکا ہو تو بسم مستعار حمام کریں ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر ڈالیں جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو گو اسقدر پانی گرم نہو جو خلط میں ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جسمیں حمام نے رقت پیدا کر رکھی ہے علاوہ بریں مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے ۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف

ایسی دوائیں جیسے منقیہ خون کا ہو اور انکے ساتھ عرق بادیان اور بسفائج شاہترہ ہلیلہ کابلی انمین داخل ہو۔ یہ قسم ربع کی علاج کو جلد قبول کرتی ہے۔ اگر سوداے صفراوی ہو تبرید اور ترطیب مین بذریعہ دوا اور غذا اسکے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل پانیمین ٹہلانا اور ایسے ہی پانی سے نہلانا واجب ہے اور تلئین طبیعت کی ایسی دوا سے جیسے بنفشہ اور ماء الجبن سے ہوتی ہے جسمین تھوڑی سی بسفائج اور سکنجبین افتیمونی شربت ورد آب لبلاب الماس ملا ہو ابتدا مین کرنی چاہیئین لیکن اسہال بتدریج بعد میں دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج مادہ کا سوداے صفراوی مین بعد میں دن کے ہوتا ہے بعد استعمال اس تلئین خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے تلطیف اور تقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو ضمادات اور ان سے اور ایسا طلا جسکی قوت حرارت کی بابونہ اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ نہو کرنی چاہیے۔ زیادہ فاقہ کرنا تاکہ ہر روز نوبت ہی اس بیمار کیواسطے مناسب نہین ہے اگرچہ ہر روز نوبت تھوڑی سی غذا سے فربہ ہو کیون نہ اقتصار کیا جاے تنقیہ کرنے والی دوائین جو اس قسم مین نافع ہین انمین ایک جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون سنا سکنجبین جسمین بنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دواؤن جوشاندہ طیار کر کے پلائین۔ کبھی ایسے بیمار کو حلتیت لینے ہینگ بھی پانی مین گھولکر نہار منہ پلاتے ہین اگر تشنگی پیدا ہو تو قے کرین۔ اگر سوداے بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور رازیانہ وغیرہ سے کر کے استعمال کرینگے اور اگر تلئین کی حاجت ہو اس دوا مین پہلے تھوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفائج شریک کرینگے اور رفتہ رفتہ غاریقون تک قوت اجزاے مسہل کے بڑہا دینگے اور سکنجبین بزوری جوشاندہ سے بیچ اسکے ذریعہ سے قے کرائین گے خواہ مثل سکنجبین کے اور دوا سے تاکہ نضج شروع ہو جاے اور معدہ کی مناسب اور ضماد قوی تر دواؤن سے بہ نسبت سوداے صفراوی کرینگے یہانتک کہ خردل خشک اور انجیر خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح اگر معدہ کی اور مادہ سے بھر جاتے روغن قسط تک کرینگے کبھی قے کرانے مین سکنجبین کے ساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملالی جاتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید پیاز مین داخل کر کے پلاتے ہین خواہ رات کو خربق مولی مین رکھکے صبح کو خربق نکالکے مولی کھاتے ہین خواہ خربق کو مولی مین بحال خود چھوڑ کر استعمال کراتے ہین اگر خوف ضعف قوت کا نہو۔ اگر سوداے سودا دق بلغم خالص اور خون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا مین اگر طبیعت بستہ ہو آب لبلاب اور قند سے مناسب ہو اور یہ بھی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند سکری کا استعمال کیا جاے اور آخر مین اس تپ کے استفراغ ایسے جوشاندہ سے کرنا چاہیے جسمین ہلیلہ زرد و ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب افضل ہو مرض مین نضج پیدا ہوا ہو اسوقت بھی فصد کا عمدہ موقع ہے رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کہا ہے کہ نضج کے بعد قے خواہ بقوت یا بہ نرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضاے وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے۔ اور استفراغ مادے کا مشروب دواؤن سے اور قوی حقنون سے کرانا چاہیے۔ جو دوائین ایسے وقت قابل استعمال کے ہین وہ یہ ہین افتیمون بسفائج غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ پنجنگشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ربع صفراوی مین سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہین اور اسی پر قناعت کرتے ہین بعد اس استفراغ کے مدرات کا استعمال کرتے ہین اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سوداوی مین تریاق اور مثرودیطوس اور دواء حلتیت اور دواء کبریت پلاتے ہین اور مرچ سیاہ تنہا پانیمین پیس کے پلانی چاہیے اور دوا کا استعمال ہر روز درست نہین ہے بلکہ تین دن مین ایکدن دیتے ہین۔ اور اول مین اس تپ کا اور قبل استفراغ کے کچھ ایسا تدابیر کرین کہ انمین فاصلہ بعید ہو پہنچے

کبھی کبھی استعمال کریں اسی طرح جیسے معجون فلافلی اور مثل اسکے تیز جوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤں کے دینے میں قبل نضج کے جلدی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ میں دیے جائیں ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور بیشتر اور قسم کے امراض پیدا کریگی خصوصاً جاڑون کی فصل میں اور آخر میں مرض کی اگر فصد واجب ہو تو میں اوسمیں جسارت کرتا ہون — جالینوس کہتا ہے میں نے ایک خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ اونکو ابتدا نضج کے مسہل پلایا ہے اور اسکے بعد عصارہ افسنتین اور اسکے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے — میں کہتا ہون کہ فقط حلتیت اور فلفل تنہا بہت نافع ہیں اگر نضج ظاہر ہو گیا ہے اور مرض منتہی کو پہونچ جائے خصوصاً و نیز جسکا پسینا بہا ہو ایک طور خاص سے مچھلی کو طلا کرتی ہیں اور نان خورش کر اور رائی اور مرچ کی بھی اوسکو کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اوسمیں قوت تلطیف کی زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام تدبیر کنا رشتی کے دوا حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر تپ میں تیزی نہو اور مادہ سوداوی صفراوی یا سوختہ بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک ۵ درم اسقولوقندریون لک ریوند چینی ہر ایک ۱۰ درم تخم حماض تخم خشخاش خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر حب البلسان تخم رازیانہ ہر ایک سے ۴ درم آب کرفس میں قرص بنا کر لیں اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلائیں یہ دوا بھی جو گذشتہ سے نافع ہے — جب نضج اچھی طرح سے مادہ میں آ جائے اوسوقت قرص ۲۷ درم سنبل الطیب تیرہ درم فطراسالیون ۱۵ درم انیسون ۱۰ درم مازریون قسط ققاح اذخر پانچ پانچ درم شراب کہنہ خواہ شیرہ سکنجبین ڈالکر معجون بنائیں مقدار شربت اس معجون کی ۲ درم — کبھی آخر میں اس تپ کے بسبب مریض کے تنقیہ ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اذیت کم ہو پہنچے اور کثرت حرارت میں تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جائے یہ دوا پلاتے ہیں بزر البنج سپید ایک قیراط حلتیت قریب ثلث باقلی کے — ازین قبیل یہ بھی دوا ہے خوتنج بستانی ۴ مثقال تخم اوتنگن ۲ مثقال افیون ایک مثقال چھوٹی چھوٹی قرص بنا کر سایہ میں خشک کریں مقدار شربت اس دوا کی ایک درم — یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب بستانی یا نہری ثوم بری یعنی لہسن اور آس تازہ ہموزن پہلے پانی میں بھگوئیں اور اسکے بعد جوش دیں اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کرکے بقدر ایک اوقیہ کے پلائیں ایضاً تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک سے ۵ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے ۲ درم نانخواہ ۳ درم شکاعی ۳ درم زبیب ۱۰ دانہ تین رطل پانی میں پکائیں جب ایک رطل پانی رہ جائے تب پلائیں — یہ بھی دوا اونکے واسطے بہتر ہے نانخواہ سنبل الطیب فودنج ہر ایک سے ۱ درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک ۲ درم حلتیت ۵ درم زنجبیل ۴ درم سلیخہ ۳ درم بقدر کفایت کے شہد ڈالکر معجون بنائیں آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائیں مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم ایضاً یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم اسقولوقندریون طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک ریوند چینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چنبہ چنبہ درم آب کرفس میں قرص بنائیں ایضاً ربع بلغمی کے واسطے مر ۵ درم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ۴ درم جندبیدستر ۳ درم انیسون ۲۰ درم تخم کرفس کرویا یعنی زیرہ رومی چار چار درم حماما پوست سلیخہ ہر ایک ۲ درم سیسالیوس اذخر دخون معجون ہر ایک سے ۲ درم — اگر لرزہ میں شدت ہو جائے تو شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تو بہت اس دوا کی جو دوائیں اوپر مذکور ہو چکیں ہیں اونسے بسبب وقت کرنی چاہیے — نتیجہ اوس نطول سے جسمیں شبت و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کرسی سے پاؤں سے اور راسخونت کو جمع کر دیتا ہے **بیان اول نسخہ جات مسہل کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے**

ہلیلہ کابلی ۲ درم افتیمون افسنتین ہر ایک ۵ درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد ۴ درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک ۲ درم اس کا جوشاندہ بناتین بنرمی اسہال کرتا ہے۔ یا کشمش ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک ۸ درم شاہترہ ۶ درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد ۲ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد ۵ درم ۵ رطل پانی میں جوش دیں جب ایک رطل باقی رہجاے استعمال کریں حسب خفیف۔ اگر پانچ دن میں ایک مرتبہ **استعمال کیاجای نافع ہوگا اور مجرب ہے** افتیمون تربد ہر ایک ۱۰ درم کرویا انیسون ہر ایک ۶ درم نانخواہ ۱۶ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد ۳ درم بسفایج ۴ درم غاریقون سپید ۸ درم نمک ہندی ۵ درم ایارج فیقرا ۱۱ درم پودینہ کے پانی میں گولی بناتین مقدار شربت ۱/۲ ۱ درم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کریگی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک ۸ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۳ درم نمک نفطی قند یا نبات ۵ درم ایارج ہر ایک ۱ درم مقدار شربت ۱/۲ ۲ درم۔ اگر تپ کے ساتھ طحال میں درد ہو یہ دوا نفع کریگی اور بنرمی اسہال کریگی سقولوقندریون ۵ درم غاریقون ۲ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک ۸ درم شکاعی بادآورد کمافیطوس یعنی کلرونده عصارہ غافث ہر ایک ۷ درم ثمرۃ الطرفا یعنی جھاؤ کا پہل بیخ کبر ہر ایک ۵ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۳ درم خواہ اس سے معجون بناتین یا گولی تیار کرین۔ **تغذیہ اصحاب ربع کا** اصول یہی ہے کہ انکی تدبیر میں ہفتہ اول سے تین ہفتے تک کسیقدر تلطیف کیجاے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح ہو کہ گوشت اور زہومات یعنی اون چیزون سے جنمین لسائیدار اور بدبوئی ہے بالکل پرہیز کرایا جاے اسلیے کہ یہ تدبیر انکے مادہ کو کم کردے گی اور اونمین خفت پیدا کرے گی اور انکی مدت مرض میں کمی ہو جائیگی۔ بعد تین ہفتون کے البتہ قوت کی زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سمک رضراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہ ہای مرغ اور تیہو وغیرہ کے کہلائین۔ جب ایسی غذا تین ہفتہ تک بجای اور بیع اون تین ہفتون کے جسمین تدبیر لطیف ہوچکی ہے اب ۶ ہفتہ گذرجائین اور مرض میں نقصان پیدا نہو پہر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزین کہلانی چاہئین جو زیادہ قوی ہون مثلا گوشت مرغ جوان اور بزیکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو۔ **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے** کہ مربوع کی غذا مین شرط یہ ہے کہ اوسمین چند خصلتین جمع ہون۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نکرے بلکہ محلل ہو اوس نفخ کے جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ غلیظ نہو بلکہ بلطافت غلیظ کی ہو۔ تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ تنگی طبیعت کی صورت نہو یا پروائی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو محمود اور صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمین حرارت اور رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکہ غذا دیجاتی ہے اور کتنے گہنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر بعد نوبت دیسکتے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہوچکا کہ کس وقت نوبت خواہ قریب یا دسوقت کو دیجاتی ہے اگر غلبہ ضعف کا خوف نہو۔ پہر یہی صواب یہی ہے کہ تپ حالت گرسنگی مین آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کیطرف سواے مادہ مرض کے نہوجاے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح میں مشغول رہے۔ شراب صاف رقیق اس مرض مین نافع ہے **علاج ربع لازمہ کا** حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کرچکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزین اسمین بالتخصیص ایسی ہوتی ہین کہ اوسمین نہین ہوتی۔ اونمین سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ مین اگر اودیہ مسہلہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلیے کہ تپ لازم ہے اسطقسات واجب ہی کہ اسکے علاج مین سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین بزوری اور بیار الاصول جبکا مزاج معتدل ہو اور افشرہ سرد جو شہد سے شیرین کیے جائین۔ از جملہ خصائص یہی ہے کہ فصد اس مرض مین واجب تر ہے اسلیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے۔ از انجملہ یہی ہے کہ اسمین اجازت

گذشت کی نسبت ربع مفردہ سے کمتر ہے — حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوادہی کہتے ہین یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہین جو ہم جنس مادہ ربع کی سوداویت نہین ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سوداے بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہین — سدس اور سبع اور انکی علاوہ تسع وغیرہ انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل انکے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی تپ ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس ہی جو بخوبی متمیز ہو اور بقوت دورہ کہے نظر سے نہین گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور پوشیدہ ہوگی — جالینوس نے توجیہ قول بقراط مین لکھا ہے کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جاے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب حدوث وقتہا سوء تدبیر جو کھانے اور پینے کی امور مین واقع ہو ٹہرے گی اسطرح کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور اوسی طور پر چند روز کرتا رہے اولا تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے اور وقت اوسکا ایسا ہی ٹھہراے اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع کے ہو اور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور اصلاح کرے تو پھر ایسے تپ اس قسم کی عارض نہوتی — پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دورات اونہین تدبیرات کی ہین کچھ ایسے مواد نہین ہین جنکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد جالینوس نے یہی کہا ہے کہ ایسی حمیات کو امتحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کی رعایت کیجاے تاکہ غلط واقع نہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات مین کیا جاے جو مستلزم دورہ حمیات کے ہوتے ہین — علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہے اور گویا اوسکی راے مین اگر ایسے حمیات کا وجود ہے تو اوسکا سبب خواہ اصل اور موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلا سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بہ تحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوا — اور پھر چونکہ محال ہے کہ ایسے حمیات کا نوائب متعذر رہنا بوجہ مادہ کے نہ ہو اور بدیہی نہین ہے اور بخوبی واضح نہین ہوا ہے تاکہ احتیاج اوس تاویل کی ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے — مستر تم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین چوتھے دن ہوتا ہے اگر پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کونسا استحالہ اور تعذر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجوہ کو ترک کرکے تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجاے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اوسکی نزدیک وجود اوس سے صاف یہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے — مختصر وہ باتین جو بقراط نے ان حمیات کے بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہین ہوتی — اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور یہی حال ہوتی ہے — یہ بھی بقراط کہتا ہے کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی ہے اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ بعد سل کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول بنسبت حمی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکہا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی تپ نہین دیکھی — شیخ بنسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو جوارد حمیات کہتا ہے اوسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اوسکی مراد دق ہے یعنے لازم کو ذکر کیا ہے اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول مین موضوع قضیہ مہملہ کی ہے کہ اس الف لام سے استغراق اور عموم نہین مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم مین جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہوگا گویا بقراط نے اس طرح کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جوارد حمیات سے ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے ہوتی ہے یہ ہین کہ حمیات مین جسوقت طول ہو جاتا ہے اور اذیت بڑہ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اشتعال

ان تپوں کا اعضای رئیسہ تک ہوتا ہے اور منجر بدق ہو جاتی ہیں اور ایسے حمیات کی شان سے یہ بات ہے کہ اخیر میں ایک اسلوب پر ٹھہر جاتی ہیں اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا ہو اسکو ہمنے ربع کی بحث میں بیان بھی کر دیا گویا ان حمیات کا ربع کیطرف منتقل ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ اخلاط اور رطوبات میں کثرت ہو لیکن اگر ذوبان زیادہ ہو جاوے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر ہو چکے ہوں اور ردائت اخلاط کی قدر سے جسمیں غلظت نہ باقی رہجاوے اوسوقت ربع کا ہونا ضرور نہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی لازم سے زیادہ لطیف اور دیر میں نہونی چاہیے اور جس مادہ کو ربع کیطرف انتقال کرنا چاہیے تہا اوس سے خمس پیدا ہو جائیگی اور ایسے ہی وقت میں لائق حال بدن کی یہ ہے کہ اوسمیں استعداد ایسی اشتعال کی ہو جاوے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہہ حمی خمس کے قبل از دق ہونیکی بیان ہوئی — پھر چونکہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کچھ دوروں میں ہے کہ اواخر دق میں اخلاط موجودہ بدن میں تھوڑی زیادہ میں عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کریگی جو حمی دقیہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف و لاغر ہو چکا ہے ازانجا اس تپ عفنہ کے پیدا ہونے سے ردائت اور زیادہ بڑہیگی اسلیے کہ یہ تپ خلطی علامت اس بات کی ہوگی کہ احتراق اوس خلط میں بھی پیدا ہو گیا جس میں سے مقدار قلیل باقی تہی اور اسی جہت سے حرافت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہی ایک وجہہ اس کی زیادتی ردائت کی ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہونی اور دوچند ہونے کی سبب ہوگی — ضرور نہیں ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی کو یا کسی بلد میں نہو تو ان امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جاوے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ اگر حمی خمس کا وجود مانا جاوے تو اوسکے واسطے ایک پانچواں مادہ علاوہ اخلاط چہار گانہ کی تجویز کیا جاوے اسلیے کہ اخلاط سوداوی کا دورہ جو ربع میں ہوتا ہے اوسکی یہ وجہہ نہیں ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اوسکی وجہہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے بہ نسبت قلت اور غلظت کے اسکے زمانہ میں اتنی مدت کہنچتی ہے اور کبہی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض ابدان میں سوداوی خلط بہ نسبت مقدار بدن بہت کے کم ہو کر اوسمیں عفونت پانچویں خواہ ساتویں خواہ نویں دن عارض ہو — کسی معترض کو یہ منصب نہیں ہے کہ ہمارے اس قول پر یہ احتمال پیدا کر کے باطل کرے اور کبہی کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر اوسمیں کمی اور غلظت زیادہ ہو اور اسکی جہت سے ایک اور نوبت مثل تخسب کی پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہوں — اسلیے ہم جواب دیتے ہیں کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے کہ ہر کوئی مدعی ایسا ہی جو اپنے دعوی کی نقیض سے براہ تجویز لازم نہو مگر یہ تجویز اور فرض محض اوس چیز کی جسکا وقوع کبہی دیکھا نگیا ہو اور نہ سنا گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اوسکا مشاہدہ کیا ہو کافی ابطال مدعی میں نہیں ہو سکتی اور نہ یہ تجویز مدعی اور اوس تجویز کے ہو سکتی ہے جسکا مشاہدہ مثل بقراط بانی فن نے کیا ہے — مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اوسنے حمی سبع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ خود میں نے چند بار کیا ہے اور اوسکے معالجہ میں مجھ کو باضطرار اسباب کا قائل ہونا نہیں پڑا کہ اس تپ کا مادہ سودا کے سوای اور خلط بھی

علاج اصناف ان حمیات کا حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہے اور اسکے علاج میں حاجت فاقہ اور تلطیف تدبیر کی زیادہ ہے — اور غذا ایسی جس سے مادہ غلیظ منحل ہو جاوے اور نضج پاوے یہی پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہے کہ قوت میں زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونوں میں عناد ہے اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونوں کا اجتماع ہو جاوے — چونکہ حمیات ایسی نہیں ہیں کہ انکی جہت سے قوت میں زیادہ ضعف پیدا ہو اسلیے ہم بلا خوف تلطیف تدبیر کرتے ہیں اور ایک مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہیں اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہیں ایسی غذا دیکر کرتے ہیں جو غذائے

جید رکھتی ہو اور سریع الہضم ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی نکرے اور نہ مادہ میں زیادتی پیدا کرے ب نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ خرفہ اور تخم تربز جسمیں خیارین داخل ہو اور جو ناقی اور شہد سے کہ جسکو قے کرائیں اور استفراغ سہول میں ایارج کا استعمال کرائیں اور اسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے - ہر وقت اس استفراغ کے تفریح بذریعہ ادویہ کی تمام کرم میں نفع کرتی ہے مگر ایسے حمام کا استعمال نکیا جاوے نہ اور مرطبات کا استعمال ہو حمی دق کا علاج اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ اعضا بدنی میں تین قسم کی رطوبتیں ہیں اونمیں سے بعض رطوبتیں ایسی ہیں جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہیں اور انکا اونہیں کا نام ہے - ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہیں جو رگوں میں مخزون رہتی ہیں - اونمیں سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضا اصلیہ میں پراگندہ ہے مثل شبنم کے اور یہ دونوں قسمیں یعنی جو عروق میں مخزون ہے اور جو اعضا میں پراگندہ ہے اور انکی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے تمہی عفونت کا مادہ ہے جیسے ابتدا میں حمیات کے بیان ہوچکا اسواسطے کہ کل غذا جسقدر بدن میں حاصل ہوتی ہے صرف نہیں ہوجاتی بلکہ اوسمیں سے ایک حصہ تغذیہ اعضا میں صرف کرنیکو واسطے باقی رہتا ہے ۲ بعض رطوبتیں ایسی ہیں جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوگیا ہے یہ وہ رطوبتیں ہیں جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہیں یعنے اوس مقام تک پہنچ جاتے ہیں اور اوس عضو کے پہنچ جاتے ہیں جسکی جزو متحلل کا بدل نہیں گی اور اوسکو قائم مقام ہونگی اور یہ رطوبات اوس عضو میں باقی پیدا کرکے اوسکے مشابہ ہونگے اگر زمانہ انکے سیلان کا قریب ہے اور ابھی پیوستہ نہیں ہوئیں ۳ اونمیں سے کچھ رطوبتیں ایسی ہیں جنکے ذریعہ سے اعضا متشابہ الاجزا اول خلقت سے اپنی اجزا میں اتصال بہم پہنچاتے ہیں اگر یہ رطوبت باقی نرہی تو اون اجزا میں تفرق ہوجاکر اور تفتت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور تترب یعنے خاکستر ہوجانے کی کیفیت پیدا ہوجاوے مثال رطوبت اولی کی یعنے اوس رطوبت کی جو مثل شبنم کے پہلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو ظرف میں بھرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر میں شراح قانون اختلاف کرتے ہیں ہمنے لحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کرکے ترجمہ کیا ہے - شیخ نے مثال رطوبت ثانی کی یعنے وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو - اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزا بتی کے آپسمیں متصل ہیں جس سے بتی بنائی گئی ہے - جسوقت اعضا اصلی جو منی سے پیدا ہوتے ہیں خصوصا قلب میں اشتعال اول پیدا ہوتا ہے سو وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات میں اسکا بیان ہوچکا ہے حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہیں کہتی بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہیں ہوتی گو منجر بدق ہوجاتی ہے اشتعال اول جو قلب میں پیدا ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصا قلب سے اوس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کے تیل کو جذب کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا کہلاتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی میں اسکو افطیقوس کہتے ہیں اسلئے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہیں ہے - جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کرکے دوسرے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنے جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کو فنا کرنے میں مشغول ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسکو بتی نے پی لیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی میں ذابلیس کہتے ہیں اوس سبب سے کہ واسطے استعداد ہونے اور قریب زمانے اسکی انتہا اور وسطا ہے

انتہا کے پیدا ہوتے ہیں پھر جو شخص انتہاے ذبول کو پہونچ جاے جان بر نہیں ہوتا اور کمتر اس زمانہ میں قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے کہ مشیت الٰہی سے غالب ہے شخص جو حالت اس درجہ کو پہونچ کر اوسکا گوشت باریک اور کم ہو جاے کیونکہ سبب دوسری رطوبت فنا ہو چکی ہے اور سبب تیسرے قسم کی رطوبت میں اشتعال پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا میں اتصال پیدا کرتی ہے جلا ڈالی پس تیسرا درجہ دق کا ہے اوسکو منفت اور مشفت کہتے ہیں اور یونانی میں تجیسپوس اسکا نام ہے۔ دق ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہیں ہوتی اور نہ نوبت کا اوقات مقرر ہیں۔ ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تلف حمی دقیہ کا یا اون رطوبات سے ہوتا ہے جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہو یا اوسکا اشتعال مثل گوشت وغیرہ سے متعلق ہو یا اعضاء اصلی جو سخت ہوں مثل ہڈی اور پٹھے کے اون سے متعلق ہو اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جائیں کہ تعلق دق کا اسطرح پر ہے کہ فنا اونکو لاحق کرتی ہے جو رطوبت اونکے متعلق یعنی عضو خاص میں موجود ہے پس ہماری تفسیر اور اس قول میں کچھ فرق نہوگا اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی دق اون رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہے اوسوقت یہ قول صحیح نہوگا یعنی بدون فنا رطوبت اول جو مثل شبنم کے ہے اس رطوبت قریب الانجماد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے۔ کبھی دق بعد تپ یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور اور یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ دق ابتداءً عارض ہو اسواسطے کہ اعضاء اصلیہ میں پہلے پہل اشتعال پیدا ہو اور کسی خلط اور روح میں اس سے پہلے اشتعال نہو مگر بسبب عادت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح میں سخونت عارض ہو پھر اوسکے بعد دو دنوں بعد اعضاء اصلی میں سخونت پیدا ہوتی ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداءً اعضاء اصلی تک پہونچے۔ ایک ہی سبب کبھی دق پیدا کرتا ہے اور کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہوا دق پیدا ہوگی اور اگر بضعف ہوا تو حمی یوم پیدا ہوگی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا کرتی ہے کبھی اوسمیں گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوسمیں دھواں اوٹھتا ہے اور کبھی لکڑی میں آگ بھڑک جاتی ہے۔ کبھی عفونت اور کبھی ورم اگر دق کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اسلئے کہ حمی عفونت میں شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت لطیف غذا کی اوسمیں حاجت ہوتی ہے اور سرد پانی کی ممانعت ہوتی ہے اور حرارات جانب قلب کی طلا اور غذا سے کم کیجاتی ہے خصوصاً اون اعضا کی بیماریوں میں جو گرد دل کے ہیں جیسے حجاب۔ اکثر اضطراب طبیب کا ہوا وجہ سے ضعف طاقت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب اور ماء اللحم پلانے اور دواء المسک وغیرہ کے پلانے کی اجازت دیتا ہے پس تدبیر انجام کار میں دق پیدا کرتی ہے۔ کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے۔ دق کا پہلا درجہ پہچانا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر میں یعنی دوسرے درجہ میں شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ یعنی دوسرے میں ذبول میں یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی پھر تیسرے درجہ کا کیا ذکر۔ علامات دق کے نبض دقیق صلب متواتر ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے بلکہ نبض دق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا میں جب ہاتھ بدن پر رکھا جاے تو حرارت محسوس سے کم گرمی محسوس ہوتی خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط میں مشتعل ہو اونسے ہی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ تھوڑی دیر تک رکھا رہے ہوتی ہے بعد لپٹ اور لذع ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑھتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ میں جہان جو دق اور شرائین میں حرارت کا اور اون بیماروں کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت معدہ میں وارد ہو حرارت میں ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے ایسے خوف سے بعض جاہل اطبا دق کو غذا سے منع کرتے ہیں اور بہت جلد بیماروں کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ دق کی حرارت بڑھنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑھ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چھڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنی شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونے کی

حالات قویہ مین سے ہے۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصًا لثقہ مین یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہین ہے کہ یہ بھڑک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے۔ دق مین یہ بھڑک ایسی نہین ہے جو اور حمیات مین بعد تضاغط کے پیدا ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے اشتعال دق مین ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اوسیوقت یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہے اوس پر آگاہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکا خوگر ہوجاتا ہے اور گویا عضو کا مزاج اصلی ویسی ہوجاتا ہے۔ اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہوچکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہوجاے اوسکا کیا حال ہے مگر اوس مریض کو فقط بروقت کہانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوجاتا ہے۔ حمی یوم کا منتقل ہونا طرف دق کے اوسکی یہی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اگر بارہ گھنٹے کے بعد تپ مین انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹہ سے تجاوز کر جاے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پھر اوسکو ضرور دق جاننا چاہیے۔ دق کا مرکب ہونا اور حمیات کے ساتھ اوسکی علامت یہ ہے کہ جب تپ اوتر جاے اوسکے بعد حرارت بالبدیہ بعد آخر انحطاط کے باقی رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے۔ اور براز اور بول مین دہنیت پیدا ہو اگر ظاہر مین تو حمی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ نبض مین بیچ وقت ابتدا نوبت کے تضاغط واقع ہو جیسکے معنی اوپر بیان ہوچکے اسلیے کہ تضاغط حمی دق مین نہین ہوتا۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر جو دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہوکر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبد کا بھی فاسد ہوجاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور ورم منہ پر بھی پیدا ہوتا ہے۔ علامات ذبول کے جسوقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑہ جاتا ہے خصوصًا اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام ہون جو متحلل نہوئے ہون اوسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بھی بڑہ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہوجاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین۔ اگر بحیثیت پہنچنے شراب جات کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بدلی ذنب الفار کی سی ہوجاے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور پیشاب مین چکنی اور جہاگ جہاگ سی پیدا ہونگے اور آنکھ اندر کو دہنسنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکھین بالکل بیٹھ جاینگی اور براز خشک مثل مینگنی کے ہوا کریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہوجاینگے خصوصًا چہرہ کی ہڈیان بالکل نمودار ہوجاینگی اور دونون کنپٹیان بیٹھ جاینگی اور کہال پیشانی کی کھنچ جاے گی رونق جلد کی باقی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلا کر خشک کر دیا ہے پلکون پر ایسا بوجہ ہوجاے گا کہ [illegible] پلکون کی آنکھ ایسی ہوجاینگی جیسے نیند بہری ہوئی اور بند رہے گی حال آنکہ نیند نہ آئیگی ناک کی ہڈی پتلی ہوجاینگی اور بال بڑہ جاینگے اونکی جڑون مین بہت پڑین گی پیٹ ایسا دبلا ہوگا کہ پشت سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد کھینچ دونون جلد ہو جاینگی اور اوسکے ساتھ سینہ کی بھی جلد کھنچ جاینگی پہر جسوقت ناخن ترچھے ہوکر مثل قوس کے ہوجاینگے مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو [illegible] لگتے ہین پہر اوسکے اچہے ہونے کی امید نہین ہے۔ علاج دق کا تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے اور اپنے ضد کے اسباب کی دور ہونے سے کبہی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدے کے مفید ہوتا ہے مثلا سبب تبرید کا کہ وہ سبب

تجفیف کا بہی ہے اور تجفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کرین اوس سے یبس بہی پیدا ہوتا ہے کبہی سبب ترطیب کا بہی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہے جیسے شراب پلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مگر حرارت بہی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اوس معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر نہو جو خالی از یبوست ہو اوس دوا کے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا پیچہے ایسی چیز دینی چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بہی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب لبن واجب ہے کہ اوسکے بہی ساتھ خواہ پہلے یا پیچہے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بہی دینی چاہیئین۔ اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہی۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال محموم کے یقیناً ہو تو اوس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع سرطان یعنے کینکڑی کے کہلائی اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند کرتا ہو اور مکروہ نہ جانتا ہو یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسبغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کے نہو۔ تدبیر بارد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹہنڈی ترکاریونکا بہی استعمال کرانا چاہیے۔ قرص کافور بہی استعمال مناسب ہے اور ضمادات باردہ اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکہی جائین اور ہوا اور مکان کی تبرید ایسی کہ جاڑون مین بہی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف کے متحمل ہو اور سردی کا نہو تو ایک چادر اوڑہا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید مدقوق کیواسطے بہت افضل ہے۔ صندل مین رنگے ہوئے کپڑے خواہ کافور مین اوسکو پہنانے چاہیئین لخلخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہو اور فواکہ سرد اور شاہسفرم یعنے تلسی جسپر گلاب چہڑکا ہو استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام سے کرنا چاہیے کہ بوقت برامد ہونے عرق کے حمام مین بیٹہین اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا اون اعضا پر جو قریب اعضاء تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبہی نفس اور صدر کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے۔ واجب ہے کہ میل خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کے رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے اور بہوک اور پیاس سے بچانا چاہیے۔ ضماد مبرد جس کا استعمال مدقوق کیواسطے مناسب ہے اوسکا خوشبودار ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ تر تسکین سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اونکا مبرد بالفعل ہونا بہی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ اونمین اجزا قابضہ شریک نہین اسلیے کہ قبض جس طرح تجفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دواکی مانع بہی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بہی واجب ہی اتنی دیر تک نہ باقی رہے کہ اوس مین گرمی آجاے اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہوے۔ ضماد مین اس بات کی بہی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید پیدا نہ کرے اگر تبرید شدید پیدا کریگا دور نہین کہ عضو مین ضعف آجاے یا اگر قریب اعضاء تنفس کے ہوگا دور نہین کہ سعال وغیرہ مین تخدیر پیدا کرے کہ باسانی برامد نفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذا ہائی سے بہی ہوتی ہے اور فواکہ سے بہی اور آبزن اور مرطبات یعنے ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنے سونگہنے کی چیزین اور سعوط اور راحت اور آسایش سے بہی ہوتی ہے اور اس سے بہی ترطیب حاصل ہوتی ہے۔ ادویہ مبردہ کا بیان۔ ترطیب پیدا کرنیوالی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونپر غذائیت غالب ہو جیسے آب جو بین سرطان اگر پختہ کرین بحیثیت شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہوگا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ اور کہاڑ ڈالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک شیرین اور خاکستر سے اونکو خوب دہونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف

ہو جاتین اور رہو مست یعنے بوی ناخوش خواہ تخم وغیرہ جو کچھ ہو سب دفع ہو جاوے بعد ازان آب شعیر مین پکانا چاہیے خواہ مادہ گاو کے دودہ کی چھاچہ مین یعنے پتلو دہی مین خواہ عصارہ بقولات مشہورہ کے جو اوپر اور حمیات کے بیان مین مذکور ہو چکے خواہ لعاب اسپغول کہ یہی مرطب ہی سرکہ مین تخفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بھی زیادہ ہے اسلیے اسکا استعمال دونون فائدہ کے واسطے ضرور ہے کہ بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لینہ ملا کر پلانا چاہیے گدہی کا دودہ گمان غالب یہ ہو کہ باوجود ترطیب کے تبرید بھی پیدا کرے تا اینکہ ایک گروہ اطبا نے مادہ گاو کے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اوسی مریض کو مادہ خر کا دودہ بہت موافق ہوتا ہی کہ سوای تپ دق کے کوئی اور تپ خلطی مین مبتلا نہو اور نہ کوئی ایسا مادہ یا اخلاط اوسکے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو پہر اگر دودہ پلانے کی رای مسلم ہو تو اوسکی پیٹ جانیکا اور معدہ مین دہی ہو جانے کا بچاو ضرور کرنا چاہیے نمک کا استعمال اوسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے اگر دودہ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہو یا ہو بہ نہی اوسکا اسہال کہ دینا چاہیے اور اجزا وسما ہے اگر عفونت زیادہ ہونے سے عفونت کا ہو چند روز تک ٹہرجانا مناسب ہے اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور انہی کے کا بہی استعمال جاری رہے بعد ازان پہر از سر نو دہی معالجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تہا اور آب الطمینان ہو گیا کرنا چاہیے جو دوائین تبرید محض کرتی ہین اور انمین ترطیب مطلق نہین ہے جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر علاوہ اوسکے یہ قرص بہی نکالا ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد ۴ درم گل سرخ ۶ درم تخم خرفہ تخم خیارین تخم کدو کہ ہر واحد ۳ درم ان اجزا سے قرص طیار ہوں مقدار شربت دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے الیہاً قریب باذلیا رشاکے نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ۳ درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد ۴ درم خشخاش ۵ درم گلسرخ تخم کدو تخم خیارین تخم خرفہ ہر واحد ۶ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد ۳ درم رب السوس ۱۰ درم لعاب بہدانہ مین گوندہ کر قرص بنا لیا کرین سردخات اور طلا اور ضمادات سردہ اور نشوقات اور سعوطات سردہ کا بیان کتاب ثالث مین ہو چکا ہے سب سے بہتر دہ مروخات جو بیان ہین روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ ہر ایک ہے چاہیے اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہئیں کہ بچھے ہوں اور بادل اونچ ٹہر نہ سکے جیسے کسی جھجہ سے بنا ہوا جائے کہ جسمین گلاب خواہ کتان یعنے السی چہڑکی ہو جیسے طبرستان مین بنائی جاتی ہین اور اوسکا اندر بچا ہو سردی کے لیئے کتان کا لباس بنے چکنی ہو سے پہر جاتی اور پہر خوب بدل جایا کرین خواہ بچھاون چمڑے کے ہون کہ اونکے اندر پانی بہرا ہو جیسے مشک اور کہ وغیرہ مگر اونکی درخت ایسی ہو کہ پانی پہیلا رہے اور یکجا نہو سکے جیسے لحاف وغیرہ مین ایسے روئی ڈالتے ہین کہ روئی ہونے نہین پاتی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور جہونکی ہوا دینے پہو ہونے کے سرد تر بیضون کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی اور پہول بہی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور پتلی پتلی ڈالین انگور کی اور مثل اوسکے بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کے مزاج مین ترطیب پیدا ہو جن دواؤن سے ترطیب اور تبرید دونون پیدا ہوتی ہین اونکا بیان تو اوپر ہو چکا اب طریقہ استعمال دودہ اور چھاچہ جسکا مکہن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر مین کلام باقی ہے دودہ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور بعض معدہ مین اوپر بیان ہو چکا اوسے قانون کلی سمجہکر اوسی پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودہ بعد عورت کے دودہ کے مقابلہ گدہی کے دودہ کا نہین کرسکتا ہے اور اوسکے بعد دودہ بکری کا ہے لیکن اوسکی چربی کے واسطے سرد ترگہاس اور ترکاری بھی اپنے مزاج کی تجویز کر

چاہیے اور جس طرح یہ چیزین توڑی جاتین ویسی ہی تازہ اور تر کھائی جاتین۔ یہ سب قسمین دودہ کی خصوصاً شیر مادہ خر دق کو زائل کرتی ہین اور دودہ پر اور کوئی چیز مقدم نہین کیجاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجود خواہ عفونت منوقہ بہ نسبت کسی مادہ کے ہو استعمال مین دودہ کے ابتدای دق سے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے۔ اور عورتون کا دودہ بطور رضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہے اوسیطرح پلانا چاہیے اور چھاچھہ پلانی کا طریقہ بھی دودہ کے پلانے کے قریب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دس درہم سے شروع کرکے تیس درہم خواہ اوس سے زیادہ تک بڑہاتین اگر قوت ہضم کی ہو۔ اور قرص طباشیر سے تبرید حاصل ہوتی ہے اونکا بھی دودہ خواہ چھاچھہ مین شریک کردینا جائز ہے اور جو وزن ابتدائی ۱۰ درم کا مذکور ہے خواہ ۴۰ درم کا انتہای وزن لکھا ہے اوس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت مریض مین باقی ہو اور ہضم بھی ہو سکے۔ اور آبزن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اوسمین زیادہ گرمی نہو اور بابونہ اوسمین اسپغول اور خشخاش بارد و رطب کا ہو اور اوسکے استعمال سے بدن مین خواہ تری بھی نہ آنے پائے چہ جائیکہ پسینا برابر ہونے کی نوبت آسکے اور نہ آبزن سے بخار گرم اوٹھے اور اگر آبزن بیٹھا کرنے کا کوئی مانع نہو تو اوسمین گرم کو اختیار کرنا جائز نہین ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آبزن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے۔ اور ابتدای دق مین فقط آبزن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی سردی مدقوق کے مزاج مین پیدا کرتا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدن نہین زیادہ ہو ابتدا دق مین بھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت مین نہ پڑ جاے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جاے تب بھی بہ نسبت دق کے موت اوسمین دیر مین آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کرین کہ انجام مین اوسکو دق شیخوخت عارض ہو۔ آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر مین ہے کہ کسیقدر گرم آبزن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ بارد آبزن کرین جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہو سکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہو جاتا ہے اسواسطے کہ تکلیف اور الم اوسیوقت ہوتا ہے کہ دفعتہً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو۔ ایضاً چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہو جاتا ہے۔ اگر تمام دن مین تین مرتبہ آبزن کیا جاے بہتر ہووے۔ استعمال آبزن کا باسانی کرنا چاہیے تاکہ قوت ساقط نہو جاے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کہولنے مسامات کے دودہ دینے کے بعد پہلے آبزن کرین اور پھر آب جو وغیرہ پلاتین بعد اوسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدن مین پھیل جاے یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اور بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کرین مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصاً اگر روغن بنفشہ روغن کدو مین بنایا جاے اسی طرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کی طرف کرین جو مائل بہ اندک برودت ہو اور اس برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اوسکے مالش تیل کی کرین یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کرین اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال کرین تب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی مین داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہین ہے۔ اس تدبیر کا بہتر وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آبزن کرنے کے دفعتہً آب سرد مین غوطہ لگائین علاج کی بابت یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم ہے مگر منفعت بھی اوسمین کم ہے۔ جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جاے اوسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ معمولی پانی سرد ہوتا ہے کہ اوسکی گرمی شیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ مین ہوتی ہے۔ اگر خالص دودہ کا دوہنا اوسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملا کر دودہ مین اگر

ضعیف ہو مقدم کرسکے بعد اوسکے استعمال آب زن کا کیا جاوے یہ بھی بہتر ہے اسلیے کہ دودہ دہنا بدن پر ترطیب زیادہ پیدا کرتا ہے دودہ کے بعد جو پانی دہنی کہ بہتر ہین وہی تینون دودہ مین جو اوپر لکھی گئی ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جاتین — مناسب یہ ہے کہ سرد تیلون کی مالش بعد کل اجزا اور مفاصل پر کرکے مسامات اوسی طرح پر سد کیا کرین — حمام مین اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہین دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی گرمی نہو کہ پسینا آجاوے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن مین پیدا کرے اور ٹھنڈی ہی سانس کو گرم سانس کیطرف بدل نہ دے اوس حمام مین جانا کچھ مضر نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیے کہ پانی تو اوسکا گرم ہو اور ہوا اوسکی گرم نہو اور پانی کی گرمی بھی اتنی ہو کہ وہ نیم گرم اور مسامات مین نفوذ کرکے عصب کے ایذا نہ دے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اوسکے بدن مین کوئی مادہ ایسا نہو جو آمادہ عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام نہ ہوا ہو تب بھی استعمال حمام کا جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اوسوقت جائز ہے کہ غذاے ہضم شدہ کا بدن مین پہنچنے کا وقت ہو — اور پھر حمام مین جاکر زیادہ ٹھہرنا نچاہیے بلکہ جلد اوس سے نکل آوے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز ترطیب کرنے والی ہلکی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے کہانے جو اوسکو ضرر نکرے جیسے وہ چیزین کہ جو اور دودہ سے بنائین جاتی ہین — اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اوسکی تسکین آب جو خواہ دہی قوت خواہ گدہی کے دودہ پینے سے کرے — ان بیمارونکا حمام مین داخل کرنا اور پھر حمام سے اونکو نکالنا اسی طرح چاہیے کہ اونکو اونکی جا بلین کسیطرح کی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہ پہونچے اسکو ہمنے چند مقامات مین بیان کردیا ہے اور کچھ دوبارہ یہان بھی بیان کرتے ہین — واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری دار سواری پر بٹہائین جسمین بچھونے نرم بچھے ہون اور سینہ نکال لیجائین تا انکے سامنے بیت اول حمام کے پہونچین اوسکے بعد ایسا بچھونا جو نرم ہو اوسپر اوتارلین جو حمام مین لیجانے کے لائق ہون بیت اول خواہ بیت وسط مین اوسکے کپڑے اوتارلین مگر خیال رہے کہ یہ دونون مقام بہت گرم نہون اور ان دونون مقام مین سے کسی جگہہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرائین جو زمانہ عماری سے اوتارنے مین نرم بچھونے تک درکار ہے اور اوسکے بعد چند تنفس لے ٹہرنے دین خواہ جتنا زمانہ کپڑے اوتارنے مین درکار ہے بعد اوسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اوسکی گرمی بھی زیادہ نہونی چاہیے اوس درجہ مین اوسکو اتنا ٹہرائین جتنی دیر مین آب زن کا تحمل کرسکتا ہے یہ تدبیر اطبا نے تجویز کی ہے — مگر مجہے پسند یہ ہے کہ اوسکا آبزن درجہ اوسط مین باعتدال کیا جاوے اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدید سے کم خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت ہو اسکے ایک رومال اوسکے بدن پر رکہین یا ایسا کپڑا کہ دو تکڑے ہون بدن پر اوڑہا کر اوسی نرم بستر پر لاکر پہر عماری مین سوار کرین اور پسینہ کو رومال وغیرہ سے پونچہین پہر روغن بنفشہ وغیرہ کی مالش کرکے غذا دین **تغذیہ اصحاب دق کا** غذا ان لوگونکو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بہر کے نہ کہلانا چاہیے عمدہ غذا آب جو خواہ جو یا گیہون کی روٹی جو شوربا مین بہگوئی ہوئی ہون یا دودہ جو اوپر مذکور ہو چکا بشرطیکہ مانع مذکور موجود نہو اور چہاچہ گاے کی اوسمین غذائیت زیادہ ہے اور مونگ اور کدو سے بھی غذا ہو سکتی ہے اور فواکہ مین تربوز ہندی مناسب ہے — اگر توجہ اور غور سے طبیعت کی پوری دریافت ہو پہر کہلانا انجیر کا کچہ مضر نہین ہے مگر اوسمین کثافت البتہ ہے — اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباجہ جو گوشت سرکے سے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اوسکو کشنیز سے خوشبو کرین کہ پکتے وقت اوسمین ڈالدین اور شوربا درّاج اور تیہو کے گوشت کا بنا ہو — اور کبہی شراب قیوق پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو — اور کبہی مصوصات یعنی شوربا ہے ترش جو گوشت کے درّاج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہاے مرغ کے پختہ کرین مع مصالحات ملاکر اور ہلام ترش یعنی گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جاوے خواہ قریص یعنی گوشت جو خالص سرکہ مین پختہ کرین اونکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بھی ہے ایسے وقت اور کبھی بدون استعمال ماء اللحم کی شراب غذا کے

ہمراہ چارہ نہین ہے تا اگر غذا کہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئین خواہ زردی بیضہ نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر جاے اور غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماء اللحم جو فروج کی پسلیون سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اسطرح بناتے ہین کہ اوسکی پسلیون کو قدرے نمک سے دہو وصاف کرکے ہموزن اوسکے آب سیب ملاتے ہین اور دسوان حصہ شراب ریحانی داخل کرکے شیرگرم پلاتے ہین۔ سرد پانی جسکی برودت زیادہ نہو اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہے مگر اسلئے کہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہے جو شراسیف کے نیچے کسی جگہہ ہو۔ خواہ بدن مین کیموسات ردی متعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج کی ہین اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نضج کے ظاہر نہون اور بعد ظہور علامات نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کے کم ہے اسی طرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہوا او اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض مضعف قوت کے اور قوت کی مرخی اور سست کرنے والی امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور جوان کو لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اوسوقت ضعف شدید قوت مین ہوتا ہے پہر اگر دق کا دور زمانہ ضعف مین ہوا اوسی زمانہ مین سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم ذبول و خشکی مین تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہے اور اوسکا نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسیطرح جس پانی مین برودت شدید اور کثافت ہو اگر پیا جاے وہ بھی کبھی اسکو شدید کرتا ہے اور اسکا اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہے اور بتغییر صورت انکی بسبب جابجا استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ آگر دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے۔ تدارک

اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی ازانجملہ اسہال بھی ہے جسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سویق حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اونکے آش جو جن مین تہبنا ہوا ہو پلانا چاہیے خواہ گوند یا مسور نیمبرشتہ جسکا طبخ مکرر ہو کہلانا چاہیے خواہ دودہ جسمین سنگ ریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ رائبی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی مائیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ۵ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ۴ درم طباشیر کہربا ہر واحد ۳ درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک ۲ درم آب بہی مین قرص بناتے ہین اور امرود کا پانی نچوڑ کر جسقدر اسکے ساتھ پینا اور سوتے وقت اسپغول بھنا ہوا پہکانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تہوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے۔ اگر اسہال منجر بہ سحج یعنی خراش امعا ہو جاے تو جو حقنے اول کتاب ثالث مین مذکور ہوے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے

دق شیخوخت

عادت طبیبون کی جاری ہے کہ ابتدا ہمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ معتاد پر چلتے ہین۔ دق شیخوخت کی معنی یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہی اسواسطے کہ بدن خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے جبکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ سبب ہے کہ کبھی جوان اور لڑکون کو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

ہے جو بدن پر غالب آجائے ہر وقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی بغیر وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اوسوقت تب بھی ہو جسوقت غذا انہیم ہضم ہو جاے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کرکے تفتیح مسامات کی ہو اور احشا کو اب سرد کے پہنچنے پر دفعتہً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سرد قلب کیطرف صعود کرکے اوسکی مزاج کو سرد کردین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے پگہلا دے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اوسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کہ اوسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجاے اور بارد منجمد و خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے۔ یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہوتا تو پھر آئندہ عودت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا **علامات** اس مرض کے بیمار دن مین علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتی ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب اسکے بدن مین نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر اسکے لمس سے پاے جاتے ہین اور انکی نبض مثل مدقوق کے نہین ہوتی بلکہ انکی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشائخ کے ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت** کا طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہو اہین امید کرتا ہے کہ اسمین استحکام نہو جاے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال مین نہین ہوتی۔ قاعدہ انکی معالجہ مین یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجاے حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہی جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا اسکے نکرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا اسکے استعمال حمام کا ہوگا تو قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی۔ حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہی کہ پائے اور سینے گہون جو بطور حریرہ کے پکائے گئے ہون اور انجیر خشک اور رگوں دیا ہوا اجزا حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا اور مرداد قیرہ روغن کنجد اور تہوڑا سا دہن البان ملاکر استعمال کرین۔ دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودہ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے حمی دق مین نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور آسانی نافذ ہو جاے اور جہٹ پٹ معدہ سے اوتر جاے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم بازردی بیضہ نیمبرشت کی خواہ خیرا رقیق خوشبو شوربی سی ایسی چیزین بہت نافع ہین۔ واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کے تپ دق مین بیان ہوئی اوسکو یہان بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملاکر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور ضمادات اور مرطبات اور غذائین وغیرہ جنسے دونون فائدے حاصل ہون استعمال کرنی چاہیین **حمیات وبا** اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی وبا ہوا مین ایسا تغیر جسکا بیان کلیات مین ہم کر چکے ہین عارض ہوتا ہے جیسا پانی مین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کیطرف ہو جاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اوسکا بدلجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہو جاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت مین نہین ہوتا بلکہ بسبب ملنے چند اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتے ہین اور پانی سے ملجاتی ہین اور تموج کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین۔ بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ مواضع جید کیطرف ہوا اکثر بخارات ردی کو روانہ کرتے ہین اون مقامات بعیدہ سے جنکے نالون کا پانی کہنہ درختون کے سایہ مین ٹھہر رہا ہے اور اجسام گندہ

شہد حمی دق مین نہایت مضر ہے

جنگ گاہ مین پڑے ہوئے ہین یا اون مقامات سے جہان مردے بوجہ وبا ر قتال کے خواہ لاشے کشتون کے غیر مدفون ہین اور بند نہین ہوگے ہین اور نہ ابھی جلائی گئی ہین یا کہ ہوا اگر اس مقام جیفہ کی ہوا کو جذب کر دیتی ہے۔ کبھی سبب وبائی قریب اوس مقام کے ہوتا ہے جہان وبا حادث ہو اور بیشتر عفونت اندر زمین کے ایسے اسباب بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ ہمکو آگاہی اونکے جزئیات پر نہین ہوتی پس آب و ہوا تک عفونت کو پہونچا دیتی ہین۔ جو حمیات بوجہ ہوا سے خشک کی جسقدر پیدا ہوتی ہین وہ بہت کم ہین بہ نسبت اون حمیات کے جو ہوا سے مرطوب سے پیدا ہوتی ہین مگر خلط صفراوی ہوای یابس مین زیادہ پیدا ہوتی ہو اور اس خلط سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین۔ اور حمیات وبائیہ کی پیدائش ہوای مکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوای مرطوب مین اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر حدت اونمین کم ہوتی ہے اور مدت انکی بقا کی زیادہ ہے۔ اور صیف یابس مین جسمین پانی کم برسے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہین مگر اونمین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ اونکا بسرعت صحت خواہ ہلاک کی نوبت جھٹ ہو جاتا ہے۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو۔ اور سبب جمیع تغیرات کا جنسے ہوا کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جاوے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اوسکو بہ تخصیص ہم نہین جانتے کہ وہ کیون موجب اس تغیر کی ہے۔ اگرچہ ایک قوم یعنے منجمین اوسکے ہونے کا دعوے کرتے ہین اور اوسکی دلایل خواہ طبیعت سی خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایجاد احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہین۔ بلکہ واجب ہی یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمینی ہوتے ہین اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا مین اسطرحکی پیدا کرتے ہین کہ بخارات اور ادخنہ اوٹھکر ہوا تک جاتے ہین اور ہوا مین پہیل کر حرارت ضعیف الجزہ کی ہوا مین اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہونچتی ہے قلب پر ناگوار ہو کر بوجہ غلبہ حرارت کے فراج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب کے ہے اوسکو متعفن کر دیتی ہے پہر اوسوقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے۔ پس یہی کیفیت پیدائش حمی بائی کی ہے اور خلق کثیر مین یہ تپ پہیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ مستعد اور ایسی تغیر کی موجود ہے۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل قبول فعل پر مستعد نہو کافی حصول فعل اور انفعال مین ہے اور ہوا ے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی بدنمین کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی اور وجہ سے ضعیف ہون وہ بھی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جائین اور بکثرت استحمام کا استعمال ہوا ہو وہ بھی اس تپ کو قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر مین نرم ہوتی اور باطن مین اوسکی لپٹ زیادہ ہوتی ہے اور اکثر [illegible] بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ مین سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور بوے بد سانس مین پیدا ہوتی ہے پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی کبھی متلی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر بھوک پر صبر کرے مقابلہ اوس ضعف کا جو بوجہ سقوط اشتہا کے ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا تدارک نکرین ضرور ہلاک ہو جاوے اور وجع فواد یعنے درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑہ جاتی ہے اور تململ یعنے بیچینی اور کرب عارض ہوتا ہے کبھی خشک کہانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور نیچے شراسیف یعنے سر استخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بدن کا ڈہیلا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پہنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ برامد ہوتی ہین اور کبھی یہ بثور ظاہر ہو

بہت جلد ہوتے ہیں اور مثلثہ و ربع ہیں اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہیں۔ نبض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید ہو جاتی ہے کبھی انکو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقے میں پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہیں اور بلغمی خلط بھی براز ہوتی ہیں اور براز نرم اور خراب ہوتا ہے قوام اور لون اور بو خلاف براز طبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور ان میں بہت اور بدبو اور ان میں کسیقدر ایسی چیز ہوتی ہے جو اعضا اور احشا کا گھل کر براز ہوتی ہے۔ بول مائی اور عکرہ سودا کی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر تپ سوداوی بھی عارض ہوتی ہے اور صفراوی تپ بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق انکے بدن سے بدبو نکلتا ہے۔ یہ تپ اعراض مذکورہ بالا سے ابتدا کرتی ہے اور قوی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں غشی اور برد اطراف کی نوبت پہونچتی ہے اور اکثر غش و تشنج اور کزاز پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ جو لوگ اوسکے قریب بیٹھکر احساس کرنا چاہے زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور نبض اور بول میں بھی زیادہ تغیر پیدا نہیں ہوتا اور باوجود انکے بہت جلد ہلاکت ہوتی ہے کہ طبیبونکو نہایت حیرت ہوتی ہے باین وجہ کہ آثار ہلاکت کے نبض اور قارورہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مرجاتا ہے اکثر اونہیں سے جسکی سانس میں بدبو پیدا ہو گو تپ میں خفت ہو اگر بدبو نفس ہمراہ اور اعراض شدیدہ کے ہو مرجاتا ہے اسلیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ قلب تک عفونت مستحکم ہوگئی علامات

وبائی وبا پر دلالت کرنیوالی ایسی چیزیں جو قائم مقام اسباب وبائی کی ہوں ستارونکا زیادہ ٹوٹنا اوائل خریف میں ایلول کے مہینے میں اگر ایسی ہی میں ستارے زیادہ ٹوٹیں تو سمندر وبائی ہوتی ہیں یعنے آگاہی دیتے ہیں وقوع وبا پر آیندہ جسطرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہیں اگر ہوای جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر میں چلے تو فصل شتا میں دکھنا اور تری چلا کرے۔ چونکہ رطوبات مستعد عفونت پر ہوتی ہیں اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جسوقت ہوا میں غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل سرما کا فاسد ہوگیا ہے جو یا فصل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور اوسکی خباثت اور رداءت بہت زیادہ ہو اوسپر دلیل یہ ہے کہ ربیع میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہی ہو پھر جب ہوای جنوبی صیف میں بکثرت چلے اور ہوا میں کدورت آجاے اور چند روز مکدر رہے بعد اوسکے صاف ہو اور ایکہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور اکثر گرمی ہونے لگے اور انکو گرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات وبا اور جدری وغیرہ کی امید قوی ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں اور اس سے پہلے فصل خریف میں شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں اور نیازک یعنی ہوا میں آگ کے سے شعلے اور نیران یعنے شعلے آتشی پیدا ہوگئے ہوں تو بھی علامت وبائی ہے اسیطرح اگر ہوا دن بھر میں چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہوا اور آفتاب صاف برآمد ہو دوسرے روز مکدر ہو اور آفتاب پردہ غبار میں طلوع کرے تو حکم وبا کے آنیکا یقینا کرنا چاہیے۔ جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہیں جیسے مینڈک بہت پیدا ہوں اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں ازانجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین میں سوراخ کرکے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندر کا رہنا چھوڑدیں اور تاریکی اونکے بصر میں پیدا ہو کہ اپنے سوراخ کو شناخت نہ کرسکیں اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے لقلق یعنے لگلگ وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑدیں اور کبھی بیضہ وغیرہ اوسی طرح آشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مقام پہ جہاں وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات الطبع گوشت مردار کے جمع ہو جاتی ہیں

علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا یہی ہے کہ سیلان خلط میں کمی پیدا کیجاے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور

[illegible]

اس تنقیہ میں جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ نہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جائے پھر اگر فاسد خون ہے تو فصد کرنی چاہیے
اور اگر سوائے خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہیں تو مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جائے اور بہ اہتمام مکان کی
بخوبی اصلاح کیجائے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اوس مکان کے گرد فواکہ اور پھول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جاتیں اور کنول وغیرہ
کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھے جاتیں اور لخلخہ اور خوشبو جو فواکہ سرد رائحہ از قسم کافور اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو
مہیا کیا جائے اور تمام دن میں چند مرتبہ مکان میں چھڑکاؤ کیا جاسے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ جیسے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری
ہوں اور ہزار دن کے ذریعہ سے چھڑکاؤ کیا جائے تو بہتر ہے ہوا کی اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ سطور میں بیان کیا جاتا ہے۔ قرص کافور اور
ربوب بارده اور آب دوغ جسکا مکھن نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمیں صندل حامض جو ایک قسم کا صندل ہی ہے وہ نمکین ہے اور سرکہ اور پانی آدھا بھی ہو
بہت سرد ہوا اور سرکہ کثیر المقدار ہو وقتاً فوقتاً پلایا جائے بہت نافع ہوتا ہے۔ اور تھوڑا سرکہ پے در پے پلانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر بیماری کی
نوبت پہونچے کہ شراسیف میں تمدد پیدا ہو اور برد اطراف اور بیداری لاحق ہو اور اختلاط ذہن عارض ہو اور سینہ اور معدہ کو اوپر سے کپڑے سے صندل
وغیرہ اوپر کو اٹھیں اور پھر نیچے کیطرف اوس وقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور اوڑھانی چاہیے۔ اگر اشتہائے
طعام میں سقوط پیدا ہو تو پھر کھانا کھلانا چاہیے اسلیے کہ اکثر تجربہ سے یہ تحقیق ہوا ہے کہ اس حالت میں جرأت کرے کہ اگر غذا دیدی ہے اور یا کہ اوسکی اشتہا
گئی ہے طبیعت اوسکو قبول کرتی ہے اور برداشت کر لیتی ہے پس بالضرور اونپر غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا اونکی ترش اور مفید مبرد تجویز کرنی چاہیے
اور مقدار میں تھوڑی اسلیے کہ غذا بھی اونکے بدن میں جا کر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اوسکی برداشت بکثرت مضر ہوگی اور امتلا
بھی غذا کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے۔ ہوائے وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگوں کو بھی ہوتی ہے اور بیماروں کی نسبت بھی ضروری
صحیح لوگوں کی واسطے اصلاح اس ہوا کی یہاں مراد ہوتی ہے کہ ہوا میں خشکی پیدا ہو کہ عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا میں کسی طرح
پیدا ہوجانے اگرچہ استعمال مسخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہیں ہے مصلحات ہوا کی یہ اجزا ہیں عود خام عنبر کندر مشک قسط شیر
میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لاذن شونیز زعفران سک سرو عرعر اشنہ غار سعد اذخر ابہل وج ترکی شاہ بلوط بانی ام
ملح اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کر کے استعمال کرتے ہیں اور مکان کو سرکے اور بہنگ سے چھڑکتے ہیں اور اصلاح ہوا کے واسطے بیمار
اور صحیح دونوں کو مفید یہ ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بہی اور آبنوس اور ساج اور جھاؤ اور بید
خشک سے دھونی دیجاوے اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ دماغ کو گرفتہ نہ پہونچے فطر الیہ احتراز کا واجب ہے جسکو وبا کی ضرر سے حفاظت
منظور ہو لابد تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمیشہ ایسی تدبیر کرے کہ بدن میں خشکی پیدا ہو
خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن میں پیدا کرے۔ اگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدن میں پیدا ہو تو یہ بہتر ہے مگر کثرت استعمال ریاضت کا نکرے اور حمام
کا استعمال کرے اور بہت الونکا استعمال کرے اور پیاس پر صبر نکرے اور ہوا کو انہیں دواؤں سے اصلاح کرے جو اوپر بیان کیگئی ہیں
اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کر کے قیلولہ کرے۔ اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمیں بہت سی کھٹائی ملا کر
پکایا جائے اور ہلام اور تریض اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جائے خواہ اور کسی ترشی میں مثل سماق اور آب انگور ترش
خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ میں۔ سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں اوسکو بہت نافع ہیں خصوصاً گر جو سرکہ میں پڑا ہو خواہ بہنگ سرکہ میں پڑی
کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے۔ وبا کی ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس کبھی

اسیطرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوای وبائی کے استعمال کیا جاے اور باقی تدابیر صائبہ بھی عمل میں آتی ہیں اور دوا جو صبر اور زعفران اور مرکی سے بنائی جاے ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اوسکا مناسب ہو کہ بہت نافع ہے ۔

چیچک کا بیان

کبھی خون میں ایک قسم کا جوش بسبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ میں پیدا ہو کہ جس غلیان اور جوش میں اجزا خون کے آپس میں جدا ہوتے ہیں اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون میں جوش پیدا کرکے جو کچھ بقیہ غذا ای طمثی خواہ حیض کے خون سی اس خون میں ملا ہوا ہے اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہے اس خون سے کم کر دیتا ہے خواہ جو چیز ناقص اس خون میں بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذاہاے ردی الجوہر کے جسمیں عکر اور درد زیادہ پیدا ہوا اور رداءت ایسی ہو کہ قوام خون کے سخیف کرکے اوسکو ثوران اور جوشمیں لاے تاآنکہ اس خون کا ناتوام نسبت قوام اول کے زیادہ اظہر پیدا ہو جیسے طبیعت شیرہ انگور میں فعل کرتی ہے کہ اوسمیں جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اوسکا یکرنگ ہو جاتا ہے اور جو شے بمنزلہ [illegible] اور کف کی اجزا ہوائی سے ہوتی ہے اور جو شے ثقیل اجزا ارضی کی ہے اوس شراب سے کم ہو جاتی ہے ۔ کبھی غلیان خون کا سبب ایک امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون میں پیدا کرتا ہے اور آواز چلہ کھانے اور پیچ بجانے کی جیسے بوقت جوش کے اوٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جسطرح بوقت تغیر فصول خصوصاً بوقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کرکے اونکے انتظام اصلی تبدیل کر دے ۔ جدری اور حصبہ ایسے امراض میں سے ہیں کہ انکے ہوا دور دراز سے پہونچتے ہیں اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچا ہے اوسی طرح جدری اور حصبہ کی حالات ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہیں ۔ جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہے اوسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے ۔ جو بدن گرم تیہے اوسمیں استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہے ۔ خواہ جس بدن کی رطوبت میں کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو ۔ غذاؤں میں ایسی چیزیں ہیں جنکے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہو اور ان غذاؤں کے اوپر دوائیں یا غذائیں گرم کھائی جائیں جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اونٹنی اور کھجور کا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جاے اور عادت اسکے کھانے کی نہو یا شراب بکثرت پی جاے یا اوپر گرم دواؤں کا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلے گی ۔ چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چیچک لڑکوں کو عارض ہوتی ہے اوسکے بعد جوانوں کو اور بڈہوں کے بدن میں چیچک کم نکلتی ہے مگر ایسی ہوا میں ہوں یا اوس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدن میں رطوبت زیادہ ہی اوسمیں نکلنا چیچک کا اکثر ہی بنسبت اوس بدن کے جسمیں خشکی ہے ۔ فصل ربیع میں جدری بہ نسبت جاڑون کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور ربیع سے کم خریف میں خصوصاً جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خریف میں بھی گرمی اور خشکی کسیقدر باقی ہو ۔ جدری کا نکلنا فقط جلد میں بدن کی یا جو چیز متصل جلد کے ہے نہیں ہوتا بلکہ جتنے اعضا مشابہ الاعضا ہیں ظاہر میں ہوں خواہ باطن میں حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پیٹھ وغیرہ سب میں جدری پیدا ہوتی ہے ۔ جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہے پہلے بدن میں کھجلی سی اوٹھتی ہے پھر ایسی چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے کانٹوں کے سرے اور گول مثل باجرے کے اوسکے بعد [illegible] ہیں اور پیپ سے بھر جاتے ہیں بعد اوسکے ٹوٹ کر ہوا اونکل جاتا ہے اور خشک ہو کر بشدہ رنگ کے ہو جاتے ہیں اوسکے بعد پپڑی گر جاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے ۔ کبھی جدری کا انتقال فلغمونی اور نشو کیطرف ہوتا ہے اور کبھی اسکا انجام [illegible]

— اگر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اوسکا رنگ مثل رنگ قلمونی کی سرخی مائل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت مخالف مثل خاکستری اور بنفشی اور سیاہ بھی ہوتی اسیلیے کہ جدری کی بہت سی اقسام ہین اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشی رنگ کی جدری نہایت بد ہے اور جسقدر رنگت مین سیاہی زیادہ ہو خباثت اوسکی بڑہ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصًا اگر چند دانہ نکلین اور جسم مین بڑے ہون نکلنے مین اونکے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اونکے نکلنے کا تیسرا دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کے ہو ۔ ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جھرا کہتے ہین اونکے اوصاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے ذکر کیے صادق آتے ہین ۔ بعد ان سپید بڑے دانون کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جسکے دانہ بڑے ہون اور عدد مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانہ آپس مین مل نجائین اسلیے کہ جو دانہ ملجاتے ہین اسطرح جگہ سے گوشت کو گھیر لیتے ہین اور اونکے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنی پہل دار گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہین اسطرح وہ چیچک دانہ دوہرے کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہین ۔ سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتدای مرض مین گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانونکا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بُری ہوجائیگی اور نوبت ہلاکت کی پہونچیگی اسلیے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے ۔ ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جسمین ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہے وہ ہی کہ اوسکے حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہوجائین اور کبھی اندر بیٹھ جائین خصوصًا اگر بنفشی رنگ کی یہ چیچک ہو اور لوح ہو یعنی جلد کے اوپر بخوبی نہ ابھرے اور نہ اوسکے بخوبی ابھرنے کی امید ہو بسبب ضعف قوت کی اور کسی عضو کے سبز ہوجانے یا سیاہ ہوجانے سے ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہے ۔ اگر عضو کا سبز سیاہ ہونا ہو اور ابھرنے دانون کے ہوا ہو تو قوت ساقط نہین ہوتی بلکہ بڑہتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین ۔ پہلی تپ ہو کر جدری کا نکلنا اسمین سلامتی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلے جدری نکل لے تب تپ عارض ہو ۔ جس شخص کو جدری عارض ہو اوسکی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مرض مین سلامت ہو اور اگر جدری کے مریض کی سانس پے در پے چلے اسیطرح حصبہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقینًا جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہوچکی یا حجاب مین ورم پیدا ہوگیا ہے ۔ پھر اگر پیاس کی شدت بڑہتی جاے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہوجاے اور جدری یا حصبہ پھر دبنے لگے اوسوقت مریض قریب ہلاکت ہوتا ہے اور اسہال کی زیادتی زیادہ تر پیدا اسی سے ہوتی ہے کہ جدری ایسی قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہوا ہو ۔ اکثر جدری کا بیمار اختناق یا بعد ظاہر ہونے کے خناق سے مرجاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہو کر یا سحج یعنی خراش روده یا اسہال مین مبتلا ہو کر مرجاتا ہے ۔ اگر بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹھ جاے معلوم کرنا چاہیے کہ بیمار کی غشی قریب ہے ۔ اگر خون کا پیشاب ہو اور اوسکے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فورًا ہلاکت ہوجاے کی خصوصًا اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کی یا غسالی یعنی جیسے گوشت کا پانی اس رنگ کے ہون اور قوت ساقط ہوتی جاے پھر موت مین کچھ شک نہین حمیقا ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور ان دونون سے اسلم ہے یعنی سلامتی زیادہ ہوتی ہے ۔ اکثر جدری انسان کے بدن مین دو مرتبہ نکلتی ہے جسوقت مادہ دوبارہ جمع ہو اور آمادہ دفع کا ہووے ۔ ادرلوشم اور رصاصی ایک قسم جدری کی ہے کہ جسکے دانہ چہرہ اور سینہ اور پیٹ پر کی بہ نسبت پنڈلی و قدم کے زیادہ نکلتے

نکلتی ہین اور یہ قسم ردی ہی اور زیادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف مین دفع نہین ہوتا **علامات ظہور چیچک** کبھی جدری کی ظہور سے پیشتر پشت مین درد اور ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھتے ہین تمام بدن مین بوجھ پیدا ہوجاتا ہے رنگ چہرہ کا اور آنکھ کا سرخ ہوجاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہین حرارت تمام بدن مین منتقل ہوتی ہے انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہے سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے تھوک گاڑھا ہوجاتا ہے سر مین بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے منہ خشک ہوجاتا ہے کرب اور درد گلے مین اور سینہ مین پیدا ہوتا ہے پانون کھنچ لگتے ہین جسوقت چت لیٹے اور جی متلی کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتون کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے — حصبہ گویا ایک قسم جدری صفراوی کی ہے ہندی مین اسکو خسرہ کہتے ہین جدری اور حصبہ مین اکثر احوال کا کچھ فرق نہین ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے اور اوسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر ہین نکلتے اور جلد مین ایسی بلندی نہین ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاسے خصوصا ابتدا مین حصبہ بہت کم جلد کے اوپر معلوم ہوتی ہے — ابتدا مین جدری کے دانہ اونچے ہوجاتے ہین — حصبہ کے دانہ جدری سے شمار مین کم ہوتے ہین اور اکثر مین حصبہ نسبت جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہین مگر تھوک نگلنے اور بکائی آنا حصبہ مین زیادہ ہوتی ہے اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہی اسلیے کہ یہ باتین جدری مین بسبب امتلاء خون فاسد کے ہوتی ہین جو کثیر ہوتا ہے — اور حصبہ مین خون کے حرارت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہین ہوتی ہے جسقدر جدری مین ہوتی ہی حصبہ اکثر اوقات یکبارگی نکل آتی ہے اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو جو علامات سلامت حال مریض کے جدری مین ہین وہی حصبہ مین ہین کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور اور بیرون ہو اور اوسمین نفخ جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہے اور جس قسم کی حصبہ مین انفخ بدیر بیہوشی متواتر عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعتہ نکلکر غایب ہوجاوی وہ بھی ردی اور غشی آور ہے — جدری کے علاج مین مبادرت کرکے اخراج خون کا بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرایط اخراج خون کی جمع ہوجاتین اور اسیطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلاء خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا روز چہارم تک باقی رہتا ہی جب دانہ جدری کے نکل آئین پھر فصد نہ لینی چاہیے ہان اگر امتلا شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہوجاوے تو بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ مین مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض مین بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ کھولی جاوی فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنی اوپر کی جانب کی اعضا کی مضرت جدری سے حفاظت ہوجاویگی اور لڑکون کو واسطے اسمین آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکیا جاسے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسیطرح جو شخص ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اوسکے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہوجانے کا خوف ہے اول مرض جدری اور حصبہ مین ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ متقوی ہو اور اطفاء حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت مین تقبض پیدا نکرے اور خون کو غلیظ نکرے جیسے نان خورش عدس کی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور مسور کا شوربا اسیطرح جس غذا مین لیمون طبیعت کی برگشتہ یا وہ ہو اسیواسطے ضرور ہے کہ ان غذاون مین تمر ہندی شریک ہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہے اور کدو سے جو غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہی اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدای مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور تلیین طبیعت تمر ہندی افضل ہی اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کرینا مگر کچھ نرمی طبیعت باآسانی ہوجاوی اور زیادہ اسہال سے احتراز واجب ہی خواہ کسیقدر ترنجبین خواہ آلو شریک کرین کبھی اول ظہور مین جدری کے ۳ درہم رب کذر یعنی کیوڑے کا رب ہمراہ قرص کافور اور شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہے اگر دریافت ہوجاوی کہ مرض مین طول ہوگا اور دوسرا دن گذر جاوے اور جدری کا ظہور شروع ہو

اوسوقت تبرید کا استعمال بسبب خطای عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول مواد کو بوجہ تغلیظ اسکے اندر روک دیتا ہے اور اعضاء رئیسہ بوجہ اوس چیز کا جسکی گنجایش بروز اور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسیوقت مین اعانت مادہ کی ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سدی مواد لبستہ کی کھولدین جیسے رازیانہ و کرفس ہمراہ شکر کے بطور عصارہ کے یعنے ان دونون کے تھوڑا عرق نچوڑ کے شکر سے شیرین کر کے پلاتین یا جوشاندہ اصول اور بزور کا جنمین زیادہ حرارت نہو بھی ان دوائون مین بقدر خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی نجات پانے مین ۔ ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہے لک مغسول ۵ درم عدس مقشر ۲ درم کتیرا ۳ درم نصف رطل یعنے آدہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجائے تب پلاتین ۔ اس سے بھی زیادہ جلدی نکالنے پیداکار یہ دوا ہے انجیر زرد ۱۰ عدد عدس مقشر ۳ درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد ۲ درم ۲ مدار پانی مین جوش دین جب ایک ثلث باقی رہے صاف کر کے پلائین حرارت کو قلب کے گرد سے باہر نکالدے گی اور خفقان کو منع کریگی ۔ ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑے سے اوڑہانا واجب ہے تاکہ تفتیح مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصاً بارد زمین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا معاملہ ہو جیسا جاڑی کا ہے جو بہر پسینا نکالنے کے واسطے کیجاتی ہے اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہو جاتے ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کیطرف پلٹ جاتی ہین بلکہ بہت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اور جنبش مین داخل کرنا یعنے اوس مکان مین جسکی ہوا سرد کیجائے کے واسطے پردے کتان کے چھوڑے گئے ہون بہت برا ہے ۔ کبھی فصد کی ضرورت اسطرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو پیدا ہوتا ہے ہوتی ہے اوسکی وجہ سے مادہ مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے لیکن مناسب ہے کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائین ۔ اگر کسی تدبیر کیوجہ سے خواہ از قسم وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اوس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ تک پہونچتی ہے یا تنفس کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے ۔ اگر بدن کے کھلنے سے چادر اور جنبش یا ہوا اندر کے بار دمین بسبب داخل کیے ہوئے نہ پڑے تو یہ کچھ مضائقہ نہین ہے لیکن اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے واسطے جلد نکالنے جلدی سے کیجاوے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑہتا جاوے اور زبان کی سیاہی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جاوے تو اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کر دینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے ۔ جدری اور حصبہ کی بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہہ پر تنگ ہو جائیگی اور اسہال ردی اور بول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کو اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے ۔ حوض عدس مسلم کے بھیگی ہوئی مسور چند پانی بدل بدل جوش دے کے کھلاتے ہین اور بدلے اوس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجاوے آب انار خواہ آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے ہین ۔ دوائین جو خون کی تبرید و تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین ابتدای مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد و شربت کدو خصوصاً اور شراب نیلوفر خواہ خود نیلوفر خواہ بنفشہ کا دودہ ۔ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخے ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب ایسا قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت وہی کے توڑے سے جو ترش اور بکلا ہو ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتدای مرض مین اوسکا استعمال بہتر ہے نسخہ زرشک کدو دو حصہ اور اگر کدو نہ میسر آوے تو خود کو مسلم لیکر اوسکو تراشین اور اوسکا برادہ لیکر

باریک پیسین پیسکر بقدر نصف اوسکے صندل لیکر سرکہ بقدر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگو رکھین بعد اوسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جاوے اور اوسکے بعد نچوڑ لین اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو لے لین اور جسقدر سرکہ یا آب انگور زیادہ ہو بہتر ہے بعد اوسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے آلایش دہی اوس سے پاک کرین یا مثل تیزاب کھینچنے کے اسطرح پکائین کہ اوس سے مائیت دہی کی یعنی توڑ جدا ہو جاوے اور اوسکے آرد جو کو اس پانی مین ملا کر فقاع یعنی بہ جو شراب طیار کرین اور اوسے ترش کرین بعد اوسکے پھر اس دہی کو ذریعہ ٹپکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملا کے اسی سے فقاع بنائین اور دھوپ کی گرمی سے ترش کرین جسقدر رکھا رہیگا اوسی قدر عمل کو زیادہ تیز کریگا بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزای مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب زعرور (جو ہے جیسے [illegible] کی طرح بری یعنی جنگلی سیب کا) آب لیمو آب آلو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو پھوٹ گیا ہو اور آب گندنا ترش انار آب توت شامی جو خوب پختہ نہو آب خرمای خام ترش عصارہ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاخہای باریک انگور عصارہ ورد فارسی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک سے ہین جیسے عصارہ اترج عصارہ ترشاہ خداپنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کو عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سفید عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سی ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب برگ امرود برگ تمر ہندی برگ گل عصارہ برگ عصا راعی یعنی لال ساگ عصارہ حی العالم اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم نیلوفر تخم گل ہر ایک سی بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا سنبل اور وج اور اجزا جمع کرکے نرم آگ پر چڑھائین۔ اور مسور چار جز اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز دانہ انار تین جز داخل کرکے پکائین تا کہ نصف باقی رہجاوے بعد ازان اوتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنی قریب پچپن سیر کے ایک مثقال خواہ [illegible] ماشہ کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندے ہی مین رکھین اور اوسکے اوپر دوای مذکور ہا ہنگی ڈالین اور اوسکا منہ خوب تنگ سر پوش سے بند کردین کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑھائین جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہے اوتار کر خوب ہلائین اور چینی ظروف یعنی چینی مین اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اوسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اوس سے کافور کے اوڑ جانے سے اطمینان ہو اور بقدر نسبت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر صندل الطیب زنجبیل اور زیادہ انیسون فلفل اور دار فلفل شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو۔ جب اخراج چیچک کا تمام اور کمال ہو جاوے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور [illegible] گذر جاوے تدبیر مناسب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھیدکر رطوبت دانہ کی نکال لیجاوے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک ملنا بھی ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلیے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ابتدا اور الم ہوتا ہے بلکہ بجز سلاق کے سوا اور دانے ٹوٹے ہوئے ہون یا نہون ادنی نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جاوے پھر اوسکے بعد علاج کیجاوے۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نہ کرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہو جاتا اور درد شدید عارض ہوتا ہے۔ مگر بعد نضج کے علاج ضرور ہے۔ اور علاج کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اوسکے زعفران بھی داخل کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی مین بجاوے ادھیسو اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھولا جاوے تو بہت خوب ہے خصوصا اگر اوسمین صندل کافور بھی شریک کرین علاج سے نضج بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانون مین بہت جلد آجاتی ہے اور

پھڑی جلد گر جاتی ہے۔ جھاؤ کی لکڑی کا دھواں پہونچانا بہت نافع ہے اور جاڑے میں جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی ہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے اور اگر جدری میں رطوبت شدید ہو اوس وقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جب پٹر پر بروقت تقیح کے اور بروقت اہتمام اوسکے خشک کرنے کی مریض کے سر [illegible] میں اہتمام زائد کرنا چاہیے اور آرد گندم اور چاول اور جو [illegible] پر ڈالنا چاہیے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھر دیں جسکا کپڑا اکہرا باریک ہو اور سنگین ہو اور اوسکے اندر سے اثر ان دواؤن کا بقوت پہونچے اور برگ سوسن یعنی پھول تخفیف رطوبت جدری کے واسطے بہت مناسب ہے کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے۔ جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائین طلا کرین جو خشکی پر معین ہوں اور کسیقدر ایسی دوائین جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اونمین تھوڑی سی زعفران شریک کریں اور اگر جدری سے زخم پڑ جائیں مرہم اسفیداج خصوصاً اوسمیں قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا اشنہ [illegible] خواہ سیدسادہ کی پتلی جڑ [illegible] خواہ جو ورد کا مرہم [illegible] ملائین اور پیشتر سپیدہ کاشغری اور مرداسنگ کا [illegible] کافی ہوتا ہے اگر کہیں خشکی پڑ جائے تو قیروطی نافع ہے روغن گل خالص اور اوسمیں تھوڑا سا سپیدہ اور اقلیمیا ملا کر استعمال کرین اور ابتدا خشکی کے یا جب زخم پڑنے لگے استعمال روغن کا ایسے دانون میں جنکی پھڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہے اور وقت قرحہ پڑ جانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل ہے مرہم کا ہے اوسکا استعمال ضرور ہوتا ہے مرہم سفیداج واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہے **بیان حفاظت [illegible] اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے** جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہے وہ یہ ہیں آنکھ اور حلق [illegible] یہی اعضا ایسے ہیں کہ جدری کے مرض میں انہیں قرحہ پڑ جاتا ہے۔ آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہے اور کبھی اوسپر ایک سپیدی پڑ جاتی ہے اور حلق میں بیشتر خناق عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہیں کہ بلع یعنی نگلنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی اکلہ اللحم پیدا ہوتا ہے جو مہلک ہے اور نتھنون میں کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہیں کہ ہوا کی آمد رفت بند ہو جاتی ہے اور پھیپڑے میں جدری کے دانے ایسے پڑ جاتے ہیں کہ ضیق النفس پیدا ہوتا ہے اور اگر ان ہی میں قرحہ پڑ جائے سل پیدا ہوتی ہے۔ اسہال کبھی بوجہ جدری کے سحج یعنی خراش اور زخم پیدا ہو جاتا ہے کہ اوسکی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہے۔ آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مری اور آب کشنیز سے جسمین سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کرین بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہے۔ اسیطرح فقط مری سیاہ جو آب کشنیز میں پرورده کیا جاوے اور آب سماق جسمین کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ قشر رمان یعنی وہ چھلکے جو اندر سے انار کے زرد زرد برابر ہوتے ہیں وہ بھی مفید ہے خصوصاً اوایل میں اور اگر جدری ظاہر ہو جاوے پھر اوس وقت کافور اور کافور سے اکتحال مناسب ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ سپیدرال سے اکتحال بہت مفید ہے آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن (جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھ میں کوئی آفت آجانے کے استعمال کرتی ہیں) تمامہ چشم یعنی پردہ سا جو پڑ جاتا ہے اوسکو دور کر دیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کر دیتا ہے اور شیاف ابیض بعد دانے ابھر آنے کے آنکھ میں بہت مفید ہے۔ حنجرہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کرین کہ انار چوسین اور دانہ انار کو ابتدا میں چبائیں خواہ توت شامی چوسین اور توت کی رب کا غرغرہ کرین خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اسوقت رب توت کو چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا [illegible] نتھنون کی حفاظت کیواسطے بابونہ اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کرین اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے اور پھیپڑے کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز لبوب عدس سے [illegible]

نہین ہے کہ اسمین تخم خشخاش شریک کرین اور قلب کی حفظ کیواسطے جوشاندہ انجبار اور مسوہ جو قبل اس فصل کے بیان ہو چکا ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور اسکی حفاظت بوجہ زمانہ ابتدا کے واجب ہے کہ اوسی زمانہ مین اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ استعمال قوابض کا کرین اور اگر آخر مرض مین اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کرین خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کرین **نشانات جدری کے دفع کا طریقہ** اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہان زینت کا ذکر ہوگا بتفصیل کرینگے اور یہان پر مخصوص دوا جو مناسب مرض کے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ اون ادویہ کے جیسے نشان چیچک کو برطرف ہوتے ہین سوکھی جڑ بانس کی آرد باقلا اور نشاستہ چوب پیلا اور تراشہ چوب عنزروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کیئے ہوئے اور چاول دھوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ بیضہ مرغ اور مٹی چھولی ہوئی مہر اسکے اور مرداسنگ شکر طبرزد نشاستہ بادام شیرین اور بادام تلخ اور روغن اور ادھان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدھے کی شمع روغن گل اور جو مزاج مین قریب اسکے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کی تھوتھنی سے نکلتا ہے جسوقت سم کو پہونچین اور جلائین کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی سمندر کف اور حمارہ فلفل یعنے وہ سنگریزہ گول جو مرچ سیاہ مین ملے ہوتے ہین اور مرچ کی تاثیر اونمین بہت کرجاتی ہے اور قسط اور اشق کندر صدف الوان بورہ ارمنی استخوان سوختہ پرانی ہڈیان جو کہ چونا ہو جاتین تخم ترب اور ترب سوکھا ہوا زراوند ترمس سے کھانے کی چیزین بہتر جیسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار میخوش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیمبرشت شوربا چوزہ مرغ اور کباب اور دراج اور تدرو جو فربہ ہوے استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہے مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور سینگی بھیڑ کی اگر پرانی ہون اور نئی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود سیاہ ہر واحد دس درم حب البان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی ہوئی دو درم اس مجموع سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی ککڑی کے پانی مین اور آب جو خواہ آب باقلا مین پیسکر عضو ماؤف پر انکو لگائین اور صبح کو بنفشہ یا نمین جوش دیکر دھو ڈالین قرنقیتن نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی ہڈی اصول قصب فارسی نشاستہ ترمس تخم خربزہ برنج ساٹھی شستہ حب البان قسط اجزا ہموزن لیکر ادویہ مذکورہ طیار کرین ترمس اور نخود سیاہ کو پیس کر مالش کرین

حمیات ورمی کا بیان اوپر باب حمیات یومیہ مین بیان ہو چکا ہے کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہین وہ اکثر حمیات یومیہ مین داخل ہین اسلیئے کہ اورام ظاہری بیشتر انکی سخونت قلب تک پہونچتی ہے اور انکی عفونت قلب تک نہین پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنے غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تا بہ قلب پہونچے اور عفونت یہ تپ از قسم حمی یومی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عفونت کیطرف منتقل ہو جاے گی اور اکثر یہ بات یعنے حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کا اسباب سابقہ بدنی کیوجہ سے ہوتا ہے اور امتلاء اخلاط جو بدن مین ہو رہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ایسے قرح کے جنکے مواد خبیثہ متوجہ ہوکر محتبس ہو جاتی گوشت تر مین مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہین اونکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہین ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہے بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہون وہی ہین جو ورم حار سے جو بعض احشا مین ہو جاے پیدا ہون کہ اس تپ مین درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم پر دلائل اختلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون مین ظاہر ہوتے ہین اور اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنے کان کا پردہ جسکی ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جب عظیم اور دموی ہو اور اوس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہو اور ورم جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہے کبھی حمیات اورام مین بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف مین اختلاف ہوتا ہے

اسیطرح اگر ورم اعضای لحمی مین ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضای غشائی مین خواہ غضروفی اور عصبانی مین تپ ضعیف ہوتی ہے خواہ جو ورم قریب بشرائین ہو اوسکی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اوسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ حمیات بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے ویسے تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جسقدر پیدایش مواد کی ہوتی ہے اوسیقدر ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا ہے اور [illegible] ہین اوسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہے پس ہر خلط کے لائق جیسا دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہوجاتا ہے اور تپ باقی رہجاتی ہے یہ دلیل اسپر ہے کہ ابھی تنقیہ تام نہین ہوا ہے۔ یہ حمیات اورام اگر دیر پا ہون انجام کار سل و دق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر کہین ورم ہو [illegible] مجاری اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہوجاتے ہین مثل اسکے کہ [illegible] دق سے منتقل ہون ذکر علامات اور احکام حمیات اورام حمیات اورام جو اعضای باطنی کے ورم سے پیدا ہون اونکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین ایک علامات اور اعراض ایسے ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے۔ دوسرے کچھ علامات اور اعراض [illegible] پر دلالت کرتے ہین۔ تیسرے بعض علامات ایسے ہین کہ [illegible] ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے۔ قسم اول کی مثال جیسے بعض نشانات [illegible] ورم پر دلالت کرتی اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے [illegible] ذات الجنب [illegible] ورم پر دلیل ہے جیسا جیسے سرخی رخسار و اور ضیق النفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ درد اور ثقل عضو باطنی مین ہوتا ہے [illegible] کسی عضو کی زیادہ ہوتی ہے اور کبھی خلاف عادت اوس عضو مین ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضای عصبیہ کے اورام کیوجہ سے ہوتا ہے۔ اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ ورم صفرا کا ہے۔ اور تیسری قسم کو وہ اعراض ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوشخبری دین خواہ اوسکی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین۔ کبھی حالات اور اعراض اس تپ کی فرد ہوتی اور اوسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اوسکے مفترہ ہونے مین مختلف ہوتے ہین بسبب اختلاف اعضا کے [illegible] اور انکی رگونکی بڑے ہونے مین خواہ باینوجہ کہ بعض اعضای باطنی قریب القلب ہین اور اونکو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور ریہ خواہ قلب سے دور ہون اور انکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے ہین اور از قسم حمیات مختلطہ خواہ تپ غب یا بلغمی اور [illegible] پیدا ہوتے ہین اور ان حمیات کے ہمراہ نافض و لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھریری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات ورم مین یا حمیات عفونت خاص علامت انکی حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع کوہ اور گرانی جانب ثقل سے اور درد اور اختصاص [illegible] حرارت کا زاید حرارت معتاد پر عضو متورم مین اگر کسی عضو مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کے قریب ہو یا اوس سے شراکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور باینہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اوس تپ کی جو تابع ورم اس عضو کے ہوتی ہی خفقان عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور بیشتر بہ تبعیت اس ورم کو اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا کہ اوسکے ہمراہ درد سر اور درد گردن کا بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا ہی سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہو اوسوقت حدت بھی ہوجاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت اس تپ کی داخل بدن فرو رفتہ ایسی نہین ہے جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہے اور نہ اوسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط

عضو متورم میں عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اوسی مقام پر کھچ جاتا ہے۔ بعض حمیات ورم باطنی کی شکل بعض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتدا میں صغیر اور بقوت نفسی کے سریع الانقباض اور بعد ازاں عظیم ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بحسب اقتضائے عضو اور مادہ کے جیسا کلیات میں بیان ہو چکا بعد اوسکے منشاری خواہ موجی ہوتی ہے برطبق عضو کے لحمی یا عصبی ہونے کی۔ اور بول اکثر حمیات اورام میں بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور رسوب اپنے مقام میں جذب ہونیکا لازم ہے

ذکر علاج حمیات ورمیہ کا

علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات مادہ کا ہے بعد ازانکہ اصل ورم کا علاج ہو چکے اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور یہی مقدم ہے مگر اسمیں رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کی ضروری ہے حمیات اورام کے علاج میں بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزوں کا رکھنا مقام ورم پر جبکہ برودت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ [illegible] کا ہوا اور حی العالم اور خرفہ وغیرہ کسیقدر آرد جو سپیدہ کے ہمراہ یخ میں سرد کرکے اور جب گرم ہو جاوے پھر بدل دیں اور کبھی نسبت الفاق جو حالت [illegible] ہوا اور روغن گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کاہو کو دھوکے یخ میں سرد کرکے کھلاویں جائز ہے اور [illegible]

حمیات مرکبہ کا بیان

حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کی ساتھ چند صورتوں ہوتی ہے کبھی اصناف بعیدہ کی آپس میں ترکیب ہو جاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کے ساتھ اور کبھی ترکیب ایسی حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متفق ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو اسی ہی مرکبات [illegible] ہے وہ تپ ہوئی کہ جو بنام شطر الغب معروف ہوگی اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے اور کبھی نوع واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع میں ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہوں دو غب کی ترکیب میں کیفیت ترکیب [illegible] کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر میں نائبہ کا ایسا حال ہوگا اور یہی حال ترکیب تین ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تامل سے واضح ہوگا کہ ہر روز ایک تپ کا دورہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ نائبہ کے ہو جاویگی [illegible] حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترکیب میں مناسبت ہو اور ابتدا کسی غب کا دوسری غب میں نہ ہو تو ہر دو کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اسلیے کہ ہر دن کی نوبتیں نوبت بھی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا پڑتا ہے اور اسیطرح پانچواں روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہو تپ بلغمیہ نائبہ کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اور نوبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ متصور نہیں اور نوائب کے حال سے اشتغال میں چنداں ثمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کیطرف متوجہ ہو کر لحاظ کرنا چاہیے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو لیکن نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہوگی تا اینکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور وہ تپ اعراض میں ضعیف ہے پہلے زائل ہو جاویگی۔ کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر پھری پیدا سکون اور آرام ہو جاوے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو باعتبار انکے اعراض کے پہچانتا ہو اوسکی نسبت نہایت صحیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کر سکے خواہ دوسرے دن۔ ترکیب

تپ دق کی ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی لثقہ کے جبکہ مادہ بلغم یالحم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلیئے کہ معالج اس حمی مرکب مین فترات اور سکون اور چند بار ابتدا نافض اور قشعریرہ کی اور بار بار برابر ہونی عرق کو بشرطیکہ تپ کی اوقات چنیدہ ہون ملاحظہ کرتا ہے اور اگر مفترہ ہوگی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہین اوسوقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہے کہ فقط حمیات عفونت سے یہان ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہون یا مفترہ اور لازمہ سے مرکب ہوا ور حمی سونوخس کا قطعاً وہم اور گمان نہین ہوتا ـ اور کبھی ترکیب بتوالی اور پے در پے ہوجاتی ہے اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کے فوراً دوسری شروع ہوجاتی ہے جیسے کہ زمانہ ابتداء جزئی تپ دوم کا جسمین فی الجملہ اعراض مین خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول مین متداخل ہوتا ہے اوسوقت تپ مرکب متشابہ ہوکر سونوخس کی جو غلیان خونسے خارج عروق مین پیدا ہوتی ہے شبیہ ہوجاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کیئے بطرف دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہین ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے اونکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہے ـ اور اگر نوائب قصیر المدت ہون اوسوقت دونون تپ کا ایسا اتصال نہین ہوتا کہ دونون ملکر ایک تپ معلوم ہون بلکہ درمیان دونون کی نوبتون کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہے اونکے عدد کثیر ہون خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اوسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور زوال نہین ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب اسمین حمی حادہ پہلی دفع ہوجاتی ہے اور مزمنہ فقط باقی رہتی ہے یہ دونون تپ مفترہ ہون خواہ دونون لازمہ ہون یا ایک لازمہ ہو دوسری مفترہ اور کبھی شطر الغب ہمراہ ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلا بوجہ حدت کے غب کا زوال ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہجاتا ہے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلا شطر الغب دفع ہوتی ہے اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے ـ کبھی حمیات مرکبہ مین ترکیب دوطرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جنکی جنس مین اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہون یا نوع واحد کے ہون اونسے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازمہ کے مرکب ہوا ور جیسے دو مفترہ مرکب ہوجاتی ہین اوسیطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہین ـ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ مین ترکیب نہین ہوتی دو غب مرکب ہوتی ہین اسلیئے کہ مادہ جسوقت داخل عروق ہو اوسمین ممکن نہین ہے کہ بعض شے مین عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ تمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکسان متعفن ہوگا اور تعفن اوسکا ہر جگہہ ظاہر رہیگا ـ یہ رائے ہمارے نزدیک اچھی تسلیم نہین ہے اسلیئے کہ عفونت جو داخل عروق ہے ضرور اوسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی اور بعد ابتدا اسکے تعفن پھیلتا ہے اور اوسکے بعد احکام اشتداد اور تفتیر کا اوس پر جاری ہوتے ہین بنا بر تاریخ عفونت اول کی اور اوس عفونت کو حرکات بنا بر اوسی روز کے اور اوسی حساب سے ہوتے ہین پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہہ داخل عروق مین کسی مادہ کی عفونت شروع ہوا اور اسکو غلبہ ہوا اور بالاتصال متعفن ہوا اور دوسرا جزء اوسی مادہ کا جو دوسرے مقام مین ہو اوسی اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ بہ اتباع اوسی جزو کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب نہ تھی بڑہائی اور افشا اوسکی عفونت کا اصالتہ کبھی ہوا ور بہ اتباع بھی ہو پھر اوسکی اوقات زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا ـ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہین مداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ ـ مداخلہ یہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہوجاوے ـ اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہو اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق کے بعد نہ ہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برابر ہو اوسوقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہیے اسیطرح اگر مطبقہ میں افراط برد اطراف ہو اور تقبض یعنی سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے شطر الغب کا شطر الغب مرکب دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور اوس دن چونکہ بلغمی اور غب دونوں کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اسلیے اوس روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب بسبیل مشابکت ہو یعنی دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ بسبیل مبادلہ کہ ایک کے اوترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بسبیل مداخلت یعنی ابھی ایک تپ اوترنے نہ پائی کہ دوسری شروع ہو جاوے سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمیں دونوں ہمراہ شروع نوبت کرتی ہیں اور اسکے بعد دوسری قسم کی شناخت کہ اوسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اوترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہے کبھی دونوں تپ لازمہ ہوتی ہیں اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوتی ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہو کر زمانہ اقلاع کا پہلے ہو جاتا ہے جسوقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہو اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہیں کبھی شطر الغب خالص اوس حمی کو بھی کہ جو مرکب غب خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہیں اور سوا اس قسم کے سب کو غیر خالص مقرر کرتے ہیں مگر اس بحث سے چندان فایدہ نہیں اسلیے کہ مجرد امر اصطلاحی ہے — کبھی ابتدا میں عفونت میں حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اوسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک صورت میں شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہیں اور بحران اوسکا دیر ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال برعکس کر دیتا ہے یعنی اوسکی مدت میں کمی ہو جاتی ہے اور بحران اوسکا بہ نسبت بلغم سادج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ لمبا طولانی ہوتا ہے حتے کہ مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے مرض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب نسبت اور حمیات کی بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہی ہو جاتا ہے

علامات شطر الغب کی خاص تر علامت اور دلیل شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قراین بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تپ کی ایک روز طولانی اور حدت میں مسکون لیے ہوئے کچھ بہ نسبت غب مفرد کے ہو بعد اوسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض میں کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ میں مکرر واقع ہوتا ہے یعنی چند مرتبہ پھر پھر واقع ہوتی ہے اسلیے کہ دونوں مادہ میں تصارع اور کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ نزول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر بتداخلہ ہوں — کبھی یہ تکرار تین مرتبہ ہوتی ہے یعنی قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے — اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ شطر الغب ہو اسلیے کہ بدن کا نقا اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ میں زیادہ اضطراب پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب میں صنف مشابکہ سے ہو خواہ از قسم تشابک نہو بلکہ بتداخلہ ہو تو جو وقت تداخل کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب عارض ہوتا ہے اوسوقت پھریری بار بار ہوتی ہے اور منتہی میں طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ تپ اوتر جاوے کہ یکایک قشعریرہ عود کرتا ہے اسلیے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بعد مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہے اور منتہی اس حمی کا اوقات جزوی اور کلی دونوں میں قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہے اور بہ نسبت اوسکے جلد تر ہوتا ہے

اور بہ نسبت صفراوی کے دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت کا پھیلاو شطر الغب مین بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض مین اور اسکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زیادہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیے کہ تپ بلغم بہت متراخی دونون باہم دونون کے واقع ہوتے ہین اور عرق برابر ہو کر تپ بہت کم اترتی ہے۔ اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے — شطر الغب کی وجود پر استدلال چند وجوہ مختلف سے ہو سکتا ہے کبھی بلحاظ عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے عادات کی راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن مین خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اوسمین آگئی تھی اوسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضت کو ترک کرکے اچھی اچھی غذا اور گوناگون [illegible] ایسی کہین کہ اوسنے بلغم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدن مین بلغم کی کثرت تھی اور بلغم مین عفونت بھی پڑگئی تھی بعد ازان اوسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزون کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ اوسمین یہ بات پیدا ہوئی کہ مثلاً لڑکے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کہولت کی ابتدا سے شباب کو پہونچا اور حدت مزاج تبدیل سن سے بڑھ گئی ہوگی — اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوگی کہ نبض اور بول کو دیکھو اور جو مادہ قے کی طرف سے نکلتا ہے اوسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اوسکے علامات بھی دریافت کرین اور پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ لرزہ آتا ہے یا نہین اور حالات اوقات اور نوبت کی معلوم کرین — نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ مین بہ نسبت غب کے عظم مین کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور تفاوت مین زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ مین بدیر نضج پاتا ہے اور قے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات ادوار اور بے انتظام ہونا نوائب کا سابقہ مذکور ہوا اور بیان ہو گیا البتہ جو خلط غالب ہو دونون خلطون مین سے ہوا وسپر آگہی کی اسپے جو دلائل غالب ہون اونسے ہو سکتی ہے اگر بلغم کا غلبہ ہوگا نوبت مین طول ہوگا اور بے چینی کم ہوگی اور قے غالباً [illegible] استفراغ مین خصوصاً نبض مین قوی پڑیگی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدائے مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہیگی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی نہوگی اور بول مین سپیدی اور خامی اور پسینا بھی کم برابر ہوگا سن اگرچہ خواہ بوڑھاپے کا سن اور مزاج بدن کا بھی کبھی اسپر دلیل ہوتا ہے گو سن مین حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہو سکتی ہے اگر بارد ہو — صفراوی خلط اگر غالب ہوگی تو کاذب نوبت قصیر اور اطراف جلد جلد گرم ہو جائینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے اندازہ کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے تھوڑی لرزہ کی طرف مائل ہوگی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے اسیطرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے — اگر دونون خلط برابر ہون دونون قسم کے دلائل برابر ہوتے ہین اور فقط قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہوگا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کی طرف منتقل ہوگا اسلیے کہ اسمین برد اور لذع دونون مفقود ہین — اگر ترکیب اس تپ مین دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسی ترکیب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہین جو اور لازمہ تپ بلغمی ہو اس صورت مین لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اسلیے کہ مادہ خارج عروق صفراوی ہے اور خارج بدن مین کوئی شے مقابل مادہ صفراوی کے نہین ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا لیکن لرزہ ضعیف ہوگا اور پیشتر برد اور قشعریرہ کر کے واقع ہوگا تا اینکہ منتہی مین مادہ غلیظ ہو جائے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور بعد ابتدا اثناء [illegible] کم کی زیادہ [illegible]

باوجودیکہ اطراف میں برد موجود ہے اور نبض میں صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ پھریری ہوگی اور نبض بہت عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونوں تپ دائمی ہوں لرزہ یقیناً نہ ہوگا غب لازم کو کبھی عارض ہوتا ہے کہ اوس میں خفت قبل نوبت بلغمی کے پیدا ہو اگرچہ اوس میں تپ صفراوی کا رجوع بطرف شدت کی قبل از اشتداد حمی بلغمی کے ہو **شطر الغب کے علاج کا بیان** واجب اور ضروری امر علاج میں شطر الغب کے یہ ہے کہ توجہ تام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے۔ اسہال اور قے اور ادرار اور تعریق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اطفائے حدت تپ صفراوی کی اس سے ہوتی ہے۔ اور مسہل کا استعمال بعد ظہور النضج کا ضرور ہے گو ملینین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہو سکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کی نہو [illegible] کہ اگر خلط غالب بلغم ہو اور سکنجبین شیر خشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونوں قسم کی دوا مرکب کرے اگر دونوں خلط برابر ہوں اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہو جاے پھر اگر استفراغ دوای قوی سے کیا جاے ہو سکتا ہے اور کچھ خطر نہیں اور قے کرانے میں بھی خلط غالب کی رعایت ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ادرار ایسی دوا سے کرانا چاہیے جسمیں [illegible] تو اگر جوشاندہ مسہل قبل از نضج کے جلدی اسکے پلائی جائیں خوف عروض سرسام کا ہوگا جوشاندہ تدبیہ سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ اصلاح مادہ کی کرے۔ اور نضج بھی پیدا ہو جاے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات میں مثل افسنتین [illegible] کہ بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضج کے اوس قسم سے بدروغی ہے ہوا۔ اگر ساتوین روز سے پہلے جلدی کرکے استعمال کی جاے گی خلط کو متحرک کریگی مگر استفراغ نکر سکیگی اس وجہ سے کرب اور غم اور متلی پیدا کریگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کرکے بوجہ اپنے جزو مرارتی اور تلخی کی مادہ کو خشک کر دیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلیل سے باز رکھیگی۔ اور جالینوس اور اوس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج ایسے وقت میں آب جو میں تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش کر لیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجاے اور بعض متاخرین کے اطبا جو بعد جالینوس کے ہیں اس تدبیر کو ناروا سمجھ کر کہتے ہیں کہ اس تدبیر میں جالینوس نے بہت دھوکا کھایا بلکہ اس شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اوس شخص کو یہ خیال نہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اسکا کچھ خیال نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حرارت کو توڑ دیتا ہے اور اوسقدر گرمی اسمیں باقی نہیں رہتی کہ تپ کی حرارت میں التہاب پیدا کرے ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض میں [illegible] کرنا اوس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جسکی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اوس وقت اعانت طبیعت کی ادویہ مرکبہ سے جسمیں مسخنات اور مبردات دونوں شامل ہوں کرنی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت میں دوا کی تمیز کرکے دوای مبرد سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دوای گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے۔ وہ کون شخص ہے [illegible] کا علاج بدون ترکیب دوای حار اور بارد کے کر سکتا ہے ہاں اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اوسمیں قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نہیں ہے اوسوقت کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے۔ اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو انکے ذکر سے طولانی نہیں کرتے بلکہ باختصار اونکو بیان کرتے ہیں۔ ایک یہ بھی اوسکی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ ایسے وقت استعمال اون ملطفات کا کرتا جنمیں قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کرفس اور شبت یعنی سویا اور اس معترض کو یہ معلوم ہوا کہ مرچ سیاہ کی بھی تبرید ممکن ہے اسطرح سے کہ اوسکی مقدار قلیل بہت سی دوای بارد کی آمیزش سے ایسی ہو جاتی ہے کہ اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی

اور قوت تلطیف اوسکی باقی رہتی ہے اور جسقدر تلطیف اوسکی باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی تلطیف سے گو مقدار زائد ہو کم نہین ہوتی ہے اور پھر آب جو کہ خود اوسمین جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہونچاتا ہے اور افراط حرارت کو فلفل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مرض کو اپنے سیلان سے بجھا دیتا ہے تاکہ قوت ملطفہ فلفل کی اوسمین بخوبی نفوذ کرے بعد ان سب خلاصات کے نہایت عجب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ شیخ جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل تپ مین التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار اون لوگون مین کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہوں بوجہ اسکے کہ اوسنے فلفل کی آمیزش آش جو مین تجویز کی ہے — اور وہ مرکب جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص سکنجبین اور قرص ورد کے ہین اقراص جیدہ خفیفہ جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ ہے نسخہ گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۴ درم ترنجبین ۳ درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک ۲ درم ان دواؤن سے قرص طیار کرین نسخہ دیگر جو شطر الغب التہابی شدید کے ساتھ ہو اوسکو مفید ہے گل سرخ ۸ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد ۴ درم نشاستہ ۳ درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کثیرا زعفران سنبل الطیب ریوند ہر واحد دو دانگ کافور یکدانگ انسے قرص طیار کرین قرص دیگر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کی خصوصاً اگر جو التہاب اور سوزش کی اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد ۳ درم ریوند ۴ درم طباشیر گل سرخ مع بونڈی کے لک صمغ عربی کہربا ہر واحد ۵ درم تخم حماض نشاستہ ۶ درم طین رومی ۷ درم قرص طیار کرین **قرص نسخہ دیگر** گل سرخ ۶ درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد ۴ درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑہ درم رب السوس ایک درم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤن کو ملا کر قرص طیار کرین **حبوب** واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ابتدا مین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر سقوطری ہلیلہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گل سرخ سب اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی باندہین مقدار شربت دو درم ہمراہ سکنجبین کے **نسخہ جیدہ** کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور مسہل بھی ہے صبر سقوطری عصارہ غافث عصارہ افسنتین گل سرخ ہموزن اور زعفران بوزن نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی طیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین بیشتر جسم کہتا ہے اوقات ربعیہ مین اس تپ کی تجربہ خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سداب اہلی دو درم سے ۴ درم تک اور سفید رنگ کا جو ایک بیج کی مثل گٹھی ہوتی ہے ملا کر استعمال کرین تساوی مین دونون ادویہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سداب کا وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو تو تپ زیادہ کرین بعون اللہ مجرب الساعت حاصل ہو — **نکس** کے یہ معنی ہین کہ مرض اول کبھی اسلیے اعتدال کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اسکے کہ بحران زائل ہو چکا ہو — اصل مرض سے دوبارہ پلٹنا مرض کا سبب ہے تجویز مناسب نکس کے معالجہ مین یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بحرانی واضح نہو تو علاج مین عجلت نکرنی چاہیے خصوصاً نکس مین اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور ردی ہوتا ہے اور چونکہ بیمار بسبب ضعف طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کر سکتی اس جہت سے احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے **فن ثانی تقسیم مین ہی پیشین گوئی کی شناخت احوال امراض کا اور احکام بحران کے بیان مین** اس فن مین دو مقالے ہین — ہم اس فن مین احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزین انکے باب سے خصوصیت رکھتی ہین از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جیدہ اور غیر جیدہ کا بھی ذکر کرینگے یہ علامات وہی باتین ہین جنہیں پیشین گوئی بمعرفت کا ہے

پیشین بینی اوس سے یہ مراد ہے کہ دلائل موجود سے ایک امر جو آیندہ ہونے والا ہے اور جس طرف مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونے والا ہو اوسپر پہلے سے حکم لگا دے بلسبت پہچاننے قوت کے اسطرح پر کہ ثابت رہیگی یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جائے کہ وقت سخت یا ہلاکت رات کو ہی یا دنکو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہوگا۔ **مقالہ اولے بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران پر اور اوسکی خیر اور شر ہونے پر اور اوسکی ماہیت اور احکام واقسام۔** بحران کے معنی لغت مین قول فیصل کے ہین اور اصطلاح مین طب کے جو تغیر مرض مین دفعتہً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب ازدیاد مرض وہلاکت اوسکو بحران کہتے ہین۔ بحران کے دلایل ایسے ہین کہ اونکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہوجاتا ہے کہ آیندہ کیا ہونے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان محافظ کی کبھی خفیف لڑائیاں ہوتی ہین کہ اونکا شمار نہین کیا جاتا اور بخوبی محسوس نہین ہوتین اور کبھی ان دونو مین قتال وجدال بشدت ہوتا ہے اوسوقت ایسے احوال واسباب پائے جاتے ہین جیسے سوارون کے لڑنے سے زیادہ شور وغل مچے اور غبار اوٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیان جاری ہون بعد اس معرکے کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے گویا کہ آن واحد مین ہوجاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اوسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جاتین اور اونسے شہر بالکل خالی ہوجاوے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی امیدواری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی شکست مین انفصال اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہین اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اوسکو دفع کردیتا اور کبھی اوسکا دفع کرنا ایسا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہوجاتین یا اوسے اسقدر دفع کرتا ہے کہ اطراف شہر کے قریب مین دشمن باقی رہجاے اسی طرح یہ حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنے قلب اور اعضاے رئیسہ اور اونکے اطراف سے بالکل دور کردیتی ہی یا اعضاے رئیسہ سے تو دور کردیتی ہے مگر اطراف سے اعضاے رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہین ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل اسقدر ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضاے رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے۔ اور جو مرض زائل ہوتا ہے اوسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہے یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا مضمحل ہوکر بتدریج فانی ہوجاوے۔ زوال مرض بطور تحلل امراض مزمنہ مین ہوتا ہے یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہون اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت واقع نہین ہوتے۔ اسی طرح جو مرض مہلک ہو اوسکا اہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہے یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہین کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہوکر فانی ہوجاے۔ افضل وہی بحران ہے جو تام ہو اور طبیب اوسپر اعتماد کرسکے کہ بدن مواد سے پاک ہوگیا اور وہ امر صحیح ہوا اور ظاہر اور سالم ہوا اون اعراض سے جنکا انذار یعنے خوف دہی کسیدن قبل اس روز بحران کے ہوچکی ہے اور وقوع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہوے۔ جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور ہر ایک انمین کا یا تام ہے یا ناقص۔ بحران تام جید یا اسطرح پر ہے کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کردے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کرے۔ کبھی ناقص بحران بھی متصل ومشابہ بحران تام کے ہوتا ہے تام جید کی مشابہت تحلل مین ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذبول مین ہوتی ہے۔ بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہے اگر انذار اوس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران وایام انذار کے بیان مین

ذکر کرینگے اور بحران جید اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہے۔ چہارم امید اوس بحران کی جو دفع تام کرے ان امراض مین کرنی چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اون امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو۔ ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کم ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ اسہال و قے کے بحران ہوگا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ مخاط یعنی رینٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کی بیماریون کا بحران ان چیزون سے ہوتا ہے اور نفث یعنی خون یا ریم کھنکار اور تھوک مین نکلنے سے بحران امراض سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر اونہین لوگونکو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد ہو۔ جمیع بحرانات مین افضل و عمدہ اور قریب الانفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو ایک مرتبہ مین پریشان کردیتا ہے اوسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اوسکے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ ادرار بول کے ہو اوسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہین۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعتہً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوتے ہین اونکی موت واقع ہو جاتی ہے اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہین دنبل دبیلہ طاعون نملہ حمرہ نار فارسی آکلہ جدری خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون۔ کبھی بحران تام یا ناقص بشکل فصل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارش اور اوسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہے۔ ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور غدود اور داء الفیل و دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کے بھی ہوتا ہے۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک یہ بھی قسم ہے جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی بلکہ مثل نقرس و وجع و استرخا و وجع الورک و درد پشت و زانو و داء الفیل و دوالی پیدا ہو جاتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہو لے جسکے ساتھ بحران [illegible] عافیت مریض کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور متقرر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہو جاوے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص مشخص ہو جانا بعد عافیت کے بھی ہو جاتا ہے۔ انتقالات کے اقسامات مین بہتر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اوس انتقال مین عمدہ یہ بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دور اعضاے شریفہ سے ہو جس طرح استدلال بامور کرتے ہین کہ لڑائی کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دیوے یا اپنی خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جبکہ لڑائی کا قصد کرکے شہر کے قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات [illegible] کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ و جدال کا درست نکرچکا ہو اور نہ آلات حرب و ضرب کے استعمال پر قادر ہو اوسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوس بدحالی سلطان کی کرینگی اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز و سامان نادرست ہو اوسوقت حال بالعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض اون علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آیندہ ذکر کرینگے

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل بہترین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہوچکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے ہوگی اور اگر نضج تام ہوچکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی بحران تام ہر وقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انحطاط مین اور اسی وجہ سے بہت سے زمانہ مین بحران تام کی تعویق ہوجاتی ہے اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے چہ جائیکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے۔ اکثر ایسے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کردے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرا دے تا اینکہ پسینا شروع ہو اوسکے بعد روغن گرانا موقوف کرے اور پسینہ کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی مین معتدل رہنے دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام و اوقات مین واقع ہون جنمین عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہے کہ اگر اوسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال مین باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کی واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہوسکتی ہے اور اگر قائم ہوا طبیعت کا مقابلہ مرض کے قبل اوسوقت کے جسمین طبیعت باختیار خود مقابلہ کرلے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسبات پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بحد ہے کہ جسمین طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکات قی کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز قعر معدہ کو ایذا دے تو اوسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے طبیعت کا کھانسی اور چھینک کو پیدا کرنے مین۔ اسی طرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین مین مثل چودھوین دن کے واقع ہوگا اور اوس سے پہلے ہی واقع ہوجاے کہ بہادی بحران کی قبل چودھوین دن کے کسیدن اگرچہ وہ یوم باحوری ہو مثل گیارہوین دن کے متحرک ہون یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہین ہے گو جید ہوجاے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورتمین مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہے تو بحران تام نہوگا ... خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل اوس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے یا بوجہ قوت مرض کی ہوتی ہین یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا بسبب امر خارج کے جو مریض ساکن مین حرکت بیقراری کی پیدا کردے۔ مثلا ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ مین خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک مین بحران کے بڑا دخل ہے اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہوجاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہوجاتا ہے اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف مین اور بطرف خارج کے جیسے سرور مین واقع ہوتا ہے۔ اگر منہدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہوسکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجاے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض مین بحالت راحت خواہ بلحاظ نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہین ہوتا مگر بندرت اور خصوصا بروقت راحت کی نوبت کم واقع ہوتا ہی ارکاثانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات مین دو مرتبہ اور جالینوس نے اکثر بحران بوقت راحت کے واقع ہوتے ہوے دیکھا۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اوسوقت کی منتہی ہونے مین طبیب کو کسی طرح کا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اوسپر اعتماد نہین ہے۔ بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور [illegible] اضطراری ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض مین ہلاکت مریض پر دلیل ہے

ہین اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامت بحران ناقص کی ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہرگز بحران نہین ہوتا — رہی یہ بات کہ موت کسطرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحران جید کے ہو اسکا حال ہم آیندہ اوراق مین لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بد ہوتا ہے اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت مضطر نہین ہوتی پھر اوسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض پر تا وقت اتمام نضج کی صبر کرے اور امراض قتالہ و مہلکہ مین بحران مقدم ہوجاتا ہے اور مریض اپنے عہدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلل مادہ بتدریج ہو اور دفعۃً نجات مرض سے ہوجاے بلکہ اینکہ استفراغ محمود واقع ہو یا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہے اور تحلل تدریجی کی ضرورت نہین ہوتی — جس تحلل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا حبس بول کیوجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اوسسے پہلے اعراض خوفناک پیدا نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور اونمین سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض اسکے برعکس ہوتے کہ ابتدا مین سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلایل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کرتی کہ جسطرف مادہ کو دفع ہونے سے ضرر ہو اوسوقت طبیعت جب چاہتی ہے کہ اوس جانب کو قوی کرے خواہ اوس عضو کو ایسا قوی کرے کہ اوسکا انصباب پر نہونے پاوے اور کبھی طرف نادر کو برخلاف خواہش طبیعت کی دفع کرتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بیچارہ ناواقفی کی اوسکو یوم ششم پر منسوب کرتا ہے حالانکہ واقع مین وہ دن ساتوان ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیے طبیب اوسدن کو مرض کے ایام مین شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلیے کہ بحران جید چھٹے دن بہت کم ہوتا ہے — اقسام تغیر امراض کے چھ ہین پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو — پانچوین قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کے متغیر ہو کر ٹھہر جاے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کے بنا بر قول اوس شخص جسکا قول معتمد اور معتبر ہے زبان یونانی مین مشتق ہے اصل خطاب سے یعنی وہ حکم ایسا ہے جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان صادر کرے گویا وہی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہوجاتا ہے اور بعد اوسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اوسکی سماعت سے برطرف ہو **قول کلی علامات بحران کے ذکر مین** بحران سے پیشتر دنکو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ رات کو اگر دنکو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونے پیش از وقوع دلایل ہوتے ہین جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بیچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہونا درد سر اور گردن اور دوران اور خیالات آنکھون مین اور طنین اور دوی یعنی کان کا گونجنا اور پھڑپھڑانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃً بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ مین اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی متلی اور پیاس اور خفقان درد فم معدہ مین تنگی سانس مین اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور شراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور پشت مین درد اور عضل البطن مین اختلاج اور مروڑہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی نافض پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہوتا

ہوتا ہے اور کبھی بفعل اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزون کا نیز جانا ہو جنکا نکلنا مناسب غالب بحران ہو جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری ایسی دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہے۔ جو علامات متقدم بحران کو قبل از بحران ہوتے ہین وہ نہایت شدید ہوتے ہین اور اسکا سبب یعنی ان تقدم علامات کا یہ ہے کہ جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہو وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہے کہ اونکی دلالت بسبب حرکت اوسی مادہ کی ہوتی ہے اور اون دلایل مین اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے یا اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے اوسکی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو تو بعد اوسکے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کی اسپر دلالت کرین کہ مادہ صعودی ہے طبیب کو اوسوقت امید یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت اون دلایل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہے اوسوقت اکثر یہ ہے کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا مگر کبھی اور دلائل خاص ایسے پیدا ہون کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کر دین اور اکثر جب صفراوی صعودی ہوتا ہے اوسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اور اوس سے پہلے خیالات عین لینے آنکھون مین چمکنے سے زرد زرد خواہ تارے سے اوڑتے نظر آتے ہین اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر مرض کو مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ فوراً صحت حاصل ہو جاتی ہے بسبب جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل مین اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضاء رئیسہ پر گرائیگی خواہ جو اعضا متصل اعضاء رئیسہ کے ہین اونکی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اسوجہ سے افعال مین اعضا مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے ضرر ان اعضاء کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور درد سر پیدا ہوا اور جو چیزین اونکے مصداع کے ہمراہ ذکر کی ہین مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق النفس وغیرہ عارض ہونگے۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہوا اوسکے دفع کی دو صورتین ہوتی ہین ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہوا اوسوقت تمام اعضاء ظاہری مین دفع مادہ کا ہوگا اور یہ صورت عرق اور پسینا برابد ہونے مین پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اوس جانب کو اختیار کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونیوالا ہے اوسوقت بدون اسکے کہ اعضاء رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہین ہوتا اسلیے کہ بعض اعضاء رئیسہ اوس راہ مین واقع ہین جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کیطرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضاء نفس مین ہو کر ضرور گذریگا اور اعضاء دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی ویسی ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بروقت گرنے مادہ کے فقط اعضاء رئیسہ پر پیدا ہوتے اور کبھی جہت مرور مواد کے اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ سے جہت الوداج کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع ہے یہ ہو کہ قے کیطرف سے دفع ہو خواہ بعض اعضاء رئیسہ مین سے ہو مگر متحمل ایسی مشقت کا ہو سکتا ہے کہ اوسمین فساد پیدا نہو سکیگا جیسے اگر مادہ اطراف جگر مین گرے اور مثانہ کیطرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے بطرف ادرار راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ مین راہ قریب اوسکی مادہ کیواسطے یہ ہے کہ قے سے اندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعا کی واسطے اسہال کے۔ اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ جداگانہ ہے پھر کچھ شک نہین کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت مین خاص خاص علامات بھی ہون جو اس بات پر دلالت کرین کہ اس مادہ کا بحران جو ہونیوالا ہے وہ خاص فلان جہت مین ہونیوالا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کرین کہ پہلی ابتدا اور نہایت

اس ردی مادہ کے اوٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچ گا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو صلاحیت دلالت کی جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑیگا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک امر کلی پر جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات مین ہو دلالت کرتی ہے اور اوسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اوس جہت کی واضح ہوتی ہے جدہر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق النفس اور تمدد شراسیف مین اوپر کیطرف یہ باتین دلالت کرتی ہین کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہین ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جاوین۔ کبھی بحران واقع ہونیوالے پر کسی جہت سے اضطراب اور کسی چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف ہین اوس جہت کی جسطرف بحران واقع ہونیوالا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہین ہے یا بحران بادرار ہوگا یا بعرق یا قے یا رعاف سے۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب مین ہو اوسکا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر مین ہو بحران یا اسہال یا قے یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً حمای محرقہ کہ اکثر اوسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو ورم سر کیوجہ سے پیدا ہو کہ اوسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور نہ ذات الریہ اور ضیق نفس کا بحران رعاف سے ہوتا ہے۔ بلکہ ذات الجنب کا حال یہ ہے کہ نفث مدہ اور رعاف دونون طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران ناقص سے بحران کرتے ہین کہ مجموع کے اجتماع سے اونکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اوسکا شروع ہوکر اتمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات بحران کے پیدا ہوجاتین پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہین بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہین ہوتا ہے اوسوقت جسوقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہین ہے یعنی اوس دن نہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہین ہے کہ جب عرق مراد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہون اونکے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہوجاوے گو اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے۔ بعض ان دلایل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہین اور بعض امور علامت بھی ہین اور جہت یعنی راہ بحران پر بھی دلالت کرتی ہین۔ پھر جسوقت علامات بحران کے ظاہر ہون اور بحران واقع نہو یہ بات بنا بر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اسکی بحران کی تاخیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہین کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہین سوای قرب بحران کے اگرچہ اونکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران مین ہوتا ہے جیسے غب مثلاً اول یعنی غیر خالص مین قبل نوبت کے [illegible] پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اوسکو کچھ دلالت بحران پر نہین ہوتی اور غب خالص مین اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران اسی مریض کا بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کرکے

پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت و مرض میں جو مصارعۃ اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعۃ قوی سے باز رہیگی ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوبی بحران کی وہی دلائل ہیں جو مرض پر غلبہ طبیعت کی دلیل ہوں اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہیں ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہیں جنکا منشا یہ ہو کہ جس مادہ اور طبیعت میں مقابلہ ہے بدشواری طبیعت اوسکی زور کو روک سکتی ہے مگر یہ ضرور نہیں ہے کہ ایسے وقت طبیعت کو مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جای مگر اونکے ایسے کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر ۔ ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوتی کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور چھ گھنٹے تک ایسی کیفیت طاری رہی کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اوسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اوسکو گرا دیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور رفع کر دیتی ہے ۔ کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے طبیعت کو مرض سے نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہو جانا سوا امر عظیم کے وقوع کے باسانی نہیں ہو سکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہیں کہ طبیعت عاجز ہو جای اوسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ ظہور ان علامات بحران کا بالاتصال دو دن یا دو دن سے زیادہ مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا صحت بحران پر دلیل ہے اوسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی ہو جب اون قراین کے جنکو ہم آیندہ ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً اسوقت نبض میں دفعۃً تغیر پیدا ہو جاے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض میں عظم پیدا ہو اور انخفاض نہ خوش ہونا چاہیے و سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خشکی اور کھر کھراہٹ نا بدن کا ایام مرض میں بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہیں یا قتال ہوتے ہیں یا اونکا بحران دیر میں ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماروں کے دلیل ہوتی ہیں مثلاً اکثر بیماروں کی یہ کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص میں اونکے بحران یکساں ہوتے ہیں اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہیں کہ اکثر اونکے بحران رعاف سے ہوتے ہیں یا یہ کہ اونکے عادات خواہ مقتضای طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر اونکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک ہے واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج میں بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا ۔ اور سوائے عظم کے اور بھی سوائے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کی دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اوسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت شوق یا عزم جزم طبیعت کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہو جای اوسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہوگی طرفین یعنے جانبین میں میلان پیدا نہو اور قبل ازانکہ نبض قوی ہو جای بالضرور انخفاض و انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دونوں علامات یکجا ہوتے ہیں اوسوقت دونوں باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور دستے ۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہو چکے شروع تفصیل احکام تھوڑا تھوڑا کرتے ہیں اور زیادہ تفصیل آیندہ کے ابواب میں کیجائیگی

علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحرانئین

اسکی پہچان یہ ہے کہ درد سر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کی خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور یہی جب علامات قے کے پیدا ہوں اور درد سر عارض ہو جاے وہاں بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے ۔ ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل گوش

کنپٹیون اور طنین اور کری مین پیدا ہونا دفعتہً اور اوسکے قریب خواہ اندک کے اوس سے مقدم ضیق النفس و درد گردن اور تمدد مراق اور شراسیف مین اوپر کیطرف بلادرد اور سر مین اشتعال پیدا ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض مین شدت ہوتی ہے اسلیے کہ شبکو طبیعت نضج مادہ کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا مصروف ہوجاتا ہے **تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات رعافیہ سے** اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑ جاوے اور بتاریق اوسکے ساتھ ہون یعنے آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اوڑتی ہوئی معلوم ہون اور موندہ مین تلخی اور ہونٹھ پھڑکنے لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے لگی بھر آتین اور خفقان بحد اور انقنعاد اور انخفاض نبض مین پیدا ہو پھر اوسوقت علامات مذکورہ اپنی نتیجہ پر موکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اوسمین کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ تپ صفراوی محرقہ نہو اور بالنہم رنگ چہرہ کا اوسوقت زرد ہوجاوے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جو قے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے اونکو ہوتی ہے بسبب ضعف عصب کے تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشایخ مین چونکہ اونکے قوے مین ضعف ہوتا ہے مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے — اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کی جہت جگر مین پیدا ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ چند عروق کے جو طحال مین ہین اور قریب جہت بینی کے ہین مشارکت ہے اور جو عروق کہ بجانب بینی کے ہین اونکی وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال کا بینی سے نہین ہے اور مریض کو سرخ دوڑ سے چمکتے ہوے اور بتاریق نظر آئین اور چہرہ خوب سرخ ہوجاے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہوجاوے اور دفعتہً خون روان ہو اور نبض شاہق اور موجی ہوجاے اور بسرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھجلی اوٹھے اور اشتعال جہات سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہوجاوے اوسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج کی و نیز جملہ دلائل کے اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر اس کا انداز لیئے خود ہی بتاریق اور خیالات خبطی سے ہوتا ہے جو بشکل و رنگ آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے — اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جانب کھجلی اوٹھنے کی ناک مین دلالت کرتی ہے کہ رعاف داہنی خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلایل کی اعانت یہ کیفیت کرتی ہے کہ بروز بحران سردی بدن مین پیدا ہوجاتی ہے اور خشکی شکم مین و یا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد مین یبوست پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی سن کیوجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتا ہے جسکا سن بیس سے کم ہے کبھی زیادتی درد سر کی بھی اسقدر کہ بحران سے قبل مین جسقدر ہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے اور درد سر کے ہمراہ اور قسم کے الام مثل درد گردن اور بیخ گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور جبکہ علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعاف پر تیقن استدلال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے —

علم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہوچکا کچھ تو ایسی ہین

کہ اونہین رعاف پر دلالت کرنے کی قوت ہے جیسے آنسو اور طنین گوش اور گرہی اور تمدد شراسیف کسی جانب مین اور جانب ہو لیکن جگر خواہ طحال سے ہی بلا وجع اور اشتعال سر کا ــ اور بعض علامات خاص قے سے ہین مثلا ضیق نفس اور تمدد شراسیف داہنی خواہ بائین آگی کیطرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہے ــ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس علامات رعاف مین داخل ہے اوسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کو واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہے اس سببسے کہ رگ اجوف جو پشت پر ہے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہے اوسوقت اعضاء نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے ــ بعض علامات خاصہ قے اور رعاف کی ایسے ہین کہ اونمین تقابل ہے یعنے اگر ایک علامت قے مین ہے اوسکے مقابل دوسری بیچ رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اوسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشاوہ کا علامات قے مین ہوتا ہے خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہے اوسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنے زردی علامات قے مین سے ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہین کہ اونمین تقابل نہین مثلا اختلاج لب زیرین کا علامات قے سے ہے اور اسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہے اسکے مقابل کوئی علامت قے مین نہین ہے

علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض مین بشدت موجیت پیدا ہو جائے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو ــ اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جائے ــ اور باایں ہمہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اوس گرمی کے جو اور ایام مین تھی ــ اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اوسوقت زیادہ ہو ــ اور بول تکدیر مائل بہ غلاظت ہو خصوصا اگر رنگین ہو ــ چھٹے روز ہوا ہو اور غالبا ساتوین روز ــ پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے ــ اسیطرح اگر کسی مرض مزمن مین لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جید موجود ہون اوسوقت بھی امید توقع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصا اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور اسیطور پر استمرار علامات کا رہے ــ خلاصہ یہ ہے کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہے ــ اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور اوسے ایسا معلوم ہو کہ گویا وہ غسل پر ہے یا آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا ــ رنگین ہو جانا بول کا بدلالت اولی اس بات پر دلیل ہے کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہے کہ یا عرق برامد ہو یا ادرار بول کا ہو ــ بعد ازان خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے ــ اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز ملین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اوسوقت توقع بحران عرق کی نکرنی چاہیے ــ اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت مین تیزی اور انتشار ہو اور بدنکی حرارت کی فعل قوت پر مطیع ہون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو

علامات میلان مادہ کے اعضاء بول کیطرف اس بحران کی نو علامتین ہین ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسیطرح فقدان علامات قے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہین دلالت کرتا ہے ــ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عانہ مین سوزش پیدا ہونی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین سرخی پیدا ہونا اور اوسکا قوام غلیظ ہر روز ہونا اور اوسمین رسوب کا موجود ہونا ــ بیشتر دلائل بحران کے وجود سے ادرار بول عارض ہوتا ہے

جیسے ہمنے بیان مین براز کے ذکر کیا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ مین زیادہ ہوجاے اور روانی شکم مین کمی اور پسینا بھی اوسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اوسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن کی سخت ہو اوس جگہہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصًا جاڑون مین **علامات میلان مادہ بطرف براز کے** پندرہ علامتین ہین — پہلے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جاے کہ فضلہ دھوئی نہین ہے اور اوسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اوسکی تاکید تعیین کرتا ہے کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا پیدا ہوا ہو اور اسفل شکم مین بوجہہ معلوم ہو اور علامات قے کے مفقود ہون بلکہ قراقر پیدا ہوا ہو اور حالب مین یعنے اسفل شکم نفخ پیدا ہوا اور اسی حالت سی پہلے براز رنگین زیادہ ہوجاے اور بمقدار معتاد سے زائد ہو اور نتو شراسیف کی یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوتے درد پشت پیدا ہو مگر بیشتر یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر ادرار بول ہوتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ کرتا ہے خصوصًا وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز مین ہوتی ہو اور سختی شکم مین ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصًا جب ہوا سرد چلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہوا ہو — کبھی بحران اسہالی عادت قلت رعاف اور قلت برامد ہونے عرق سے اور اکثر روانی شکم کی خصوصًا جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے — اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر بعد بحران کے حمی ہی مین بول سپید رنگ اور رقیق ہوجاے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ حرارت امعا مین پڑجاے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہوگا بطرف براز کے ضرور برامد ہوگا بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے **علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو** اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نہ پاے جائین اور استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم مین گرانی پیدا ہوا اور قطنین یعنے تہیگاہ مین بھی ثقل معلوم ہو اور وہان درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی پیدا ہو اسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے **علامات بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کی** — جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہو کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور باینہمہ نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور نواحی مقعد مین گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے **علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو** علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام مین درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج مین تاخیر خواہ عدم نضج قطعًا باوجود صحت قوت اور سکوت نبض کی خصوصًا امراض سلیمہ مین جو دیر پا ہین اور جنہمین نضج نہین ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے — اور تعیین جہت انتقال کے اوسپر دلیل درد موضع خاص کا ہے اور پھول جانا رگونکا اون مقامات کی جو خالی ہین اور متصل اوسی جہت کی ہین جیسے ابط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے — ایضًا وہ جہت خود دلیل انتقال ہوتی ہے جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہے — یا درد مفاصل مین ہونا خواہ ایسا درد اوسکے جس سے تعب ہوجاے کسی عضو مین پیدا ہو — مثلًا سینہ مین اگر تمدد ہو اور درد کہین اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہین ہوسکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت مین میلان مادہ کے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی مین ہوتے ہین اور فصل بارد مین اور سن اکتہال مین اکثر ہوتا ہے سردی مین خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ تخلخل اور امساک پیدا ہوتا ہے اور سن

کہولت مین سبب خراج کا یہ ہے کہ سن کہولت مین قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جس کا سن پچاس برس بلکہ تیس ۳۰ برس سے متجاوز ہو جاوے اوسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہین بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب درکار ہین ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کی اکثر ایام ہین اور بوجہ کثرت کی کمتر اشخاص مین دوسری قوت کا قوی اور شدید نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاء رئیسہ سے دفع مواد مین عاجز ہو اگرچہ یہ ان اسباب سی یعنے غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کی مناسب ہین یعنے زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کی قائم ہوتے ہین اوسکے لیے استفراغ عظیم طاری ہوتا ہے خصوصًا استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہین ہوتا ہے **علامت انتقال کے بطرف سافل** جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین یعنے دو رگ جو قریب ناف کے ہین اور دونون ورک یعنے کولون مین پیدا ہونا علامت اسبات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا **علامات انتقال الی علی کی طرف** اعلی کی طرف کے انتقال پہر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصًا گرانی گوش تا اینکہ بعض وقات کری گوش تک نوبت پہونچتی ہے بعد ازانکہ ضیق نفس اور تغیر نظام مین اضطراب اگر اوپر ہوا اور پہر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا او سیدہا دفعتہً ہو اور اشتعال عظیم سر مین پیدا ہو اسیطرح اگر سبات پیدا ہو اور اگر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ مین پڑتا ہے اسیطرح ہو اور اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی مین حرارت ہو اور سرخی چہرہ کی اور رنگ نکھرے **علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف** اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط مین قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتقال اوسکا کسی مرض مزمن کیطرف ہوگا **علامات بحران خراجی کے** اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات انذار خراج پر ہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کیصورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہوا ہو بلکہ میلان بسبیل انتقال ہو بعد ازان دونون شریان صدغین کی زیادہ انبساط مین آئین اور ضربان خواہ نبض اونمین شدید ہو ایسا کہ سکون اونکی حرکت مین نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بیرونق ہو جاوے اور سانس مین تواتر پیدا ہوا ہو اور اگر سوکھی کھانسی اوٹھے جب یہ علامات مجتمعًا عارض ہون تو ایسے علامات سی بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل مین خراج ہونے والا ہے اور جس عضو مین زیادہ عرق کسی بیماری مین نکلتا ہو اکثر اوسی مین خراج واقع ہوگا۔ فصل جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلایل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور سن اسباب وقوع خراج سے ہے۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کی نضج کو بدیر قبول کرتے ہین گر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون اور سن شیخوخت مین کم ہوتا ہے اسلیے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کا موجب ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کے کہتے ہین کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہین ہوتا۔ اگر زمانہ صعود مین تپ کی بول اکثر مائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن مین کسی قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحرانات مین تاخیر واقع ہوتی اور مرض حار کا زمانہ بیس دن سے بڑھ جاتا اور ایسے مرض مین جسوقت بعض مقامات بدن مین دفعتہً جابجا درد پیدا ہو امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیائی یعنے جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کی پیدا ہوئی ہو جب وارد بول غلیظ اور تیز کا نہوا اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہو امید خراج کی مفاصل مین ہوتی ہے خصوصًا بروز بحران کے منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران کہ بروز واقع ہوا ہے بحران تام نہ ہو اور باوجودیکہ بحران دیر مین ہو اعادوت اور علامات کی نہو یعنے ایسے علامات دیگر اوسکے ہمراہ نہون کہ آیندہ اور کوئی بحران پہر ہوگا۔ حمیات اعیائی بحران اگر چوتھے دن بول غلیظ سی نہو امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران مین تاخیر ہو تو اون مفاصل مین خراج

سے کے اسید ہوگی جنمین تعب پیدا ہوا ہے خواہ لحیین سے کے پیچھے خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراد ریاضت کی پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج لحیین مین واقع ہو وہ اعیاء تمددی مین اکثر ہوتا ہے اسلیے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہین ہوتا ہے اس وجہ سے ان حرکات مین مفاصل زیادہ جاذب مادہ نہین کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچھے لحیین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا ہے اسوجہ سے خراج اوسی مقام پر پیدا ہوتا ہے — اور جو اعیاء اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اوسکا اثر مفاصل مین زیادہ ہوتا ہے — اکثر اسید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتی ہین کہ بجائے سے بعض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول دفع ہوجاتا ہے — اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق آکر اوتر جاتی ہو ایسی تپ مین خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خالص و ربع مگر اسلیے کہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو — خلاصہ یہ ہے کہ جو لرزہ معاودہ ہو بذریعہ جھاڑنے مادہ کے ہر روز استفراغ کردیتا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہجاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو — یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا اوسوقت مادہ کہان باقی رہیگا کہ اوس سے خراج کی توقع کیجاے — اور ادرار بول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے — جو خراجات امراض مزمنہ متطاولہ مین واقع ہوتے ہین وہ اکثر اعضاے زیرین مین واقع ہوتے ہین اور جو امراض حادہ ہین اونکے خراجات اعضاے فوقانی مین اور جو امراض حدت اور ازمان مین متوسط ہین اونمین خراجات اوپر اور نیچے دونون جانب کی اعضا مین واقع ہوتے ہین اور اکثر غس مین خراجات بیخ گوش مین واقع ہوتے ہین اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ مین اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے **بیان احکام خراجات کا** جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہوا اور غائب ہوجاے بدون انفتاح اور ہونہ کھلنے کے اوسکا حال دو امر جدید سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اوس سے بڑا ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اوسی جگہ برامد ہو یا مرض کا عود لجنبہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہین ہے اسیواسطے اسکو جداگانہ شمار نہین کر سکتے یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضاء دور دراز کے تعب یافتہ اور ضعیف کی دفع ہو — ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے مرض مین خفت پیدا ہوا اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اوسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم ہو اور ہاتھ کے دبانے سے بیٹھ جاے اوسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اوس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلل دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ بارد ہے اور ضرر اوسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہے کہ اوسمین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل نہو تو اوسکی پختگی ساٹھ روز مین ہوتی ہے اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اوسکا مادہ جمع ہوتا ہے — خراجات مین سے کم ضرر اوسی خراج کا ہے کہ جس طرف اوسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا مین بھی عضو خسیس ہو رئیس نہو اور گنجائش اوس عضو مین زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو باوقت جگہ دے اور گنجائش مین کمی نہو اگر مادہ اوسمین پوری گنجائش نہ پائیگا جہان سے آیا ہے جسوقت طبیب جاہل استعمال رادعات کا کرے گا ادویہ مبردہ سے اوسی طرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین یعنے جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اوسکی عفونت زیادہ ہوچکی اور آنے جانے کی حرکات سے اوسمین حرارت اور حدت زاید پیدا ہوچکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا —— بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہین جنکا میلان اندرون جسم کیطرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور نامناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہے جو ضعیف ہو اور اوسمین کوئی مرض مزمن بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جسکو

خصوصیت سیلان عرق کی ہو لہذا فضل ترین خراجات جسمین نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جسکا موہنہ کھلجاے جیساکہ اگر موہنہ نہ کھلے تو اوس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہین ہے **علامات وقوع تشنج** کے لڑکون کو جب بحالت مرض خوف نیند مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک چونک پڑین اور قبض شکم بھی عارض ہوا ور اکثر رویا کرین اور اونکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کیطرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے۔ جوان لوگ جسوقت اونکی آنکھوں مین حول پیدا ہوا ور حمی حادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنے آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور پلکین جھپکا کرین اور گردن اور موہنہ کج ہو جاے دانت زیادہ پیسین کہ آواز پیدا ہو اوسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اگر گردن مین درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہے اگر باانیہمہ ورم گرم خصوصًا سر کے گرد نہین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونیکا یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ مین علامات سلامت اور بحران جید کے پیدا ہون اور بول مین کمی ہو جاے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہے کہ اوس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اونکا اسہال حد اعتدال سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہے اسلیے کہ لرزہ امراض حادہ محرقہ مین مقدمہ عرق کا ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید کے یہین کہ نضج تمام ہو جاے اوسکے بعد وہ دن جسمین بحران ہو اون ایام محمودہ سے ہو جنکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار اپنے خبر دہندہ ہی مین ہوا ور وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار سے ہے اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اوسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت مین ہو جو بہتر ہے اوس مادہ کا نکلنا مناسب ہو اور اوسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو کبھی خوبی بحران مین طبیعت اونکی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران مناسب کے مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین قوی اور مستوار ہو خصوصًا قوت نبض کی بڑھتی جاے اور اختلاف کم ہو اور استوار حال پیدا ہو یہ عمدہ علامت بحران جید کی ہے کہ اوسپر اعتماد کیا جاے اور اگر باانیہمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تمام ہونے مین کچھ شک نہین ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری مین پیدا ہو جاتین امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہین ہے لیکن احتیاط سے کہ اعتماد خوبی بحران مین یوم باحوری پر کم کرنا چاہیے نہ علامات ردی پر اگر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ اونکے ہمراہ نبض کی صحت اور استوای حال اور قوت بڑھتی جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہون اور بیمار ہو جاے اگر نضج اوسکے بول مین ابتداء مرض مین ظاہر ہوا وسکی ہلاکت سے بےخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات نضج جلد ظاہر ہون اوسکی سلامتی کی خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر** اصلی اور اول علامت بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جاتین جو اوپر مذکور ہوے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق العجل رکھتا ہے۔ ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا یہ بھی ایک علامت ردائت بحران کی

سے ہے کہ روز باحوری مین واقع نہوا ہو نبض و سدن سقوط اور صغر کیطرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نضج کے پیدا ہون اور اونکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہوا ہو پس فریفتہ ہو کر مطمئن نہ ہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اسلیے کہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بعد ان استفراغ ظاہری کے معلوم ہوا ہے اسی قسم کی ہے کہ اوسپر بھی فریفتہ نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بسبب خود و ساکن ہونے طاقت کی ہوتی ہے نہ اسلیے کہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے **احکام اون علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہین**۔ جسوقت علامات ردی جمع ہون کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہوجاے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہون بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کی واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات اون اسباب کی جو بحران کے مقدم ہین جیسے ہم اوپر ذکر کرچکے کہ مثلا حرکت بحران کی قبل منتہی وغیرہ کے تھی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض و قارورہ سے پائی جاوین اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہون پس موت ساتوین یا چھٹے روز ہوگی تقدیر اسباب مذکور تقدم بحران کو واسطے کثرت قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اوسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہوچکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کو طبیب فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بسبب کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام مین نضج نہونا بہ نسبت لون مین نضج نہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام مین نضج نہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتداء مرض سے ظاہر ہون اوسی مرض کے سلیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر علامات نضج کے ابتدا مین نہون اوس مرض کا پرخطر ہونا کچھ ضرور نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پرخطر نہین ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو۔ جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہوجاتا ہے اور بحران نہین ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ مین بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہین اگر نضج مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے بسبیل اطلاق** ہر ایک تغیر جو دفعۃً لون خواہ ملمس مین واقع ہو ردی نہین ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بدن کا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جسقدر علامات ذبول کے سینہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہون بسبب بیداری اور تعب اور ریاضت اور اسہال کی وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا بسبب ان علامات کو بطرف درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تین دن مین اور اگر یہی علامات بسبب احتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت ردی ہین **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہین کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کرسکے اور قوت ثابت رہے اور سینہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہون اور بحران بوقت لائق ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب براری ہوسکے اور علامات بحران کے جید ہون اور بعد استفراغ بحرانی کی خفت مرض مین حاصل ہو اور نبض بروقت درستی پر آتی جاوے پھر یہی جو بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ قشعریرہ کو بعد

استفراغ کے دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس میں یہ ہے کہ استفراغ اخلاط موذی کا باسانی ہو اور بہ پامردی طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو۔ واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور باسانی متحمل ہونا اون احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہیں اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا۔ منجملہ علامات جیدہ کے اشتہاء طعام باعتدال ہوئی ہے اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکھا رہنا اور چالاک اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا اوقات طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علامت جید باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنے جلد آنے والی پر دلیل ہے اور اگر قوی میں ضعف ہو اوسوقت علامت جید اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر میں ہوگی **احکام علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں۔ پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کی قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مہلکہ کو ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کیطرف ہوتا ہے اوسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے۔ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی فرصت سے پہلے ظاہر ہوں تاوقت منتہی حکم ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جائیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات بھی ملائم رداوت پر کریں۔ بعد ازاں ضرور ہے کہ امراض حادہ میں جو ایسے ہیں کہ اونکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب میں اوسی عضو معین کی رعایت کریں یعنے لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اوسکا کیا حال ہے کہ اوسکے حال کی دلالت اس مرض زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور پختگی نفث کی ذات الجنب میں بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے۔ طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ سبب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو تو فہیم بہ نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی جزما حکم اوسکی ہلاکت پر نکرے تا اینکہ نبض اگر ردی ہو جاے جب بھی حکم خبری فوراً لگانا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بد بوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہیں یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اگر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شی کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شی ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بمجرد وجود ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی میں بھی بحسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کا اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو تفصیل ذکر کریں **ذکر اول علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں** جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت بد ہے۔ چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہے وہی ہے کہ آنکھیں بیٹھ جائیں اور ناک پتلی ہو جاے اور کنپٹی میں گڑھا پڑ جاے اور سمٹ جائیں اور کان ٹھنڈے ہو جائیں اور کانوں کی لو سمٹ کر پلٹ جاے اور چہرہ کی کھال کھچ جاے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جاے خصوصاً اگر اوسکا غبار آلودہ ہونا مثل دہنی ہوئی روئی کے ہو کہ یہ سب علامات موت کے علامات ہیں۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اوسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر علامات مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہوں تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا اینکہ اکثر ایک شبانہ روز میں صحیح ہو جاتا ہے

اور جبکے بدن مین یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہون اوسکا حال بطرف صلاح کے باسانی عود نہین کرتا۔ علاوہ بران قسم اول یعنے جبکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوئی ہون خواہ بسبب وان چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم مین مذکور ہو چکے ہین از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہوئے ہون وہ شخص یعنے قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اسپر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتدا امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکی کہ منتہی مین خود مرض کیوجہ سے بلا معاونت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کی یہ علامات پیدا ہون۔ اسیطرح ضرور ہے شناخت انحطاط اور لاغری اور تغیر لون کی اسطرح سے کہ بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کی نہو اوسوقت زیادہ خوف نہین ہوتا اسیطرح آنکھہ کی علامات بد اگر بوجہ مرض کے نہون آنکھہ کا بیٹھہ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو پلکین تو بوجھل ہونگی اور سیلان فاطر الطرف سبات اور بینکی کے رہیگا اور ضعف مین تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہو چکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہونگے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور بافراط اوسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہون رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعۃً نہونگے۔ مرض کی وجہ سے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کریگی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک وسہر وغیرہ کی مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہوگی اور اور بہت بہت سی چیزین مثل شرارونکی محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جاوے۔ رنگ کا دفعۃً زرد ہو جانا بری علامت ہے اور سیاہ ہو جانا یکایک بھی علامت بد ہے۔ بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کی بعد نوبت سیاہ رنگ ہو جانیکی ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے۔ اور زرد ہو جانا اچھا تو نہین ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے اسلیے کہ کبھی بجہت حرارت کی بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہین ہوتی۔ اور بیشتر بجہت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اوسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پیشانی یا ناک مین شکن پیدا ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے

علامات ردی جو باعتبار دردسر کے ماخوذ ہین

اگر دردسر ہمیشہ ہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور اور علامات ردی بھی اوسکے ساتھ پائے جاتین وہ مرض قتال ہے اگر قتال نکرے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر دردسر بیسوین دن تک ہو اور ساتوین دن رعاف واقع نہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا مادہ نتھنے یا کانون سے جاری ہوگا یا خراج واقع ہوگا خصوصاً دماغ کے پیچھے۔ اکثر جس شخص کو ابتداء مرض سے دردسر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اوسکو بہت اذیت ہوتی اور ساتوین دن دردسر زائل ہو جاتا ہے۔ بیشتر ابتدا دردسر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا ہے یا گیارہوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ دردسر دسوین دن زائل ہو اسلیے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلیے گیارہوین دن یہ دردسر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبونکا میرے نزدیک صحیح نہین ہے اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنے ادوار کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے۔ اگر دردسر پانچوین دن

شروع ہو چودہوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے۔ اکثر یہ درد سر حمی غب مین عارض ہوتا ہے

علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنے بصارت زائل ہوجانی اور کانون سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گھبرانا اور شوخ رنگ کو دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر **علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جاتے ہین** دونون آنکھونکا بیٹھ جانا اور سمٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہین ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہوجانا اوسکا مائل بہ فرفیریت کے یعنے ارغوانی سے بنفشئی ہوجانا یا آسمانی رنگکا بعد سرخی کے آنکھ مین پیدا ہوجانا یہ بھی علامت بڑی ہے۔ ایک آنکھ کا چھوٹا ہوجانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہے مریض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم یعنے پیچیدگی اور حول یعنے دہیرا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہے۔ اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے عضلہ چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھ آفت نہ ہو تبھی ہو پیدا ہوا اوسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہین ہوسکتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکتی چیزون کے معتبر ہین اونکی تفصیل یہ ہے سیاہ تکے چمکتے ہوئے دکھنے اکثر قے پر دلالت کرتے ہین اور سرخ ریزے برق آنکھون کے سامنے نظر آنے رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اوسکے دلائل خاص تے اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہوچکے اونکی رعایت کیجاتی ہے۔ آنکھون سے آنسو بلاقصد جاری ہونا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف کی بھی بشرطیکہ سالم ہوئے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتی ہین۔ آنسوؤنکی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے۔ روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کبھی درد کی شدت کیوجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شے کیطرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہے اور اسی آنکھونکا پتھرانا کہتے ہین۔ زیادہ چیرک آنکھونمین جمع ہونا اسطرح کہ پونچھا جائے اور پھر نکلتا چلا آئے بہت ہی زبون ہے اور خشک کیچڑ آنکھون مین پیدا ہونا ردی ہے ایسا چیرک آنکھ مین بوجہ عجز قوت غریزی کی انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت بروقت کثرت کی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز زور گھسی جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اوسکا قصد آنکھ سے باہر نکلنے کا ہے۔ یہ امر ممکن نہین ہے اگر تجویز کیا جائے کہ یہ چیرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کیطرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اوس رطوبت کی انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چیرک کی خشک اور اندھی ہوتی ہی اور علامت یبس کی آنکھ مین غالب ہوتی ہین اسی وجہ سے یہ چیرک بھی خشک ہوجاتا ہے۔ منجملہ ایسے علامات کے جو بسبب علامات ردیہ کے ہین ایک یہ بھی علامت ہو کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے پڑے اور آنکھون کے کوئے مین جا کر یہ جالہ چیرک خواہ کیچڑ ہوجائے اور اسیطرح بار بار جالا پڑا کرے اور کنارے پر پہونچنے کے جا جا کر چیرک ہوجایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہے۔ آنکھ کا سرخ شدید ہوجانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہو اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ

مین ورم گرم یا نم معدہ مین واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کیطرف نہایت ردی ہے ۔ آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آتے خواہ آنکھ کو نکالا ہوا ہونا اور تاریکی کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اگر تاریکی یعنی چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ کثرت سودا و حرارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہین ۔ پلکو نکا سوتے وقت کھلا رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبون ہے ۔ پلکو نکا خشک ہونا علامت ردی ہے ۔ اور حالت بیداری مین آنکھ کھلی ہو اور اوسکے قریب اونگلی لیجائین اور ہلائین مگر مریض کو خبر نہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے ۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دونون آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر سپید رنگ ظاہر ہو دسوین دن پھنسی پڑنے کے مرجائیگا اور شیرینی کی خواہش اوسے زیادہ ہوتی ہے **وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہین** ناک کا پچیدہ ہونا اور اوسکا زخم پڑجانا علامت ردی ہے ۔ ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنون مین لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے ہاتھ کے سونگھنے کے اور قادر سونگھنے پر نہو یہ بھی علامات زبون ہے خود بخود ناک مین بو مشک یا گھی اور تیل خواہ سوندھی مٹی کی آنی علامت بد ہے ۔ زرد پانی حمیات حادہ مین ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے ۔ عطسہ آور چیزون سے مثل نکچھکنی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے ۔ ناک کا زخمی ہونا خواہ بشدت خستہ ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت زبون ہے ۔ ناک کا کھجلانا اور بار بار انگلی ناک مین ڈالنی خواہ رکھنی جیسا اوسکا اسہال وغیرہ مداومت کرتا ہے حالانکہ اندر پھری وغیرہ نہین بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برامد ہونا علامت ردی ہے **علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہین** کان کی لو خشک ہو جانی اور اوسکا منقلب ہو جانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنی اونچی لگنا خواہ بارہ سمٹ جانا علامت ردی ہے ۔ کان کا میل جب کڑوا نہ ہے اور میٹھا ہو جاے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدما اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے ہین اونکے نزدیک مہلک ہی کسی قسم کا الم کان مین ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اسی الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم مین سکون ہو جاے اوس وقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم انہین واسطے [illegible] کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور قیح کے مرجاتے ہین **علامات جو دانتون کے اعتبار سے ماخوذ ہین** دانت پر دانت پیسنا حمیات حادہ مین یا خالی مونھ دانت پیسنا جیسے کچھ کہاتا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کے دانتون پر رطوبت لزج بکثرت جم جاے اور وہ مبتلاے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اوسکی تپ مین شدت ہوگی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر مین تحلل ہوگا پیدا ہوا ہے ۔ ہر وقت دانتون کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اوسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہو علامت اچھی نہین ہے ۔ دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر منذر جنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہان اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل فک یعنی جبڑے کے تھوڑے سے سبب سے دانت پیسا کرے اور اوسکی عادت یہی ہو اوسکی نسبت یہ حکم نہین ہے ۔ دانت کا رنگ سبز ہو جانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جنکو ثنایا کہتے ہین **علامات جو زبان اور مونھ وغیرہ سے ماخوذ ہین** زبان کا سیاہ ہو جانا امراض حادہ مین زبون حالی کی نشانی ہے ۔ مونھ کا خشک ہو جانا اور لعاب مین سوکھ جانا علامت جید نہین اگر ابتداء مرض مین مونھ خشک

اور نتھی مین خشونت پیدا ہو بعد اوسکے سیاہ ہوجاے تو قاتل ہے خصوصاً چودہوین روز — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت بری بوآنی مونہہ سے امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر — اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی نہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھہ کا حمیات حادہ مین زبون ہے دونون ہونٹھہ کا پھٹ جانا حمیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور سمٹ جانا اور دونون کا سرد ہوجانا علامت غیر جید ہے — بعض اطبا نے کہا ہے کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ مین چھالا مثل سیاہ چنے کے اوٹھہ آسئے خواہ مثل دانہ رینڈی کے پس موت قریب ہو اور اوسوقت خواہش تیز چیزونکی خورش کی زیادہ ہوتی ہے — خشونت اور سیاہی زبان کی دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اوسکا سبب استعمال کسی شے صابغ کا ہو — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زبان کا خلاف غالب سے ہر حال مین رنگین ہونا کچھ لازم نہین ہے جب تک جو ہر اس خلط کا خواہ اسکا جوہر بخاری بعض اعضا کا مشارکہ سے چڑھ بیٹھنے والا نہو **علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہین** اختناق یعنے بند ہوجانا نفوذ ہوا ریہ تک نفتہً غیر روز بحران کے ردی ہے اختناق بدون برامد ہونے کف کی خفیف ہو اسلیے کہ از یادہ یعنے کف برامد ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت اسقدر پہونچے کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہوجائین اور سانس کا پھیرنا باستوا و انتظام ممکن نہو اور یہ از یادہ ہر وقت نہونے ورم کے حلق مین بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب دماغ کے ہوتا ہے — بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب پہونچی ہے اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے ہواے بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اوسکی جانیکی راہ بند کر دیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا بافراط ہوتا ہے باین وجہ متحمل حیات کا نہین ہوتا — اسیطرح گردن مین خم پڑجانا کہ اوسکی وجہ سے بلع یعنے لقمہ اوتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے پیدا ہو یا بوجہ شدت یبس کے بہر حال اس سے زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نہین — اسیطرح اوتارنا لقمہ کا بدشواری دلیل زبون حالی کی ہے — اسیطرح اچھو آئے کہ پانی ناک کیطرف چڑھ کر نکلے اور ہر وقت تھوک کا پھندا پڑجایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور بد ہے **علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین** ہچکی امراض حادہ مین ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے **علامات جو اعضاے تنفس سے ماخوذ ہین** ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے — اور جو سانس مشابہ رونی والے کی سانس کے ہو کہ رک جاے اور استنشاق ہوا کرے وہ بھی ردی ہے — اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے — جو لوگ کہ اونکی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے اوسوقت اونکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس اونکی بیہم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوجاتی ہے **علامات جو رگونکی صورت اور رنگت سے ماخوذ ہین** — بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور چنبر گردن کی کھڑی ہوجائین یہ علامت ردی ہے — جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین اونکا رنگ طاؤسی اور ارغوانی مائل بہ بنفشی ہوجانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اور اب اسی رنگت پر ظاہر ہوجاے نہایت ردی ہے **علامات** ردیہ **جو استرخاے بدن اور بری طرح لیٹنے سے ماخوذ ہین** بدن کا ڈھیلا ہونا اور یہ استرخا لیٹنے مین پیدا ہوتی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہین جو اعضا مین جمع ہون اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کی اور بشدت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت

مین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کیوجہ سے ہو یہ امور پیدا ہوں انکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور سخافت سے نہین ہوسکتا جیسے بعض لوگونکو گمان ہوا ہے اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اخلاط سے مملو اور پُر ہوتے ہین اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنی مواضع اور مقامات مناسب مین مذکور ہوچکی علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کی بلکہ عادت کی وضع اور خلاف عادت مین آمیزش کرکے علامت ردی ہی خصوصاً اگر بیمار فرش سے قدر سے قدر سے نیچے اوترے اور جب اوسے اچھی طرح لٹاوین خواہ عمداً وطور سے بٹھاوین بیٹھ کے بھل پلٹ جاوے اور اطراف کو کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرا دے اگر حرارت ظاہری زیادہ نہو اور نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچاتا ہو یہ حالت اوسکی ہو مگر اس بارہ مین ایک بات کا لحاظ بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن اونکا بھاری ہوتا ہے اور اونکے جسم مین استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اوسکے یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسیطرح چت لیٹا رہے یعنے چت لیٹنے کی عادت اوسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی چت لیٹنے کو علامت ردی سمجھنا بیجا ہے۔ خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوائے چت لیٹنے کے کسی اور بھل آرام نملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استلقا سے خوف عظیم نہین ہے۔ جو کوئی کسیطرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ مین ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اوسکی عادت زمانہ صحت کی مخالف ہو نہایت ردی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض مین کرتا ہے یا اوسکے احشا مین اخلاط کی کثرت ہوتی ہے خواہ نہیں اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اوسکے عضل حرکت مین پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اوسکے ضعیف ہوتے ہین۔ اگر کوئی مریض قادر استلقا خواہ چت اور پیٹ لیٹنے پر نہو بلکہ اوسکا ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت مین سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضاء تنفس مین پیدا ہوتے ہین جنکی تفصیل کتاب سوم مین بخوبی بیان ہوچکی ہے۔ آدمیون کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار کیطرف منہ پھیر کے بیٹھنا علامت اچھی نہین ہے۔ پیٹ کے بھل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ مین کوئی ایذا ہو اور اضطجاع رطب علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ جوڑ بند مریض کے بآسانی دوہرے ہوسکین اور حرکت مین تکلیف نہو علامات جو جلد سے ماخوذ ہین اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہوجاوے کہ بعد کھینچنے کے جسقدر گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نملے بلکہ اوسی طرح الگ ہی علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بروقت تنفس بلا روکے برآمد ہو یعنے سانس تو ٹھنڈی نکلا اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہوں دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اوسیوقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل فنا ہوجاوے علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف سے پیٹ پھولنا امراض حادہ مین اور اسیطرح پیٹ مین کھنچنا باوجودیکہ دست آتے ہون علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ جب اندر ہو شراسیف مین تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا دوسری جانب سے بلند ہوجانا بھی ردی ہے۔ ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی جسقدر مثل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیے اوس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اوس سے زیادہ نیچی ہوجاوے علامت ردی ہے۔ اسیطرح بلمس شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب اوس جانب کی زبون ہے۔ مراق کا پھولنا اگر ریحی نہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم مین مراق کے ورم نہین ہے بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہین وہ متورم ہوگئی ہین اسلیے کہ اگر خاص مراق

مین ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد خراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مایل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع خراسیف مین تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا **علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین** مقعد کا امراض حادہ مین خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کی حال سے معلوم ہوتے ہین** خصیتین کا نرم ہوجانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انمین بشرطیکہ مرض حاد ہو۔ انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض مین احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض مین بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو **علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہین** رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ مین باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات جو اطراف سے بدن کی خوذ ہین** اطراف مین علامات ردی چند قسم کی ہوتے ہین بعض علامات بنظر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا سرد ہوجانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہون اور تپ بدستور ثابت رہے اور نہ اور گرم ہوسکے علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ مین برد اطراف چندان بد نہین حمیات حادہ مین بسبب برد اطراف ورم عظیم خوف کا ہوتا ہے یا فرو ہوجانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہوتا۔ برد اطراف کی دلالت قویہ ہلاکت مریض پر جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض مین برد اطراف پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجاسکے اور گرمی عود نکرے۔ یہ سب امور دلیل ہین کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کیطرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرونی جسم کے موجود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پانون کی انگلیون کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشی رنگ فقط زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہوجانے کے پر اگر بعد سرخ ہوجانے خواہ بنفشی ہونیکے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم مین پایا جاے پس موت قریب ہے اور نزدیک آپہونچی ہے اسلیے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کی اور بہ نسبت تیرہ سرخی کے بدتر ہے۔ اور باینہمہ اگر چند اقسام کی علامات پیدا ہون مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہوگا اور جو اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوتے ہین پیشتر ازین نسبت کہ وہ ساقط ہوجاینگے۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے۔ منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہین جیسے تشنج اور خصوصا اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کذا ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے **علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین** دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہین ہے۔ اور رات دن کسیوقت نیند نہ آئے شب و روز کے سونے سے بہت بد ہے اسلیے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیون نہو دن مین اول روز نہ ہونا اسلم ہے اور یہ سب امور منتہی نوائب حمیات مین بد ہین مگر ابتدا مین اکثر ہوتے ہین اور مضر نہین ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ نبض مین ضعف ہو ردی ہے اسلیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصا اگر سبات کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اگرچہ سبات بوجہ عفونت اخلاط بارد کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آنی اوس مرض مین جسکی وجہ اختلال عقل پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض مین پیدا ہو جید ہے **علامات جو ہاتھون کے کام سے دریافت ہون** کپڑے کے ٹکڑے چننا خواہ پرزے جمع کرنا یا بروقت ایسے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑون سے کوئی شے چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھوڑتا ہے علامت زبون ہے اور اسکا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اسوجہ سے ناموجود شے نظر آتی ہے جب وہ بخارات بطرف آنکھ خواہ رطوبت بیضی کیطرف اوترتی ہین **علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہون** وجع شدید احشا کے حمیات حادہ مین علامت ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم یا خراج احشا پر کرتی ہے۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعۃً ٹھہر جاوے اور کسی طرح کا اثر درد کا باقی نرہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بھی ردی ہے **علامات جو زور و ثبات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین** صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل و منتظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اسکا ردی ہے۔ سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضلہ زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کے استرخا پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے وہ جاتا رہا ہے۔ مریض اگر عین بحران مین کلام کرے بہت اچھی علامت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرد گویا کا چپ ہونا ابتدا رسبات وسواس پر خواہ اور کوئی چیز جو اوپر مذکور ہوئے ہین۔ اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتدای ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے **علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہین** ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت حرکت اور سر مین دھمک اور ضربان خواہ کنپٹی مین دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان مین سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہے **علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہین** کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہین ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے جو مریض کے سر کی طرف اوٹھتا ہے۔ کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور بیٹھ بیٹھ جانا ہر ساعت علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل وضیق نفس و خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ مین اوچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر سبب خناق اور ضیق نفس پیدا ہوا وسیوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہین اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہین۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کہ بتکلف متحرک ہون اور توثب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے۔ اگر رعشہ بحرانی نہو علامت ردی ہے اور اگر بوجہ بحران جید کے ہو تو بہتر ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطرہ نہین ہے **علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے** جمائی اور انگڑائی کی پیدایش اسطرح پر ہوتی ہے کہ طبیعت اعضا و عضلات کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جسمین یہ فضول جمع ہین ضعیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور صحیح ہو اوس دفع کی چندان حاجت نہین ہوتی اگر عضو نا کو ضعیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اوسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے ہو اوسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول ملتی ہے اوسوقت وقوع تثاوب خیر کا ردی نہین ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہین ہے بدون معونت کیفیت کی بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کو اور یہ امر سہل ہے چندان دشوار نہین ہے۔ **علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھلائی دین** اکثر خواب مین جو ایسی اشیا دیکھتا ہے جو اسکے بحران سے مناسب ہوتی ہین مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب مین بھی دیکھتا ہے کہ حمام مین داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے **علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے** اشتہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ مین ردی ہے اور در امراض حادہ مین بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہین جیسے امراض مزمنہ مین۔ اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اخلاط

دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر اگر حمیات محرقہ مین پیاس باطل ہو جاوے دلیل بد ہے خصوصاً اگر زبان سیاہ ہو جاے اور پیاس باطل ہو **ذکر اون احکام کا جو یرقانی استدلال پر محول ہین** یرقان قبل از سابع یعنے ساتوین روز سے پہلے برا ہے اور اسیطرح قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہان اگر تدارک اس فساد یرقان کا اسہال سے ہو جاے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہے یعنے کثرت مادہ کی دفع ہو جاتیگی ۔ اور مجملا یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتوین روز کے چونکہ محمود نہین ہوتا اسوجہ سے یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہین ہے اسواسطے خود ایک مرض مستقل پر خطر ہے بشرطیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون ۔ اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی عمدگی پر خفت جو اعراض مین مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض مین زیادتی دلیل ہوتی ہے ۔ منجملہ علامات رداوت یرقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط براز مین برامد ہون اور ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہو جاے خواہ پسینا بے انداز تمام جسم سے برامد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہو جاتی ہے **علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین** جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مغابن یعنے بن ران اور ورم اطراف پیدا ہو اسمین رداوت زیادہ ہے بنسبت اسکے کہ پہلے ورم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہے ۔ جو اورام بیخ گوش مین پیدا ہون اونکی پختگی اونکی نضج اور ریم سے نہو وہ بھی ردی ہوتے ہین مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کر دے اور اگر یہ امور ہون اور نہ پختہ ہو اور اونکے ظہور کے بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اورام کی رداوت یقینی ہے اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فریفتہ نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام سیلان خراج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے ۔ جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جاے وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برامد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات کی خوشی ہوتے ہین کہ ورم خواہ پھنسی اونکے برامد ہو ہو کر بیٹھ جاتی ہین اونکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین **علامات جو پھوڑون پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین** اگر نخود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برامد ہون بہت بد علامت ہے اور اگر یہ پھوڑے ٹھہر جاتین خواہ جوشش اور ثوران انکی مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مر جاے گا ۔ بدن کے زخمون کا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا برا ہے مگر زردی سب مین کمتر اور سبک تر ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانو پر کوئی شے مثل نخود سیاہ کے برامد ہو اور اوسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مر جاے گا اور اگر بعد برامد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک زندہ رہیگا اوسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دو داحین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم بدانجیر کے نکلے اور اوسکے ساتھ تمام بدن مین حصف ابیض یعنے سپید دانے بوجہ غلبہ صفرا کے پڑ جاتین پس مریض کو خواہش گرم چیزون کے کھانے کی پیدا ہو گی اور بیسوین روز مر جاتا ہے ۔ زبان پر جو بثور مہلک پیدا ہوتے ہین اونکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہو چکا ہے ۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کیون نہو کل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہوا اور اوس ورم مین

درد شدید پیدا ہو جو چوتھے روز مر جاے اور گرانی سر اور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہو سرسام بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس ورم مین مواد امعا مین اسقدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض اجزا کی ہوتا ہے **علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہین** لرزہ جو مکرر اور بار بار کسی تپ شدید مین آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہی اور بحال ثبات قوت بھی پیہم لرزہ کا آنا بشرطیکہ بوجہ لرزی کے تپ زائل نہو اچھا نہین اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اوسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اوسکے تپ مین سکون پیدا نہو اور اگر استفراغ لرزہ مین باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اسقدر ہے کہ طبیعت اوسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہی ۔ اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہی اوسکی نسبت قول فیصل اور حکم جزمی یہ نہین ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے **حکم استفراغ کا** جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یا قی وغیرہ سے اوسکی علامت یہ ہی کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہی اوسکو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اوسکے بعد خفت پیدا ہو ۔ خلط کے تمام وکمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوامی خواہ طبیعی یہ شناخت ہی کہ وہ خلط استفراغ ہو کر دوسرے خلط نکلنے شروع ہون اور استفراغ ردی وہ ہی کہ ظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو براٰمد ہو خواہ محض خلط بدبو اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم قے کا بھی ہے ۔ اگر استفراغ شروع ہو کر کبھی رکے واجب ہی کہ اوسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجاے ۔ اگر افراط استفراغ مین ہو اور ہنوز نضج مادہ نہین ہوا ہے اوسکے فائدہ کا گمان نہین ہو سکتا استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کیطرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہون تو دلالت موت پر کرینگے اور اگر علامات بد نہون طول مرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا براٰمد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ اور مزمنہ مین جو بلغمی ہون اور اورام حارہ مین اور اورام احشا مین **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افراط یا بسبب کثرت اور رقت یا بسبب قوت اشتداد و اندفاع کے یا بسبب ضعف قوت ماسکہ کے ہوتی ہی یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جاتی ہین کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق مین بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہے ۔ عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پونچھا جاے خوب براٰمد ہوتا ہی اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جاے بند ہوتا ہے **بیان اون اعضا کا جنمین عرق زیادہ براٰمد ہوتا ہی اور جنمین کم** جس عضو مین مادہ مرض ہوتا ہے اوسی مین عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو مین مادہ مرض نہین ہوتا اوسمین عرق بھی کم براٰمد ہوتا ہی اور اسیطرح جس جا مین کہ بباعث ضیق مسام پیدا ہون اونمین بھی عرق کم نکلتا ہی اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اوس جانب بھی عرق کم براٰمد ہوتا ہی اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کی اودہر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری اودہر کی خشک ہوتے ہین کہ رطوبت کی روانی اودہر نہین ہوتی ہے اور نہ اوس طرف سے پسینا نکلتا ہے ۔ بیشتر پیچھے کی طرف جو اعضا ہین جیسے پیٹھ وغیرہ اونمین عرق زیادہ براٰمد ہوتا ہی بہ نسبت اعضاء اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنے سر و گردن کے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر مین زیادہ پسینا نکلتا ہے **بیان اون وقتون کا جنمین عرق زیادہ براٰمد ہو یا کم** نوم اور خواب مین بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ براٰمد ہوتا ہی اسلیے کہ تصرف حار غریزی کا رطوبات بدنی مین بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہی اور یہی وجہ ہے کہ اذیت لرز کی نوم مین سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم مین بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم براٰمد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اوسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار عمل سے زیادہ ۔ پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے ۔ اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ میں کثرت ہو اور وہ مادہ سڑا اور دفع طبعی کے ہو نہیں نکلتا اور یہ کثرت یا بسبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلای قریب العہد یعنی بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا اوسیوقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود محض بفعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا بسبب بعید سے یعنی فضول غذائی مدت سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلا ہوئے ہوں اور اس امتلا میں جب تک ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے کیا جاوے کوئی اور تدبیر کافی نہیں ہوتی اور پسینا ایسی امتلا میں فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور قلیل بھی ہوتے ہیں اور جو شے فاسد ہوتی ہے اور اخراج میں اوسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہیں ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلا میں طبیعت زیر بار خلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر حرارت غریزی قوی ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہیں پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت تحلل ہوتا رہتا ہے پس بروقت قوت حرارت غریزی عرق برآمد نہو گا مگر اسکے اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہوں اسواسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہیں کیونکہ برآمد عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہے یا مسام میں زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جید سے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کر دے ۔ **ذکر اون ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو** ۔ اکثر امراض حادی میں عرق تیسرے خواہ پانچویں روز برآمد ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہیں مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسویں خواہ اکتیسویں یا چونتیسویں روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے **وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے** وجوہ استدلال عرق کے یہ ہیں کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اوسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہے اور چکھنے سے اوسکا شیریں اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیرہ ونک اور قوام اوسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اوسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی وغیرہ اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکلکر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اوسی عضو میں ہے ۔ اور وقت برآمد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدای مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد پسینا برآمد ہونے کے مرض میں خفت ہوتی ہے یا نہیں بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے **علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں** سرد پسینا بروقت حرارت حمی کے بہت ردی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق منذر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہو وہ بھی منذر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ تو بدترین اقسام عرق ہے کہ موجودہ غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آئندہ پر دلالت کرے ۔ پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون سقوط حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوتا اسلیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کی وجہ سے اون رطوبات میں تبخیر پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریزی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آکر سرد ہو جاتی ہیں ۔ عرق جو رگ رگ کر نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہیں ہے بلکہ جو قدر نرم البتہ مفید ہے۔ بعد براہد ہونے عرق کے اگر خفت مرض میں نہو علامت جید نہیں ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن میں عرق براہد ہو عرق شامل ہو نہ تمام بدن میں اگر ابتدای مرض میں براہد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر میں ہوتی ہے اوسوقت عرق میں باوجود برودت کے اسکی برودت بہ نسبت اوس عرق کی برودت کے جو حرارت قوی اور کثرت ازاد سے پیدا ہو نہایت کم ہے اکثر ابتدا عرق کی پھر کے بعد اوسکے تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھر یہی عارض ہو بہتر نہیں ہے بلکہ ردی ہے اسواسطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن میں اور عرق کا براہد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شے تھی کہ اوسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے وہ شے نکل گئی اور اوسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق باقشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر ہے ایسا نہیں ہے کہ محض استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہو جاوے۔ جسوقت قوت اور نبض میں ضعف پیدا ہوا اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق براہد ہو یہ علامت زبون ہے پھر اگر نبض ساقط ہو جاے موت واقع ہوگی عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہوا اور تمام بدن میں براہد ہوا اور بہت سا نکلے اور بعد براہد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اوسکے قریب جو ہے اور خوبی میں وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں براہد نہو مگر اوسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اوسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور انحطاط ہے اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اوسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد براہد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہیں امور پر مدار حکم کا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص سن سے نقیہ ہوتا ہے اور اوسکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت بقای مواد کے اور اگر فصد خفیف اوسکی کیجاے کچھ قباحت نہیں علامات جو نبض کی جہت سے ماخوذ ہیں نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت میں خواہ جس نبض کی موجب زیادہ ہو ردی ہے اور غزالی ہروقت ضعف کے ردی ہے۔ اختلاف نبض کا جسمیں انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا ایک نبض مع احد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح ہو کہ نہ نبض قوی متصل اور نہ نغمہ قوی سے نہو بلکہ اوقات بعیدہ میں یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بد ہے اور ردی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر بائیں طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور بہت ضعف بھی ہو دلیل ردی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیون کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی حالانکہ وہ مریض نہیں ہوتی لہذا اسکی شناخت بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا احکام نکسیر چھوٹنے کے سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم ہا جسمین حرارت غالب ہو اور اورام خونریز شراسیف واقع ہوں ان سبکا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے۔ سرسام کے رعاف میں کسی نتھنے کی تخصیص کی ضرورت نہیں ہے ہاں اور جو ورم ہے اوسمیں رعاف اوسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدہ میں اور قریب پڑے۔ اور حمیات محرقہ میں بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہیں ہے۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے۔ اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہی اسلیے رعاف نافع اسمیں وہی ہے جو ایام افراد یعنے طاق ایام میں مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر جفت بھی روز واقع ہوتا ہی

گا تیسرے اور پانچوین اور ساتوین اور نوین روز ٹھیک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جائے کہ رعاف شدید نہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کے کرنی چاہیے اسطرح کہ آب گرم سر پر ڈالین اور تکمید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہو خواہ محجمہ اسپنج پر اسطرح جس نتھنی سے رعاف ہو رہا ہو لگائین گے تاکہ امالہ قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب ماؤف کے واقع ہوا ہو مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہین ہے مناسب اور لائق تر اورام واسطے رعاف کے وہ ہین کہ جو ناف سے اوپر ہون خواہ اور سر کے قریب ہون ورم بلغمی اور جو ورم صلب اور سخت کہ قریب تحجر کے پہونچا ہوا اور بہت دنون کا ہو گیا ہو اوسمین امید کم اور پھٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اوسکا نہین ہوتا نہ اور کسی قسم کا بحران ایضا جو ورم بارد کہ دماغ مین ہوا اور ذات الریہ مین بحران بذریعہ رعاف کے نہین ہوتا **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین** رعاف قلیل برا ہے اور اکثر رعاف ردی وہی ہے جسمین خون سیاہ برامد ہوا اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصا جب سرخی مین چمک ہو۔ جو رعاف چوتھے روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنون مین واقع ہو **دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین** چھینک اگر زمانہ منتہی مین آئے بہتر ہے اور اوائل مرض مین چھینک دلالت زکام کی ہے یا کسی خلط لذاع پر **احکام براز** کے کتاب اول یعنی فن کلیات مین گفتگو عام بہ نسبت براز کے باختصار ہو چکی ہے اور اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے۔ اور یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برامد ہوتا ہے اوسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہین ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے** اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہون دو وقت بہتر ہے۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد نضج کے ہو بحران جید واقع ہو اور اوسمین علامات محمودہ بھی پائی جائین۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلفہ کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونون صورتون مین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید رکیجاتی ہے۔ سواے دونون وقت کے اور سب اوقات مین اختلاف لون براز احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز منتفن جو مشابہ براز لڑکون کے اور بصورت اوس براز کے ہو جو بعد ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنی فضول براز کی دفع کرتے ہین الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جسمین صفرا غالب ہو اول مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز صراری بکثرت نکلتا ہے اور مرض مین خفت حاصل نہو علامت ردی ہے اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے لیتر لیا اوس سے خفت مرض مین پیدا نہو دلیل موت کی ہے اگرچہ حمی مقلعہ بھی ہو یعنی ایسے براز کی ردارت مخصوص حمی لازمہ سے نہین ہے۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چربی کا استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضاء اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہین ہے اسلیے کہ وہ چربی کبھی پگھلنے سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز مین کوئی شے مثل صدید یعنی پیپ کی ظاہر ہو اور زردی براز پر ہو جائے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہے۔ جس اسہال کے براز مین کرد براز

ایک شی رقیق شبیہ چاء دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ لذع اسمین ہوتا ہے اور برازمین بہت جلد برامد ہوتا ہے اور کبھی تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہرحال ردی ہوتا ہے۔ جسوقت براز مین چھلکے ترمس کے ایسے برامد ہون جمیع امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہے

بیان احکام جو قے سے متعلق ہین قے کا بیان بھی کتاب اول یعنی فن کلیات مین ہو چکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضروری بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہون۔ قے فائدہ مند وہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونون مین خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہو اور جسقدر قے صرف یعنی ایک خلط کی ہو وہ اسیقدر زبون ہے اسلیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر

علامات جو قے سے ماخوذ ہین جسکا رنگ مخالف عادی قے کے رنگ کو مثلاً رنگ قے کا سپیدی مائل ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہے اور خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہین جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر منتن یعنی بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن مین تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر اتنا کہ قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقاء حیات کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ قے کا کسی شی ماکول کی وجہ سے سبز خواہ سیاہ نہوا ہو۔ اگر ایکمرتبہ قے کرنے مین یہ سب الوان مختلف برامد ہون وہ قے نہایت ردی ہے۔ بدبو قے ہرطرح کی ردی ہے۔ اور خالص ایک خلط کے قے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا

بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہین ہمنے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول مین جہان بیان اعراض کا ہے بیان کر دیے ہین اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ اونکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہین مذکور کرتے ہین۔ پہلے ہم کہتے ہین کہ اگر بول مین علامات نضج کے نہ پائے جائین خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہون فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی صورت مین مریض کو خلاص کبھی اوس استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو جاتا ہے کہ اوس استفراغ سے اخلاط نیم پختہ اور خام سب نکل جاتے ہین اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہوجاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط مین رداءت شدید نہو گو یا انیہمہ ظاہر نہونا نضج کا بول مین اگر علامت ردی ہو اور دلالت کرتا ہے قوت پر مرض کے اور کمتر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض مین طول ضرور ہوگا۔ اسیطرح جو بول برنگ صحیح آدمی کی حالت مرض مین باقی رہے اور چار دن زمانہ از ابتدا تا انحطاط اوسی حالت مین گذر جائین۔ جو بول زمانہ تزید مرض مین متغیر ہوجائے اور تغیر اوسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلیے۔ کبھی بول امراض وبائی مین جو حدت اور قوام اور لون اور رسوب مین طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب ہلاکت پہونچ جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہین قوام اور لون اور رسوب مین اور نیز دیگر علامات رداءت بول سے ظاہر ہوتے ہین مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ مین جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہون

علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر بنی ہین جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اوسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ مین اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہوجاتے ہین اور کبھی طبیعت غالب ہوکر اخراج فضول بذریعہ بول کے کردیتی ہے۔ اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت مین غلاظت پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ ہذا بدشواری نضج کو

قبول

قبول کریگا۔ پس اگر حمیات حادہ نہ ہون یا خفیف حمیات ہون ایسی کیفیت بول کی منذر بطول مرض ہوتی ہے **علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہین** رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اوسوقت پیاس بہ نسبت معلوم ہوا کرتی ہے اور بلحاظ پیشاب ہوا کرتا ہے اور باسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہی جو خروج مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت مین خروج بول کا بسہولت نہین ہوتا اور اس رقت مین خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ مین چند روز پے در پے آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکسان رہی موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جلد اور دماغ پر چڑھتے ہین پس نیچے افعال سے معطل ہوجاتا ہے۔ اگر بول مین غلاظت پیدا ہو مگر مرض مین خفت عارض نہو اگرچہ غالباً بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید مائی بکثرت خارج ہو زمانہ تزید حمی مین یعنے زمانہ صعود کلی مین نہ صعود نوبت واحد مین تو یہ رنگ اور کثرت بول ورم اعضاء زیرین پر دلالت کریگا قوام بول مین بحث فصول آئندہ مین کیجاتی ہے اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور سرخ کے ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہوگا یا کوئی شے معلوم اوسکے سبب اس رنگ کی ہے خواہ جو خلط کہ اوسکا رنگ بول مین ہے اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے صبغ ہے اسلیے کہ اگر اوسکی مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا **علامات جو بول غلیظ القوام و کدر ہونے سے ماخوذ ہین** جسوقت بول رقیق حمی لازمہ مین غلیظ ہوجاے اور علامات جید موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نہون اور نبض احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہے۔ بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت جید نہین ہے اسلیے کہ یہ امر جنس مادہ پر دلیل ہی نہ بر امارات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہی۔ بول غلیظ با کدورت جسمین کوئی شے تہ نشین نہوا اور اوسمین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریبہ کے اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہو ہی یعنی حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہین کرسکتی اور یہ علامات ردی ہین۔ بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم پیشتر بحران حمیات اعتدالی یعنی ربعی وغیرہ کا ہوتا ہی خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید حمی حادہ مین میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہے۔ پس اگر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اوسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہے اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہی اوسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامات سلامت کی موجود ہو گئی تو اوسکے اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اوسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامت قے کی نہو اور اوسوقت تشنج اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور غلظ پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ ہین ہر وقت سیاہ ہونے بول کی حمیات مین** ہر وقت بول سیاہ ہو امراض حادہ مین حکم بہلاکت مریض کا صحیح نہین ہے اگرچہ بول سیاہ بکیفیت خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کی دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ جسکے ذریعہ کی مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اوس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث اور حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہین اسلیے بول سیاہ عورات مین اسلم ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بول

سیاہ جسقدر بمقدار مین کم ہو اوسیقدر بُرا ہے کہ دلالت فنای رطوبت پر کرتا ہے ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو برا ہے اگر بول سیاہ مائل برقت اور بلطافت ہو اور اوسمین ثفل معلق ہو یعنے وسط مین ٹھہرا ہے اور بو اوسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول مین امراض حادہ کے موجود ہونا اور اختلاط عقل سے خبر دیگا تمام احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہے کہ بصاف خون سیاہ پیدا کرتا ہے اسلیے کہ مادہ تیز اور غالب ہو اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برابد ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ بافراط ہو اور بطرف عضل اور مسامات کے دفع اور عرق سے پہلا قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کی ہمراہ جسمین کوئی شے معلق گول اور بلند رہے) عدم رائحہ یعنے مطلق کسی قسم کی بو نہو اور تمدد حشیشین مین اور ورم شراسیف کی نیچے اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پر اور اسطرحکا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے ——

بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کی طول مرض پر اور بوجہ سواد کے برودت پر دلالت کرتا ہے — یہ بھی کہتے ہین کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کی برابر ہو اور اوسے خواہش طعام کی ہو فوراً مرجائیگا — بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل باشقر ہو جای اور غلاظت بھی نمودار ہو اور رسوب انمین راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اور استحالہ بوجہ رقت سہی بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع نضج پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور درستی نضج کے ہمراہ خواہ اونکی بعد خفت اعراض کی واجب ہے اور یہان مفروض ہے کہ خفت نہین ہوتی اسلیے کوئی مادہ جگہ مین ضرور ایسا جا گیر ہوا ہے کہ اوسکا تنقیہ نہین ہو سکتا اور بوجہ اوسکے سدہ واقع ہوتے ہین بلکہ اگر یہ مادہ با بدت ہو بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا — وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہو اور اوسکے ہمراہ درد سر و درد گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے گو عورات مین یہ بول بنسبت مردون کے اسلم ہوتا ہے

علامات ماخوذہ حمرت بول سے

امراض حادہ مین جسوقت بول سرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھی اوسکے ساتھ پائے جاتی بحران کے جلد واقع ہونے دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے — مگر بہرحال یہ التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے — رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ مین درد سر اور اختلاط عقل پر دلیل ہے — بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور بدشواری آتا ہو بہت بُرا ہو خطرناک ہے اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہے — لیکن اگر بکثرت برآمد ہو اور ثفل زیادہ ہو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کر دیا خصوصاً حمیات مختلطہ مین — محض خون کا پیشاب امراض حادہ مین قاتل ہے اسواسطے کہ امتلای شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلیان ہے اور ایسی ہی بول سے خوف اوس اختناق کا ہوتا ہے جو بسبب امتلا کے تجاویف قلب کو پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کی متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو — جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعیائی ہون اوسمین اگر غلظ پیدا ہو جاے بعد اوسکے ثفل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تہ نشین نہو سکے اور [illegible] بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ عاصی ہے قبول نضج نہین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا اور رسوب بسرعت پیدا نہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے ہوتا ہے فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہے کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہے کہ بول سرخ جسکا ثفل بھی سرخ ہو ہضم تمام اور نجات پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید نہو اور مائل بکدورت ہو — بول اشقر حمیات حادہ مین

جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہوجاوے ردی ہے اسلیے کہ سپید ہونا اشقر کا سرکیطرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اسکا تیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہیں جو رسوب کہ اوسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوں کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ پر جب قادر ہوئی کہ اجزا چھوٹے ٹوٹے ہوئے ملاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے بنسبت بیاض کے پس اکثر جسکے بول میں ثفل چکنا ہو زندہ رہتا ہے اور جسکا ثفل سپید ہو مرجاتا ہے بشرطیکہ ثفل بعض مختلف ہو اور اجزا اوسکے پراگندہ ہوں اسلیے کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونیکی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کی ایضاً ملاست ثفل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے زیادہ متاثر نہیں ہوئی جیسے کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوجاتے ہیں دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب میں زیادہ کیا اور مرض نے اوسمیں کچھ فعل نہیں کیا ۔ رسوب جو بطور کف اوسمیں کے ہو کہ اوسکی سپیدی میں اجزاء ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بسبب ردی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے ۔ رسوب خام بھی ردی ہے ۔ جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہے اوس رسوب سے جسکی اوپر کیجانب مسطح اور بستہ ہو اور ایسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے ۔ جس رسوب سے پہلی رقت بول نہ ہو اور ثفل سفید نہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط میں کثرت ہے مگر اسپر دلالت نہیں ہے کہ خلط میں نضج بھی ہے بلکہ نضج اوسوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آئے اور ابتدا میں بول رقیق ہو اور پہلی رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جب تک یہ باتیں نہوں دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہے اور مرض بھی ثقیل ہے ۔ اسیطرح رنگ میں زیادتی بدون رسوب کی خیریت اور نضج پر دلالت نہیں کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بجہت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بھوک میں رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے اور ثفل کم ہوجاتا ہے ۔ سرخی سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ میں کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جاوے مرض میں طول ہوگا اور بحران کی امید ساٹھ دن تک ہوگی کی اقتضا رسوب سرخ جو متعلق ہو اور اوسکو میلان اوپر کیجانب ہو جسوقت لطیف بول میں پایا جاوے امراض حادہ میں اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہے خوف ہلاکت کا ہے اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہوتا جاوے سلامت مریض پر دلیل ہوگا ۔ جو رسوب بشکل پارہ گوشت کے حمیات حادہ میں بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اعضا سے کٹ کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہیں ۔ اور اگر اسوقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو گھلادے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ میں بیان ہوا دلالت کریگا ۔ جو رسوب مشابہ مچھلی کے چھلکوں کے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہو اور تپ حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تپ نے پٹھے اور ہڈی اور رگوں کو گھلایا ہے ۔ اگر یہ باتیں نہوں تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے ۔ رسوب نخالی یعنے بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کے چھلنے پر دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ اشد اور عمق بدن سے نکلتی ہے ۔ اور فرق درمیان اوس رسوب کے جو مشابہ پوست ماہی کی ہو اور درمیان رسوب نخالی کے یہ ہے کہ نخالی میں باوجود علامات الم مثانہ کی نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے

علامات جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے بول اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے

بول اون علامات تمام کا جنکا ذکر بول سے مذکور ہوتا ہے ۔ بول دہنی وہ بول ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ

ردی ہے لیکن جسوقت اور دلایل سلامت پر دلالت کرین اس بول سے کچھ اندیشہ نہین ۔ ہان اگر سوب زیتی ہو تو نہایت
ردی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ سوب خالص زیتی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی
نظر آوے ۔ جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیتی مین سب سے بدتر یہ ہے
کہ ابتدای مرض مین ہو اور جسوقت دلائل رداوت کی موجود ہون اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مر جانے کی
خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتوین روز جو بول دفعۃً محمود سے متغیر ہو کر علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین
موت پر دلیل ہو اسلیے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعۃً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو ۔ بول دہنی بشتر اختلاط
عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے ۔ جس بول مین خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ مین برامد ہون
اگر اوسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہو ۔ خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون
شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور اون کو ٹکڑے بنام جداول ملقب ہین نہین ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت
حرارت کی ہوتا ہے ۔ بول سپید اور رقیق جسمین رسوب نہین اور سحابہ یعنی لکۃ ابر سا ہو اور اوسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم پر
دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اسی دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے ۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق مین
بقدر کفایت بیان ہو چکے ۔ بول رقیق اشقر ابتدای حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظ کی ہو جاوے بعد اوسکے
متکدر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کی تشنج پر
دلیل ہوتا ہے کہ اوسکے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات جیدہ ان علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت اسکے
بدون غلبہ خلط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی اور اوسمین غلاظت اور تیرگی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون
کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو ۔ بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہے خصوصاً
اگر محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو ۔ علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی
حادہ مین ہے دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نکر سکے اور ہر وقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات
بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جاوے اور
درد سر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہے ۔ جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین جسکے اعراض مین سکون ہے
برامد ہو دلالت رعاف پر کریگا پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو دماغ پر طاری ہوئی ہے اور تپ خفیف اور
سبک ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو سبب اوس کا
ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے
اور اوسکی اذیت مین اعضاء عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین جاتے ہین بول مائی
اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہے اور جو بول کہ اوسکے نیچے اوپر تک مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ایضاً
جو بول کہ اوسکا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اور سبز غالب ہو قتال ہے علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ اونمین سے کون قتال ہے
جسوقت ذو اور نفس یعنی خرخرا اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہے جسوقت تغایر بدن کا لمس مین ہو اور بول مین بھی

اعانی

اختلاف پایا جاوے اور رستے اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہوگا کہ طبیعت مبتلای اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ اون کی مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کر دیگی جسوقت بھی لازم ہین برودت ظاہر جسم کا اور سوزش اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو پس مرض قاتل ہے جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب ہلاکت ہوگا۔ اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم مین سوزش اور لذع اور الم جو سوزش پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کے ہے جسوقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہو اور ناخن زرد ہو جاتین خواہ سبز صورت مین ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان مین ورم ہو جاوے اور زبان پر خواہ بدن مین کسی اور جگہ بثور غریب یعنے نئی طرح کے دانے پیدا ہون پس موت قریب ہی۔ جسوقت اطراف شراسیف مین وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور باینہمہ آنکھ کی حرکت تیزی ہو خرابی اور بدلون خالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور بعض جسمین ضربت شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ مرض ہذیان کے ہوتی ہے۔ پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہین پہونچتا بلکہ فقط ظاہر مراق مین ہوتا ہے اور یہ ضربان مضر نہین ہے اگرچہ ورم بھی اوسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اوسوقت ضربان مضر ہے۔ اگر یہی حال ضربان وغیرہ کا بیس دن تک برابر رہے اور ورم اور تپ مین تسکین پیدا نہو ظاہر ہے ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور بیشتر اذیت سے مریض کو نجات اسطرح ہوتی کہ بول بکثرت برآمد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف خصوصاً پاؤن کیطرف دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہین جسوقت اون مرضا کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو پس قریب موت پہونچتے ہین اور چار گھنٹے سے زیادہ نہین رہ سکتی۔ جسوقت کوئی شخص جو حمی محرقہ مین گرفتار ہو اور دفعۃً خفت اور سکون حرارت مین بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ کسیطرح کا استفراغ نظاہر ہو اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا ظاہر ہو اور نہ ہوای گرم سے بطرف ہوای سرد کے اوسکی شہر خواہ دوسرے شہر مین گیا ہو اور باینہمہ نبض کی سرعت فوراً مٹ جاوے اور سکون پیدا ہو جاوے حکم اوسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے۔ جسوقت کوئی مریض تپ مین مبتلا ہو اور دفعۃً اوسکا قلب پھڑکنے لگے اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مر جاویگا۔ جو کوئی مرض گرم مین مبتلا ہے اور پہلا اوسکا بول اشقر لطیف ہوتا ہو بعد ازان غلیظ ہو جاوے اور اوسکا اجزا مین پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا سپید ہو اور ایسا ہی متفرق الاجزا باقی رہے گویا کہ بہت کا پیشاب ہو اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی ہو کر اوسکے بدن کی دونون جانب مین نمود ظاہر ہوگا بعد ازان مر جاویگا۔ کہتے ہین کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر تغیر آئے کا سہ جدر و امر کبے اوسکی مانند ہو جاوے اور پھر کف بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونون طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت اور روی ہے۔ بعض ایسے علامات ردیہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہین اور قیاسی دلائل سے اونکا اثبات بہت دشوار ہو سکتا ہے از انجملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی ورید شریانی پر جو گردن مین ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برآمد ہو اور اوسکی سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہون اور نیز چیزون کے کھانیکی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مر جاویگا کہتے ہین اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سفید پیدا ہو اور اوسکی آنکھون مین خارش بشدت پیدا ہو چھ روز مین مر جاویگا

جس شخص کے جسم مین دانے مثل مشور کے اوسکی انگلیون کے بیچ برامد ہون دسوین روز مر جائیگا۔ اور یہ مریض شیرینی کو بہت دوست رکھیگا اور خصوصاً حلوای شیرین کو۔ کہتے ہین کہ مرض شدید کوئی کیون نہو اگر دفعتہً عارض ہوا اور اوسکے بعد سے قی یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے۔ کہتے ہین جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو ورام یا قرحہ نرم عارض ہون بعدازان اوسکی عقل زائل ہو جاے مر جائیگا۔ کہتے ہین جب کسی آدمی کے بدن مین خواہ چہرہ مین ترل دھبا پن عارض ہوا اور اوسمین درد نہوا اور اول مین اس مرض کی ناک مین کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مرجایگا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہین اگر کسی شخص کے زانو پر مثل کوے کے دانہ گول اور سیاہ پیدا ہوا اور اوسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مر جائیگا بیس روز اوسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اوسکے موت کی یہ ہے کہ سر پسینا نکلے **علامات طول مرض** طول مرض یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ تدبیر مین غلطی اور بے قاعدہ کرنے سے اور بہرحال طول مرض مین فم معدہ ضعیف ہوجاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی فم معدہ مین آجاتی ہے علامات طول مرض کی نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اوس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا ہے یا رسوب اور تہ نشین ہونے مین ثفل کی تاخیر ہو جو معلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برامد ہو ایضاً لاغری بدن اور خوبصورتی چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ اسیطرح اگر مرض حاد ہو نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا اور غلیظ اسیقدر منتفخ نہ ایسے کہ دیکھے نہو سکین۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلیل مواد کم ہوتا ہے اور مرض مین طول ہوگا۔ اگر بحران کی علامات قبل نضج مادہ کے پیدا ہون اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت کی پیدا ہون مرض مین طول ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف دلانے والی چیزین اور آلام جو بروز بحران واقع ہون اور اونکے ہونیسے کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض مین طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدای مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسے علامات ہالکہ کا اچھا ہے اور کثرت سے برامد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کیلیے حرکت کی ہو اور باوجود حرکت کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ ان استفراغات کے موجود ہون طول مرض پر دلیل ہونگی۔ اگر رسوب سرخ چالیس روز تک برابر باقی رہے اور سپید نہو خبر طول کی دیگا تا اینکہ امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی ابتدای مرض مین استسقاء دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کے اوائل مرض مین پائے جائین اونکی دلالت قوی نہین ہے مثل اون علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائین اور طول مرض پر دلیل ہون۔ اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہون اور اونکے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین مشتبہ ہوا تو حکم انذار مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن ہین اور یہ دن منذر کس دن کیواسطے ہے اور جو [illegible] کے مذکور ہین اونکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور شہر اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور ترتیب اور تقدم و تاخر مین اور اونکی اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور اون حمیات کی طول اور قصر مین کہ یہ امور اوس قسم حرکت مین خواہ اوس قسم سکون اور جیسا مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کیا چاہیے **علامات اس بات کی کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل** اگر قوت قوی ہو اور مرض مین حدت ہو اور نہایت مرض مین تزاید ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاسے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہو اور اسیطرح نضیج خواہ عدم نضیج کے علامات بالکل اور خوف دلانے والے موجود ہوں اور اونکے ذریعہ سے عجلت انقضای مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے رفع نہوگا اور اگر اشیاء مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیف مین برعکس سابق ہوں اور علامات ابطاء کے موجود ہوں مرض مین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلیل کے ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلیل ہو جائیگا۔ اور اگر بعض امور مقتضی طول کی ہوں اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاسے ایسی صورت مین بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات مین تاخیر اور قسم اونکی انتقالی ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیّن کرنے والے علامات ہر ایک قسم کا کیا جاتا ہے **احکام نکس** کے نکس ورد وبارہ والیس آنا مرض اول کا سبب بقیہ مادہ ہے جو بعد ضعف قوت کرے ہو کہ اوسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہین۔ اگر سوء تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اوس نکس کے جو خود بخود با وصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ اون خطاؤن کے جو موجب نکس ہوتی ہین مسہلات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤن کا جنسے اشتہای طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہو جای جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنمین سقمونیا زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہے اور اوسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے نہو نکس پیدا کرتا ہے **علامات نکس** کے جس شخص کی تپ بحران کے قبل بلکہ بحران تام اور جید ہو کر نہ جاسے خصوصا اگر بحران بذریعہ جلدی یا یرقان خواہ بذریعہ عرق کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور بعد تپ مین سکون اور خفت پیدا نہو نکس واقع ہوگا کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ مین اسطرح کہ غذا ترش ہو جای خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور تیز اسیطرح سے اور نواحی جگر کے طحال مین انتفاخ پیدا ہو اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک ہو اور پیاس مین شدت ہو اور چہرہ پر تہیج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصا تہیج اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اس پلک کا اوسیطرح رہ جانا کہ تہیج چہرہ کا زائل ہو جاسے منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نکرے اور بوجہ تغذیہ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصا اگر ایسی اعراض روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اوس مرض کو جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہ جاسے اور خراجات بحرانی جو برآمد ہو کر اندر کیطرف غائب ہو جاوین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر اوسمین کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ سفرت یا حمرت سے باقی رہ جاسے یا خام ہو کہ نہ اوسمین تعلق ہے اور نہ رسوب ہو۔ ایضا استدلال بذریعہ بول اوسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بہ نسبت بعض فصول کے جیسے خریف کہ اوسمین نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلون کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہین اور اونہین اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور اورام اگر بعد اونکے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجاسے احشا مین خواہ صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہوں مثل رمد وغیرہ اور امراض نفس کے **اسباب موت** کے موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شی ہے جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا سبب جو قوی کو معطل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے فساد مزاج قلب کیوجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید کے سبب یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جاسے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوجہ ضیق اور اختناق کے پیدا ہو برسام سے کہ مریض اکثر بوجہ عدم تنفس کے مر جاتے ہین اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چت لیٹنے پائین اور اونکی حلق خشک نہونے پاوے ۔ اقسام موت کی جو حمیات مین واقع ہوتین ہین اور علامات کیفیت موت مریض کی ۔ ازین قبیل وہ موت ہی جو ابتدائی نوبت مین تپ کی بوقت تزید اور دورہ حمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات اورام باطنہ مین جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفعۃً ہوتا ہے اور ایسے خبیث امراض مین جنمین طبیعت بوجہ خباثت کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت اولی امراض کی کہ اوسوقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو زیادہ گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کی ہے خواہ جیسی بہت سی لکڑی آگ کو بجھا دیوے ۔ ازین قبیل وہ موت ہے جو منتہی نوائب حمی مین بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے ۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہے جو زمانہ انحطاط مین پیدا ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص مین ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی مین اور سبب یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی مین گویا بیخوفی کیحالت مین ہوتی ہے اور حرارت منتشر و متفرق ہوکر بوجہ اطمینان خلع مادہ مرض کے حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب مین ہی (اور اسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات مین تھی) اوس سے جدا ہو جاتی اور ایسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے ۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعۃً مر جاتی ہین اور بعض لوگ بتدریج اور آہستہ آہستہ مرتے ہین اور کبھی انحطاط مین زور آور قریب بھی ہوجاتا ہے کہ قوت مین استرخا اور تحلل حرارت عزیزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونون انحطاط کی الگ الگ ہی انحطاط واقعی اور صحیح مین نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی نبض مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی مین نبض مستوی اور انحطاط باطل مین مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج ہوجاتی ہے اور انحطاط کلی مین مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کی جو خارج سے طاری ہون نہین ہوتی اور مریض کا ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی مین ہوتے ہین ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار نمودار سا برابر ہوتا ہے ۔ جدری مین آدمی اکثر زمانہ انحطاط مین مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن مین برآمد ہوتا ہے یا فقط سینہ مین برآمد ۔ اگر جلد علیل تمام بدن مین خشک ہوا اوسوقت موت بعد عرق کے نہوگی اور اگر جلد اوسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی ۔ اکثر موت جو امراض حادہ مین ہوتی ہے اوسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جید امراض سلیم مین ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا ازواج مین ہوتا تو موت بھی ازواج یعنی جفت مین ہوگی اور اگر بحران کا وقت افراد یعنی طاق مین ہو تو موت بھی افراد مین ہوگی کبھی جاننا ضرور ہے کہ غالب لازم ہے موت بروقت منتہی نوبت کی ہوتی ہے اور اوسوقت ہمراہ مرض کی اعراض ردی پیدا ہوتی ہین جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب اور سبات اور ضعف نبض [illegible] حمی کا ابتدا اور شدت پیدا ہوتا ہے اور آنکھون مین تاریکی اور وجع فواد اور قلق اور بلغمی تپ ۔ کے اول نوبت مین موت واقع ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی ابتدا نہین ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات اور کسل مین اشتداد ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ مین جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا ۔ اور موت زمانہ تزید مین جو ظاہر ہوا تحقیق ابھی تک منتہی نہین ہوا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے ۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت بلوغ اور تامل دیکھے جاتین اور نہین دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کرینگے اور پاے نجاتین پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پاے جاتین حکم وقوع موت کا کرنا چاہیے

— پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائین موت کی اسباب سے رنجیدگی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ علامات اس حکم ظنی کی تقویت کرینگے اکثر اگر نوائب افرادی ہون ساتوین روز بیمار مرجائیگا اور نوائب ازواج ہون چھٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو **علامات موت کے بغیر بحران کے** ضعف قوت مین پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات نضج مین تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اوسکی بطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر یہ سب مجتمع ہون دلالت زیادہ ہوگی **بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگونکو لاحق ہون** ناقہین یعنی وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہون مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگون کو نکس مرض بیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ بالا نکس پائے جائین اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بجا لائنگے جیسے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین کیجاوے اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہین پہونچتا اور نہ انکے بدن مین طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات انکی بدن مین اکثر پیدا ہوتے ہین اگر تنقیہ انکے بدن کا بخوبی نہوا ہو اون اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کی بعض اعضا مین فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اوسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین جو بسبب امراض سابقہ کے اضداد متصور ہوتے ہین اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترطیب مین مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہو گئی ہو اور اکثر خارش انکے بدن مین پیدا ہوتی ہے اور نیم گرم پانی مین نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہو جاتے ہین اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آز کے غذا کا شعور انہین باقی نہین رہتا اور رطوبت غریزی جو بالون کو سیاہ پانی رکھتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہو جاتی ہے پھر جب اونکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہین جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے **تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے** ناقہ کی تدبیر مین نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شئے کا استعمال بہ نرمی کیا جاوے اور کوئی غذائے ثقیل اوسکے بدن پہ وارد نہ کیجاوے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہین حتی کہ سخت آوازین وغیرہ سے بھی اوسکی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت معتدل تک اوسکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اوسکو نافع ہے اور بہت سود مند ہے اور ایسی تدبیرین مشغول ہون کہ خون اوسکے بدن مین زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اوسی ایسے حال پر چھوڑین کہ فرحت اور سرور مین بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھین شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور تیز ہو — سب سے زیادہ ناقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے توسیع غذا مین جسکا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنی حالت مرض مین جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا اور غذائے ثقیل سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت مین ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اسکے مادہ اخراج کرین خصوصاً اگر براز مین غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کیطرف مائل ہو جس خلط سے تپ اوسکے بدن مین پیدا ہوئی تھی اور اشتہائے طعام مین خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تپ سے راحت دینی چاہیے اور اوسکی قوت بڑھانی چاہیے مگر بہ نرمی ابتدا ازان استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج مسہل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذا و دوائی جو مسہل ہو جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سے کیجاتی ہے یا اوسمین قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کرین جو مسہل ہون اور غذا و دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہون جیسے آلوی بخارا اور تمر ہندی شیرخشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے نفع ہوتی ہین کہ فضلا ادرار سے انکے عروق کا تنقیہ ہوجاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہوجاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ ۔ فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی اور خون کے اخراج سے بے پرواہ مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہے اور اسپر انتفاخ سحنہ اور پھولنا رگونکا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصاً اگر تپ کا کسیقدر بقیہ معلوم ہو کہ رگو نمین اوسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور منھ مین چھالے برابر ہون ۔ کبھی طبیب کو حاجت فصد محموم کی ہوتی ہے بنظر رداءت خون کے کہ اوسمین کسیقدر خاکستر اخلاط ردی کا باقی رہ جاتی ہے اوسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر اسپر لو واجب ہوتی ہے ۔ مگر اس تدبیر مین مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جاے اوسمین رفق اور نرمی ملحوظ رہے اور وقفہ کوئی تحریک نہ کیجاوے ۔ دن کو سونا بیشتر ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ اوسکے بدنکو ڈھیلا کردیتا ہے اور کبھی سبب بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی مین انتعاش اور بیداری پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند پیدا نہین ہوتی اکثر اوسکی بدن مین تپ ہوجاتی ہے اسلیے کہ مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور حار غریزی مین کمزوری پیدا ہوتی ہے ۔ مقتضاے احتیاط جمیع ناقہین مین خواہ اونکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہون کہ نہون یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت اونکی حالت مرض مین جاری رہی مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کی جو روز بحران حالت نقاہت مین آنیوالا ہے اوس دن تک تدبیر غذای وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اوسکے افزایش غذا مین ایسی کیجاے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہوسے اور جو ناقہ کہ اوسکا بدن بخوبی اخلاط پاک سے ہو اور نیز وہ شخص کہ جسکی تپ ملایم تھی اور ردی نہ تھی اوسکے حق مین یہی بہتر ہے کہ تلطیف تدبیر کیجاے ورنہ اوسکے بدن مین کچی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اوسکا حال ابتر ہوجائیگا اور جو شخص لاغر اور ضعیف ہوگیا ہو بہت جلد اوسکو فربہی اور خوشحالی کیطرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت اوسکی باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہو اوسکی تدبیر فربہی دیر مین کرنی چاہیے ۔ اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہو اوسکے معدہ مین امتلا بھی موجود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکرسکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اوسکی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اوس سے زیادہ کھاتا ہے اور اوسکے ہضم پر قادر نہین ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اوسکے بدن مین نہین جذب ہوتی ہے یا اوسکو نہین امتلا یا اکثر موجود ہین کہ طبیعت اونکی تدبیر مین مصروف ہے اسلیے ہضم کیطرف توجہ نہین ہوتی ہے یا اوسکے معدہ کی قوت ساقط ہوگئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہوگئی پس غذا مین تغیر بخوبی نہین کرتی کہ جس سے طبیعت اوسمین امتیاز کرسکے اور ایسے لوگ اگر اول صحت مین خواہش طعام کی کرتے ہین آخر اونکا حال یہ ہوتا ہے کہ اونکی اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اسواسطے کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کے روز بروز بڑھتی جاتی ہے ۔ اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہوجاے تو یہ بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زیادہ ہو اور پھر کم ہوجاے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تغذیہ کے بدن مین تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہو سبب قوت اشتہائی اور قوت الاشتہا یعنے عصب کی جو کہ معدہ کو حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے

ساقط نہیں ہے بلکہ صحیح ہے مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنے قعر معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہے — مناسب ہے کہ ناقہ کو بتدریج گوشت پرند اور چوزہ ہاے مرغ سے گوشت جلد سے یعنے بچہ گاو کا کھلائیں اور عادت پر اوس شخص کو مقدار خواہ مرغوب غذا میں نہ لائیں جب تک کہ عروق میں بقیہ مادہ کا باعث تضیق مسامات ہو خواہ ابھی تک عروق کا باقی ہو — کبھی نہیں سے کبھی تنگ امعا پیدا ہوتا ہے کیونکہ ضعف امعا کو اسہال [illegible] اور ترش چیزون کی استعمال سے منجملہ تدبیر ناقہین ایک تدبیر یہی ہے کہ اونکو ہوا سے مخالف مرض کیطرف لیجائین بہ نسبت اوس ہوا کے جہان اونکو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کی مراعات اوس چیز کے ہر وقت کرنی ہے جسکا خوف عروض اوس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے ان کی ضرورت ہو اوسکا مقابلہ ناقہ کرسکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہے کہ پینے والی چیز کے بھی خیال رکھین کہ اوسکے سینہ میں خشونت پیدا نہو — حمام میں ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیے کہ اوسکا [illegible] ضعیف کبھی نکل ہو جاے اگر حمام مین ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت بہا ہو تو [illegible] اوسکے بدن مین کثرت فضول کی ہے اس سبب سے بال تراشنا نہ نقاہت مین بھی مضر ہے جیسا باب حمیات مین مذکور ہوا ہے تغذیہ ناقہ کا واجب ہے کہ غذا ناقہ کی کیفیت مین ایسی ہو کہ اوسکا کیموس جید اور بسہولت ہضم ہو جاے اور بھوک پیدا ہو اوسکو صبر کرنا مضر ہے اور پیاس کا روکنا چاہیے — اگر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاطا بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے تر اور ثقیل غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غذائے غلیظ اور کیفیت اسکی مخالف ہین طعام کی [illegible] ہون خواہ شراب کی اقسام سے ہو — بہر دو چیزین ناقہ کو بہر گونہ نہ دیجائین جب تک کہ بقیہ حرارت کی ضرورت داعی نہو بلکہ اوسکی [illegible] اور برودت مین معتدل ہے کوئی واجب ہے جسمین حرارت لطیف بمع رطوبت کے ہو اور [illegible] اور کا معدہ پر اسہال ہو [illegible] اور مقدار مین اوسکی غذا اسقدر ہو جسکے بخوبی ہضم کرسکے اور اسہال سے اوسکا انفعال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار کیجاے پس اگر معدہ مین ثقل پیدا نہوا اور نہ قراقر خواہ عسر انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہوا اور اگر انمین سے کوئی چیز ہو تو اوسی [illegible] ہو مقدار کم کر دینی چاہیے — اگر دفعتہ امتلاے معدہ پیدا ہوا اور معدہ مین تمدد اور [illegible] معلوم ہو اکثر ایسے وقت مین تب پیدا ہوتی [illegible] یہ بھی واجب ہے کہ دفعتہ کوئی چیز مضر [illegible] کا استعمال نکرے کیونکہ اکثر اسمین خطرہ ہوتا ہے — ناقہ کی غذا دینے کا وقت وہ ہے کہ ہوا اوسوقت حرارت اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑے مین دوپہر دن چڑھے ہے — لیکن اگر ضرورت لاحق ہو [illegible] بھوک ہو سبب طاقت ہو اوسوقت واجب ہے کہ اوسکی غذا کے دو حصے کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلائین جس سے کم [illegible] سرد پانی سے تغذیہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر بعض احشا کی حرارت سے گرانباری پیدا کرتا ہے اور اکثر [illegible] سے تشنج ہوجاتا [illegible] ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مر گیا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشتہا ناقہ کی کبھی [illegible] سکی خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اوسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی [illegible] جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور دونون بدن [illegible] ضعف [illegible] اور اشتہا کم [illegible] ہے کبھی بسبب امتلاے اخلاط کے تمام بدن مین اور بوجہ [illegible] تخمہ کے اشتہا مین کمی ہوتی ہے — کبھی [illegible] ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی کی خواہ بعض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہیے مگر قوت اور نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ [illegible] معدہ دوا نافع [illegible] اونکی

انتہا ساقط ہو بوجہ ضعف معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے وزر سنج کا جوہر کہربا ہے اوس سے امان ہوتی ہے اور دوا مقوی معدہ جو بسبب نہایت حلی کے گرم ہیں جیسے قرص ورد وغیرہ اونسے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے **حرکات امراض کا بیان اوقات اربعہ مرض** کی ابتدا در حمیات میں مفصل بیان ہو چکی ہے اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کبھی شدت میں زیادہ ہوتے ہیں یہ بات انتہا سے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بطرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور رات کو حرکات امراض اور امراض اعراض میں شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہے **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کی ابتدای مرض میں اور اول حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہیں کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اوسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور اعیا حمیات میں دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر بمجبوری پر گرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اوسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے۔ ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا اونہیں حمیات میں ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض ہوں اور جو حمیات کہ دفعۃً عارض ہوتی ہیں اونہیں اول وقت پوشیدہ نہیں رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعۃً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اوس سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اوسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہ ہوتا تھا اور ناگاہ وہ گیا خواہ حمام میں داخل ہوا خواہ اور کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپونمیں ہاتھ پاؤں ٹوٹنا خواہ درد سر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ تپ کے آثار پہلے شروع ہو کر پیچھے تپ شروع ہوتی ہے ایسے حمیات میں یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک رای صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کو وقت ابتدا اوکو اول یوم شمار کریں اور وہ زمانہ وہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا تکسر خواہ درد سر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے جیسا فرق اول کہتے ہیں اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہیں ہوتے اور تپ سے جو جھلی ہے۔ اگر بعد کو ادمی از ولادت تپ عارض ہوا ز روز ولادت حساب لگانا چاہیے کہ محض خطا ہے گو اسکے قائل ایک قوم ہیں۔ اور اکثر زنان حاملہ کو جو تپ دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے **بیان سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا** اکثر لوگ جو منکر ہوئے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورے سے تجویز کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ قوت ماہتاب کی تاثیر رطوبات عالم میں پھیلی ہوئی ہے کہ بذریعہ اوسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہیں نضج تغیرات اور اضداد یہ بھی قوت قمری سے معین ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم یہ جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہیں کہ دریا کے پانی کا جذر و مد ہر مہینے میں بسبب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہے اور کیفیت جذر و مد کی یہ ہے کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑہتا جاتا ہے ویسا ہی زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی بڑہنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جاتا ہے اوسوقت انتہای مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب ماہتاب بتدریج تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹتا ہے یعنی کشش اور گھٹنا پانی میں شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام محاق یعنی جسوقت منتہا سے کو پانی پہونچکر جیسا نسے مد شروع ہوا تھا اوسیقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جب محاق سے نکل کر شکل ہلال نظر آتا ہے دوسرا

شروع ہوتا ہو اور یہی سلسلہ مد اور جزر کا بھیم پایا جاتا ہے ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارہ بحر اعظم کے رہتے ہین اونکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جزر اور مد کا طریقہ اور ہے جو مفصلاً کتب قوم مین مذکور ہے ۔ دوسرا تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہے کہ حیوانات کی سرونکا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودھوین تاریخ قمری اعظم بلاد مین جسقدر بھیجا اور دماغ سر مین نکلتا ہے اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے بخوبی آگاہ ہین ۔ تیسرا تجربہ یہ ہے نسبت سرعت نشو و نما و پختگی پھل درختان باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ بدر مین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ یہ بھی دعوے کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس ان کی احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہے بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کی رطوبات کو حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہونگے بسبب شدت ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اوس وضع کے ہو سکے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہے یعنی ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان مین پیدا ہو پھر آخر سنبلہ مین ماہتاب ہو اوسی دن نہایت تغیر کنندہ کا ظہور ہوگا اور اوس سے کم ظہور شدہ کا وہ دن ہے کہ قمر وضع تربیع پر اوس نقطہ سے پہونچے یعنی نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدا التغیر کے اور مقام قمر کے ہو جیسے مثال مفروض مین آخر درجہ ثور کا ہو سکے گا اور یہ خیال ملا کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنی تربیع ہو جاے جیسا مثال مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین ۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا $۲۹\frac{۱}{۳}$ روز یعنی انتیس روز اور تہائی ایکدن کی جو مساوی آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اور اس مین سے ایام اجتماع یعنی محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام محاق مین کچھ تاثیر نہین ہوتی ہے اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہے جو برابر ہے $۲\frac{۵}{۶}$ دن کے یعنی دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمیناً ہوتا ہے بعد تفریق اس مقدار کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہے گا یعنی $۲۶\frac{۱}{۲}$ اور اوسکا نصف $۱۳\frac{۱}{۴}$ یعنی سوا تیرہ روز یعنی چودھوان روز بحران کا ہے اور اوسکا نصف $۶\frac{۵}{۸}$ یعنی چھ دن اور پانچ ثمن ایک دن کے یعنی ساتوان روز بحران کا اور اسکا نصف $۳\frac{۵}{۱۶}$ یعنی تین دن اور پانچ سولہوان ایکدن کی یعنی چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چوتھائی دورہ اوسکا ہے اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ اوسمین اور اس حساب مین تھوڑا سا فرق ہے یعنی وہ لوگ ۲ دن اور ۸ گھنٹے یعنی تخمیناً ثلث ایک دن کو ایام محاق کے نکال کر ۲۷ دن کی تنصیف شروع کرتے ہین پس اونکی تنصیفات اسطرح ہین ۲۷ کا نصف $۱۳\frac{۱}{۲}$ اور اسکا نصف $۶\frac{۳}{۴}$ اور اسکا نصف $۳\frac{۳}{۸}$ یعنی اول سے حساب دوم آخر تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف $۳\frac{۵}{۱۶}$ ہے اور حساب دوم $۳\frac{۳}{۸}$ پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ $\frac{۳}{۸} = \frac{۶}{۱۶}$ اور $\frac{۶}{۱۶} - \frac{۵}{۱۶} = \frac{۱}{۱۶}$ یعنی سولہوان حساب دوم مین زیادہ ہے لیکن اس دوسری رای مین کسیقدر تعسف اور اصرار بیجا ہے اسلیے کہ اکثر تیرھوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ روز تنصیف اول ٹھہرین تیرھوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آیندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے ۔ اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوے یہ وہ ادوار اوقات ہین کہ انہین اختلافات عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صغرے کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انہین کا نام ہے اور ادوار کبرے خواہ ادوار اربعینات کہلاتے ہین ۔ جسوقت کوئی مدت ان ایام مذکورہ کے مثلاً چوتھے خواہ ساتوین روز کی شروع ہو یعنی روز بحران کا آئے اور مادہ صالح ہو اور عاصی نہو بروقت انتہا اوس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہو گا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہوں اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہوں جو تغیر بروقت اختتام اس مدت یعنی زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اوس سے فساد اور زوال حالی مرض کی واضح ہوگی — جو امراض خواہ اعراض مزمنہ ہیں اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہیں اونکے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ بقدر کہ بحران کا ان اوقات مخصوصہ میں ایک مشکل امر ہے اور اس تجربہ میں گنجایش بحث اور منع کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل برہانی اسکے ثبوت پر کماینبغی قائم نہیں ہو سکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہے کہ جو شے کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہے اسی پر مدار معالجہ اور علاج کا کرے اور اوسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے علم سے پہونچتا ہے اور طبیعیات خواہ فلسفہ اولی کا سے لیا جاتا ہے بلکہ واجب ہے کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل او جسقدر کہ بحسب تجربہ ہو جا سکے خواہ مسئلہ بحران او تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اوسکے یقین میں شک باقی رہے پس بنظر ضرورت معالجہ کے وہ مدارات اسی حکم کو تصور کرے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اطبا دور اوس زمانہ کا نام رکھتے ہیں کہ اگر اوسکو دونا کریں حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر جسقدر اوسکی تضعیف کرتے جائیں حاصل تضعیف یوم بحرانی ہوتا جاوے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر میں تضعیف کا حاصل مساوی ساٹھ یا چہیس کے ہو جو زمانہ دوسری بعد انقضاء ان ایام متفق کے فرض کیا گیا ہے — مثال اس دور کی رابع اور سابع سے دیتے ہیں اسلیے کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ انکی تضعیف سے (بموجب اعتبار ایام بحران اون امراض کے جنکے لائق رابع اور سابع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ رابع جن امراض کے واسطے لائق ہے جب اوسے دوچند کریں ساتواں دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن ہوتا ہے اور اوسکا ساتویں بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف میں چودھواں روز پیدا ہوگا یہی یوم بحران ہے اور تیسری تضعیف میں ستائیسواں روز پیدا ہوتا ہے وہ بھی یوم بحران ہے کہ عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ اول ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے سے برابر بحران کا دن ہے اور دونوں دورہ جو رابع اور سابع کے ہیں عشرینیات سے اس بات میں کم ہیں کہ پہلی تضعیف پر ایک دور کی بحران بے کسر ہو اسلیے کہ ہر ایک دورہ صحیح ۲۶ ½ میں واقع ہوا ہے اوسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت سے تین ہفتہ بیس یوم میں پورے ہوتے ہیں اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہیں ہوتی ہیں پس رابع سابع کی پوری چار دن کا بعدہ ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ۱۱/۱۴ ۳ خواہ ۵۳/۱۴ ہے مگر اسکی کسر دوسرے دورہ میں نکل جاتی ہے کہ دوسرا ساتواں دن قرار دیا جاتا ہے کیونکہ دوچند ۱۱/۱۴ ۳ کا ۴/۷ ۷ ہے = ۵۳/۷ یعنی ۷ دن اور سوا تیرہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارہویں دن ہوتا ہے کیونکہ ۱/۸ ۳ + ۳ + ۴ = ۱/۸ ۱۰ یعنی دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران میں دوسرے دورہ کی بہ نسبت کسر نکل جاتی ہے اس طریق پر کہ روز یازدہم مشترک رابع سوم اور چہارم میں شمار کرتے ہیں پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہے اور اس وقت بوجہ دیگر ذکر کی ہے کہ آخر رابع دوم روز ہفتم ہوتا ہے اسلیے مقرر کرتے ہیں کہ ہفتم میں سابع دوم کا آخر اور رابع چہارم کا مبدء ہو جاتا ہے روز ہفدہم ہے رابع او سابع کے ہر دور سے بحران [illegible] سابع کا کرتے ہیں پانچویں بحران بیسویں روز پڑتا ہے اسلیے کہ چوتھا او گیارہواں روز مشترک کا شمار کیا گیا ہے اور اسکے لحاظ سے دو دن او پہلے جاتے ہیں [illegible] روز بحران ہوتا ہے جو بغیر شمار ایام بحران کا [illegible] ۱ ۲ ۳ پہلا بحران چوتھے ۴ ۷ ۱۱ ۱۴ ۱۷ ۲۰ دوسرا بحران

بحران موصول ہے اسلیے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے بعد ازان ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران منفصل ہے یعنے اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلیے کہ روز یازدہم تیسرے اور چوتھے بحران مین مشترک ہے پھر چونکہ اسباب دوران مشترک ہو گئے یعنے چوتھا اور گیارھوان لہذا یہ دونون پانچوین بحران مین اضافہ کیے گئے اس وجہ سے کہ ان بیسوین روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہین ہے رابوعات مین بالاتفاق یہی طریقہ جاری ہے اسلیے کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے اسلیے کہ روز چہارم دونون مین مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول ہے اسلیے کہ ساتوان روز دونون مین شمار کیا جاتا ہے یہ سب جبھی درست ہو [illegible] سابوع کا شمار کیا جاتا ہے آخر اس مین اطبا کا اختلاف واقع ہوا فاضل اطبا مثل بقراط اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ [illegible] نسبت مقابلہ کو ابتدائی پانچوین دورہ کے چودھوان روز موصول قرار دیتے ہین اس ترتیب اسطرح ہوتی ہے کہ بیسوان روز دو رابوعات یعنے پنجم اور ششم مین موصول ہوتا ہے اسلیے کہ چودہ سے بیس تک یون شمار کرتے ہین ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ رابوع پنجم اور پھر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابوع ششم ہے اور خلاف قاعدہ سے ہے کہ چودھوین روز کو مفصول کرنا چاہیے اسلیے کہ ہر ایک رابوع موصول کے اور رابوع منفصول پڑتا جاتا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسوان روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع منفصول ٹھہرایا جاے اور اگر دو سابوع منفصل لیکن تیسرا موصول قرار دین بیسوان روز آخر رابوع سوم پڑیگا اور دونون دورے رابوع اور سابوع کے [illegible] بیسوان روز بحران قرار پایا جائیگا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا آخر بیسوان روز ہوگا اسطرح کہ سابوع اول اور دوم منفصل شمار کرین اور رابوع سوم موصول ٹھہراتے ہین اور اکیسوان روز بضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینون سابوع کو منفصل قرار دین اگر اس قاعدہ کی رعایت کرین کہ دو سابوع منفصل ہے کہ لیکن تیسرا رابوع موصول شمار کرین تو روز بیستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا۔ پھر بیسوین روز کے بعد دورہ رابوعات کا اسطرح ہے کہ اکیسوین روز سے شمار کرتے ہین تو چوبیسوین روز بحران پڑیگا اور رابوع منفصل ہے کہ بہ نسبت ابتدا کے ہفتم کی رابوع ہفتم ہے اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اوسکے بعد ستائیسوان روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہے اور سابوع چہارم منفصل ہے اوسکے بعد اکتیسوان روز رابوع نہم منفصل ہوتا ہے اوسکے بعد چونتیسوان روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اوسکے بعد چالیسوان روز سابوع پنجم موصول پڑیگا اور یہی قاعدہ کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز مین ابتداء روز بستم نہایت ایام چہلم کے بھی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہا ہے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب دورے بیس بیس کے دو تمام ہو جاتے ہین مثل بحران خواہ امراض مزمن کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائیگا بجاے ساعت روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہے اور یہ ایسکے مین ہفتہ یعنے بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرتے ہیں علی الاتصال روز شصتم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم ایام بحران قرار دیے جاتے ہین اور اسکے درمیان جو عشرات پڑتے ہین جیسے ۵۰ اور ۹۰ وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران ہو جیسا کہ مذکورہ بالا مین گذرا کیونکہ مرض مزمن ہو چکا ہو ضعیف تاثیر کے اونکی طرف چندان التفات نہین ہے اور اطبا سوائے بقراط اور جالینوس کے مثل [illegible] وغیرہ اسکے قائل ہین کہ رابوعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارھوان روز یوم بحران ہے مگر منفصل ہے اور اسکے بعد اکیسوان روز بحران کا اور موصول ہے اور اسکے بعد چوبیسوان منفصل ہو کر اٹھائیسوان موصول پڑتا ہے اور اسکے بعد بتیسوان روز منفصل اور اسکے بعد پینتیسوان منفصل پڑتا ہے [illegible] منفصل ہے چھتیسوین ہے اور یہانتک سابوع تمام ہوتا ہے بعض اطبا نے چالیسوین اور [illegible] چالیسوین کو ایام بحران سے شمار کیا ہے اسطرح کہ اونھون نے دو رابوع بعد چالیسوین روز کو یوم بحران ہے متصل قرار دیتے ہین مگر اس شمار [illegible]

ـــــنے ناحق کوشش بہت کی ہے اسلیے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار رابوع کا سا قوا ہے جیسا اوپر بیان ہوچکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیے کہ ان
لوگون نے تفصیل بحرانات رابوع اور سابوع مین کیسی بے ضابطگی کی ہے اور کیسی خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ
معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہے فصل اور وصل مین اونسے قطعا ساقط کردیا ہے چونکہ روز کے بحران جسقدر ہین اونکی قوت
بیس دن تک ابتدای مرض سے قوی تر ہوتی ہے اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہے چونتیسوین روز تک پس جب مریض کو بیس روز
مرض مین گذر جائین اوسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات موجب بیان بالا کرنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہوجاتا ہے اور ارکاغانیس
کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہے بہ نسبت بیسوین روز کے جیسے روز بستم سترہوین روز کی فضیلت پر اوپر اٹھارہوین کے
گواہی دیتا ہے بحساب اسابیع کے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہے کہ بیسوان روز سترہوین روز سے افضل ہونے پر گواہ ہے بحساب
سابوع کے اسلیے کہ تیسرا سابوع اپنے ماقبل سے متصل مقدر ہوتا ہے چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی چودہوین
روز سے ہی اور انتہا اوسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہے اوسی دن سے سابوعات کا شروع
ہے جبکہ بعد روز چہاردہم کو سابوع شروع ہوگا اوسی سے رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز ہی چہاردہم ہی اوسکا چوتھا روز سترہوان ہی نہ اٹھارہوان اسی
وجہ سے ظاہر ہوا کہ جس طرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہے اوسیطرح سترہوان روز بحساب رابوع کے افضل یوم بحران کا
ہین — بقراط اور جالینوس کے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرا اسیطرح ستائیسوین اور اٹھائیسوین
روز کے بحران جید ہونے مین اختلاف واقع ہے کہ ارکاغانیس نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہے اور
اسیطرح اکتیسوین اور بتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور پینتیسوین مین — اور چالیسوین اور بیالیسوین مین باعتبار فصل اور
وصل کے اختلاف واقع ہے اگر سلسلہ وار حساب کیا جاوے تو ہمارا واقع نہوگا — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض کا بحران
سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہے اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہے — بعض اطبا نے ایسا
خیال کیا ہے کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین ہوتا ہے اور واقع مین یہ رای صحیح نہین ہے بلکہ معتبر لوگون
نے مشاہدہ کیا ہے کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج
اسکا ہو کہ پہلے مرض مین حدت از سر نو پیدا ہو پھر باستفراغ قوی سے بحران ہو خواہ کسی مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو — خواہ
مرض مین ترکیب ہو اس طرح پر کہ حدوث مرض مزمن کے چند دنون بعد ایک اور مرض حاد پیدا ہوا اور دونون بلکہ ایک ہوگیا ہو
اسوجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی سے ہوا اسلیے کہ بعض مزمن مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرکے
بعد اربعین کے اوسکی دفع اور اخراج پر ایکبارگی قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اوسی روز واقع ہو — اگرچہ وقوع ایسے
بحران کا بعد اربعین کمتر ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ خراج
کے جنکے مادہ کی حرکت بتدریج ہوتی ہے بحران بعد اربعین ہوتا ہے — خواہ مادہ رفتہ رفتہ تحلیل ہوتا ہے — بقراط نے کہا ہے کہ ایام بحران
کی جفت بھی ہوتی ہین اور طاق بھی ہوتی ہین — مگر افراد یعنے طاق دونون کے قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی
ایام افراد زیادہ ہین ایام ازواج سے مثل چوتھا چھٹا آٹھوان دسوان چودہوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین [illegible]
اور ارکاغانیس دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے — مثال ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارہوان

سترہوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان ۔ جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط نے آٹھوان اور دسوان روز ایام انذار مین شمار کیا اوسے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہو نہین سکتے اور شاید اگر یہ تمثیل بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبیل ان اغلاط کی ہوگی اور یا سہو کا ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو جسکے سبب یہ کلام اوس سے صادر ہوا ہے یا اسکے اس قول کی کوئی اور تاویل تصحیح کیجاوے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران مین اتصال ہوجاتا ہے پس دو دن بحران کے مع ایام درمیانی بمنزلہ ایکدن کے ہوجاتے ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتے ہین خواہ بحران استفراغ کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روز بحران جید اگر علامات بد ظاہر ہون نہایت برا ہے اور موت پر دلالت کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی مناسبات ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا تضعیف سے پہلے کے حاصل ہو جیسے ساتوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے ۲۴ گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض مین خواہ دن مین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین ۔ بہرحال ایام باحوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ شاید اونمین ہمیشہ امید وقوع بحران ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہین اور بعض ایام متوسط ہین اور ان سب کی تفصیل ہم بیان کرتے ہین بلکہ پہلے ہم لکھ چکے ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہے کہ اوسمین اکثر امید وقوع بحران کی نہین ہوتی مگر روز چہارم بوجہ مناسبت تضعیف کے منذر ہے روز ہفتم کا اور اوسمین وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہے اوسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور ساتوان بوجہ قوت کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے لایق ہے اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارہوان روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہے لیکن وہ امراض منفردہ جنکا دورہ افراد مین ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ اون امراض مین گیارہوان روز بحران قوی ہے بہ نسبت چودھوین روز کے ۔ چودھوان روز بھی روز قوی ہے اسلیے کہ یوم مقابلہ دورہ قمر کا ہے اور منجملہ وجوہ قوت کی ایک وجہ اوسمین یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اوسے مناسبت روز چہارم ہے منجملہ اوسمین قوت احکام بحران اور سلامت آثار بحرانی نہین ہوتی چہ جائیکہ اوس دن بحران تام اور جید کی امید کیجاے سترہوان روز یوم بحران قوی ہے اور جیدرون اوسکی مناسبت تضعیف مین ہے جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے اور بیسوین روز تیسوین روز سے وہی مناسبت ہے جو گیارہوین روز کو چودھوین روز سے ہے یعنی جیسے روز ہفتم رابوع اول ہے تیسرے سابوع کا اوسی طرح گیارہوان روز رابوع اول سابوع دوم کا ہے اٹھارہوان روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض مین اٹھارہوین روز ہوتا ہے بہ نسبت اکیسوین روز کی بیسوین روز اور اکیسوین روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اوس سے کم ستائیسوان روز بلکہ ستائیسوین روز بحران واقع نہین ہوتا ہے کہ اوسکے قریب چالیسوان روز موجود ہے چالیسوان روز بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور ہفتاد چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اسلیے کہ آخر مین رابوعات کے واقع ہے ۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہے جیسے غب خالص اور امراض حادہ اون کا بحران جلد ہوتا ہے اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسواسطے حمی غب مین گیارہوان روز انذار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھوین روز نہین کیا جاتا ہے مگر تقابت جیسے کہ اگر نوبت مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ کبھی

غب کی ساتوین نوبت مین اختلاط ایسا ہوتا ہے کہ تیرہوین روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرہوین روز ہو جاتا ہے — جن امراض کی نوبت ازواج مین ہوتی ہے جیسے ربع وغیرہ اونکا بحران بار بر ہوتا ہے اور اکثر ایام ازواج مین اونکا بحران ہوتا ہے — اکثر ایام باحوری رابوعات کی جو طبقہ عالی مین شمار کیے گئے ہین کہ اونمین بحران جید اکثر ہوتا ہے یہ ہین ساتوان اور گیارہوان اور چودہوان اور سترہوان — کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دوسرے مرض کے ہوتے ہین مثلاً سات دورے غب کے مطابق سات دن محرقہ کے ہو جاتے ہین یعنے ساتوین دورے مین غب سے نجات ہوتی ہے اور کبھی بقائی مرض برسون مہینون کا اور برسون کا حسب شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہے پس جیسی ربع سات مہینے مین تمام ہوتی ہے جیسے محرقہ سات دن مین اور ان امراض انقلاب انکی مثل افراد ایام امراض حادہ ہوتا ہے مثلاً چوتھا مہینہ ربع مین منذر ساتوین مہینہ کا ہو جاتا ہے اور تقدیم اور تاخیر بھی ان امراض مین مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہے اور عنقریب ہم بیان کرینگے ایام جو وسط مین واقع ہین ان ایام کا اوپر کی فصل مین بیان ہوا — یہی ایام باحوری اصلی ہین اور موجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہین اور یہی حکم ظہور آثار بحران کا انہین ایام مین کیا ہے — لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اوسمین اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہون خواہ النفس مرض سے پیدا ہون مثل سرعت حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ باردہ کی خواہ بوجہ شدت اور ضعف بدن مریض کے خواہ اعراض کی جہت سے جیسے بیداری کا مفرط پیدا ہونا کبھی امر خارجی کی وجہ سے مثلاً مسہلات کسی غلطی کی نفسے خواہ بدنی اسباب ہون مثلاً خشکی دماغ وغیرہ خواہ نفسانی جیسے غم و غصہ وغیرہ جو بافراط پیدا ہو الغرض ایسی وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض مین تقدیم خواہ تاخیر ہو جاتی ہے اور ایام مذکور بالا کے پہلے خواہ اونکے پیچھے بحران واقع ہوتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائم مقام بحران واقع کے نہین ہوتا بلکہ اوس سے کم ہوتا ہے اور اگر سبب قوی عارض نہوتا پھر اگرچہ بروز ایام حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدیم اور تاخیر واقع نہوتا مگر چونکہ عارض قوی تہا ہے اوسنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کرکے غیر وقت مین آثار بحرانی پیدا کیے ہین اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا تو اوسکا اثر فقط اسقدر رہتا کہ بحران اپنے ایام اصلی مین ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام نہو سکتا الغرض جو ایام کہ اونمین بسبب ایسے عوارض کے خلاف قاعدہ رابیع اور سابیع کے بحران واقع ہوتا ہے ان ایام کو ایام واقع فے الوسط یعنے ایام درمیانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہین اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہین مثل ایام بحران کی ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہو چکی — اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچوان خواہ چھٹا خواہ نوان — یا تیرہوان ہین پس تیسرا اور پانچوان دن اول بحران یعنے روز چہارم کا مکتنف ہے اور نوان دن بیچ مین ساتوین اور گیارہوین کے واقع ہے کبھی جو دن واقع وسط مین دو ایام بحران کے ہے اوس کا انسب واسطے بحران کے ہوتا ہے اور وہ دونون روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہین ہوتے جیسے نوان روز درمیانی بہ نسبت ساتوین اور گیارہوین روز بحرانی کے — اور کبھی جو ایام بحران درمیان دو ایام واقع فے الوسط کے ہو وہی لائق تر بہ نسبت دونون ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتوان روز جو بیچ مین چھٹے اور آٹھوین روز کے واقع ہے — پہلی صورت کی دلیل یہ ہے یہی اگر گیارہوین دن کا بحران نوین دن واقع ہوا اکثر بہ نسبت اسکے کہ ساتوین دن کا بحران نوین دن تک موخر ہو جاے اگرچہ یہ دونون ایام بیچ مین [illegible] گیارہوین کے نوین دن اور تاخیر ساتوین کے [illegible] تک اکثر واقع ہوتے ہین قوت اور ضعف [illegible] تمام ایام واقع فی الاوسط [illegible] وہی دن [illegible]

مقدم ہے اوسکے بعد پانچوان دن بعد اوسکے تیسرا دن اور نوان اور پانچوان دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہے بہت کم نہین ہے اور تیرھوان دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اوسمین کبھی بحران نہین ہوتا چھٹے دن مین کبھی بحران آجاتا ہے مگر ردی ہوتا ہے اگر ردی نہو تو بحران بدشواری اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہین ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دن کی تین باتون مین ضد ہے اول چھٹے دنمین بحران کم ہوتا ہے اور ساتوین دن زیادہ ہوتا ہے دوسرے چھٹے دنکا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتوین دنکا سلیم ہوتا ہے تیسرے چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتوین دن بآسانی و بسہولت ۔ چھٹے دن کے بحران کا انداز برائی مین چوتھا دن کرتا ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن منذر خیریت چھٹے دنکا ہو مگر بہت دشواری سے جبکہ چوتھا دن منذر چھٹے دنکے شرکا ہوتا ہے اوسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہین جیسے تشنجات اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ قے کے واقع ہوتی ہے اور قے سے سقوط قوت اور لرزا مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہے اگر اوسدن پسینا برآمد ہو تو ظہور عرق یکسان نہوگا اور بیشتر اوسمین بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہے کہ اوس نقصان کا اتمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہے بول بھی لون اور قوام مین ردی ہوتا ہے رسوب بھی بری پیدا ہوتی ہین ۔ یہ باتین اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کے سلامت رہے اور اگر سلامت نرہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص رستگاری ہوتی ہے ۔ اور سلامت اوسکی بوجہ عارض ہونے نکس کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول ہے کہ ساتوان دن مثل بادشاہ عادل کے ہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھوان دن برائی مین چھٹے دن کے قریب ہے

بیان اچھے اور برے دنونکا بترتیب ایام بحرانی ہون یا درمیانی خواہ ایام انذار افضل جمیع ایام مین ساتوان اور چودھوان دن ہے اور ان دونونکے بعد نوان اور سترھوان اور بیسوان اور اوسکے بعد پانچوان اور اوسکے بعد چوتھا اور اٹھارھوان بعد اوسکے تیرھوان ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ایام قریب بابتدای مرض اور مقدم نسبت مقابلہ ہین تا روز چہاردہم واقع ہین اونہین ایام مین حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی قوی اور صفت ایام انذار ہونیکی بخوبی ہوتی ہے اور جسقدر ابتدای مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہے

بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون قسم ایام بحران نہین ہین اور پندرھوان دن بھی انہین مین داخل ہے اور تعجب ہے کہ اکثر ایام انہین سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہین اور پھر بھی نہ انہین بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے

ایام انذار کا بیان یہ دن وہ ہین جنمین آثار اون چیزون کے جو دلیل تغیر بادی کی ہین یا دلیل غالب ہونے ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی ہین ظاہر ہوتی ہے یا ان دنونمین ابتدا مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو درمیان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہے اور یہ غرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا بہلاکت نہین ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے چھیڑنے مادے کے اور اوسکے ہیجان مین لانے کے ہوتا ہے بغیر مادے کے دلایل کی مثال جیسے دلایل نضج کے یا خامی مادہ کی ۔ دلایل نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول مین پیدا ہونا ۔ اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت بول وغیرہ ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا ۔ اور ابتدای مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سر اور کسل اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہو پس یہ آثار جسدن ظاہر ہون اوسکے بعد جو یوم بحرانی ہین اون مین بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اوسمین

علامات جید پائے جائین تو منذر بحران ساتوین دنکا ہوتا ہے اور اگر علامات بُری پائے جائین منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ مین علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم مین کبھی بحران ساتوین دن ہو جاتا ہے اور کمتر نوین دن ہوتا ہے مگر غب مین اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کے انذار کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب مین بحران ہوتا ہے اور نوان دن یا منذر گیارھوین دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھوین دنکا اور گیارھوان دن بھی چودھوین دنکا منذر ہوتا ہے ۔ اور چودھوان یا سترھوین دن یا اٹھارھوین دن یا بیسوین دن یا اکیسوین دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھوان روز بھی بیسوین خواہ اکیسوین روز کا منذر ہے اور اٹھارھوان روز اکیسوین کا منذر ہے اور بیسوین دن انذار چالیسوین روزکا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہین اونمین سے تیسرا دن پانچوین روز کا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اوسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچوان دن منذر نوین دن کا ہوتا ہے اور اگر ردی ہو پس آٹھوین کا منذر ہوتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلایل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہین جسطرح دلائل بحران مین انحراف ہو جاتا ہے اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اوسکے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بی ضابطگی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کی بیحساب ہونے مین ذکر کیا گیا خواہ سبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اوس مرض کے مادہ کی حرکت مین سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچوین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کی جلد واقع کرنیوالی خواہ بحران مین تاخیر کرنیوالے ہین اونمین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور پختگی سے ایام انذار مین غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوتے ہین یا تاخیر ہوئی ہے **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال** کے ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے اسواسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگر اوسے دریافت ہو کہ بحران قریب ہونیوالا ہے تو اوسکی اور طرحکی تدبیر کرے اور اگر بحران مین تاخیر ہو اوسکے لائق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب یوم بحران ایک بات بہ خاص کرنی چاہیے کہ اوس دن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگرچہ ابتدا طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کر استفراغ زائد اور بیحد افراط عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہو دوا سے وہ استفراغ نہین ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا مین بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہو کر دونون قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے وہ مخفی نہین ہے ۔ شناخت مین ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران مین تغیر اور تبدیل کرتے ہین اونکا بھی لحاظ بخوبی کیا جاے اور وہ امور اوپر معلوم ہو چکے ہین طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کس دن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کی دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہین اوسوقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جاے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور حدت سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اوسکا زوال نہو سکے اسلیے کہ اوسمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائین امید بحران کی ساتوین روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہو چکے ہین معلوم ہوگا کہ اوسکا بحران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اوس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونون باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب برابع ہو اور نہ آثار طول مرض کی نمودار ہون امید ہے کہ درمیان روز چہاردہم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جاے مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یون کیا جاتا ہے کہ طاق دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اولے ہے اور ایام ازواج مین حرکت امراض باردہ غیر حادہ کی ہوتی ہے تعیین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس۱ دورات اور۲ عدد اوقات بحران اور۳ زمانہ بحران اور۴ استحقاق ایام اور۵ صورت قوتین جو ہر ایک ان مین ہین قیاس ادوار سے استدلال یہ ہے جفت روز مین مرض مزمن کے واقع ہونے کی نوبت ہو اور طاق دن لائق بحران مرض حاد کے ہے زمانہ بحران سے استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ جن مدد نون مین آثار بحران پیدا ہوے اونمین سے زیادہ تحمل شدائد کس دن ہوا اور دیر تک کس روز رہا بس روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اوس دلیل مین قوت زیادہ ہو اوسوقت بناچاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جسمین مقاساۃ کم تھی مثلا جسدن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعاف خواہ اسہال باقی عارض ہوا اسوقت ہم یہی تجویز کرینگے کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بطبق زمانہ بحران ہوتا ہے حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی مین ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کی قوی تر نہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کی اسطرح ہوتا ہے کہ مثلا ساتوین شب کو برابر ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہے پھر اوسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین دن محسوس ہو۔ اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اوترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جاے گا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہے اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولے ہے بوجہ علامات ہالکہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت کے اولے ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کو اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر برامد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہے استدلال بذریعہ ایام انذار کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین اونمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کی پائی جائین بالیقین کرنا چاہیے کہ بحران بروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھوین کو ہو خواہ عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار کی گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کی یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین اونکا بحران ساتوین روز تک ہو جاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کی ہین اونکا بحران چودھوین روز خواہ بیسوین روز تک ہو جاتا چاہیے اور ان امراض کے متصل جنکی حدت ہے اونکا بحران چالیس روز تک ہوتا ہے اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسی دن مین بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہے اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہے اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے

اور اس قتل کا انداز چوتھے روز ہوتا ہے اور ٹھنڈا پسینا چوتھے روز برآمد ہوتا ہے اور ازین قبیل اور علامات ردی بھی سرسام وغیرہ کی پیدا ہوتے ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگر حدت کے ساتھہ پیدا ہوا ہو اسلیے کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے اوسکے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا۔ **فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین** اور اسمین تین مقالے ہین **مقالہ پہلا** اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہو چکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہے اوسے لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اونکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم بیان کرتے ہین **بیان اورام اور بثور کا** جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہے مادہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے جو ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی ہے خواہ جو رطوبت قریب مزاج صفرا کی خلط کے ہو خون سے جو ورم پیدا ہو یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے پیدا ہو اوسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اوسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اوسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو شری یعنی پتی کہتے ہین اور اوسمین ضربان نہین ہوتا ہے جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اوس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی اور فاسد ہین ایسے خراج کی ردائت اور احتراق اگر شدید ہو جاے جمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک ریشہ حادث کریگا انہین جراحات کی اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہو اوس سے وہ قسم فلغمونی کی حادث ہوتی ہے جو مائل بطرف جمرہ کے ہو اور اوسمین ردائت اور خباثت ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو حمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر ردائت زیادہ ہو وہ جمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشک ریشہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض یا ایسے صفرای لطیف سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہو کہ اوسکا احتباس اوس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہین ہوتا ہے اور باوجود لطافت کے اوسمین حرافت بھی ہوتی ہے اور اسی ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ آکالہ صفرای رقیق سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اس سے غلیظ ہو اور سوزش اوسمین کم ہو اور بہ نسبت صفرای مذکورہ کے کچھہ اندر کیطرف ہٹ کر محتبس ہو اور اوسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال خواہ تحلیل اوسکی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ آکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت مین خون کے قوام سے بڑھ جاے اور ردی بھی ہو حمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صورتون مین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور بعد ازان کہ لطیف ہوا اگر اوسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اوسی اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سوای جلد کے اور کسی جگہہ ٹھہر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ خبیثہ سے ہوگا اور داخل اوس قسم مین ہوگا جو بنام ہراقلیا معروف ہے یہ جتنے اقسام اورام ردی کی مذکور ہوے جس سال وبا پیدا ہوتی ہے اوسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حارہ ہین اور ردی ہین جب تک زمانہ انحطاط کو نہین پہونچتے نرم اور بیٹھے ہوے ہوتے ہین اور مادہ اونکا اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے افساد پر زیادہ مائل ہوتے ہین

اور یہ افساد ہمیشہ بوجہ عظم ورم اور کثرت مادہ سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام کمتر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہین اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اوسمین ضربان نہو اوسمین قیح اور ریم نہین پڑتے اور جو باطن مین اسی طرح کا ہو اوسکا حال تو ہم بیان کر چکے

فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اوسکی علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرورفتہ ہو اور قریب شریانون کے ورم ہو اور اوس عضو مین کوئی ٹکڑا اعصاب حس سے آیا ہو اور مثل اکثر اعضا کے جو اعصاب سے خالی ہین اور اونکا حال اوپر کے ابواب مین بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہو اور جسقدر عضو متورم مین شریانین زیادہ اور مقدار اونکی اعظم ہوگی اوسیقدر ورم مین ضربان اور دردرسانی اوسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اوسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس مین پیدا ہو اوسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیون نہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگین اس عضو متورم مین ہونگی سب نمایان اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھین اور قابل ظہور کے نتھین۔ واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی مین بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کو اور یہ علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اوسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورہ بالا متصف ہو اوسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے بے ورم نہین ہوتا ایسا ہے کہ احتقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہون کا ہو جاتا ہے فلغمونی کمتر بسیط اور بمادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اوسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت یا تہیج ہوتا ہے اور اسکی پیدایش کے چند اسباب ہوتے ہین کہ بعض اقسام اونکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہین از قسم امتلا اور رداءت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلای اخلاط اور رداءت نہو کبھی اسباب بادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو مین پیدا ہون اور اونکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اوسی عضو کی طرف کھنچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے جہت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہین کہ ہالک ضعیف کو بند کر دیتے ہین اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب بمعہ لحم کے اورام عارض ہوتے ہین مواضع خالیہ مین اور زیادتی بلیین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد اور انتہای تمدد تا انتہای ورم کے پیدا ہوتا ہے اور اسی زمانہ منتہی مین مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اوسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے ترقی او ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہی ہے جسکا انحطاط نہو اور اوسکا مدہ جمع ہوا کرے ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بے حسی و حرکت ہونا لازم کرتا ہے اور تعفن بھی اوسی عضو مین پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کی بھی عارض ہوتے ہین اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہین اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اوسوقت ضربان مین آرام تپک مین سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کے جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان مین زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاے اور پھر دونون بمقدار واحد یہ ٹھہر جائین تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ تشنج مین دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جاے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مغلوب نکرے گی ظہور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد مین نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تھوڑی دبیلہ خبیث از حد قریب پیدا ہون خبر دین گی کہ ایک دبیلہ بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے بلکہ واجب ہے کہ بعض اورام باطنی کو اون برگ کاسنی اور ملکوہ ہمراہ اقیاس کر پلایا جاے علاج فلغمونی اگر فلغمونی کسی سبب بادی سے پیدا ہو اوسوقت بدن کا حال دو حال سے

خالی نہین کہ یا تو بدن اوسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہے یا بدن مین امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہی اوسوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نفس ورم کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہین ہوتا خاص معالجہ ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کرین جو غریب ہی اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد ہے کیا جاتا ہے گیہون کو پانی اور روغن مین جوش دین اور کبھی فقط پچھنے لگانے کفایت کرجاتے ہین خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اوسوقت پچھنے کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدن مین امتلای اخلاط ہو اوسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھو نہ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلل ورم کے بہت زیادہ ہوگا بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہی جب فصد اور اسہال سے فراغت ہو اوسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہی اوس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلاء بدنی ہو اور فرق اگر ورم کے علاج مین بہ نسبت اوس ورم کے جو بہ نسبت امتلاء بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ رادع کا محتاج نہین ہے جیسے کہ اوسکو اسکی احتیاج ہی بلکہ یہ ورم اوس سے کم محتاج رادع کا ہی جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہو واجب ہی کہ ابتدا معالجہ کی استفراغ سے کرین اور پورا استفراغ جیسا اوسکا حق ہے کرے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کرین اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سے پاک نہین ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرورت ہوتی ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کی واجب ہوتا ہی اسلیے اگرچہ بدن مین کثرت فضول کی نہو تاہم عضو مین کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا ہوتا ہی جو ضعیف کر دیتا ہی اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کے اوسی عضو کیطرف کھنچتے ہین اگرچہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب الی الخلاف مین جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہین اون سب کی رعایت واجب ہی اور بستی اور بلد حاضر وغیرہ جو جو امور لائق لحاظ کے منجملہ اوس امور کے جو فصل استفراغ مین فن کلیات کی درج ہین اونکا خیال کرنا ضرور ہے ہمکو مناسب ہی کہ اس ورم کی علاج مین ابتدا رادع سے کرین سوای اون مقامات کے جنھین کتاب اول مین ہمنے مستثنی کیا ہے کہ وہان ابتداءً استعمال رادع کا جائز نہین ہے پھر جب زمانہ تزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ رادع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیون جیون تزید بڑھتا جای مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہین اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا ہو یعنی اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جای اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جای اوسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہی بہ نسبت رادع کے اور اونمین تصرف اور تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مجففات مرخیہ کے ایسے ہین کہ زمانہ منتہی مین اونکے استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہی اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہوجای اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف وہی دوا ہے جس سے شفا حاصل ہوتی ہی اور جو مادہ ریم اور مدہ ہونے کے لائق ہی اوسے باقی نہین رہنے دیتی ہی اگر بحسب اتفاق پوری صحت حاصل نہو اور کسیقدر کسر باقی رہجای اوسکی مقدار اسیقدر ہوتی ہی کہ جسکی تحلیل دوای حاد کر دیتی ہے کبھی بوجہ استعمال رادع کے وجع شدید عارض ہوتا ہے وجہ اوسکی یہ ہی کہ اختناق مادہ مین پیدا ہوتا ہی اور عضو متورم مین گویا یہ مادہ مقید ہو جاتا ہی ایضاً رادع سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ مادہ ورم بطرف اعضاء رئیسہ کی رجوع کرتا ہی اور کبھی رادع سے ورم مین صلابت پیدا ہوتی ہی اور کبھی یہ ضرور ہوتا ہے کہ عضو متورم کا رنگ مائل بہ سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہی خصوصاً اگر رادع سے علاج آخر اور زمانہ انتہا مین کیا جای یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شدت وجع سے حاجت استعمال ایسی

ادویہ سے کے ہوتی ہے جو مرخی ہون اور جاذب نہون اور کبھی انھین ادویہ مین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی رجوع کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضای رئیسہ کے اس سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہان جو اعضا ایسے ہین کہ اونکی طرف مواد خبیثہ کو اعضای رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضای خسیسہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضای رئیسہ کے مخلوق ہوے ہین کہ اونکے مواد کا ردع البتہ بہ نسبت اعضای رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہین ہے اور اسکو ہمنے مقامات مناسب مین بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کردیا ہے جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بہ صلابت ہوگیا ہے اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے ادویہ رادعہ مین جو متوسط ہین اونکی مثال یہ ہے جیسے عصارات بقول باردہ جنکا اکثر ذکر کرچکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہوچکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب خاص کر اور انہین ادویہ سے اجرام کو مگر ضماد کی قابل ہین اور عصارہ سے مقصود بھی ازین قبیل ہے اور قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج مین فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبوکر استعمال کرین کائج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہے اسیطرح پوست انار اور حی العالم اور سویق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ سماق ملاکر طحلب یعنے کائی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور مامیثا اور فوفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام (اور بموجب تصریح شیخ کے حاشیہ مین اوسکا نام میدوہ ہے) یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تخفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت لیجاتی ہے ابتدای اورام مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اوس خلط کی ہوتی ہے جو ورم مین بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زاید کے سبز اور سیاہ ہوجاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہوجاے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو چاک کردین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اوسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اوسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب ہورہا ہے کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کی بھی چند اقسام مین ایک قسم اظہر ہوتی ہے یعنے ظاہر جلد مین اوسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی قسم اغور یعنے اندرون جسم کی طرف مادہ کو مائل کرتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اوسی کا استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ اور آب شور سے کرنا چاہیے اور ضماد ایسی ادویہ سے جو ارخا پیدا کرین ضرور کرنا چاہیے اگر حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمین ردع قوی ہو ابتدا سے ورم مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین ردی ہے پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے وہی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور ہوچکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیے کہ ترک کرین ایضاً سواے ورم چہرہ کے اور اورام مین آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدای ورم مین بوجہ تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسیطرح ضماد جو اسی غرض سے الیہ ادہان کی بنائی جاتے ہین ادویہ معلومہ سے اون سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہین اوس مادہ کی جسکا انصباب ہو رہا ہے ہان گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگوکر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل ہے جو گل سرخ اور زیت سے بنایا جاے اسلیے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل سرخ کے

جوش کرکے استعمال کرین خواہ مرداسنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگر ان ادویہ سے برادہ کار نہو خواہ ازین قبیل اور دواؤن کا استعمال سے کچھ ترتب اثر نہو لبلاب کا استعمال کرین کہ ابتدا مین بہت ہی مفید ہے اور انتہا مین بھی سودمند ہے عرق یعنے بجنوا اور عسک اور کرفس اور بادروج بھی ازین قبیل ہے اور اکثر شراب شیرین روغن گل مین ملا کر بلکہ بشیرہ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف زوفا گرمیون مین سرد کرکے اور جاڑون مین گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد مین ڈبو کر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اوسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے نضج اور تقیح پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہا کو پہونچ جاے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم داخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم قلقطار تخفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تخفیف سے درد مین شدت نہین ہوتی اسیطرح اوسکا استعمال بروقت سکون لہیب فلغمونی کے مناسب ہے اور جسوقت خوف جمع مواد کا نہو اوسوقت بھی اوسکا استعمال بہت مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اوس مرہم کو لگا کر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبو کر رکھین اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تخفیف کی اوس سے زیادہ ہوگی اسلیے کہ پیچھے اپنے مزاج اصلی کیطرف جو بارد یابس ہے تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تخفیف سے پھر جاتا ہے اور جس گوشت مین شرائین کم ہین اوسکو حاجت تخفیف کی کم ہے اکثر حاجت پچھنے کی قبل از نضج کے ہوتی ہے اور پیشتر عضو شریف کے ورم کا جاذب بطرف عضو خسیس کے اولا بذریعہ جواذب کے کرکے پھر اوسکا علاج اور تفتیح کرتے ہین جو ورم کہ محتاج تفتیح کا ہو چاہیے کہ اوسکے موضع پر ضماد اسفیوس کا کرین اور ادویہ ملطفہ کا ضماد گرد اگرد ورم کے کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ پر وغیرہ کے ذریعہ سے لگائین اسلیے کہ اونگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے

جمرہ کا بیان

اسباب حدوث جمرہ اور اصناف جمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین بخوبی بیان ہوچکے کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہوچکی اب وہ امور جو فلغمونی اور جمرہ کے درمیان مین فارق ہون یہ ہین کہ جمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنے درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد مین پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہے اور جمرہ کی سرخی موضع ورم کو مس کرنیسے مٹ جاتی ہے اور اوتنی جگہ بوجہ لطافت مادہ جمرہ کے سپید ہوجاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہوجاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہین ہے یہ بھی ایک علامت خاص ہے کہ سرخی جمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی اور جمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد مین ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہے جمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جمرہ صحیحہ مین آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور جمرہ خالصہ مین بوجہ سختی کے تدافع نہین ہوتا ہے اور فلغمونی مین ایسا تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب گہنے نہین دیتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے جمرہ مین تپ زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت جمرہ کی اسقدر تیز ہوتی ہے کہ جلد ابلہ شدہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہین ہوتی فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرنا اوسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت جمرہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے درد حمرہ کا کمتر ہوتا ہے اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ مین پھیل جاتا ہے۔ اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہے حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ مین جو فرق ہے اوسکا بیان فن کلیات مین ہو چکا ہے یہان اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے علاج حمرہ کا اس مرض مین پہلا استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے۔ زیادہ فائدہ فصد کا اوسیوقت ہے کہ مادہ دونون جلد کے بیچ مین ہو اور اگر اندر جلد کے مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اوسوقت کمتر ہے بلکہ بسبب حدت مادہ کیوجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے۔ بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی اور دموی مین کسقدر کمی بیشی ہے اور اسی حساب سے اجزا مسہل کی تجویز مین عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہین کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہین اونہین کا استعمال کرنا چاہیے۔ سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جاوے اگر حمرہ خالص ہے فقط اسی ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائیگا کہ اوسکا رنگ متغیر ہو جاوے اور لون مین نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمرہ کی بہت ضرور ہے اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ مین زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی مین ہے کہ اوسکا مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہے۔ مبردات جو ابتداے حمرہ مین استعمال کیے جائین ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قریب مین برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہے اور باینہمہ استعمال مبردات مین اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو باطنی کیطرف رجوع نکرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم مین سیاہی نہ آجاے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہو اگر ان خرابیون مین سے کوئی امر ظاہر ہو جاے چاہیے کہ ضد قبض اور تبرید کا اختیار کرین پھر اگر حمرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ چقندر کے ہمراہ مین جوش دیکر علاج کرنا چاہیے۔ اور جو دوا کہ اوسمین تحلیل اور تخفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اوسے استعمال کرین جیسے صوف کہنہ سوختہ نشاستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت ہیہ یعنی زراوس لکڑی کا کوئلہ جو صنوبر کے درخت کی بیچ مین نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم پنبہ کہنہ جو معمول پانی سے پندرہ درہم روغن آس پانچ اوقیہ۔ ایضاً ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو یکجا کر کے مرہم طیار کرین **نملہ چاورسیہ کا بیان** نملہ ایکدانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہین کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہین مگر ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر خباثت اسکی بڑہ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے۔ بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سٹر جاتا ہے اور ان سب چیزون کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے ہین رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اوسکا اوّل یعنی سخت بطور ثمرہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر دانے نملہ کے چھوٹے اور چپٹے ہوتے ہین مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام ارزن خوردن ہے کہ وہ اصل مین باریک ہوتی ہین اور اونکی جڑین باریک ہوتی ہین جیسے لٹکتے ہوئے اور بعض نملہ کے ہر دانہ مین شہد کی مکھی کے کاٹی کی سی ہوتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو۔ اور اوس ورم مین غوص کی قوت نہو اوسے نملہ کہتے ہین کوئی نملہ چاورسیہ کی شکل یا جرس کے ہوتا ہے۔ اور ایک نملہ آکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ پھوٹ کر قرحہ ہو جاتے اور عفونت پیدا کرین بنام نعفن موسوم ہوتے **علاج نملہ کا** نملہ وغیرہ جو ایسی اورام ہین اگر اونکی ابتدا ہو معالجہ کی اسطرح نہو کہ استفراغ

خلط کا کریں اور جیسا استفراغ واجب ہوا ویسی طرح کا کریں بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے اونہیں قروح کو اچھا کردیں ایسے علاج میں یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار میں یا بعید اوس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہیں اور جلد کو سڑایا کرتے ہیں۔ ایارج جن ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ میں بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ اکال کے علاج میں اون مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہیں ہے اوائل حمرہ میں مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور رجلہ یعنی خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ اگر تبرید ضرور ہو مثل مکو کے خصوصاً خشک مکو پیسکر استعمال کریں کہ اسمیں تجفیف ہے خواہ بارتنگ اور علیق یعنی ورد۔۔ اور عدس بعد اوسکے سویق شعیر پوست اور شاخ انگور کو استعمال کریں۔ اور اگر سڑنے اور تقرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے۔ بکری کی مینگنی۔ اور فضلہ گاو ہمراہ سرکہ کے۔ اور جسوقت تقرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص۔ خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا تلخہ مرغ اور سداب اور نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے کے **جالینوس** کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شئی مثل انبوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بناتیں کہ اوسکا سرا تیز اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اوسکے اندر سما جاوے۔ پھر ایسی ہی شئے کو اوس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے گھمائیں کہ نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اوسے بے بنیاد کر دے لڑکونکا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اونہیں حمام میں داخل کریں اور یہ ہوا چونکہ اونہیں مضر ہے چاہیے بسرعت نکال لیں اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کریں **علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام** میں جاورسیہ مشابہ ہے علاج میں نملہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمیں دیا جاوے اوسمیں کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور اگر کسیقدر افتیمون داخل کریں یہ سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اسکے مادہ میں ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کی بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے۔ اوسکے بعد مازو اور کزمازک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب میں جمع کرکے اسقدر رکھیں جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہیں ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائیں۔ دودہ تازہ دوہنا اس مرض کے لیے نہایت مناسب ہے جب زمانہ ابتدا کا گذر جاوے۔ چاہیے کہ نمک ملیح کا سرجا کر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کریں اور شبہ اسکے احتیاج تخفیف شدید کی ہو ورق بادروج کو لیکر اوسمیں قلقدیس داخل کرکے استعمال کریں اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اسی طرح بذریعہ شراب کے طیار کریں۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے

جمرہ یا جمیم اور نار فارسی کا بیان یہ دونوں اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور منفطہ یعنی آبلہ دار اور سوزان اور خشکریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہیں اور اوس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے۔ اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اوس بثرہ کو کہتے ہیں جو از قسم نملہ اکال محرق منفط کے ہو جسمین سعی ہو یعنی پھیلتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور تعفن اوسمیں کم ہو اور بہت سے دانے چھوٹے چھوٹے اوس مقام پر پیدا ہوں جہاں خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہو اور جمرہ بجیم سودہ کا اطلاق اوس پر کرتے ہیں جو مکان خاص کو سیاہ کر دے اور مثل کوئلے کے سیاہ اور خشک کر دے عضو خاص کو اوس

اور رطوبت کسیقدر اوسمین نہو اور سوداویت اوسکی اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ اوبھار اوسکا کم ہو حجم اوسکا برابر ترمس یعنے باقلاء مصری کے اور کبھی تبر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین حمرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جمیع اقسام کی ابتدا مین تحجلی خوب ہوتی ہے۔ اور حمرہ بجمیع موحدہ اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور حمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہے جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برآمد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ مادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی رصاصی بھی ہوتا ہے اور سوزش اوسمین بشدت اور گرداگرد اوسکے سوزش بنی رہتی ہے اور اوس پر حمرہ کا صدق نہین ہوتا ہے بلکہ سیاہی کیطرف میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام حمرہ کا اوسی پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی تیز ناری ہو اور اوسمین چمک آگ کی چنگاری کی سی ہو۔ نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور حمرہ بہ نسبت اوسکے دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے۔ گویا کہ اسکا مادہ تیز اور قوبا یعنے داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن مادہ نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہے۔ اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اور اوسکے صفرہ مین احتراق پیدا ہو کر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہو۔ اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کیوجہ سے خشک ثبہ سیاہ پیدا ہوتا ہے نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہے اور حمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک نار فارسی اور حمرہ کو اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً حمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کیطرف تقسیم کرین خواہ دونون کو نار فارسی سے موسوم کرین اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین۔ خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ سب صورتین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین اگرچہ فرق چندان نہین ہے کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور جاورسیہ روی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جنکی حرارت زیادہ ہوتی ہے اور مہلک ہوتی ہین اور کبھی بھی نار فارسی خواہ حمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر مشابہ فلغمونی کے ہوتی ہے اور مائل بہ سوداوی ہے۔ جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہے خصوصاً جس سال وبا زیادہ ہو **علاج نار فارسی اور حمرہ کا** پہلے فصد کھولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جاوے اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اوس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہے خصوصاً حمرہ مین گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون بستہ اور گہٹا ہوا اوسمین ہو سب نکل جاوے کہ اوس خون کی طبیعت سمی کی ہے مگر یہ تدبیر بروقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہے۔ علاج موضعی یعنے خاص مقام کا علاج مثل علاج حمرہ بجا لا کر کرنا چاہیے۔ مگر نطوخ مین زیادہ تبرید ہونی چاہیے جسطرح حمرہ مین اوپر لکھ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہے اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی تھوڑی مقدار بھی بطرف باطن کے نہین جا سکتی ہے اسی وجہ سے کہ مادہ سمی ہے۔ اور زیادہ قبض کا استعمال کرنا اس مرض مین جائز نہین ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے اور دیر مین تحلل ہوتا ہے اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز ہے جب ظہور مرض کا ہو اور نہ بروقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ مین اور یہ محلل زیادتی پیدا کرینگی بلکہ ایسی تبرید مجففہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر دفع مادہ کا بھی کرین جیسے کہ بارتنگ اور عدس اور وہ روئی جسمین بھوسی زیادہ ہو ان اجزا سے ضماد طیار کرین اسلیے کہ جس روئی مین بھوسی سے زیادہ ہوتی ہے لطیف زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین مین مذکور ہین۔ ایضاً مازو کو سرکہ انگوری مین خواہ [illegible]

سرکہ مین داخل کرکے ضماد کرین دوای جید ایسے وقت مین اور بعد اس وقت کی یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کرکے سرکہ مین اسقدر پختہ کرین کہ نرم ہو جائے بعد ازان خوب پیسکر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کرین یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور انتہا مرض مین ازالہ مرض کر دیتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوا مین یعنے ابتدای ظہور خواہ سکون التہاب کی وقت جو ظاہری یعنے تازہ اخروٹ اور اوسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور روغن خشخاش سیاہ داخل کرتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کرین۔ منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کی ہین افیون اور اقاقیا اور وہ زاج جسے سوری کہتے ہین یعنے سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار یکدو درم زہر نحاس ایکدرم نبر الیبج درہم لیکن ایسی دوائین اوسی وقت تک مستعمل ہوتی ہین جب تک قرحہ پیدا نہو پھر جب قرحہ پیدا ہو جاوے اوسوقت مجفف قوی کا استعمال بہتر ہے جیسے دوای اندرون خواہ دواے فراسیون یا فاسیون یا لولو اندروس کے قرص یا دوای قیسو رشراب حلو یا سفنج مین ملا کر ضماد کرین۔ اسیطرح جو دوائین جمرہ منتشرہ اور نملہ جاورسیہ کے علاج مین مذکور ہوئی ہین اونکا استعمال کرین۔ ضرور ہے کہ ضماد کا استعمال ان اوقات مین ہر روز دو مرتبہ کیا جاوے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائین جن دواؤن سے عفونت بثور وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے تا مقدور اونکا استعمال کرنا جائز نہین ہے کہ اونسے رداوت مرض مین زیادہ ہوتی ہے واجب ہے کہ گرداگرد مقام ماؤف اور موضع احتراق کے بالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور رابیثا اور جملہ وہ چیزین جو مبرد اور رادع ہین خواہ جنکی تاثیر قریب بہ ردع ہے لگایا کرین جیسے صوف زوفا شراب مین ڈبو کر استعمال کرین۔ جب التہاب مین سکون پیدا ہو اور قروح باقی رہجائین اونکا علاج مرہم سفیدا و مرہم دیا بالوطالین سے کرین خواہ جو مراہم قروح متآکلہ کے واسطے قرابادین مین مذکور ہین اونسے علاج کرین۔ جوز کہنہ جو روغن دار ہو بعد علاج کی نار فارسی کی سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لئے بہت مفید ہے **نقاطات اور نفاخات کا بیان** نقاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط سے ایطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اسطرح کہ دفع واحد مین مادہ اوس رطوبت کو لیکر یطرف ماتحت جلد کی صعود کرتا ہے۔ اور چونکہ ماتحت جلد کا لطف زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد مین بخوبی نہین ہونے پاتا بلکہ نفاخہ مائیہ باقی رہ جاتی ہے یعنے جیسے پانی بھر جانے سے جلد مین کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اوسیطرح یہان بھی کیفیت نمودار ہوتی ہے۔ اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ بدلہ مائیت کے خون اوسی جگہہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے

علاج نقاطات اور نفاخات کا تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا وغیرہ کی بھی جیسے اورام حار مناسب ہین مندرج ہین وہی یہان بھی جاری رہین اور ابتدای ظہور مین اس مرض کی عدس کو پانی مین پختہ کرکے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہای درخت انار پانی مین جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور نیم گرم ضماد کرنا چاہیے۔ اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہو جائین اور خاص معالجہ نفاخات کے پھوڑو نکا منظور ہو تدبیر یہ ہے کہ جنکی جلد موٹی ہو اور دبا کر توڑنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اوسمین سوراخ کرین اور جو رطوبت اوس خراج مین ہو اوسکو نکال ڈالین اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود ٹوٹ جایا کرتا ہے تاہم اگر خود بخود ٹوٹ نہ سکے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کرکے بڑی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کی نکالنے کے دو حال سے خالی نہین یا تو اچھا ہو جاویگا یا قرحہ پڑیگا اگر قرحہ پڑے

مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کرین خصوصاً جب ان مراہم مین ایرسا داخل کرین اور مرہم حمرہ کا استعمال اوسوقت کرین کہ جب
پھیلنے لگے خواہ سڑنے کی نوبت پہونچی اور نملہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کو مذکور ہوچکے اونکا استعمال کرنیکے **دوای مرکب**
مرداسنگ ایک رطل زیت کہنہ ڈیڑھ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ مین اسقدر پکائین کہ زیت کی چپک باقی رہے اوسکے
بعد زرنیخ پیسکر چھڑکین — ایضاً ایک دوا ایسی ہے جو نداکر یعنی حشفہ یعنی سپاری اور ہونٹھ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ جو
لائق اون اعضا کے ہے جنہین حاجت تجفیف کی زیادہ ہے — قلقطار اور قلقدیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جزو پانچین پیسکر استعمال کرین
اور بکری کی مینگنی شہد مین ملاکر بھی مفید ہے جب ان پھوڑونکی پپڑیان بھی گرجائین اور گوشت فاسد اور ہوجاوے اور گوشت صحیح باقی
رہے اوسوقت خالص پھوڑونکا جو علاج ہے اوسی طور پر معالجہ کرنا چاہیے — اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونون کو گراتے
ہین جسے سارافیاس کہتے ہین اور نیز نارخس اور طرفاطلیس روغن اقحوان بھی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہے حاصل یہ ہے کہ تکلہ
کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انہین تدبیرات مین مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہے **دوای مجرب** قدما کی
ہے اور متاخرین نے **اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے** — عروق صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر بول انسان مجموع کے
گل ارمنی شامل کرین اور گولیان بناکر رکھین بقدر حاجت سرکہ خواہ پانی مین گولی گھول کر طلا کرین اور طلا کرکے پھر اوسی پر دوبارہ
دوا کو طلا کرین تاکہ اوسمین خوب سا تقبض پیدا ہوجاوے اور سمٹ کر خشک ہوکر پڑجاوے اگر اس پپڑی کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر پڑیگی
ورنہ چھڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھین تاکہ سب مقام سے پپڑیان چھٹ کر گرپڑین

شری کا بیان

شری پتی کو کہتے ہین اوسکی صورت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نفاخات کے نہایت سرخی ہوتی ہین اور کھجلی اونمین زیادہ ہوتی
ہے اور کرب پیدا کرتے ہین اور اکثر دفعۃً تمام بدن مین پیدا ہوجاتے ہین اور کبھی انہین بثور سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی
ہے بیشتر شری دموی ہوتی ہے — اور رات کو اکثر اسمین شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ ہوتا ہے —
سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہے جو تمام بدن مین دفعۃً ثوران مین آتا ہے اور وجہ اوسکی ثوران کی یا یہ ہے کہ خون
صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم بورقی کی اوسمین شرکت ہوتی ہے — صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اوسمین سرخی اور حرارت
زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اوسکا بسرعت ہوجاتا ہے — اور بلغمی مین ان سب امور کی کمی ہوتی ہے مگر بلغمی کی شدت رات کو نسبت
دموی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع مین برامد ہوئی ہو اور فصد نکرلی جاے تو [illegible] پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور
واجب ہے کہ فصد اس مرض مین ایسے وقت کھولین جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کی ہو — اور جسطرح حمی غب دائرہ خواہ غب لازمہ
مین بروقت راحت کے نہ بروقت شدت حمی کی فصد کھولتے ہین اوسیطرح اس مرض مین بھی فصد کا وقت اختیار کرین **علاج شری**
اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اوسکے بعد تحمل ہوسکے تو مسہل صفرا کا استعمال کرین کہ ہلیلہ دو حصہ اور ایارج فیقرا
ایک حصہ مقدار شربت مجموع کی تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کرین اور تسکین اس مرض کی تمر ہندی اور آب انار مین ہو
آب انار میخوش کا مع اوسکے چھلکے کے اور خیساندہ عدس مقشر اور ماء الرائب اور اقراص طباشیر جسمین کافور داخل ہے ہمراہ آب انار کے اور
آب گرم کا پینا دن بھر مین چند مرتبہ اس مرض مین بہت نافع ہے اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہے — سکنجبین سکنات کو خیساندہ سماق مصفی
بقدر تین اوقیہ کے — غذا انکی لائق مثل [illegible] مسور مقشر جو سرکہ مین پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ [illegible]

اور زیتون کی اور رُبّ الرائب لیکن اگر خلط مرض کی بورقی ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور تصفیہ اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مجموع کی مقدار تین یا چار درہم ہو استعمال کرین خواہ جوز السرو تر و تازہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایک درہم کے دین یا عصفر کو پیسکر سرکہ ترش مین آمیختہ کرکے پلادین خواہ آب مغرہ یعنی گل مختوم اور آب اترجہ جدید یعنی نئی اسپند کا پانی پلاتین۔ اگر مرض مین بلغم کی کثرت ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم شکر خواہ تین درہم تخم کشوث لین طبیب مین استعمال کرین ہر قسم کی غرمین یا زروی تجربہ کے یہ دو دوا مفید ہوتی ہے فودنج دو درہم طباشیر ایک درہم گلسرخ نصف درہم کافور ایک قیراط آب انار ترش مین پلاتین۔ خواہ نہار منہ ابہل کا استعمال کرین

آکلہ اور فساد عضو اور فرق درمیان غنغرانا اور سقافلوس سے ان امراض مین کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہین کہ عضو جسمانی مین فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اوس عضو کی روح حیوانی کو فنا کردے خواہ روح حیوانی بند کو اوس عضو خاص تک وصول سے منع کرے۔ خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی۔ مفسد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بلحاظ اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہین۔ خواہ اورام اور بثور یا اور قروح ردی جو پھیلتے ہون اور مادہ اونکا سمی ہو۔ یا وہ قروح جنکے معالجہ مین طبیب کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جاے جیسے قروح غائرہ مین روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہو جاتا ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا مرضی اور مادی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اثر رہے تو عضو کو فاسد کر دیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اوس عضو تک نہین ہو سکتا ہے جو قوت کہ قلب مین نفس ہو روح حیوانی پر اوس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اوسے یہ بندش محبس کر دیگی اسی وجہ سے مزاج اوسکا فاسد ہو جائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے کوئی ورم گرم ردی اور تابستہ اور عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ ادویہ یا داخل النفس کو جس سے آمد و رفت مسامات روح حیوانی کی ہے بند کر دے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو انسداد کا جامع فساد ہے اوسکے زمانہ ابتدا مین جبکہ عضو احساس کہ مین فساد کامل واقع نہین ہوا ہے اوسکو غنغرانا کہتے ہین خصوصاً اگر ابتدا مین فلغمونی ہو پھر جب اس مرض مین ایسا استحکام ہو جاے کہ احساس کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اوسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اوسکے قریب کی ہڈی ابتداً خواہ دوم کے بعد فاسد ہو جاے۔ اوس وقت اوسکا نام سقافلوس ہے اور کبھی غنغرانا سے سقافلوس پیدا ہوتا ہے بلکہ غنغرانا ہو کر ہمیشہ سقافلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ فساد گوشت مین عارض ہوتی ہین اور ہڈی وغیرہ مین بھی پیدا ہوتے ہین جب اس مرض کا درجہ یہ پہنچے کہ عضو کے انسداد مین سرخی مرد زیر تر نظر آئے اور ہو پھیلے اور جو چیز گرد و پیش فاسد کے ہو اوسمین ورم بھی پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو وقت مین مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو پر طاری ہوتی ہے اوسکا نام تعفن موت رکھتے ہین اور اگر یہ مادہ بسبب غلیظ نہو تا مقام خاص مین استوار کرین کیون ہوتا بلکہ کسی طرف منتشر ہو جاتا معالجات غنغرانا کا علاج مین ہو سکتا ہے۔ اور اوس سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت مین فساد مستحکم ہو گیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اوس عضو نکال ڈالین۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چلا ہے پس معلوم کر لینا چاہیے کہ طریق تعفن مین آگیا ہے اوس وقت جلد ایسے لطوخ کا استعمال کرین جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ مین ملاکر استعمال کرین۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ

نہو گہرے پچھنے کے بدون کچھ چارہ نہوگا کہ مختلف طریقون سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کرین اور جونک لگائین اور جو رگین قریب قریب کی ہون خواہ مقابل کے جہت مین واقع ہین اور چھوٹی ہین اونکی فصد کھولین تاکہ خون فاسد کا اخراج ہو جاے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کی گرد کی حفاظت بھی ایسی طلا وغیرہ سے کرتے رہین جو مذکور ہو چکے ہین اور بھی مقام پر ایسی چیزین رکھین جو مخالف عفونت کی ہون اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتا ہون جیسے آرد کرسنہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ آرد باقلا خصوصا جب اوسمین نمک کی آمیزش ہو منجملہ طلاؤن کے یہ ہے کہ طلیت کو طلا کرین اور لحم [illegible] کا دوای مجرب ہے۔ زراوند مدحرج اور عصارہ ورق تنبک ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ باہمین اسقدر پیسین کہ شہد کے مثل گاڑہا ہو جاے اور قرحہ پر طلا کرین اور گرد قرحہ کے بھی لگائین منجملہ اون دواؤن کے جو مانع حدوث آکلہ کے ہین یہ دوا ہے کہ زنگار اور پھٹکری اور شہد ہموزن لیکر بطور لطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث آکلہ کے ہے اور بمقدار متعفن کو ساقط کر دیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے اگر نوبت ورم اور فساد اون کی گذر کے ترہل شروع ہو گیا ہے تھوڑی سی رطوبت بھی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہے اوسوقت واجب ہے کہ زراوند مدحرج اور مازو ہموزن پیسکر چھڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصا ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور اسیطرح قشار الکبار اور اوسکا عصارہ اگر طلا کرین پھر اگر تھوڑا سا گوشت سڑ گیا ہے اوسے قطع کر ڈالنا چاہیے یا گلا دینا چاہیے بتدبیر قرص اندروخت کا اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ فلفیون کے ذریعہ سے گلا دین اور بعد گلا دینے کے چربی سے اوسکا تدارک کرین یعنی چربی اوسپر رکھین جیسا دہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہو جاے بقیہ لحم کو جو ناقص ہو اوسے بھی ساقط کر دین تاکہ صحیح گوشت باقی رہ جاے زاج احمر کا چھڑکنا بر وقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہو جاے اسقاط مین قدر متعفن کی تاخیر کرنی جایز نہین ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر گرد ورم کے تعفن زائد پیدا ہو جاے اوسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین کہ سولی ہمراہ عصارہ بنج کے استعمال کرین اور میری راے مین یہ دوا مفید نہین ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور رجوع مادہ کو سبب کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہے کہ اوسکے گرد داغ دین آگ سے کہ مقتضای حزم اور ہوشیاری یہی ہے۔ خواہ ادویہ کاویہ سے جو محرق ہین اونکے ذریعہ سے داغ دین خصوصا جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب اور مجاورت اون فضول کے جو اعضا مذکور سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ۔ اسقدر تدبیر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قروح متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہون گی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہین

طاعون کا بیان قدمای اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی مین اوسکا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاے غددی مین پیدا ہو خواہ جو عضو عصب سے خالی ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم جو بیضہ مین خواہ پستان اور بیخ زبان مین ہے خواہ جو گوشت عصب سے ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہے خواہ زیر بیضہ یعنی جو بیخ ران کے قریب ہے اور ازین قبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے۔ بعد ازان استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کیواسطے ہوا جو مواضع مذکورہ مین بھی ہو اور مع ہذا ورم حار اور قتال بھی ہو کہ اوسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل

ہو کر مفسد عضو وارم ہو اور قریب جوار کے مقامات کی رنگ کو متغیر کردے اور بیشتر اوس ورم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو اور اوسکی کیفیت سمّی قلب تک بذریعہ شرایین کے پہونچکر مورث قی اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح بنسبت طاعون کے جو ہوئی ہے یہ وہی ورم ہے جو باب بنام داخس موسوم ہے اور اوائل اطبا اسکا نام قوبا طارس کہتے تھے لیکن بہتر وہ ہے کہ عرض اس ورم کا اکثر اعضاء ضعیفہ مین ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ پس گوش وغیرہ اور اسکی نہایت ردی وہی قسم ہے جو ابط یعنے زیر بغل اور اربیہ یعنے کش ران مین ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہین اون اعضا کے جنکی ریاست کامل ہے جیسے قلب اور دماغ اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام مین وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اوسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو طاعون بالکل سیاہ ہو اوس کیوجہ سے کوئی ہلاک نہین ہوتا اور دفعةً نہین مرتا ہے طاعون اکثر اونہین بلاد مین پیدا ہوتا ہے جنمین وبا کی کثرت ہو زبان یونانی مین اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوے ہین جو مشابہ طاعون کے ہین جیسے طما قتیوس اور قوباطا اور فوجیلا اور بوقوت مگر ہماری زبان مین ان اسماء کی مسمیات کی زیادہ تفصیل نہین ہے **علاج** بذریعہ فصد کے استفراغ کرنا کبھی نظر قوت کہ اوسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی نظر بر رداءت اوس خلط کی جو سبب ہوتی ہے استفراغ بذریعہ فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤنکا استعمال کرین جنمین عطریت اور تبرید ہو مثلاً حماض اترج اور لیمو خواہ رب تفاح اور دیگر فواکہ کی خواہ ہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزین جیسے گلسرخ اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کرین اور غذا مین عدس جو سرکہ مین پکایا ہے خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہے اور جو کہ گوشت سے کیا ہے بیمار کے مکان کی نزہت اور آرایش برف کی ٹکڑون اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولون سے خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کرین اور قلب پر ضماد سرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان مین مذکور ہو چکے ہین اوسے کرنا چاہیے خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہین خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبا ہی کی کرنی ضرور ہے۔ اور خاص ورم طاعون خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اوسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا کرے۔ خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس مین ڈبو کر استعمال کرین۔ یہ تدبیر ابتدای مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائین اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہنے دینا اور بند نکرین اور نہ منجمد ہونے دین ورنہ سمیت زیادہ ہو جائیگی ہے اگر ایسے پچھنے کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو چوس لی لگانا چاہیے اور جو طاعون بطور پھوڑے کے ہو اوسکی زمانہ منتہی یا قریب انتہا مین تفتیح کیطرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ خراج کے تپ بھی ہو تبرید وقت مین درنگ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ بطرف خلف کے پلٹ کر زیادہ رداءت پیدا کرے۔ تفتیح بذریعہ نطول کے کرنی چاہیے اسطرح کہ بابونہ اور شبت خواہ منضجات لطیفہ کو پانی مین جوش دیکر نطول کرین اور ایسی منضجات کا ذکر خراجات کے علاج مین آتا ہے کہتے ہین کہ قوباطا اور ستفلیوس کو دوا جو سیاہ دستان اور حمرق اور لیلاب اور بیخ خطمی کا جسمین تھوڑی سی راشن اور سیہ اور شراب ملی ہو خواہ برگ کیلے مویزک عسلی سفید ہی اور تیروٹی یا چرکے اور میل شہد کی چھتے کا اور ترمس کہ بین بکوکر پانچ لیلا اور ملک الیطم یا ادرن ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ مویز کے جو ایک ہو مثل انجیر کے ہوتا ہے **فصل اون اورام کے بیان مین جو غدد مین پیدا ہوں جو اورام غددی مثل طاعون کے نہون کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہین**

اور کبھی بوجہ دفع اعضای اصلی کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی قروح اور اورام دوسری قسم کے ایسے اطراف مین ایسے اورام کو پیدا کرتے ہین جدھر سے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہین اور اون طرق اور راہون مین یہ لحوم غددی واقع ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لحوم مذکورہ مین یہ مواد ٹھہر جاتے ہین جیسے اربیہ اور ابط کا بھی حال ہے کہ اونکے ورم کا عروض اوس شخص کے بدن مین ہوتا ہے کہ جسکے بدن مین کھجلی یا قروح ہاتھ پاون مین ہین ۔ اور کبھی یہ اورام بروقت امتلای بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی بدن مین زیادہ امتلا نہین ہوتا اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا معلوم ہو چکا ہے کہ انکے علاج مین ابتدا دفع مادہ کی نہین کیجاتی ہے اور نہ انہین عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے ۔ استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے اس مرض مین بہ ضرور ہے باقی اور اقسام کے علاجات کی استعمال مین جب تک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیے ۔ مثلاً اگر یہ ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفعہ طبعی کے کسی عضو رئیس سے بطرف عضو خسیس کے ہوا ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہین بلکہ اعانت طبیعت کی کرکے اچھی طرح اوسی عضو کی طرف جذب کرلینا چاہیے جس طرح پر جذب ممکن ہو ۔ خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر یہ ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلا رفع نہوا ہو اسکا ہوا اوسوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہے اور غذا کی تقلیل اور تلطیف بھی ضرور ہے اور رادعات کا استعمال نہ کرنا چاہیے بلکہ مرخیات کو استعمال کرین اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کی جائز نہین ورنہ اگر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب مادہ کے گزند پہونچتا ہے لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کرکے بعد ازان جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کرین ۔ رادعات کے استعمال مین یہ خطر منصور ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ اعضای رئیسہ کی طرف ہو جای اور مرخیات کے استعمال مین بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور امالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہے ۔ اگر درد مین شدت ہو اوسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اسطرح کہ صوف کو زیت گرم مین بھگو کر استعمال کرین اور اوسمین تھوڑا سا نمک بھی شریک کرین تاکہ درد مین تسکین پیدا ہو اسلیے کہ ورم مین تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے ۔ اوایل مین اسکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہے اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جای ۔ پھر تحلیل ورم کی بخطر کرنی چاہیے کبھی تحلیل فقط آرد گندم کے استعمال سے حاصل ہوتی اوس سے بہتر یہ ہے کہ آرد جو کا استعمال کرین اور کبھی جس دوا مین قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اوسکے استعمال سے ورم مین زیادتی پیدا ہوتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیے ۔ مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضای رئیسہ سے بطرف ورم کے ہو جاے اور اگر جذب نکرین اعضای رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو اگر ابتدای ورم مین فقط [illegible] کو گرم کرکے ورم پر لگائین مزیل ورم ہوتا ہے اگر ورم کسی لحم رخو یعنی نرم گوشت مین ہو ۔ اور عضو متورم [illegible] جیسے پستان اور خصیہ اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت مظنون نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہین ہے اور اگر میلان اس ورم کا بطرف سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے **خراجات حارہ کا بیان** خراج دبیلہ کی دو قسم ہے ہوا اور اسم حارہ جمع مادہ پر مشتمل ہو ۔ شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ بھر جاسے اور باطن مین اوس ورم کو ایک مقام ایسا ہو جہان انصباب مادہ کا ہوا کرے اور بعد ازانکہ اوس مقام مین انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہان پہونچے وہین ٹھہر رہے ۔ ایسے ورم کو خراج جب کہین گے کہ مادہ اوس ورم کا جمع ہوا اور اوس مین اجتماع مدہ کا ہوتا ہو ۔ کبھی ورم گرم کی ابتدا استعداد سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم مین ہوتا ہے ۔ اور کبھی اسطرح سے ابتدا نہین ہوتی بلکہ

ابتدای ورم کا صحیح کی ہو کر آخر کار بعض وقت منتہی کی جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے ۔ ہم اون جبلات باردہ کو جو شامل وہ مخاطی و اغلاط جصی اور خصوصی یعنی متصل سنگ ریزہ کی اور ریلی یعنی مانند ریگ کے اور اغلاط شعری یعنی بالشکل بال نوک ہین ۔ آیندہ سطور مین ذکر کرینگے بعد ازان کہ خراجات حارہ کا بیان کرلین علاوہ یہ ہی کہ بعض اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہون بھی بنام دبیلہ مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم اونہین اورام اور خراجات کا ذکر کرتے ہین جنمین اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہو اوسکا نفوذ جلد مین ممکن نہین ہوتا اور نہ گوشت مین اوسکا تشرب اور سما جانا ممکن ہوتا ہے ۔ بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہری پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اوسی مادہ کے اور اندر اونہین شگاف اور سوراخون کے جنمین یہ مادہ متفرق ہوا ہے پوشیدہ ہو کر ٹھہر جاتا ہے ۔ اور اکثر اوقات ان اورام کے سر پر ایک نوک تیز اونچی اور بلند ہو جاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا مونہہ کہلاتی ہے خصوصا اگر مادہ خراج کا حاد ہوا اوسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے ۔ یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مدہ انجن ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع کے مدہ مین پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے ۔ بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہین اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنے استعمال ادویہ منضجہ کا اسی غرض سے کرتے ہین تاکہ طبیعت کو نضج مادہ مین مدد ملے اور شگافتہ ہونا اونکا با آسانی ہوسکے اور کبھی اس تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی ہے ۔ جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہوا اور نوک اوسکی زیادہ باریک ہو اور اوسمین سرخی زیادہ نمایان ہو اوسیقدر اوسکے خلط مین حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلل اوسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہو جائیگا خصوصا مادہ پھوڑا البتہ جو بشکل صنوبری برآمد ہوا اور جو پھوڑا اوسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اوسمین کم ہو اوسکا مادہ غلیظ اور ردی اور مائل بطرف باطن کے اور درد اوسمین بہت کم حرکت مادہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر کیطرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اوسپر ہو کر گذرتی ہے سب کو فاسد کر دیتا ہے ۔ ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر دونون طرف پھوٹتا ہے ۔ بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہے جس سے اوس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمین پھوڑا پیدا ہوا ہے اور اوس عضو اندرونی کے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج کے بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا اندر کیطرف پھوٹے خوب ہے بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اوس تجویف کے پھوٹے جسکو مراق محیط ہے کہ یہ بھی نیک ہے اسیطرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونون بطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کیطرف پھوٹے اسلیے کہ دونون بطن مقدم دماغ کی رطوبات کی راہ بطرف خارج کے مونہہ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہے ۔ اور اگر دماغ کا پھوڑا بطرف اوس فضا کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے مونہہ کرے اوس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملیگی اور ضرر شدید پیدا کریگا ۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہین ہے کہ اوسمین پھوڑا نکلے مثلا مفاصل مین پھوڑا کم نکلتا ہے اسلیے کہ مفاصل مین اخلاط مخاطی بھرے ہوئے ہین اور جگہہ اون اخلاط کے کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور تنگی مین پڑنے کی نوبت نہین پہونچتی اور نہ کوئی چیز حابس ان مواد کے مفاصل مین ایسے پائے جاتی ہے کہ بوجہ حبس کے مادہ کو متعفن کردے ایسی وسیع جگہہ مین پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پرخطر کیوجہ سے ہوگا سب پھوڑے ونمین بدتر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات مین پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہین اقسام خراجات کے پختہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہے ۔ بنظر لطافت اور غلاظت مادہ کی اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال مین اور بحسب فصل اور سن اور جوہر عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہے

پھوڑیکا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اوسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حار غریزی کی اوسمین قلت ہوتی ہے خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہین خرابیون کی وجہ سے یہ برائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہین ہوتا اسلیے کہ پیم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اوسے نمایان ہونے نہین دیتا مدہ کا حال یہ ہے کہ کبھی اپنے نضج پر بسبب عجلت ٹھہرتا ہے اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہو اوسیقدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر مدہ مین نضج بحال رقت پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اوسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اوسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی **اسباب خراج کے اور اوسمین مدہ کو پیدا ہونے کے اسباب** یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہو اور ان تینون کے اسباب تخمہ اور ریاضت ردی اور وہ امراض جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون کے ہین عارض ہون ایک قسم خراج کی جسکا نام مبتقبوس ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اوسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید بے عیب نظر آتا ہے اوسکے بعد اوسی گوشت سے مدہ برابر بہتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام ہوتن ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جسکے یہ پھوڑا نکلتا ہے تپ اوسے ضرور لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہے کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہے **دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر** جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا **دلائل نضج اور علامات نضج کے** جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا —

احکام مدہ کے مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رایحہ کریہہ اوسمین پیدا نہو اور سوای حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اوسمین تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہو اور چکنے ہونکی شرط اس واسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہی اور یہ بات نہین ہی کہ تھوڑا مادہ منطبخ ہوا اور جسقدر عاصی و غیر منطبخ رہا اور بو مین شدت کراہت کی نہونی اسواسطے مشروط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ اعضای اصلی کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کیطرف ہمرنگ ایسی ہی وقت طبیعت کریگی جب قادر تصرف تام پر ہو — مدہ ردی وہی جو بدبو ہو کہ اوس سے دلالت عفونت پر ہے اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہے — اسی وجہ سے ردی ہوگا اور امتلا اور غلبہ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برامد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہی — جو مدہ کسی بدن مین پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کی استحالہ سے خالی نہوگا **باطنی پھوڑے کے دلائل** جب کوئی ورم گرم احشا مین پیدا ہو اور اوسکی جہت سے قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو اور درد اوائل مین طول ہو مدت مین پھر ہمیشہ اوسکی مدت اخذ اور ترک کی گھٹتی جای اور ثقل ورم کا بڑھتا جاوے اوسوقت یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا ہوگیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے — یہ درد ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتا ہے اور جسقدر پختگی قریب ہوتا جاتا ہے شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا مین تمزق اور پھٹنا ہوتا ہے اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہے اوسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ وجع اور درد بروقت حصول تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہے حرارت شدیدہ مین بھی تسکین ہوتی ہے اور التہاب بھی کم ہوجاتا ہے اسی وجہ سے تپ جو بشرکت قلب کو عارض ہوتی ہے اوسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور پورا شاہد ہو ورم کے خراج ہونے پر — پھر اگر علامات خراج و

دبیلہ کے احشا مین ظاہر ہون اور بعض مین صلابت پیدا نہو حکم قطعی خراج باطنی پر لگانا چاہیے اسلیے کہ ایسی کیفیت یعنی باوجود ظہور علامات ورم کے بعض مین صلابت پیدا نہونی کبھی بوجہ ورم صفاق کے (یعنے اوس پردہ کے جو احشا پر محیط ہے بھی پیدا ہوتی ہے — دلیل یہ کہ احساس اوس جانب کا جدہر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اوسی جانب کی اور بذریعہ وجع اور درد کی ہوسکتا ہے دلائل نضج خراج باطنی کے جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہوکر اعراض مین اوسکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے کسیقدر سکون پیدا ہو اور گرانی اور ثقل باقی رہے یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہوگیا اور نضج ہوچکا ہے جو دلائل کہ قریب پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتی ہین بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض مین شدت پیدا ہو اور نخس یعنے چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکسان عارض ہون زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن لرزہ دفعتہً پیدا ہوکر ثقل اور وجع مین سکون پیدا ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جب کہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری ہو اور جدہر سے یہ مدہ نکلی خواہ بول یا براز یا کسی اور طرف کی اور ہر راہ مین جو جو اعضاے اندرونی واقع ہین اونمین لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہوجائیگا اور قوت کا ذبول وضعف بفعل ضرور ہوتا ہے — اگر اندرونی پھوڑا دفعتہً پھوٹ جاے اور بہت سی ریم وغیرہ اوسمین سے برآمد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی و ہلاکت عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ پر مدہ پھوڑ نکلتا ہے اور مقدار اوسکی زیادہ ہوتی ہے اختناق بھی پیدا ہوتی ہے

ظاہر کے پھوڑون کا علاج جو استفراغ اور علاج ابتدا مین اورام کے بشرطیکہ اون علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے اور نہ ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہین الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اورام حارہ مین جو درجہ خراج تک نہ پہونچی ہون مشترک ہی اور جو تدبیر خراج سے مختص ہی وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کرین — اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ۱ ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہے بشرطیکہ مرض حد معتاد سے زیادہ خارج نہو تدبیر یہ ہے کہ انضاج مادہ کا تھوڑی دنون تک کرین اور اوسکے بعد پھوڑے شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کرین اور قوت کی نگاہداشت مین اہتمام بلیغ کرتے رہین کہ اوسکی حفاظت رہی اور کرب سے درد کی جو محلل روح ہی خواہ یکبارگی پھوڑے کے ٹوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے سقوط قوت کا نہو جاے — اسلیے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذبول قوت کے مرجاتے ہین بلکہ واجب ہی کہ طبیب ہر وقت نگران رہے کہ حفظ قوت کیونکر ہوسکتا ہے اور جو جو تدابیر حفظ قوت کی ہین اونکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جید غذا مریض دبیلہ کو دیتا رہے ہان اگر پھوڑا اندرونی اعضا مین ہو کہ اوسوقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہے ۲ دوسری تدبیر طریقہ سداد اور راستی سے خارج ہے اور اوسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کی اضطرارا ہوتا ہے وہ تدبیر اوسی وقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑہا ہوا ہو اور نضج کی انتظار مین ہلاکت اور زیادتی رداءت پر وقتاً فوقتاً یقین کامل ہونا چاہی خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہو گی اور اگر قصد انضاج کا کیا جاے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہوگا اور نہ علاوہ نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہین اور چاک کرنے مین بچاو کا خیال کرتے ہین کہ اعضاے کریمہ جو قریب پھوڑے کے ہین اونسے استرہ وغیرہ آلہ حدیدیہ مس نکرے کہ اون اعضا تک لوہے کی پہونچنے مین خطرہ عظیم ہے — اسیوجہ سے اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نکریگا یا اوسکا خوف ہو کہ حرارت غریزی عضو یا اوسوقت مین اسقدر قوت پر کہ نضج نہو گا خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ مین تقصیر کریگی اور امالہ مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ حق نضج ہی نکریگی یا اونکے خراج

قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضای رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اوسکا فساد کا خواہ اونہی کی اذیت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ ادویہ مفتحہ یا منضجہ کے کرین کچھ دور نہین ہے کہ ادویہ مفتحہ کی استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کیطرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کرین کہ اوس سے نضج کامل نہو سکے الغرض یہ سب صورتین ایسی ہین کہ انسے تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہے۔ اسیوجہ سے ایسی صورت مین گہرے پچھنے لگانا چاہیئین اور اگر چاک کرین وہ بھی عمیق ہو اور بعد قیروطی کے ادویہ ایسی مستعمل ہون جنمین قوت تحلیل کی اور تخفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب کہ چاک کرنا اور پچھنے لگانے لیف مین عصب عضو کی جہت طول مین ہو۔ ہان اگر ارادہ یہ ہے کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اوسوقت لیف کو عرض مین قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف سے امید سلامت کی ہوتی ہے۔ اکثر طول لیف کا طول بدن مین ہوتا ہے سوا چند اعضا مخصوصہ کے اور اسی طرح اکثر لیف بھی طول بدن مین موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخون کے۔ مگر چند اعضای مخصوص کہ جنکے سبب سے جس عضو کو چاک کرین خواہ اوسمین پچھنے لگائین چاہیے کہ روغن خواہ جو شئے ایسی ہو کہ اوسمین چربی کا لگاؤ ہو قریب اوس کے نہ لیجائین اور اگر بدون دہونے کے چارہ نہو تو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دہوئین۔ جب ورم اور التہاب مین بعد چاک کرنے کے شدت پیدا ہو عدس کا ضماد کرین اور اگر اسقدر حاجت نہو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کرین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ یہ چاک کرنا پھوڑیکا مورث ہوتا ہے صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی مین منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوای چاک کرنے کے نہو پھر مجبوری ہے۔ اور مناسب اسمین بھی یہ ہے کہ جو مواضع لحمی ایسے ہین کہ اونمین رگین اور پٹھے کم ہین اونکا نضج ہو جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہون اور سرا اونکا باریک ہو اونکو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج کے

تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑون مین

ادویہ منضجہ کو ضرور ہے کہ اونکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور اونمین تفریہ بھی کسیقدر ہو انہین ادویہ مین سے درجہ اول مین یہ ہے کہ نطول آب گرم سے اور تضمید آرد گندم یا آرد جو سے کرین اور گیہون منہ سے چبا کر اگر ضماد کرین بہت عمدہ ہے اور روئی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی اور السی کا استعمال کرین ایضا ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بادسومت اوسمین ہو تنہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصا اگر اوسمین زوفا اور صعتری بھی شریک ہو خواہ اوسمین تھوڑا اسا نمک جو بحد افراط نہ پہونچے پانی مین جوش کرین اور کبھی اوسمین چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہین۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنی ہالم ہمراہ علک البطم کے استعمال کرین۔ اور ضماد ادویہ زیت اور میوہ سے مع شوربہ کے مرکب ہون اور مرد اور لاذن اور راتینج اور مسکہ اور مصطگی اور زوفای رطب اور بیخ قثاء الحمار بیخ دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس روغن سیاہ انجیر بدون موم خصوصا اگر اس مرہم کو [illegible] پگھلائین اسیطرح مرہم دولوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دوای چہار فرشتا اور اشق سے تیار کرکے اوس پر رکھین شاید اوسی کو [illegible]

تدبیر ظاہری پھوڑون کے بعد نضج کے

اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ نہ نضج کے بعد بھی امید پھٹ جانے کی نہ ہو اور جہان پھوڑا نکلا ہے وہان پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اور [illegible]

واجب ہے کہ پہوڑے کو چاک کریں اسواسطے کہ اگر ایسے پہوڑے کو ایسے وقت بہی چاک نہ کریں اور مدہ کو بحال خود باقی رہنے دیں خود فاسد ہوجائیگا اور فساد پیدا کرکے عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑا دیگا اور زیادہ فساد ایسے پہوڑے کیوجہ سے اوسوقت مترتب ہوتا ہے کہ جب قریب مفاصل کی ہو۔ چاک کرنے مین پہوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان مدہ پڑگیا ہے اور دکہائی دیتا ہے اوسی جگہ کو چاک کردینا چاہیئے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کی ہو نہ اوسطرف جدہر سے نکلنا مدہ کا دشوار ہو۔ اگر پہوڑیکا حجم گندہ نظر آئے اور اوس پہوڑے کو شق کریں فقط راہ کہولدینی چاہیئے اسلیے کہ سمین کا قاعدہ یہی ہے کہ اپنے پیچہے یعنے سامنے کیجانب مقابل مین چسپیدہ نہین ہوتا ہے اور اگر مقدار مین پہوڑا کم اور نحیف ہو ساری پہوڑے کو طول مین شق کرنا چاہیئے۔ یہہ بہی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام مین مدہ محسوس کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے خصوصًا اگر پہوڑی کو اونگلی سے دبائین اور دوسری اونگلی سے اوسکو آتا ہوا دیکہین گو دوسرے ہاتہ کی اونگلی ہو اور دیکہنے کے لائق یہ بات ہے کہ اونگلی کے جانے سے گہیرا ہوا مدہ ہلتا اور سٹتا ہے یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بہرا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت آتا ہے یا نہین اور بطرف سپیدی کے اوسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جب تک نضج نہین ہوتا رنگ مین سرخی باقی رہتی ہے اور کبہی مقام مدہ کا مائل بہ سبزی اور زردی بہی ہوتا ہے اگر مدہ اچہا نہوا ور ردی ہو۔ معتمد اور پختہ طریقہ شناخت کا چہونا اور دبانا ہے فقط آنکہ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہوسکتا ہے گو آنکہ کے دیکہنے کو بہی کسیقدر دخل ہے اور یقین ہوسکتا ہے۔ واجب ہے کہ پہوڑے کی چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین اونہین خطوط پر چاک کریں اور اونہین خطون پر چاک استرہ کا واقع کریں سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جہان عضلات کی ریشہ اور رگوئنین اور جیب ہو خواہ بہرے ہوں اون اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکہہ کر چاک کرنا چاہیئے اسلیے کہ اگر پیشانی کے پہوڑے کو سیدہی طور سے چاک کریں پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پہ گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کی چاک کرنا چاہیئے ارنبہ یعنے ناک کی بیچ کی ہڈی کا پہوڑا جلد کے عرض مین چاک کریں۔ جب پہوڑے کو چاک کرچکین تو جو الایش اوسمین ہے اوسے نکالڈالین بعد ازان واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت اور صلابت پیدا نہو کہ اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہوجائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اوسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو پہر پرورش متلی ہوکہ پہر دوبارہ پہوڑی کی صورت پیدا کریگی اور جسقدر اوسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی پہر بہت جلد بہر آئیگا اور وہ فی الحقیقت بمنزلہ ناصور کے ہوجائیگا۔ اور قبل ازانکہ دونون پاٹین چاک کی وصل ہوجائین اونکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی کے سرے پر کپڑا سخت لگاکر داخل کریں تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جاکر کہجائے اور بعد صاف کرنے کے دونون سرے اوسمین ملاکر ایسی بندش کریں جیسے ہم آیندہ سطور مین لکہتے ہین یعنے وہ بندشین جو غار اور قروح غائرہ واسطے تجویز کرینگے اوسیکو یہان بہی استعمال کرنا بہت خوب ہے۔ اور جو تدبیر اوپر بیان ہوچکے ہین چاک کرنے مین اونکا لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہوچکا ہے اور پر گوشت یعنے گوشت کی زیادتی اوسپر سب مقام سے زیادہ ہے اور اوردہ اور شرائین اور اوتار بہی اوس مقام سے زیادہ دور ہین بنسبت کل مقام ماؤف کے اوسی مقام کو چاک کرنا چاہیئے۔ انطیلس حکیم نے کہا ہے کہ پہوڑا اگر سر مین ہو اوسے برابر چاک کریں اور بالون کی جڑون سے چاک کرنا چاہیئے اسطرح

کہ عریض نہو بلکہ طول مین واقع ہو تاکہ مقام شگاف کو لپید وصل اور بھوین کے بال چھپالین اور بعد صحت کی نشان چاک کرنیکا ظاہر
مین باقی نرہے اور اوسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل مین واقع ہوا وسکو عرض مین چاک کرتے ہین اور اگرچہ ناک
مین پھوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کرین گے اور جسقدر ناک لانبی ہے اوسیقدر چاک کا زخم طولانی لگاتین گے اگر ناک کا پھوڑا
قریب آنکھہ کے ہوگا اوسکو اس شکل سے چاک کرین گے جیسے چاند کا سرا ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا اوسکا نیچے کیطرف رکھین گے اور اگر فک اعلی
خواہ فک اسفل مین پھوڑا پیدا ہوا وسے بھی سیدہا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدہی ہے اور شیوخ کے ابعاد کی شکل جو خطوط
مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا ہی برابر اور سیدہا چاک کرنا چاہیے فرناصین اور مرفقین اور دونون ہاتہ اور انگلیان اور
دونون کش ران یعنے بد کے پھوڑے طول مین چاک کیے جاسکتے ہین — ہم حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پھوڑا نکلا اوسے بشکل
مستدیر چاک کرین گے اور ربط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن مین ہو یا عرض مین بلکہ جسقدر واقع ہو اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام
مین چاک مستدیر نہو گا تو اس بات کا ڈر ہے گا کہ پھر مواد مجتمع ہوکر ناصور پیدا کرے — اور اسی شکل سے جو پھوڑا مقعد کے قریب ہے اوسے بھی مستدیر
چاک کرینگے باین خیال کہ اس عضو مین رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستحیل بادہ خراج کی نہو جاے — اور پہلو اور پسلیون کا
پھوڑا ہلالی الشکل ہو سب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج لیا مستوی سے چاک کرو — یہی حکیم ہر کہ اوسکی ملاحظ اسبات کی ہمیشہ رہے کہ
چاک بہ شکل کیانی نامعبت ور واقع ہو دونون ساق اور دونون عضد کا پھوڑا طول مین چاک کرنا چاہیے اور ... ناخن راستہ کا نہ پہونچے یا
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنیکی صورتین مختلف ہوتی ہین بسبب اختلاف مقامات اور ہوا قع کی اگر آنکھہ کے قریب پھوڑا ہو
اوسکا چاک شبیہ او شکل آنکھہ کے وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پھوڑے کا چاک طول انف مین اور جبڑے اور قریب کان کی شق مستوی
کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کی ابعاد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے — اور پس گوش اور دو ساعد
اور ساق اور ران اور عضدان سب مقامات مین بشکل مستوی طول مین چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل البطن کا اور پشت کا پھوڑا بھی
اسیطرح اور اربیہ یعنے کش ران کا اور بغل کے پھوڑے کا چاک عرض مین ہی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اوسمین چور رہجاوے اسیطرح جو پھوڑا مقعد
کے قریب ہو اوسکو عرض مین چاک کرو تاکہ چور پیدا ہوکر ناصور نہ ڈالے — انثیین اور قضیب مین لیا مستوی کرنا چاہیے طول مین اور جنب
اور اضلاع مین ہلالی تاکہ مقرون ہو یعنے پیوستہ ہو سکے اسلیے کہ وضع پسلیونکی اسیطرح ہے اور جو گوشت پسلیون پر واقع ہے وہ بھی ایسا
ہی واقع ہے — اسی حکیم انطیلس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور نیز عضلہ کا بھی خیال
رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرنے مین احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہین کہ ایسا نہو کوئی رگ یعنے عضل وغیرہ کٹ جاوے اور چاہیے کہ موضع
التیام اچھا ہو وجہ یہ نہو کہ آسانی اوسپر گوشت بہر جاے اور ہر وقت خراج کی ہمت ہمہ تن اسی طرف مصروف رہے کہ چاک کرتے وقت
کوئی شریان خواہ بڑی رگ او پٹھا اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جاوے — بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر ربط عظیم ہو جو مادہ پھوڑے کا ہے
اوس شگاف سے بہتا ہو پہر اوسکو اوسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اوسمین چاک او شگاف درمیانی لگانا چاہیے
اوسکے بعد انگشت شہادت بائین ہاتہ کی زخم کے اندر ڈالکر جہانتک اونگلی کا سرا پہونچے چاک کر دینا چاہیے پہر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے
پہر اونگلی کو اندر ڈالکر یہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسیطرح کرتے جاتین تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلایش نکل جاے اگر پھوڑا ایسا
مستقل مین ہو کہ اوسکی آلایش کا نکلنا اوسی مقام سے ممکن ہو [illegible] اس جگہ سے پھوڑے کو چاک کرنیکی تشہیر [illegible]

اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلایش پھوڑے کی نکل نہ جاے گی اوس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو جگہہ خواہ تین جگہہ سے چاک کریں جیسی تجویز اوس کی آلایش نکلنے کے واسطے مفید نظر آئے۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل میں خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو ہڈی سے قریب ہی خواہ غشا کے نزدیک واقع ہوا اوسکے چاک کرنے میں جلدی کرنی چاہیے قبل ازانکہ نضج اس پھوڑے کا مستحکم ہو جاے تاکہ ریم پڑنے سے اعضا اور اشیا مذکورہ بالا میں کسی طرح کا فساد واقع نہو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئیں اوسوقت کی ہیں جب سواے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے اور اگر اسکی امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جاویگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے میں درکار ہے اوتنے میں کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہوگا پھر ہرگز چاک کرنے میں جسارت کرنی مناسب نہیں ہے۔ اسیطرح اگر ادویہ منفجرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جرأت نکریں۔ کبھی بعض ادویہ منفجرہ ایسی ہوتی ہیں کہ اونکا استعمال قایم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دوائیں جلد کو کسیقدر چاک کر کے پھوڑ دیا کرتی ہیں جب اونکا استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا اثر پیدا کرتی ہیں اور اندر کیطرف خوب در آتی ہیں

پھوڑوں کی شگافتہ کرنیوالی دوائیں

جو پھوڑے سلیم اور بے اشتعال ہوں اور زیادہ رداوت اونمیں نہو آب گرم سے اونکی تنقیح ہو جاتی ہے اور فقط گرم پانی سے اونکا انفجار ہو جاتا ہے اور جنمیں عفونت ہوتی ہے اونکو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اسلیے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ اونکی طرف کھنچتا ہے۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاے اوس پھوڑے کے پختہ ہونے کا انتظار کیا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ یہ پھوڑا خبیث المادہ نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیخ نرجس کے ضماد کرنے سے بہتیرے ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن میں پختہ کریں یا بیخ سوسن تر و تازہ ہمراہ شہد اور زوفا یا انجیر اور [illegible] یا پھٹکری اور [illegible] کے ہمراہ شہد کبھی [illegible] پھوٹتے ہیں ہوتا ہے۔ یا مرہم اولوسلیوس یا [illegible] مرہم اور برانتیج اور سکہ مرداسنگ ایک رطل اور روغن [illegible] نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملا کر استعمال کریں اور دواے [illegible] بہت عمدہ اور خوب ہے [illegible] اشق ۲ اوقیہ موم چار اوقیہ [illegible] چار اوقیہ کبریت زرد تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم طیار کریں [illegible] تجربہ میں [illegible] آگیا ہے۔ [illegible] حب الغار اور جوز [illegible] جوشیل [illegible] ہمراہ [illegible] اسپغول اور کبریت مطبوخ جو دودہ وغیرہ میں جوش دیا گیا ہو اور [illegible] مطبوخ اور خردل پیخال کبوتران سب کا ضماد بنا کر استعمال کریں بہت جلد توڑ دیگا۔ ایضاً داخلیون کا لعاب [illegible] اور [illegible] کو [illegible] میں ملا کر ضماد کریں۔ منجملہ اون ادویہ کے جو قائم مقام ایسے لینی چاک کرنے کے ہیں ایک یہ دوا ہے کہ زرنیخ [illegible] اور عسل بلادر کے [illegible] [illegible] نصف یوم تک پھوڑے پر اوسے لگا رہنے دیں یقین ہے کہ ٹوٹ جاے۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ [illegible] اور چونا [illegible] گیا ہو ان دونوں کو [illegible] یا تین [illegible] بھگوئیں اور [illegible] اور پھر [illegible] چونا اور [illegible] اسی پانی میں ڈال دیتے ہیں اور صاف کر لیتے ہیں تاکہ اثر شوریت کا اس پانی میں اچھی طرح پیدا ہو جاے بعد ازان تانبے کے برتن میں آتش پر جوش دیں اس پانی کو [illegible] یہانتک کہ نمک ہو جاے۔ ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر اور [illegible] میں گھول لیں اور کسیقدر عسل البلادر بھی اوس میں شریک کریں اور استعمال کریں۔ خواہ زرنیخ کو پیسکر تھوڑا زیت کہنہ اوسمیں داخل کر کے کوئلے کی آنچ پر جوش دیں [illegible] تاآنکہ [illegible] ہو جاے بعد ازان مثل مرہم [illegible] اور ضماد لیا کریں۔ خصوصاً اگر اسمیں [illegible] داخل ہو یا کندر یا [illegible] یا [illegible] بعض اطبا نے [illegible] یعنی [illegible] کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہے۔ جو دوائیں [illegible] میں کسی [illegible]

لگائی جاوے بشرطیکہ پہلے اوس عضو کی تسخین اور تخلخل کی تدبیر ہو چکی ہو بعد ازاں ایسے کمادات سے کہ جو بھی اثر پیدا کرتے ہین اور اونمین ملطف
حارہ موجود ہے۔ الغرض ایسی دوا کے بکرار استعمال کرنے سے اثر بین ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلیل پیدا ہوا باقی مادہ کیواسطے پہر ضماد منضج ہوا کا
استعمال اور تکمید کرنی چاہیے اور جو تدبیر کہ جاذب اور ملین اور ملینہ کی شرکت ضرور ہے کہ پہوڑے کی صلابت نرم ہو جاوے اور پہر مادہ منضج ہو
اسکے بعد اگر مادہ کا زوال ہو جاوے اور تحلیل ہو جاوے اور صلابت کسیقدر رہ جاوے پس باقی ہوا اوسوقت فقط ادویہ ملینہ کا استعمال واجب ہے اور
ملینہ اور محلل مادہ کی یہ ہین جیسے بورہ ارمنی خردل چپال کبوتر نورہ زرنیخ قردمانا اور آہن ریش انکی کندر علک البطم مصطگی اور دراق سے بھی
ہوتی ہے اور جمیع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے۔ جو دوا بذریعہ لیسن کے طیار ہوتی ہے۔ خواہ انجوان سے بنائی جا
ہے یا عاقرقرحا اور میویزج اور بورق سے شہد ملاکر طیار کرتے ہین یہ سب دوائین ایسی ہین کہ انکے استعمال سے پہلے موضع خراج کو پانی
گرم سے دہو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوائی مارقشیشا اوسکا نسخہ یہ ہے مارقشیشا بارہ درہم انسق بارہ درہم دقیق باقلا چہہ درہم
تازہ ملاکر جلد پر لگائین اور جہان پردہ ہو وہان اتنی دیر تک رکہین کہ خود بخود سوکہکر چہوٹ جاوے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو
استعمال کرین کہ بہت جلد سوکہ جاتی ہے۔ ایک دوا نوشادر سے بناتی ہین اوسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بارزد ربع جزو درد
ایک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے لطوخ طیار کرین اور جب دوائن سے کچھ فائدہ مترتب نہو
پہر موجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے **اندرونی پہوڑون کی تدبیر** باطنی
دحبلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مرار کا ہوتا ہو اوسوقت تدبیر استفراغ
کی ضرور ہے اسلیے کہ خروج مرار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون مین ردارت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہو جاوے اور
طبیب بحسن صناعی دریافت کرے خون جید ہو چکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور آب فاسد خون اوسیقدر باقی ہے جو
بطرف خراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہے پس بعد استفراغ کی نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہین جیسے شراب رقیق
لطیف اگر تہوڑی تہوڑی پلائی جاوے۔ اور زیادہ اعتماد نضج دینے پر اوس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پاوے ایسی ادویہ پر ہے جو ملطف
او مجفف ہون جیسے مر اور دارچینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق مائل بیاض کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ مین سے
تریاق اور مثرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کرین **دماميل کا بیان** دماميل جمع دمل کی ہے۔ دمل بھی پہوڑے کی قسم
ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا حرارت مفرط سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہون۔ بدترین
دمل وہی ہین جو اندر کیطرف زیادہ غائر ہون **علاج دماميل** کا جب دمل ظاہر ہو جاوے اوسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج
اورام حارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کیطرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی متحلل ہو جاتا ہے مگر اندکمتر پیدا ہوتا ہے اور بیشتر یہی
کہ اوسمین نضج پیدا ہوتا ہے۔ مگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار مین اسکے بڑا پہوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس خطرے سے
اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر واجب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلین۔ اور اگر دمل مین ہیجان ہوا اور جڑ بھی پکڑ چکا ہو
اور بدون نضج کے چارہ نہو اوسپر توجہ کرنی چاہیے۔ جو کوئی کہ کثرت خروج دماميل مین مبتلا ہو لہذا اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے۔ اور عوام
کے وزیبوسے آدمی کی جلد مین تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کرین۔ منجملہ منضجات دماميل کے تخم
[illegible] مین کوٹ کر یا ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کا استعمال کرین۔ گیہون چبائے ہوئے انضاج مادہ دمل کیواسطے بہت

سفید ہین۔ اسیطرح زبیب کو بورہ اور انجیر ہین گوندہ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن مین ملاکر استعمال کرین۔ اور دبل کی جو دوائین مشہور ہین اون مین سے ایک دوا یہ بھی مفید ہے کہ باسانی نضج پیدا کرتی ہے مسکہ ڈیڑہ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزر قطونا کلیہ ایک ڈیڑہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان کلہ پانچ درہم دودہ مین جوش دیکر استعمال کرین کہ دوا معتدل ہے اگر دبل بہت سخت کہ اوسمین ریم کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اوسکی ٹہری ہوئی ہو اور ثقل اوسمین زیادہ ہو چاہیئے جس رگ سے اوسمین مادہ آتا ہے اوسی کی فصد کہولین بعد ازان مقام دبل کی حجامت کرین اور یہ تدبیر ابتدای ورم مین نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جایگا اور خون غلیظ باقی رہیگا اور اوس مقام مین قرحہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دبل مین نضج پیدا ہو جاے اور از خود مونہہ نکرے چاک کرنا چاہیے خواہ ادویہ حادہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے خراجات کے بیان مین۔ دبل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے کہ تخم کتان اور بنجال کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین

توثہ کا بیان یہ ورم قروحی ہے گوشت زاید سے ایسے گوشت مین جو سخیف اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہے۔ کبھی یہ ورم سلیم ہوتا ہے اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہے

علاج توثہ کا جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہو اوسے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اوسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبھی جو توثہ کہ اوسکی جڑ باریک ہوتی ہے اوسکی جڑ ریشم خواہ گھوڑے کے بال سے تنگ باندہنے سے کٹ جاتی ہے اور کبھی ونک برہ یک اور قلقدیس وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین

مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ اور چیزین جو بدن مین قایم مقام اخلاط باردہ کی ہین وہ بلغم اور سودا اور جو ریح ان دونون سے مرکب ہو اور ان سب چیزونکا بیان فن کلیات مین بخوبی ہوچکا۔ بہرحال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص ہی سے پیدا ہو اوسکو ورم رخو یعنے ڈھیلا کہتے ہین۔ خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو مین بہت سا پانی جمع ہو جاے جیسے استسقای مائی مین یہی کیفیت ہوتی ہین خواہ دملات لینہ پیدا ہون جیسے سلع لینہ یعنے ٹہوری جو نہایت نرم ہو خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت پہوڑی، خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس اور سرطان مین جو فرق ہے اوسے ہم آیندہ ذکر کرینگے یا اورام ریحی ہون اونکی دو قسمین ہین تہبج اور نفخہ تہبج اوسوقت پیدا ہوتا ہے جب ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدایش اوس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد مین مجتمع اور گاڑہی ہوتی ہو کبھی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہوجاتے ہین اور کبھی انکی ترکیب اورام حارہ سے بھی ہوتی ہے

ورم رخو بلغمی جسکا نام اوذیما ہے یہ ورم سپید اور مسترخی ہوتا ہے اور اوسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اوتنا ہی زیادہ ڈھیلا ہوتا ہے اور اوسیقدر اونگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر ممانعت اسمین اسقدر ہوتی ہے جو تہبج مین نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اوسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر یہ قسم اوذیما کے بخار بلغم سے پیدا ہوتی ہے اوسوقت یہ ورم از قبیل تہبج ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق یہ ہے کہ اوذیما کی سختی اور کمودت یعنی تیرگی کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہے سوا مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کیطرف اور کسی مادہ کو جذب نہین کرتا ہے اور اسی وجہ سے سواے ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تخلخل اور نرمی درد سے خالی نہین ہوتی

علاج ورم رخو کا استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اوس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر ضروری ہے

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا مین اس ورم کا رادع ایسی دوا لینے جنمین تخفیف اور تحلیل دونون ہون واجب ہے
اور ضرور ہے کہ ابتدا مین مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب بسہتی مالش کرین اسکے بعد استعمال مجففات کا کرین اور پانی کا چھو جانا ابتدا ہی
مین ہرگز جائز نہین ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ابتدا مین جدید اسفنج کو خل ممزوج مین خواہ ماء بورق مین ڈبو کر ورم پر پھیرین اسلیے کہ جو سرکا اسفنج
مین تخفیف اور تحلیل دونون موجود ہین اور جون جون مرض بڑہتا جاے سرکا اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پرانا اور ترشی مین کمتر اختیار
کرنا چاہیے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہوا اور تنہا سرکا اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرین گے اور اوسمین
وہ روغن جو بقوت شدیدہ محلل ہین ملادین۔ اسی منتہی کے زمانہ مین اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ مین ڈبو کر استعمال کرین اور ضرور
ہے کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم مین باندھا جاے کوئی جگہ چھوٹ نجاے ایسا نہو کہ مادہ کسی طرف خاص مین ریزش کرے۔ کبھی
بروقت نکلنے اسفنج کے خرقہ ہاے پیچیدہ کی دو گدیان تلے اوپر آب خاکستر ہاے مذکورہ مین ڈبو کر استعمال کرتے ہین
اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اس طرح مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہے۔ اب ایک جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے
روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بہی نہایت درجہ مفید ہے اور خود کبریت تنہا بہی سود مند ہے اور نخود آب کبریت کے
ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے ثانیًا ابتداے ورم مین تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات حارہ کے جید ہے اور رباط کو تاکید
بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ نہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش مین اسفل سے شروع کرین اور بطرف فوق کے ملتے چلے آئین
عصارہ اس کا استعمال زمانہ ابتدا مین خوب ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ مین اور ادویہ ملا کر استعمال کرین۔ اگر یہ ورم
کسی عضو عصبی کثیف مین پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر مین عارض ہو اوسوقت دوا مین ایسی چیزین ملانی چاہئین کہ جنمین تقطیع کے ہمراہ
تلئین بہی ہو اور اگر باینہمہ کہ ورم ایسے مقامات مین پیدا ہو بوجوہات مذکورہ بالا اوسمین درد بہی ہو تو پہلے تسکین وجع کی زوفاے
رطب اور اسفنج اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جاتی ہین کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرکے اوسکے بعد استعمال
ماء الرماد وغیرہ کا کرین۔ بہت عمدہ ایک طلا یہ ہے کہ مر اور حضض اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تہوڑی سی لیکر سرکہ
اور آب کرنب مین گوندہین ایضًا برگ چہاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد و طلا کرین ایضًا جس ورم کہنہ مین بہت درد
دنون سے ہو نجال کبوتر کو جوش دین اور چونہ مین قوام درست کرین یعنے اسقدر چونہ اوسمین ڈالین جیسے نرم خمیر کو گوندہتے ہین
اور بعد ازان طلا کرین۔ ایضًا ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کرین اور اسفنج خواہ صوف کو سرکہ مین بہگو کر باندہین دوای
خمیر بہی نافع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ مین بریان کرین اور رطوبت اوسکی نچوڑ کر ورم پر لگاوین کہ
عجیب النفع ہے۔ اسیطرح شبت اور حضض دونون کو سرکہ مین پیسکر خواہ ماء الرماد مین پیسکر طلا کرین۔ منجملہ قوی طلا کے یہ ہے
کہ سرگین گاو اور کندر اور میعہ اور اشنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور افسنتین یہ سب نافع ہین اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے
مفردات ادویہ مین مذکور ہین خواہ جو قرابادین مین مذکور ہین اونکا استعمال کرین اور کبھی زنان حاملہ کے پاؤن پر جو ترہل عارض
ہوتا ہے اوسے زیرہ سینک کا جسکی جہاڑو بناتے ہین سرکہ مین پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کوٹنے کے
بعد برامد ہوا ور قیمولیا سرکہ اور پہٹکری مین ملا کر بہی مفید ہے۔ نطولات مین آب کرنب اور شبت اور طبیخ پوست اترج کا استعمال
کرین۔ جو ترہل تابع استسقا کی ہے خواہ اور امراض کے تابع ہے اوسکا بطلان اور زوال اوسی علاج سے مناسب ہے جو

اوسی مرض کے ہمراہ

سلع کا بیان

ٹہوری دنبلہ بلغمی کو کہتے ہین کہ اوسمین اخلاط بہرے ہوئے ہوتے ہین وہ اخلاط بلغمی ہوتے ہوتے ہین خواہ بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہوکر تہوڑی ہین بہرجاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شے غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصاً وہ تہوڑی جو سر اصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق وہ سوداوی سے ابعید نہین ہے سکے بیچ اوسی بلغمی سے اسیواسطے تجویز کیا ہے کہ اوسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور اوپر چادر ہوتے جو پوست کی غلیظ ہوتی ہے اور کبہی سیٹہ کو پست کرکے مشابہ سلع کے کردیتی ہے اگرچہ واقع مین وہ سلع نہین ہوتی اوسمین اور سلع مین فقط اسیقدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہین ہوتی اور سرکتی نہین ہے بلکہ مین اور لیپار مین سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ لگنے کے سلع پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا مین بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جاوے زائل ہوجاوے گی اور تحلیل ہوجاتی ہے سلع کا علاج جو سلع غدودی ہو اوسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسیطرح خوشگوار علاج اوس تہوڑی کا جو ہسیلی ہو یا شل اوسکے اور اقسام کی تہوڑی جو ذکر ہوچکے ہین انطلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اسطرح کرین کہ پہلے اوس جلد کو کہینچین جو تہوڑی کے اوپر ہے اپنے ہاتہ سے اور جسطرح پر اوسکا کہینچنا ممکن ہو اوسیطرح اوسے کہینچتے رہین اسلیے کہ اوسمین احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ تہوڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہونے پاوے کہ اگر پہٹ جاویگا چہیلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بنرمی کہینچ کر جدا ہوجاوے اور اوسوقت تہوڑی کو بنرمی چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ حجاب سلعہ کا اوسکے ہمراہ کہنچ جاتا ہے لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہوجاوے بعدازان جلد کو دونون طرف سے کہینچین موچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چہیلنا شروع کرین یعنے گوشت سے اوسکو جدا کرین اسلیے کہ اکثر اوسکا چہیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونے کیسہ کے گوشت سے چہیلنا دشوار ہوتا ہے اوسوقت اوسکو قمادین لینے رائی وغیرہ سے اودہیڑ لینا چاہیے تاکہ تہوڑی کی تہیلی مین جو تہے سے صحیح اور پوری نکل آئی پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے جب اخراج اسکا ہوچکے اور جلد وہان کی زیادہ موضع خراج سے نہو بوجہ چہوٹے ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو بوجہ کہ زخم کو ماءالعسل سے دہو ڈالین اور ٹانکے لگا کر ملادین اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہو یعنی بوجہ تہوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑہ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اوسے کاٹ ڈالین بعدازان علاج کرین اور اگر تہوڑی پٹہ خواہ رگ سے تجاوز کرگئی ہے مگر چہیل جانا اوسکا آسان ہے اوسکو چہیل ڈالنے مین کچہ حرج نہین اور اگر محتاج اودہیڑ کا بذریعہ قمادین کے ہوا اور بوجہ شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سوای سلعہ کے اور بہی کوئی چیز کٹ جاوئیگی پس جسقدر نکل سکے اوسکو نکال لین اور جسقدر باقی رہے اوسپر دوای حاد رکہکر اتنا انتظار کرین اور زخم کو کہلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گرجاوے اور کسیقدر بہی اس سے باقی نرہے کہ پہر عود کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی تہوڑی نکال لینے سے گڑہا مقام سلع مین پڑگیا ہے اوسدن اوسمین روئی بہردینی چاہیے اور بذریعہ دواے کے انشاءالله اوسکا گڑہا بہر جاویگا اور اگر چاک کیا ہے اوسوقت واجب ہے کہ سارا کیسہ جسمین تہوڑی ہے نکال لینا چاہیے گو بذریعہ موچنے کے نکل سکے اسلیے کہ اگر تہوڑی سی مقدار بہی باقی رہ جاوے گی پہر عود کریگی اور اگر اودہیڑنا اوسکا ممکن ہو اور تہوڑی تہیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہجاے دوای حاد اوسمین لگا کر باقیماندہ کو بہی گرادینا چاہیے۔ جو سلع موافق اوشکل عسل کی ہے اوسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کرین کہ اوسکا کیسہ پہٹنے نہ پاوے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی لحاظ رکہین کہ سلع مع کیسہ کے نکل آوے اسلیے کہ ایسی تہوڑی کا کیسہ اگر پہٹ جاویگا پہر اوسکا اخراج بہت دشوار ہوگا پہرسلعہ

بوجہ سوء تدبیری کے پھٹ جاے اوسکے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسمین جو باقی ماندہ ہے اوس سمیت ٹانکے لگادین تاکہ یکجا اور مجتمع ہوجاے ۔ اور مضبوط اور مستحکم ہوجاے اور اوسی رباطات کے ذریعہ سے باندہ دین اگر اوسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور روان ہو تو مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے ۔ اور سوتے وقت اوسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اوسپر غشی طاری ہوجاتی ہے ۔ واجب ہے کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اوسکا علاج مناسب حال کیا جاے ۔ اکثر جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہین اونہین تحمل سلخ اور اودہیڑنے کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اونکی مناسب ہوتا ہے اور کبھی بوجہ زیادتی مرض کی بھی اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی اونہین مناسب نہین ہوتی اور سواے چاک کرنیکے اور کوئی تدبیر اوسکی حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہے کہ ایسی بیمارون کے پہوڑے چاک کر ڈالین اور جو کچھ اوسمین سے نکل سکے اوسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہوجاے اوسے نکال کر نیمگرم روغن زرد ڈالا کرین کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہوکر خود بخود گر پڑیگا سلع عسلی اور شہدیکا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اوسکی شروع کرین بعد ازان زبیب خستہ برآوردہ کا ضماد کرین اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اوسکے اوسپر مرہم وغیرہ رکہین کبھی بعض ادویہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہو اوسیقدر چھیل ڈالتے ہین ۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے پہوڑے کی توڑنے والی دوا مین ایضاً چار حصہ چونہ اور دُردِ شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم گیرو ایکدرہم چندبار بار الرماد مین جوش دین اور سیسہ کے ڈبہ مین بھر رکہین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر رہے خشک نہونے پاے ۔ یہ دوا ثالیل یعنے مسون اور غدد کے واسطے بکار آمد ہے ۔ خربق زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنے تانبے کا چھلن جو خراد سے پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغن گل مین ملاکر لطوخ طیار کرین یا تخم اوتنگن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغن گل مین ملاکر طیار کرین ۔ سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پہوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہے اور اوسمین کوئی خلط لین نہین ہے ۔ لادن قنہ یعنے شورہ اشق مقل شہد کہی کے چہتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین ۔ پگہلائی ہوئی ادویہ مین ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہے بورہ ارمنی اور اوسکا نصف حصہ خربق لیکر روغن گل اور موم کے ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک جزو قلقطار ایک جزو زرنیخ ایک جزو سب کو یکجا کر کے استعمال کرین ۔ جو غدد کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی انعقاد اور بستگی سے پیدا ہوتے ہین اگر اونکا اخراج ممکن ہو اور مثل تہوڑی کے نکل سکین اور اونکے اخراج سے پٹہے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلا تامل اونکا اخراج کردینا چاہیے اور اگر غدد ہاتھ پاؤن مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹھے کے قریب ہے پیدا ہون خواہ اوتار کا قرب غدد سے ہو اوسکے نکالنے کے درپے نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام کے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہوجاتا ہے بلکہ اوس غدد کو پارہ پارہ کرکے کوئی وزنی شئے اوسپر باندہ دینی چاہیے کہ اوسکو منہضم کردے اور نابود ہوجاے ایسے غدد کی علامت یہ ہے کہ اگر اوسے دبائین عضو مین خدر پیدا ہوتا ہے **غدد کا بیان** کبھی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھہ کا پھل یا مثل جوزہ کے اور کبھی مقدار مین کم بھی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا ہے کہ اگر دبائین جدا ہوجاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہین ملتا ہے **علاج غدد کا** اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اوسے توڑین اور ریزہ ریزہ کر ڈالین بعد ازان اسقدر حرکت دین کہ جہین سا مادہ اوسکا پھول جای اوسکے بعد اسرب وزنی اور لنگوار چیز سے اوسے اونچا کرین یعنے اس شے کو اوسپر باندھ دین تا کہ منضم ہو جاے خصوصاً اگر اسکے نیچے کوئی طلای یا ضمد لگا کر باندہین جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور بعد منضم اور سٹ جانے کے بھی بہت دنون تک بندش اوسپر چلی جای کہ اسکی وجہ سے دوبارہ عود نہین کرتا ہے **بثور غددیہ کا بیان** کبھی چھوٹے چھوٹے بثور غددی پیدا ہوتے ہین **علاج** اونکا سر توڑ کر جو رطوبت اونمین ہو نکال ڈالین اور خوب سا نچوڑین اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اوسپر کرین **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا ورم پس گوش ہو اوسی کو فوخیلا کہتے ہین ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسے اورام کر دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے **علاج** فوخیلا کا علاج بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج اون اورام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہین — اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان یعنے سنکھ کی راکھ پرانی چربی جو نمک آلودہ نہو ملا کر استعمال کرین یہ دوا بے نظیر ہے — ایضاً بنوسے کی راکھ روغن سوسن مین ملا کر پرانی کرین یعنے زمانہ دراز تک رہنے دین اور جب کہنہ ہو جاے استعمال کرین **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا مثل ہتوڑی کے نہین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے — اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے — اور کبھی خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدد خنزیر سے بہت سی خنازیر پیدا ہو جاتے ہین — اس بارہ مین خنازیر اور ثآلیل یکسان ہین — اور کبھی کہین سی پڑ کر مثل گردن بند خواہ گہٹلی کی ہو جاتی ہین جیسے انگور کسی ڈورے مین گوندہے ہوے ہون خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد سخت وسی ہوتے ہین اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور ایسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اوسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر ایسی خنازیر کے علاج مین چاک کرنی کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہو چکا ہے — اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہین اونمین استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض خنازیر کا رقبہ اور زیر بغل ہے — کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل مین — خواہ شحم اور فساد مین مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے — خنازیر کی وہ قسم نہایت اسلم ہے جو لڑکون کو عارض ہوتی ہے — اور زیادہ شدید اور پر خطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانون کو عارض ہوتی ہے **علاج** قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ مین ہے استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ مین عمدہ طریقہ قے کا ہے — اور جب مسہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بھی ضرور ہے خصوصاً جو حب بنام واصل معروف ہے — ایضاً تربد زنجبیل شکر ہموزن لیکر قریب دو درہم کے استعمال کرین یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے فصد بھی خنازیر مین نافع ہوتی لیکن قیفال کی فصد کھولنی چاہیے اور تلطیف تدبیر یہ ہے کہ غذا ہاے غلیظ سے اور اونکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کرین اسیطرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تا امکان احتراز کرین اور جو چیزین کہ اونکے استعمال سے مادہ سر مین پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دین اور جتنی حرکات ایسی ہین کہ اونکے سبب سے سر کیطرف سیلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ مین دیر تک سر کو رکھنا خواہ رکوع مین دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچھونا جس سے سر طرف

زمین کے مائل ہوا اور سیر رکہنا ان سب امور سے احتراز کریں خواہ جن افعال سے مواد بطرف سر کے منجذب ہوتے ہیں جیسے کلام کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا انمیں بہی ترک کریں حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہیں ہوتی اور اگر مضر ہو وجہ اوسکی یہ ہے کہ حجامت میں اسقدر قوت نہیں ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہو اوسکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو جذب کرکے غلیظ کر دیتی ہے اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہو جاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور جو خنازیر قبول اور تحلیل خود بخود پیدا کر چکے ہوں اوسکی کیفیت اور حالت اولی پہر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس خنازیر کے مشابہ سقیروس کے ہے۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں اکثر جراح اونکا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دوا سے حاد سے نہیں کرتے ہیں بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج میں لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں بایں نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تقرح خنازیر کی ہوتی ہیں۔ پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ بہ نرمی کریں۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلیخین حکیم ہے اور اوسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے۔ خنازیر قادحہ متقرحہ میں بہت موثر اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے۔ جن مراہم سے تسخین خنازیر میں پیدا ہوتی ہے جیسے مرہم داخلیون اور کبہی اس مرہم میں ایک اور دوا شریک کرتے ہیں کہ اوسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے بیخ سوسن خصوصاً بنظر اوس خاصیت کے جو بیخ مذکور میں ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بہیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کرسنہ کی جڑ اور زبیب کے بیج اور جو انجیر قبل پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہو جاوے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائیں اوس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اوسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بط کی چربی ہر یکجزو تخم حنظل شب یمانی اصل السوس نفت رطب نصف نصف جزو مجموع اجزا کو زیت کہنہ میں بطریقہ معلوم سحق کریں اور چربی اور نفت کو زیت میں گداختہ کر لیں۔ ایک اور مرہم ہے۔ جو خنازیر سخت کو ایکہفتہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن میں تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس ہے کہ اوسنے قاطاجانس میں تجویز کیا ہے۔ رائی اور تخم اونگن کبریت اور [illegible] برابر وزن زراوند مقل اشق زیت کہنہ بقدر مجموع ادویہ مرہم درست کریں منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکہی جاتی ہیں یہ ہے کہ نفت کو آرد جو خواہ عسل میں آمیختہ کرکے استعمال کریں خواہ بیخ کرنب مسحوق اور بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ سرکہ اور شہد کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ سرگین گاو یکجا یہ سب اجزا [illegible] میں جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کرکے استعمال کریں۔ یہ دوا بہی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون ایک جزو شہد میں یکجا کرکے استعمال کریں۔ ایضاً بیخ کبر یا ورق غار ہمراہ علک البطم کے کوٹ کر خواہ دونوں کے خاکستر لیکر استعمال کریں۔ ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بہیڑ کی خصوصاً پہاڑی لڑکے کے پیشاب میں پیسکر لطوخ طیار کریں۔ ایضاً یہ دوا ہے مرمکی دس جزو اشق سات جزو دقیق بلوط پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بہی کہتے ہیں اور شہد مکہی کے چہتے کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سب کو کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ میں ورق مضروع یا مضروع اور ریتانج ہر واحد ایک رطل قنہ تین اوقیہ سب کو یکجا کرکے استعمال کریں یہ لطوخ بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صنوبر شحم خنزیر جسمیں نمک کی آمیزش نہو فراسیون زنجار سب اجزا ہموزن لیکر لطوخ کریں۔ ایضاً نسخہ ایک جزو قشور نحاس دو جزو شب یمانی او [illegible] ہر واحد چار جزو ان ادویہ سے لطوخ طیار کریں۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے دواء قطران اور دواء قثاء الحمار اور دواء کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اسفندورس ہے

جو دوا حیات یعنے سانپ سے بنائی جاتی ہے اونمین سے سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اوسمین رکھکر منہ وصل کرکے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہوجاے سرکہ اور نصف وزن اوسکے شہد ملاکر استعمال کرین - منجملہ ادویہ جیدہ کے وہ دوا ہے جو قردمانا سے اور حرف اور پنجال کبوتر ہمراہ زیت کی بنائی جاتی ہے - اور یہ سب ادویہ جدا جدا بھی نافع ہوتی ہین اسیطرح آرد کرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور ضماد دقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زبیب جبلی اور نطرون اور راتینج اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کرین - بیخ سوسن اور تخم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش کے پنجال کبوتر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملاکر استعمال کرنا چاہیے کہ اوس سے بطور ضماد کے بنالین عجیب النفع ہے پیشاب اونٹنی کا اور اوسکو بستہ کرکے لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہوچکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین سور کی چربی وغیرہ ملاکر استعمال کرین - سفات یعنے سپیدہ لکڑی بھی ضماد عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کی مثل ہے - حکیم کندی کا قول ہے کہ گوسپند کے سینگ کو نرم نرم ٹکڑے جو اوسکے سرے پر ہوتے ہین وہ بھی اسیطرح مفید ہین کہ اونکو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درہم پلائین غالباً خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہیگا - واجب ہے کہ ہر مہینے مین ایک ہفتہ پلائین - تااینکہ زائل ہوجاوے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ اونمین سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا روغن گل مین ملاکر چند روز تامل کرکے استعمال کرین تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جاے اور جو خنازیر زیادہ گرم مزاج ہین اونکے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین - بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دو چند وزن اوسکے حضض جو آب کشنیز مین تر کی ہو اوسکا استعمال کرین - اور آب کشنیز جزو غالب رہے خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنے ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اوسکی کمی بیشی مناسب ہو اوسکا لحاظ رکھین خستہ شفتالو سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے - اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ لوہے کے ہو چاہیے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین اونہین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعصاب کے ہین اونکو نہایت ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر اوسکے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو پہونچتا ہو بچاکر چاک کرین - ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ جدید عصب راجع یعنے جو پٹھہ کہ دونون بنام راجع باب تشریح مین موسوم ہوچکا ہے اوسپر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہوگئی - کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک جراحت نہین پہونچتی لیکن پٹھہ کسیقدر نمایان اور ظاہر ہوجاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اوسکا مزاج نادرست ہوکر فعل خاص عصب کو باطل کردیتا ہے تااینکہ پھر جب اوسکی تسخین کما ینبغی کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اوسکا فعل پورا اور درست ہوتا ہے - کبھی جراح کی خطا سے نشتر وداج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ تر ایسا جب ہوتی ہے کہ وداج غائر تک نشتر کا صدمہ پہونچ اسیواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسط اور چھیلنے کا جانب صحیح سے کرین چاہیے کہ جسقدر اوسکے متصل خنزیر کے ہے اوسی کو چھیلے اور باقی کو بذریعہ دواے حاد کے ساقط کردے - اور جانب ماوف کے چھیلنے پر بشرطیکہ بنوعی تمام کے تجربات مین سے ایک نہایت ہندی ہے جسے پنجھور کہتے ہین اور وہ بہت اکثر ٹیلوں اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جسکو چچونا بالی کہتے ہین اوسکے سوا ہے اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے مثلاً اگر خنازیر مین سرطانیت بھی اور ناسور کی نوبت پہونچے اور ناکل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تجربہ کیا ہے اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہے **اورام صلبہ کا بیان** ورم صلب وہ ہے جسکا سقیروس نام ہے سقیروس خالص وہ ہے جسکے ہمراہ حس مع اور الم نہو اور اگر تہوڑی سی بھی حس باقی رہ جاوے اوسکو سقیروس خالص کہنا چاہیے اور سقیروس غیر خالص اوس ورم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس نہو پہر درد ہین اوسکو حس نہوگا یہ ورم سقیروس کبھی سوداکالدرد سے پیدا ہوتا ہے یا سوداے اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آباری یعنے بشکل سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبھی سقیروس کا حدوث سوداے مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کیطرف مائل ہوتا ہے اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے یعنے جس بلغم مین کسیطرحکی صلابت عارض نہوئی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کی ہوتا ہے اور اوسمین تمدد شدید اور صلابت بہت زیادہ ہوتی ہے ۔ اور کبھی اوسمین جفنے سے پڑتے ہین اور رکھرا ہوجاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہین ہے کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف ہوتا ہے اوسکا نام فرنوس رکھا جاتا ہے اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اوسمین بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرف منتقل ہوتا ہے ۔ جو سقیروس ہے یا بلندی ہوتا ہے یا مستحیل سقیروس بلندی تہوڑا تہوڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس مستحیل فلغمونی ہو جرہ سے پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خالی مقام کے پہوڑے سے پیدا ہوتا ہے اکثر احشا مین جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد ورم حار کے ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات بالزوجت سے کرین سرطان کیطرف منتقل ہوجاتا ہے سقیروس اور سرطان کا فرق ورم کے ہوجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفاء ضربان کے اور ظہور رگون کا واگرد ورم کیا رگونکا ظاہر نہونا اوس سے دریافت ہوتا ہے **علاج** جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اوسمین حس ہو اوسکا علاج کرنا چاہیے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اوس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہے کرلین اور اکثر یہ تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین اگر خون مین کثرت سوداکی ہو اوسکے علاج مین اعتماد ایسی دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلئین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دوا تحلیل اور تخفیف پیدا کرے اوس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے کہ اوس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تخفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہے ۔ اور واجب ہے کہ اوسکے علاج کی دو دورے کیے جاوین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دوا سے جسمین زیادہ تخفیف کی قوت نہو اسواسطے کہ دوای محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہے اور جس دوا مین ترطیب کا اثر ہو اوس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دوای محلل کا درجہ حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہوا اور دوسرا دورہ معالجہ کا تلئین کا کرنا چاہیے اور یہ دو دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا ہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو اوسکی غذاے خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اوسی عضو کی جانب مقابل کیطرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرحپر کہ عضو مقابل مین حرکت پیدا کرین اور اوسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذای خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اوسکی غذا کو بھی جذب کرلے اور جب دورہ تلئین کا آوے غذا سے عضو متورم کو پر کرین اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کرین اور زفت کا طلا کرین ادویہ محللہ اور ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تحلل اور تکاثف تجویز کرلی چاہیے ایضاً شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اوسمین دونو قوتین مجتمع ہون حمام مین بکثرت ٹھہرنا ایسے بیمار کو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہوکر سختی

[illegible]

زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت حمام مین نہین ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے۔ جن محللات مین کسیقدر تحلیل ہے وہ یہی ہین جیسے شحم دجاجی اور مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاو اور نرگاو ان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاے ابابیل کی چربی اور بکرے کی چربی اور گدہے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانورون کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور چیتا اور ریچھ وغیرہ کی از قسم لومڑی اور سوسمار کی خواہ چربی شکاری جانورون کی جیسے باز اور باشہ چرغ ہ۔ واجب ہے کہ ان چربیون مین مثل شیح بہنہ اشق اور مقل و شورہ اور میعہ اور مصطگی کی بروقت آماد کی تحلیل کے لائق اور تنہا یہ دوائین بروقت آماد کی تلئین کے مستعمل ہون سب چربیون سے بہتر شحوم مذکورہ بالا مین شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ انمین تحلیل اور تلئین دونون کی قوت ہے۔ واجب ہے کہ ان چربیون مین اور بھی دیگر ملینات مین نمک کی شرکت نہو اسلیے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ بڑہتی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور دہوپ کے ہو کہ جسطرح دہوپ مین موم پگہل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اوسی طرح ان دواؤن مین بھی یہی قوت ہو کہ تلئین اور تذویب دونون پیدا کرے اور درجہ تجفیف تک نہ پہونچین۔ منجملہ اون ادویہ محللہ کے جنمین تلئین بھی ہے مقل صقلی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاذن اور میعہ سائلہ اور زوفاے رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ خشکی مین زیادہ نہو اور رطوبت مین اشد ہو مصطگی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے ہے اور روغن حنا و روغن سوسن اور انجرا ہلی اور روغن بید انجیر مین تحلیل و تلئین ساتھ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملینات کے تل جہینٹ روغن بزر اور تل جہینٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونون کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے اتار لیوے اوسپر ڈالین اور استعمال کرین دوائی جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہے کہ قثاء الحمار اور خطمی کی جڑ دونون کو پیس کر نطوخ بنائین اور دونون کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جسوقت ورم مین نرمی ظاہر ہو چاہیے کہ پرانی سرکہ مین اشق کو محلول کرین چند دنون تک اور نطول کی طور سے استعمال کرین اور پہر دوبارہ تلئین کی تدبیر کرین۔ خواہ شورہ اور جاوشیر کو پکائین یا شورہ اور اشق اور مقل کو پکا کر کے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملا کر اور تہوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کر کے جب مثل مرہم کے ہو جاوے اوسوقت استعمال کرین چرک حمام بھی اس بارہ مین زیادہ نافع ہے اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کرین اور اگر چرک حمام دستیاب نہو اوسکے عوض مین خطمی اور نطرون داخل کرین۔ اضمدہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہین جو خنازیر کی تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نارسیس اور قیقاون بھی مفید ہے اگر ورم مین غلاظت زیادہ ہو اوسوقت سرکہ کا استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرے کہ قوت مین عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چہوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیل مادہ کا اوس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادے کے تحلیل وغیرہ مین اثر کرنے والا ہے اوسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال کرنا کا اور شرکت اوسکی ادویہ مذکورہ مین آخر زمانہ ورم مین ہونی چاہیے اول زمانہ مین اسکا استعمال مناسب نہین ہے اور جسوقت تلئین مین مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دوران تلئین مین تحلیل کی فترات ہو چکے ہون اوسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا کرنا چاہیے۔ اگر سرکہ کے استعمال مین نرمی کا لحاظ نہ ہے گا ضرر سرکہ کو سخت ہو گا اور تحجر پیدا کریگا زیادہ تر تجربات طبیب کو استعمال مین سرکہ کے اوسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی مین پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ مین ورم سقیروس ہوئی

کبھی محل متورم پر سرکہ طلا کرتے ہین اور تنخیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہین بعد اوسکے جاوشیر کو طلا کرتے ہین بعد ازان اشق کو طلا کرتے ہین ۔ لیکن ابتدا مین بہت کم اور اوسکا لیپ کرتے ہین اوسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہین بعد اوسکے رفتہ رفتہ ملینات تک پہونچتے ہین ۔ واجب ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگائین جسمین قبض مطلق نہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہے خصوصا روغن شبت جو تیز و تازہ سوسن کی طیار کیا جاوے اور اگر اوتار مین صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم مستدیر پیدا ہوا ہو اوسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیے ۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ تفتیدہ سے تنخیر کرین خصوصا حجارۂ رحی سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہے کہ سرکہ سے تنخیر کرین اوس سے بہتر یہ ہے کہ مارقشیشا پیس کر سرکہ مین ملا کر تنخیر کرین اور واجب ہے کہ تنخیر اور تدخین مین اسقدر مبالغہ اور اہتمام کرین کہ عرق نمودار ہو جاوے اور نیز مارقشیشا بھی کہ ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہین وہ بھی نفع کرتی ہے ۔ اور سرکہ کے استعمال مین رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور ہے ایسا نہو کہ ترقیق مادہ لطیف کی اور تحلیل مادہ کثیف کی پیدا ہو اور ایسا نہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جاوے ۔ اور حد افراط پر استعمال سرکہ کا ابتدا مین ردی ہے لہذا مناسب ہے کہ اوسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ مین ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین ملینات کی قوت ہو جب منتہی کو پہونچے تنخیر عضو کی ایسی دوا سے کرین جو اوپر مذکور ہوئی اور طلا ادویہ مناسبہ سے کرین اور یہ ترکیب عضو لحمی کو ورم مین انشاء اللہ تعالے بہت اسلم ہے **صلابت مفاصل کا بیان** کبھی مفاصل مین صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اوسکی تحریک کو منع کرتی ہے اور باسانی حرکت مفاصل مین پیدا نہین ہو سکتی ہے اور حس باطل نہین ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سب کا وہی ہے جو معلوم ہو چکا **مسامیر کا** مسمار ایک گرہ گول اور سپید ایسی پیدا ہوتی جیسے کیل کے سرے پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ خراجات کے علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازان تمام جسم مین مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اسکے حدوث کا مقام پاؤن اور پاؤن کی اونگلیان اور اسافل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہین واجب ہے کہ اوسے چاک کرکے نکال لین خواہ اوسکی تدبیر بھی کرتے رہین اور اسرب کو جو غنی ہو لگائین اوس مقام کو مسمار مین جہان اخراج ممکن نہو اور اکثر مسمار کا جب علاج نہین کرتے ہین بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے **سرطان کا بیان** سرطان ورم سوداوی ہے اوسکا تولد اوس سوداے احتراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اوس مادہ کے احتراق سے جسمین مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور بلکہ احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سوداے عکری سے یعنے جو سودا عکر دم ہے ۔ سقیروس مین اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ سرطان کے درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہے اور بہت جلد بڑہتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اسمین زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ اس مادہ مین جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہے ایک فرق سرطان اور سقیروس مین یہ بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگین ایسی چھوڑتا ہے جیسے کنکھجے کے پاؤن ہوان اور یہ رگین ویسی سرخ نہین ہوتی ہین جس طرح فلغمونی مین پھیلتی ہین بلکہ سرطان کے پاؤن خواہ رگین مائل بہ سودا اور کدورت اور سبزی ہوتی ہین ۔ کبھی سقیروس اور سرطان مین یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنے سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال

کے ورم حار سے ہوتا ہے۔ اور سرطان میں حس باطل نہیں ہوتی اور سقیروس خالص میں حس باطل ہوتی ہے اکثر عروض سرطان کا اعضائے متخلخلہ میں ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورات میں یہ مرض بکثرت ہوتا ہے اور اعضای عصبیہ میں بھی اکثر پیدا ہوتا ہے۔ اول ظہور اسکا بہت خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہو لیتا ہے اوسکے بعد اوسکے علامات نمودار ہوتے ہیں ابتدا میں ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اوسمیں کسیقدر حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام میں سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام میں درد کم اور ساکن بعض اقسام اوسکے تا بہ تقرح پہونچ جاتے ہیں یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور متقرح نہیں ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متقرح کا بطرف غیر متقرح کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان میں تقرح پیدا کرتا ہے اور اوسکی [illegible] ہوتی اور سخت بوجہ استعمال حدید کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضو میں [illegible] ورم کا تشبث اور درنگ کرنا مثل تشبث اور پھیلنے سرطان کے اوس آلہ سے ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کریں جیسے شست اور جال وغیرہ۔ یا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اوسکی صورت استدارت وغیرہ میں اور رنگ میں اور پاؤں وغیرہ میں جو گرد اوس ورم کے ہوتے ہیں مثل سرطان کے ہوتی ہے۔ علاج جو علاج کارگر اور جسکے نفع کی امید اس ورم کی ابتدا میں ہو سکتی ہے اور جس سے سرطان کی روک اور ٹھہرا دینا اوسکا جسقدر ابتدا میں نمودار ہو کہ اوس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متقرح نہ ہونے پائے اور اکثر ایسی دوا اگر ابتدا میں استعمال کیجاتی ہیں شاید صحت بھی ہو جاتی ہے۔ مگر جب مستحکم ہو جاوے پھر امید صحت کی نہیں ہوتی اور اکثر عروض سرطان کا باطن میں پوشیدہ ہوتا ہے الغرض اوسکے علاج میں درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کریں اوسنے کہا ہے کہ ہرگز اوسکی تحریک کرنی نہ چاہئے اسلیے کہ اوسکی تحریک کریں گے منجر بہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اوسے چھوڑ دیں گے اور کچھ علاج نہ کریں اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذای صالحہ کا استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور مادہ یا ویہ کو یعنی جس مادہ میں نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضہ نیم برشت وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی میں حرارت بھی ہو مخیض بقر جسطرح جمایا ہوا ہے یعنی اوسکا مسکہ وغیرہ نہ نکالا ہو۔ اور اسیطرح جو غذا بقول مرطبہ سے طیار ہوتی ہے حتی کہ ترکاری کدو کی بھی یہی فائدہ دیتی ہے۔ کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہوتے ہیں کہ قطع کئے جائیں۔ اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ بیٹھ جاوے اور کچھ اوسکا اثر باقی نہ رہے اوسکی تدبیر یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو اوسکو ایسی طرح قطع کریں کہ جو چیزیں گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق ہیں وہ بھی کٹ جائیں اور جن چیزوں سے سرطان کو مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہے اونکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان فنا مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ سے ہو جاوے اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اوس سے جاری ہو کہ رہا سہا باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جاوے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بذریعہ اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کے واسطے غذای جید کمیت اور کیفیت میں دینی چاہیے اور تقویت عضو کی کرنی چاہیے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر تیز اور فساد زیادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور [illegible] داغ کرنے میں خطرہ عظیم ہوتا ہے جسوقت سرطان قریب اعضای رئیسہ کے ہو۔ بعض اوایل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو متورم بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان میں پھر ورم سرطانی پیدا ہوا۔ میرا

گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان میں سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان میں پہلے سے مادہ سرطانی جمع ہوتا جاتا تھا اور حسب اتفاق اس مرض کا ظہور اوس پستان میں اوسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان میں کی گئی اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پیدا ہو چنانچہ انتقال پستان ورم سرطانی کا یہی ہے **تدبیر اسہال کی ورم سرطان میں** یہ ہے کہ چند مرتبہ چند دنوں تک تھوڑے تھوڑے دنوں کا فاصلہ دیکے ایارج افتیمون ہمراہ ماء الجبن کے اور ماء العسل کے پلائیں خواہ طبیخ افتیمون ہمراہ سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہیں اونکے واسطے ایارج [illegible] کا استعمال کریں **بیان ادویہ موضعیہ کا خاص ورم سرطان پر لگانے والی دواؤں سے** چار قسم کے اغراض متعلق ہوتی ہیں ابطال سرطان کا اصل سے اور بیخ اوسکی مٹانی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے ۲ دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھنے نہ پائے تیسری ۳ یہ کہ منفرج نہونے پائے چوتھے اگر منفرج ہوگیا ہے اوسکا علاج کرنا۔ جس دوا سے ابطال سرطان کا کیا جاوے چاہیے کہ اوسمیں قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اوس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان میں حاصل ہوگیا ہے اور قوت دفع کی ہو بہ نسبت اوس مادہ کے جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان میں حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسی دوا میں قوت شدید نہو اور نہ تحریک شدید کرے اسلیے کہ قوی دوائیں جتنی ہیں سرطان میں شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ اس وجہ سے واجب ہے کہ ادویہ لذاعہ سے پرہیز کریں اور بنظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیاء مغسول کہ اوسمیں روغنہائے معلومہ بھی ملائی جاویں جیسے روغن گل یا روغن خیری۔ جس دوا سے مادہ کا رکنا مطلوب ہو اوسمیں قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذاء مریض خواہ عضو خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویہ اوس عضو کی بذریعہ ادویہ رادعہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات معدنیہ جیسے لطوخ برادہ سنگ آسیا اور برادہ حجر المس یعنے جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑ دیتے ہیں جسے سان کہتے ہیں اوسکا استعمال کریں [illegible] کھرل کر کے رگڑنے سے کف سنگ اور اسرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلا روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کریں جیسے صیقل گر [illegible] وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہیں اور اوسکا استعمال کریں یعنے انگور کو پیسکر ضماد کرنا بھی نہایت درجہ نافع ہے۔ جس دوا سے منع تقرح مطلوب ہو اوسکے واسطے وہی لطوخات مذکور کافی ہیں جو واسطے منع زیادتی اوسکے مذکور ہوچکے اور جن لطوخ میں لذع نہو وہ مناسب اس غرض کو پورا کرینگے اور نافع بھی ہونگے خصوصا اگر ایسے لطوخ میں [illegible] وغیرہ کا بھی اور کف بھی اوسمیں داخل کیا جاوے اور اگر ان سب دواؤں میں گل مختوم اور گل ارمنی اور زیت انفاق اور آب حی العالم سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کاہو لعاب اسپغول سپیدہ قلعی بھی داخل کریں یہ ترکیب بہت ہی جید ہے [illegible] ان دواؤں کے جو زیادہ نافع ہیں اور اوسکا انفع ہونا ہے یہ بھی کہ سرطان پر کیکڑی تازہ کا ضماد لگائیں خصوصا اگر اوسمیں اقلیمیا بھی شریک کریں زیادہ مفید ہوگا۔ جو سرطان متقرح ہوگیا ہو اوسکا علاج عمدہ یہ ہے کہ ہر وقت اوسپر پارچہ کتان آب عنب الثعلب میں ڈبو کر رکھا رہے اور جب خشک ہونے لگے پھر یہی پانی اوسپر ٹپکاتے رہیں خواہ آب قمح یعنے گندم اور لبان اور سپیدہ قلعی نکد ایک درہم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول دو دو درہم سب کو یکجا کرکے اگر سرطان میں رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال کریں اور خشکی سرطان میں ہو تو بطور مرہم کے استعمال کریں روغن گل کی شرکت سے اونکا مرہم طیار کریں کبھی خاکستر سرطان اور زردی [illegible] کے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور [illegible] ہے کہ [illegible] زیادہ سرطان کے اقلیمیا بھی داخل کریں کبھی [illegible]

توتیا اور توتیای مغسول آب خرفہ اور لعاب اسپغول ملاکر نافع ہوتی ہے مترجم کو بذریعہ بعض مجربین کے مرہم اکسیر جسکا نسخہ اکثر لکھ چکا ہون ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ ہر شش ماہ و سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہے فقط اوسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ ہین اوسکا استعمال افعال اور آثار لائقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہون اور تجربات مکررہ سے یہ دریافت ہوا کہ اب سے مرہم کی صحت مین کسی طرحکا تردد نہین ہوتا والحمد للہ علی منہ وکرمہ

اورام ریحی اور نفاخات عضل کا بیان

بعض اورام ریحی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہین اور وہ اورام مشابہ تہیج اور مقام تہیج کے ہوتے ہین اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے ہین اوسکا نام نفخہ ہی اور اوسمین مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر ہاتھ کی ضربت اوسپر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جگہ جسقدر متورم ہے سب پر صدمہ ہاتھ کا نہ پہونچے اور عضو متورم مین کسیقدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ اور امعا اور درمیانی جگہ اون جھلیون کی جو گرد ہڈیون کے ہین خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو عضو کو محیط ہے اسیطرح جو پردہ اور جھلی گرد اوتار کے ہے اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ اعضاء متصلہ کو پھاڑکر اوسمین جدری پیدا کرتا ہے اور بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ مین آجاتا ہے خواہ بیچ مین پیدا ہوکر اون اعضای متصلہ کو باضطرار شگافتہ کردیتا ہے ریح کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کی محتبس بھی ہوجاتی ہے اور غلاظت ریح مین بوجہ کثافت اوس عضو کے ہوتی ہے جیسے ریح محیط ہوتی ہے اور اوس عضو کے مسامات بند ہوتے ہین کبھی کسی عضو مین جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سا محسوس ہوتا ہے جب اوسے چاک کرتے ہین فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور پھر کچھ اثر باقی نہین رہتا ہے علاج جو ورم ریحی مشابہ تہیج کے ہو اوسکا علاج مثل علاج تہیج کے ہے اور نفخہ کا علاج با محتاج تخلخل جلد کا ہوتا اور تحلیل اوس شے کا جو کہ جلد مین موجود ہے اور شاید قیام اوسکا موضع مذکور مین زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ غایت لطیف ہو تاکہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنی اجزا کے بخوبی غواص ہوکر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بلا شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت نفس نفخہ کی ہے اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغن ہای گرم مثل زیت لطیف الاجزا کہ اوسمین سداب اور کمون اور بزور لطیفہ مثل تخم کرفس و انیسون اور نانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہون اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہیئن خصوصاً اگر یہ ورم ریحی اعضای وتریہ مین پیدا ہو خواہ اعضای عضلیہ مین لازم ہے کہ چرک کبوتر کی کسی طنجیر مین رکھکر ایک آب نارسیدہ اوسپر اسقدر ڈالین کہ اوسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کرین کبھی خمیر اور نورہ سے مرہم طیار کرکے استعمال کرتے ہین ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ یہ ہے جسکا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہے ۔ زوفای خشک پیس کر ایک قیروطی جو موم اور روغن سے بنائی ہو اوسپر زوفای سائیدہ کو چھڑکین اور اوسکا مرہم طیار کرین خواہ مطبوخ بنائین ۔ جو ورم ریحی بوجہ نفخہ کے عضل مین کسی کوفتگی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اوس ورم مین ادویہ حارہ اور حریفہ کے استعمال سے اجتناب کرین تاکہ اعضا مین وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہو اور نہ استرخا یعنی ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کرین اوس دوا مین مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہے جیسے میفختج زیت ملاکر صوف زوفا اوسمین ڈبوکر استعمال کرین اور باوجود ورم کے کسیقدر حرارت بھی ہو تو ورم شکل مین صوف زوفا ڈبوکر خواہ زوفا سے تر کر روغن گل مین محلول کرکے استعمال کرین اور یہ سب ادویہ نیم گرم مائل بحرارت مستعمل کرنی چاہیے اور اتنی دیر نہونے پائے کہ دوا سرد ہوجائے

اسلیے کہ برودت ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر وہ دہن مستعمل ہون جنمین تسکین وجع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جسمین کسیقدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسیقدر خفت پیدا ہو دوا ہین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اوسکے بعد بار الرماد اوسکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہوے ۔ عرق مدنی کا بیان ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اوسکی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہی کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھول جاتا ہے اوسکے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اوس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بسیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی وہی شے مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو درحقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے اسلیے بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہے اور مین نے دونون ہاتھ اور پہلو مین بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن مین اکثر جبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر رہ جاوے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط اوسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جاوے جالینوس کہتا ہے کہ مجھے اب تک اوسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اوسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت کہ اوسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے آنکھ سے نہین دیکھا ۔ مین کہتا ہون کہ سبب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت یبس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہرون کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریون کی براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاؤن سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہین اور جسقدر زیادہ سوداوی ہو نارو اور تیز ہوتا ہے اوسیقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس و پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہین اور باینہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہین اونمین تولد نارو کا بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہین اونکے ابدان مین بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً کے باشندون کے ابدان مین زیادہ نکلتا اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ہندوستان مین زیادہ کثرت اس مرض کی بڑودہ گجرات اور کوہ ابو جودھپور ملک مارواڑ اور جو ایسے بلاد ہین کہ قریب سمندر کے آباد ہین انکی لوگونمین سنی جاتی ہے علاج اول تو نارو کی نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اون بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات مین کہ تخفیف سبب اور مادہ کی کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہان کی فصد مناسب ہو کرین اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب قوقایا سے بالخصوص اور استعمال اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاوے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اور تدابیر

جو مقامات گذشتہ مین مفصل مذکور ہوچکی ہین اونکا استعمال کرین ۔ جب نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب یہ ہی کہ اوس عضو کی تبرید بضمادات مبردہ مرطبہ سے جیسے عصارات باردہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے کرے ۔ ایضاً خاص موضع مادف پر جونک لگا کر بھی کسیقدر اخراج مادہ پر مدد لین ۔ منجملہ طلاہای جیدہ کے یہ طلا ہے بہم صبر اور صندل اور کافور اور ممیرا اور بزرقطونا شیر تازہ مین ملا کر لیپ کرین اگر مادہ پلٹ نہ جای اور دانہ خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیر نیوالی مادہ کو بطرف دوسری جہت کی اور موجب تخفیف ایذا و تکلیف کی یہ تدبیر ہوتی ہے کہ بعض پیہ درپے تین روز برابر ایک درہم تک صبر کو استعمال کرین خواہ ایک وزن نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑہ درہم استعمال کرین اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرین خواہ نار کے موہنہ پر گھیکوار کے لعاب اور رال و جست کو لگا سکے اور اسیطرح ابتدای ظہور مین نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر ہو اور نارو نکل آئے اوسوقت تدبیر صائب یہ ہی کہ اوسکی بندش اور پیچیدہ کرنے کی درپے ہو اور کسی چیز سے برفق اور نرمی اوسے تھوڑا باندھے اور یہان تک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر سے باہر نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نہ جائے بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جاے کہ اوسی کی بوجھ پر اقتصار کرین اور وہی وزن اوسکو اندر سے باہر کیطرف جذب کرنے مین کافی ہوگا اور بآسانی جذب کرے گا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر مین نہین ہے اور بآسانی نکل آنے مین نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے ۔ اسیطرح کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخین اور اوسکا ڈہیلا کرنا بذریعہ نطول آب گرم کے اور لعابات مبردہ کے اور ادہان کے جو باردہ ہون اور حرارت لطیف بھی اونمین ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبیل ہون کہ اونکے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہو جاے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بآسانی نہین ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی کہ روغن خیرو خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کرین اگرچہ کبھی مرہم خواہ زفت کا استعمال کرنا پڑے یعنے اگرچہ اسقدر زیادہ دشواری نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو ۔ اگر حدس طبیب مقتضی اسکا ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہو جائیگا اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کرکے نارو کو نکالڈالین ۔ اور اگر اخراج نارو کا نہ بذریعہ جذب مذکور آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اوسکا آسان نظر آئے اوسوقت نارو کے تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنے روغن زرد کے کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض اورام کی باب مین مندرج ہو چکی کہ سڑنے سے وہ تمام اور کمال نکل آئیگا ۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نکرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مال کار اکثر بطرف آکلہ کے ہوتا ہے ۔ اگر ادویہ مین اسکے تھوڑی تھوڑی نمک کی بجاے حلاوت کی مالش کرین اور ہمیشہ بہ لطف اور نرمی اسیطرح ملا کرین تمام و کمال نکل آئیگا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اوسکو چاک کرین اور ایک سلائی کو اوسی مقام پر داخل کرین اور اوٹھائین یعنے اوچکائین اور ہمیشہ ملتے رہین اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا نکالین کہ اسیطرح اگر تدبیر کرتے رہین پورا نارو نکل آئیگا ۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر کیطرف رہجای اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہوگا چاک کرکے اوسکا پتا جب لگ جاے اور پھر از سر نو اوسکا سر نظر آئے پھر وہی تدبیر کرین گے اور اسیطرح نکالین اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جاے ۔ فقط ۔ [illegible] جذام کے بیانمین

ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا

جذام ایک مرض ردی اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن مین ہوتا ہے یعنے مرہ سودا تمام بدن مین پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ہیئت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور اکثر اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑہ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسکا سبب خاص ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تا اینکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے

جذام کے مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن مین پیدا ہوا ہے یعنے کبھی متقرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہین بھی ہوتا ہے ۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے ۔ خلط سودا کبھی ایک ہی عضو یا اعضا کیطرف دفع ہوتی ہے اور اوس وقت صلابت خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے ۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے آکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف جلد کے دفع ہوتی برص پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور قوبا یعنے داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی خلط سوداوی تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے اگر اسوقت عفونت بھی اس خلط مین پیدا ہو تو حمی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہوکر ٹھہر جاوے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے ۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض پر ہو سوء مزاج کبد کا یعنے جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون احتراق پیدا ہوکر سودا بن جاتا ہے ۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونون ملکر سبب جذام کے ہوتے ہین اسطرح کہ خون بسبب ان دونون سوء مزاج کے کثیف اور برودت پیدا کرتا ہے ۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤنکا جو مولد سودا ہین اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اوسوقت ہوتی ہین جب کہ درپے تخمے بعد استعمال اون اغذیہ کے پیدا ہون اور حرارت اونمین عمل کرکے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دیوے ۔ اسیطرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے ۔ اسباب معین اوپر حدوث جذام کے یہ ہین کہ مسامات کا انسداد ہو جاوے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے مختنق ہوتی ہے اسیوجہ سے خون مین برودت پیدا ہوکر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنے مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال مین ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نکرسکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہو سکے خواہ قوت دافعہ احشا مین ضعف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہے اوسکا دفع عروق متعددہ اور رحم کیطرف نہ کرسکے خواہ مسامات راہ اندفاع کی بند ہون ۔ کبھی ان سب معینون کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اون سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کے ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اوس رحم کے جہان اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اوس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا ایام حیض مین ہو جسوقت حرارت ہوا غذا کی رطوبت کے ہمراہ جمع ہوجاوے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ یا گوشت خر کا ہو خواہ سور سی غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہوگا جسطرح کہ اسکندریہ مین چونکہ اتباع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے ۔ خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی ہو بھی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیے کہ خون مین اسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط مین بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی غلظت ہوتی ہے اوسکی رطوبت کم ہوجاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اوس خون کی تجفیف بآسانی ہو سکتی ہے ۔ کبھی مجذومین کی خون کی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد اونکی کھولی جاوے خون کی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے ۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہین وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور رنگ مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور

شخص چہرے کا مشابہ سحنہ اسد کے ہوتا ہے اس جہت سے اسے دار الاسد کہتے ہین اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہین کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اوسپر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا نام دار الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مزمن ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہین ہے۔ جب یہ مرض شروع اور زمانہ ابتدا مین ہو اوسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہین رہتا ہے۔ جو قسم جذام کی سوداے صفراوی سے پیدا ہو اوسمین ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اوسکی نہایت سخت اور سوزش مین شدت اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سودا از ثفل خون ہے وہ نہایت الم اور اوسکے اعراض مین سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہین ہوتا ہے جو قسم جذام کی سوداے محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سوداے صفراوی کے اعراض مین ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر مین کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج کو فاسد کرتا جاتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنے برودت اور یبوست خلاف کیفیت مابہ الحیوۃ یعنے روح کی ہے کہ وہ حار رطب ہے تا آنکہ جب اس مادہ کا اثر اعضاے رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور اعضاے نرم سے ہوتی ہے کہ اوس مقام کے بال پراگندہ ہوکر بانکا اور اون مقامات کا رنگ متغیر ہوجاتا ہے اور بیشتر نوبت تقرح کی بھی پہونچتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن مین پھیلتا اور اثر کرتا ہے۔ یہان تک کہ اگرچہ اول تو اس مادہ کا احشا مین ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی مین ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہین اور مادہ کا اثر قبول کرنے زیادہ مستعد ہین بلکہ مجذوم اکثر مرجاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے بھی نہین پاتا یعنے باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہان تک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہین اور اسیطرح اعضاے رئیسہ بھی سالم ہوتے ہین مگر اطراف سب خواہ اکثر ماؤف ہوتے ہین اور موت ایسی مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے جذام کو کہتے ہین اور جس عضو مین سرطان پیدا ہو اوسکی صحت اور اوسکا عود حالت اصلی پر میسر نہین ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کردیتا ہے اوس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام مین ایک ہی چیز تمام بدن مین ہوتی ہے یعنے مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کرین اشتغال دفع مرض مین ہوگا اور جو اعضاے ساذجہ ہین یعنے سوداوی خلط سے سالم ہین اونمین بار نہ ڈالین گے اور سرطان مین یہ بات نہین ہوتی ہے **علامات جذام** جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مایل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھ مین تیرگی مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے سانس مین تنگی آواز بیٹھتی جاتی ہے اسلیے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور چھینکین زیادہ آتی ہین۔ آواز مین غنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگ ناک مین بولنا کہتے ہین اور بیشتر ناک مین سدہ پڑجاتا ہے اور خشم یعنے فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالونمین کمی اور دقت یعنے باریکی پیدا ہوتی ہے سینہ اور چہرے کے اطراف مین پسینا زیادہ نکلتا ہے بوی بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بو منتن یعنے بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی سے ہین سب نمودار ہوتے ہین مثلاً نیت فاسد اور حقد یعنے کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہون اور سوتے وقت اوسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہے اور اوسکے بالونمین انتشار شروع ہوتا ہے اور سفید بھی ہوجاتے ہین خصوصاً جو بال

چہرے پر ہوتے ہین خواہ چہرے کے گرد جسقدر بال ہین کہ وہ ضرور سپید ہو جاتے ہین اور کبھی بالون کی جڑونمین شگاف پیدا ہوتا ہے اور ناخن پھٹ جاتے ہین صورت بُری اور وحشی ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ بھربھری اور تہبیج کے بڑا اور پھیلا نظر آتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام مفاصل بدنی کے خون مین انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گرہین (جو صورت مین شبیہ اوس حیوان کی ہون جسے یونانی زبان مین طالوس کہتے ہین) پیدا ہوتی ہین دونون نتھنے موٹے ہوکر سیاہ ہو جاتے ہین ضیق نفس کی اسقدر ہوتی ہے کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہے اور بحہ جو ایک قسم کی قسم خاص کی آواز ہوتی ہے آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ اوسکے بعد بدن مین قرحے پیدا ہوتے ہین۔ اگر جذام ساکن نہو بلکہ مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہے اور اسیطرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہین اونمین بھی تاکل پیدا ہوتا ہے اور جسد سے ایسی رطوبت بدبو بہنے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن مین کوئی بال باقی نہین رہتا جو گر نہ جاے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین اسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت ترویح کی بوجہ برودت مرض کے کم ہے اسی جہت سے بطی ہوتی ہے مگر تواتر ضرور ہوتا ہے اسی واسطے کہ جب صغر اور عظم نہو تو تواتر کا ہونا ضرور ہے جیساکہ فن کلیات مین ثابت ہو چکا ہے **علاج** واجب ہے کہ جذام کے مرض مین مبادرت اور جلدی استفراغ خون کے کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کر ڈالین کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن مین خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کرکے اخراج اوس خون کا کرین اگرچہ دونون ہاتھ کی فصد کیون نہو اور اگر یہ بات یعنے کثرت خون فاسد کی دریافت نہو پھر فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگون کی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اور اوسکی مضرت بہ نسبت منفعت کے بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفرق اوقات مین دینی چاہیے کہ چھوٹی رگون کی فصد کھولی جاے جیسے عرق جبہہ اور دواجین اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بارد ظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی اسیطرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایک سبب بھی ضرورت فصد کی ہے کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہے اور کبھی وداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ بحۃ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق پیدا نہو جاے۔ جب مجذوم کی فصد کھل جاے پھر اوسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیے بعد ازان استفراغ دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغاذیا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کرین اور اون مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودس بسفائج ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجر ارمنی سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کرین کچھ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سوداکے ہو ضرور ہے کہ اجزاے مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کرین اور بادریطوس ان چارون کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر سقمونیا سے اوسکی تقویت کرین مجذوم کا عمدہ مسہل ہے خصوصاً اگر کسیقدر خربق بھی داخل کرین خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین گرمی کی فصل مین واجب ہے کہ ادویہ مین تخفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ مین کوئی دوا قوی الاثر نہ ملائین تاکہ مادہ کو ثوران اور جوش مین لاے اور بعد اسکے تعدیل مین خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا انتخاب کرین جو

تو ان خلط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کیواسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر ایک دس درہم نانخواہ پانچ درہم ہیرا ہینگ نصف درہم زبیب
منقہ برادہ دہ نصف درہم تین ابریق پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجاوے نچوڑ کے صاف کرین اور آٹھ درہم شہد خالص داخل
کرکے استعمال کرین — بدن مجذوم کی تمریخ روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین بیٹھے تاکہ روغن پگھل جاوے خواہ ستر
قدم ٹہلے اور داہنے بائین اوسکو لٹائین اور پیٹ اور پیٹھ کے بھل لٹائین اور روٹی شہد کے ساتھ کھاوے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات
روز پلانی چاہیے اور ہر روز بلغم جدید درکار ہے — جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ اونکو کافی نہین ہے
بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینے مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال
مریض کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے — کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلاتے ہین کہ ایک دست خواہ دو دفعہ
آجایا کرین وہ دوا اوسی قسم کی ہے کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کرکے دیجاتی ہے اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہوچکین
انہین مین سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے — جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دوا سے
غیر قوی بمقدار کثیر اوسکا استعمال سال بھر مین ایک مرتبہ فصل ربیع مین اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو مرتبہ
استعمال کرتے ہین — مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اون غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین ضرور
ہے اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط فلفل مامیران شیطرج جوز
بیخ کبر ایک درہم عصارہ چقندر تین قوال پانی مین جوش دین تاکہ سب پانی جل جاوے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور
جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہوچکے جس سے خشکی پیدا ہوتی ہے تو
سعوط مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے — یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو تجفیف
اور تحلیل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب اور غم سے بھی اونکو بچانا چاہیے — اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کیطرف جو مخالف اثر ہوا
اول کے ہو اونکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال ضرور کرانا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ
تدبیر اوسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہوچکا ہو اور یبس کے پیدا ہوجانے کا خوف ہو — اور صبح کو بعد فراغت حاجت اور دفع فضول
اعضا کی ریاضت اونسے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ گویائی کرنا اور مشق آوازی کرنا اونکو ضرور ہے اور آواز اونکا [illegible]
رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کرین اور کشتی لڑین — اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اونکے بدن کا کیا جاوے جب پسینہ
نکلے پونچھ ڈالین اوسکے بعد گرم پانی مین اوبان معتدل سے تدہین کرین اور جاڑے مین ادہان مرطب سے اور اکثر اوقات مقویات اور ان
کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ اوائل مین انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور بادام ہمراہ شکر کے اور بعد تمریخ روغن
کے ہمراہ عورت کے دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب یبس زیادہ بڑھ جاوے اسی کا سعوط بھی کرایا جاتا ہے
اگر متلی کا ہیجان ہو تو قے کرانی چاہیے — بہتر یہ ہے کہ پہلے استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ کیجاوے جب استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ روغن
آس اور روغن مصطگی اور روغن قفاح کرم یعنی شگوفہ انگور سے اور روغن ورد شتمال اور روغن قسط سے اطلاق شدہ بدن کی کرنی چاہیے
اوسکے بعد معالج کو چاہیے کہ [illegible] اونہین راحت دے اور پھر بذریعہ پر وغیرہ کے قے کرائے بعد ازان کسیقدر
[illegible] پلا سکے اور اکثر اسکے بدن کی تمریخ مین حاجت طلا کے جنون نظرون اور کبریت پڑتی ہے اور [illegible]

[illegible]

اور سیر ایلش جو نجار بذریعہ اوسکے زندہ خواہ آری وغیرہ سے برادہ نکالتے ہین بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا میویزج اور خردل اور جندبیدستر اور فربیون سے کی ہوتی ہے اور انہین ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت ان لوگون کو اونکے بدن کے اوصال پر دینی چاہیے بلکہ بہتر ایارج فرفیون تک کی ہوتی ہے اور یہ تدبیر اوسوقت کرنی چاہیے جب بہ تکلف اونسے استحمام کرایا جائے تاکہ اونکے فضول کی تحلیل ہوا اور پسینا اونکے بدن سے برآمد ہو اسلیے کہ پسینا مجذوم کے بدن سے نکلنا قاعدہ جید ہے مجذوم کے علاج مین کبھی اونکے بدن کی تمریخ ہریسا اور سلیثا اور قفارغان یعنی قفطارغان سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ اونکے بدن کی تیز دھوپ مین ضرر ہوتی ہے بہت عمدہ اور اونکے حمام مین نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جسمین خلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہے کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائین اونکے پینے کے لائق ہین سب سے بہتر تریاق فاروق ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کے طیار ہوئی ہے اور قفارغان اور تریاق اربعہ اور دیک بردیگ چنانچہ اوسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی انہین ادویہ سے سفوف بھی کرائی ہین اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہین بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب مین جو غلیظ ہو خواہ انہین اقراص کو طلا کر استعمال کرتے ہین اور اقراص حنظل بھی مفید ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جس چیز مین پکے اور شوربا ایسے گوشت کا بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے مگر مناسب نہین ہے کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ سنگستان کا سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ مین زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی اور شاید ایسا سانپ زہردار ہو کہ جس سے زیادہ پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہین جو پرانے ٹیلے پر ہوتے ہین نعوذ باللہ من شرہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دم اوسکی سانپ کی کاٹ کر ملاحظہ کرین اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اوسے ترک کرین اور جسمین یہ صفت نہ پائی جائے اوسکو اختیار نہ کرین کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دم کاٹنے کے بعد دیر تک تڑپے اور خون اوسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازانکہ اوسکا تڑپنا برطرف ہو آلائش سے پاک کرکے اوسی طرح پختہ کرین جیسا ہم آگے بیان کرینگے اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے جس شراب مین سانپ مرجائے خواہ کچھ زہر پیدا ہوا اوسکے استعمال سے ایک قوم نے بعض ہمراہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے ایک مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مرجائے اور اوسکے گزند سے رہائی ملے مگر بتقدیر خدای عزوجل مجذوم کو شفا سے حاصل ہوئی [illegible] شراب [illegible] پیدا کرنے مرگ مفاجات کے پلایا گیا یا ایسے سانپ کو خواہ براہ اطاعت کسی غذا یا شراب اور روٹی کے کھلایا [illegible] افاعی کا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساخت کی یہ تدبیر ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندر کی آلائش سے کراث اور شبت اور حمص اور تھوڑے نمک کی شرکت کرکے پکاتے ہین بہت سے پانی مین تاکہ مہرا ہو جائے اور اوسکے [illegible] اور سیلان ہین کرا لگ کرین اور گوشت رہنے دین پہلے گوشت کھلائین اور اوسکے اوپر شوربا پلادین اسواسطے جیسے کہ معدہ کے روٹی کا ٹکڑا کھلا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جائے کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ کرتے ہین تاکہ خوشی ذائقہ ہو جائے اس کا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعۃً اسکا فائدہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہوجاتا ہے۔ علامت ظہور

فائدہ کرے اس مرض مین بعد معالجہ مذکور کے اور نیز علامت پہونچی اوسوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ سستی نا کی کرین یہ ہر کہ مجذوم کا بدن پھولنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد انفتاح کے عقل اوسکی زائل ہوجاتی ہے اوسکی بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہو پھر اچھا ہو جاتا ہے ۔ اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہو اور نہ بدن اوسکا پھول جاوے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہوجاوے ۔ اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک بھی دوا بیان کی ہے کہ سود سالخ یعنی کالا جو کینچلی ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین یہان تک کہ اوسمین کیڑے پڑجاوین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہے تین دن ہر روز بوزن ایکدرہم کے کھلاوین اوسکے اوپر شراب عسل پلاوین ۔ جس چیز مین قوت سانپ کی ہے اوسکی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین سا اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے ۔ کالا سانپ جو کینچلی ڈال چکا ہے اوسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور اوپر سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ شیطرج تروتازہ بیخ لوف یعنی ازروی ملکہ یک اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب پھرا ہوجاوے بعد ازان اوسکی ہڈی پسلی نکالکر بدن کے بال ترشوا کر مالش کرین اور آٹھ دن تک یہی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہے کہ ادویہ افعوانیہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گرجاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے گرتی ہے اور اوسکے بدلے جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کے ادویہ مرطبہ معتدل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب بیس زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین ۔ الیضا چربی درندہ جانور کی اور چربی گدھ سیاہ اور سپید کی اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور دارشیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی ۔ مشروبات جیدہ مین سے ماء الجبن اور دواء مسہلہ دودہ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصا صاحب ضیق النفس یا عسر النفس خواہ تنگنا سے پیدا ہوا ہو جو زمانہ قرار اور آرام دہی کے دوا استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اوسوقت بھی دودہ کا استعمال مناسب ہے لیکن واجب ہے کہ دودہ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اوسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودہ زیادہ مفید ہے اور اوسقدر پلانا چاہیے کہ ہضم ہوجاوے اور اگر صرف اسی پر اکتفا کرین لیکن شرط یہ بات ممکن بھی ہو یعنی کوئی ضرر اور ادویہ کے ترک سے پیدا نہو وہ بھی جائز ہے اور اگر پلانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوائے خبز نقی یعنی صاف اور پاکیزہ روٹی کے نشاستہ امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حلوان وغیرہ کا لاوین جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسیقدر درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودہ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لاوین کہ جن سے ہو جاوے تقویت اونکی اشتہا کی جہت سے تاکہ کسی اور شی کی ضرورت نہو اور استفراغ اون چیزون سے کیا کرین جو اوپر مذکور ہوچکا ہے مین [illegible] اگر حاجت ہو دودہ کا استعمال پھر کرین اوسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہوچکا ہے اور واجب ہے کہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین ۔ جن بیمارونکا مرض مستحکم ہوچکا ہے اونکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اونہین مسہلات قویہ دینے کی ضرورت ہے اسلیے کہ مقصود اونکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اونکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فضول کا انفصال بدن سے نہین ہوتا اور نہ اونکا اخراج ممکن ہے فقط تنقیہ اونکے مواد کی واسطے کیجاتی ہے تاکہ بطرف اعضا کے

اور اوسکے بعد اسہالات خفیفہ اس غرض کو پورا کر سکتے ہین اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتعاش اور تحلیل پیدا کرے منجملہ ادویات صالحہ ہین سے اوسکے واسطے ایک یہ دوا ہے سرکہ ڈیڑہ اوقیہ قطران ڈیڑہ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب ملا کر ہمیشہ استعمال کریں اور شام کو بھی برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کریں خواہ بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ فصل لوبزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ کوڑی بیخ بیدہ پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کی مثل لعوق کے استعمال کریں ۔ عصارہ فودنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک اسکے واسطے مفید ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف اور تیز چیزون سے اجتناب کریں مگر واسطے قے کرنے کے اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضایقہ نہین مگر وہی چیزین جو مصالحہ گرم ہین بُری ہین اور تیز بھی ہین جیسے فلفل سیاہ وغیرہ ۔ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضاے مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درزہا سر کے اور بیچ بجرہ صدغین اور قفا اور دونون ہاتہ کے مفاصل اور پاؤن کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہین ۔ کہ ابتداء عروض جذام مین مقدم سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہان بال سر کے بطرف پیشانی نہین اوگتے ہین ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائین طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنی گُدی کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو درزون کے جنکا قشرین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سبک و باریک سے لگائے جائین اور سر پر اگر داغ لگایا جاوے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی کھلجاے گو یہ بات چند بار مین پیدا ہو مگر اسکا خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اوسکے مزاج کو فاسد کر دے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتہ سبک نہین ہوتا اکثر اونکو ہلاک کر ڈالتے ہین مرکبات ادویہ جو مجذوم کو نافع ہین بزرجلی اور جنتیبی جو قائمقام لحم افاعی کے ہے اس مرض مین اور منجملہ اونہین ادویہ کے دوا السلاحہ ہے بزرجلی کے نسخے بہت سی ایسی ہین کہ اونکو حکماے ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ سے اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے ۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ہر ایک دس درہم دارفلفل پانچ درہم بنفشہ سپید اڈہائی درہم کوٹکر روغن گاؤ مین لت کرکے بذریعہ شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک فربہ بدن کے اگر اسکے ہمراہ ہموزن دوا المسک بھی شریک کرین اسکی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوا المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے ہے صفت ایک معجون کی جسکا نام بزرجلی اکبر ہے اور اوسکو جو اندران دارو کہتے ہین جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق کو اور قوبا اور بار امفرا اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل مین ثبات پیدا کرکے نسیان کو دور کرتی ہے اور جادو کیواسطے بھی مفید ہے اور غشی کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسکو علماے ہندوستان نے اپنے بادشاہون کے واسطے ایجاد کیا ہے اخلاط اوسکے ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا قشور کندر اور منو ۔ اور فلفل دار فلفل و فلفلمویہ تار تیسر یعنی ناگیسر اور دار مشک اور کندس اور عصارہ افسنتین ساذج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال جمیع کبود وابستہ ہر واحد چار مثقال یہ سب دوائین کوٹ پیسکر چھانی جائین اور بلیلہ کو جدا گانہ پیسنا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا منہہ اور ناک کے نتھنے بند کرکے اور قبل بند کرنے کے روغن لگا دے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اوسکو پیسے اور اسکے بعد قند چرائتی بہت عمدہ خواہ قند بچری بوزن اڑھائی من بغدادی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک مٹی کی دیگ مین رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جسمین قند گھل جاوے اور سفید

قوام بھی پیدا ہو اوسکے بعد آگ پر سے اوتارے اور خوب طرح سفوف ادویہ کو چھڑکے اور اچھی طرح ملائے اور بعد خوب ملجانے ادویہ کے گولیاں بوزن ایک مثقال کے بنالیا کرین اور نہار منہ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کرین صفت معجون سلاحہ کہ وہ بھی دوا ہندی ہے از قسم بزرجلی کی اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ بالونکے پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہو جانے کو اور بہق یعنی دمہ کو اور خفقان کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام مین اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور یرقان عارض ہوا ہو زحیر اور ناسور کو مفید ہے اور پیری مین لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکہ اور قروح کو بھی سود مند ہے صفت اسکی سلاحہ بول بزنر کو ہی جو پاکیزہ اور مغسول ہو دوسو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاحہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑی بکرا ان دنون ہوتا ہے ایک پتھر پر اوس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاحہ نام ہے اسکے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہو جاتا ہے اور مثل قار کے چکنا اور رقیق ہو جاتا ہے الغرض دوسو ساٹھ مثقال سلاحہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دہمشت یعنی غارا اور قرفہ جوز بوا بسباسہ اور عود اور بالہ اور زنگار اور طباشیر اور کہ بجوہ اور ہنج اور راقیس اور زنار قیسر طا یعنی ناگیسر ہر یک چار مثقال اور مقل یعنی گوگل دوسو ساٹھ مثقال شکر طبرزد ایک سو چالیس خواہ ۴۴ مثقال زر سرخ چاندی خالص نحاس احمر لوہا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال اجساد فلزات کو جلا کر کشتہ کرین اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانین اور سب دواؤنکو شہد کے ذریعہ سے ملائین اور کسی سبز رنگ کے برتن مین رکھین اور ایک مثقال اسکے مقدار شربت ہی شیر گوسپند گرسانہ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اوسمین شہد کف گرفتہ چھاسٹھ مثقال اور روغن زرد چونتیس مثقال داخل کرین بہتر ہے اور اگر بعد ملائین شہد وغیرہ کے کسیقدر آنچ بھی دکھادین نہایت عمدہ ہوگا اسلیے کہ پکانے سے کچھ مقدار بھی بڑھے گی اور اکیس دن مین بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لائے گی صفت احراق فولاد کی لوہے کو پتر بنائین اور بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانی مین جوش دین اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کرین اور تانبے کی دیگ مین رکھین اور اوسکو نرم آنچ کرین اور فولاد کے پترونکو اوسمین گرم کرین جب سرخ ہو جائین اوسی پانی مین بجھائین پھر دوبارہ آگ مین سرخ کرین اور پھر بجھائین اسطرح اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھارین جو کچھ ثفل اسمین نشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے بعد ازان اوس دیگ کو پھر آگ پر [illegible] وہ گاڑھا ہو چڑھائین اور فولاد کے ٹکڑے گرم کر کے اوسمین بجھائین اکیس مرتبہ اور اوسکا بھی ثفل جو کچھ ہو جدا کرین تا آٹھ مثقال اسکا ثفل اور آٹھ مثقال فولاد کا جو پہلے پائین اونکے ہمراہ ملکر سولہ مثقال ہو جاے اسیطرح نحاس کو بھی بجھائین کہ اوسکا ثفل بھی آٹھ مثقال کو پہونچے اور چاندی کی احراق کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بذریعہ سوہن کے الیا یا ریک برادہ کرین جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اوسکے ماء الملح خواہ نمک حلال مین کسی لوہے کے برتن مین پکائین تاکہ بخوبی جل جاے اور فقط نمک کی پانی مین پکانے سے احراق نہو کسیقدر زرد گندھک اوسمین شریک کرین کہ اب ضرور سوختہ ہو جائیگی اور آٹھ مثقال اسمین سے بھی لیا جاہیے اور سونا بھی اسی طرح پہلے برادہ کر کے ایک مثقال سوہن سے برادہ کرین اوسکے بعد کسی ظرف آہنی مین دونون کو رکھکر ماء الملح ڈال کر جوش دین تاکہ سب پانی جلجاوے اور سونا اور سیسا باقی رہ جاے اوسکے بعد پانچ دن دستہ مین اسقدر پیسین کہ خوب باریک ہو جاے اور بعد ازان ادویہ مین آمیختہ کرین سلاحہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خشک اور بول البقر دونون کو سلاحہ پر کسی ایسی جدید برتن مین رکھکر ڈالین کہ سلاحہ کا اوپر آجاے اور دھوپ مین تمازت کی رکھین پورے ایک گھنٹہ تک بعد ازان خوب ملین اور پانی اوس سے جدا کر کے کسی برتن مین رکھین اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ مین رہنے دین اور جو کچھ ثفل اس پانی مین ٹھہر جاے اوسکو الگ کر لین پھر بار دیگر

اسی طرح آب خشک اور بول بقر اوسپر ڈالین اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کرین حتی کہ تین مرتبہ اسیطرح تدبیر کرین اور بعد ازان اکیس روز دہوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہوجاے اور مشابہ شہد کے ہوجاے قوام مین اور سیاہ مثل قار کے ہو صفت سلاحہ صغری اور اوسکے منافع بھی مثل منافع سلاحہ کبرے کے ہین — سلاحہ مصفی ایک جزو اور گوز یعنی مقل چار جزو لیکر دونوں کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاو ملا کر کسی شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور ایک مثقال شیر بادہ گاو نیمگرم کے ہمراہ استعمال کرین **صفت دوائی جو نافع ہے جذام کو** بلیلہ سیاہ خستہ برادہ بلیلہ زرد ایضاً خستہ برادہ زنجبیل ہر ایک دس درہم نانخواہ ۵ درہم بہرابہنگ تین درہم زبیب خستہ برادہ نصف مکوک بارہ رطل بغدادی مین جو ہموزن تین دوارق کے ہے جوش دین اور جب ثلث یعنی آٹھ رطل پانی جلجاے اور چار رطل باقی رہجاے اوتارلین اور صاف کرین اور خوب نچوڑین اور صاف کرکے شہد بقدر ضرورت ڈالین اور بقدر ایک رطل کے مقدار شربت ہے — اور جس طرح مریض بیٹھا ہے بدون تحریک اوسکے بدن کی مالش روغن گاو سے کرکے اوسے دھوپ مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا بر آمد ہو اور اگر طاقت وفا کرے ستر قدم ٹہلنے کی تکلیف اوسکو دین اور تھوڑی دیر تک اوسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور کسیقدر پیٹ کے بھل اور اسیطرح پیٹھ کے بھل لٹائین اور روٹی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کرین **صفت طلا کی جو واسطے جذام کے** کالا سانپ جو کینچل گرا چکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ مین اوسے رکھکر اوس پر پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ اور شیطرج ہندی تر و تازہ اور بیخ لوف ہر ایک دو اوقیہ سب کو آتش نرم مین پختہ کرین تاکہ سانپ بالکل مہرا ہوجاے بعد ازان اوسکو دیگ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈیان اور پسلی وغیرہ جدا ہوجائین اور بعد ازان ثفل کو کسی شیشہ کی ظرف مین رکھدین جب ارادہ استعمال کا ہو یکبارگی دونون ابرو اور سر کے بال منڈوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین **دوسرا طلا** مویزج اور بلیلہ اور آملہ ہر واحد ہموزن لیکر زیت الانفاق مین پختہ کرین — اور مقام مناسب پر لگائین — لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جوشاندہ [illegible] اور گلنار سے اوس مقام کو دھولینے کی ضرورت ہے **غذا مجذومین کی** وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت اون طائرونکا جو معروف اور مشہور ہین اور اونکا شوربا طیار کرکے استعمال کرین اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہوئی ہو اور اوسکا گوشت سبک ہو اور اوسمین ابازیر کی بھی شرکت کرین جو ضروری ہین جیسے اوپر اونکا بیان ہوچکا بہتر غذا مجذوم کی جو شعیر کی روٹی اور خندروس یعنی جوار کی روٹی اور حریرہ جو ان دونون سے بنائے جاتین اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوس غذا مین چقندر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائین — مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً بقول منقیہ کے جیسے کبر اور رازیانج اور کراث وغیرہ اسلیے کہ ان دواؤن سے اونکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذائی منقیہ ہوجاتا ہے اور فضول کو اونکی اندفاع بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس فن مین غذای جید ہے اور ہم مریض کو زیادہ اعادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جسوقت اوسے قے کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اوسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کہ شب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ مخصوص براہ خاصیت کے ہے — اور روٹی ہمراہ دودہ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام بریان اور قرطم اور حب صنوبر اور جو چیزان ادویہ سے بنائی جاے وہ بھی نافع ہے — اگر ہضم ہوجاے

دن بھر میں دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلیے ایک مرتبہ کی غذا انکو مضر ہے اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب نہیں ہاں تھوڑی سی شراب کا مضایقہ نہیں ہے اور جب ہیجان مرض میں سکون ہو اوسوقت اگر شراب رقیق سفید ہو کہنہ ہو مقدار معتدل تناول کریں جائز ہے جو بال بھوں اور پلکوں وغیرہ کے گر پڑتے ہیں اونکا علاج داء الثعلب یعنی بال خورہ کا کرنا چاہیے اور جملہ وہ چیزیں جو باب زینت میں ہم بیان کرینگے اونکے علاج کے واسطے مفید ہیں

فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان

سوای اون چیزون کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہیں اور اس فن میں چار مقالے ہیں

مقالہ پہلا جراحات اور زخموں کا بیان

بیان عام تفرق اتصال کا

ہم نے کتاب اول فن کلیات میں بیان تفرق اتصال کا جسقدر اوس مقام کے مناسب تھا کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملا چند احوال ایسے بیان کرتے ہیں جنکا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے سو اب ہم کہتے کہ اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہے اور اونمیں تفرق اتصال پیدا ہوا ہے اونمیں اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو اونکا اتصال برطرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا ویسا ہی ہو جاوے اور یہ بات لحم زاید میں مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق اتصال میں اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایک دوسرے سے تماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نکرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال میں مقصود ہوتی ہے ہاں لڑکوں کی ہڈیاں چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہیں اونمیں کبھی حالت سابقہ پر عود کرنیکا خیال اور اصلاح کامل کی آس ہوتی ہے بڈھوں اور بزرگونکا یہ حال ہے کہ بعض اطبا اونکا بھی دوبارہ جڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اونکی اصلاح اسقدر ہو سکتی ہے کہ تماس اتصالی محفوظ رہے یعنے دونوں ٹکڑے آپس میں متصل ہو کر مل جائیں اور بیچ میں کچھ فاصلہ باقی نرہے یہ نہیں کہ جڑ کر ایک شئے واحد مثل حالت سابقہ کے ہو جائیں — اور ایک قوم کی یہ راے ہے کہ دوبارہ جڑ کر ایک ذات ہونا فقط شرائین میں ناممکن ہے پٹھوں میں چنداں دشوار نہیں ہے — جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس راے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شرائین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجربہ عقلی دونوں کی مخالف نہیں ہے مشاہدہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کی نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کی خود جالینوس نے جڑتی دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کی ایسا عضو ہے کہ بدن میں اوس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہیں ہوا ہے گویا اخیر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سواے اطفال کے وہ بھی بقلت التحام نہیں قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈیکا اتصال محال خواہ نادر ہے اوسیطرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شرائین نرمی اور سختی میں ہڈی اور گوشت کی درمیانی ہیں قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت میں بھی بین بین رہیں یعنے بہ نسبت گوشت کی قبول التحام میں کم ہوں اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التحام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہ ہے کہ اگر بمقدار قلیل کا شق عروق اور شرائین میں ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جڑ جاے اور اگر ایسا نہو التیام نہو سکے — مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہیں ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چنداں اعتماد کے قابل نہیں ہے اعتماد اس مقام پر فقط اوس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس میں آچکا ہے مہلکی

بیان جراحات کا

بعض اعضا ایسے ہیں کہ اونمیں اگر جراحت واقع ہو مرض عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعاء دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب مین کیسی ہی خفیف جراحت کیون نہ پہونچے اوسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہین ہوتی اگر کسی شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہے سبب اوسکے اوبکائی اور ہچکی یا روانی شکم عارض ہو مرجائیگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی و الم اور ورم کی شدت ضرور ہوگی جیسے رگ و ریشہ عضل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصبانی ہین اور جب تک ورم پیدا نہو یہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب مین ہے کہ انصراف مواد کا بطرف اوسکے ہوا ہے جراحت کے واسطے کسیقدر زیادہ نہین پہونچتا ہے جو ورم پیدا کرے جو احکام اور قواعد باب قروح مین مذکور ہین اونکا تامل بھی جراحات کی تدبیرین درکار ہے اسلیے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہین اور وہان تک اون احکام مشترکہ کا ذکر ہمنے فقط باین غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت دونون مین تھی بیان عام جراحات لحم کا گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور ذو اضلاع ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ تھوڑا سا گوشت اوسکا کسیقدر کٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کیطرف زیادہ اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ تھوڑا باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراحات کو خون کے بند کرنے مین یکسان ہین اور یہ تدبیر سبکو واسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کو واسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے کبھی سیلان خون کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اوتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تدبیر یعنی بخیہ کھولا ہونا اور تب بھی ہونے نہین پاتی اسلیے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہین کہ زخم مین ورم پیدا نہونے پاوے اور جب ورم پیدا نہوگا ہر طرحکا علاج اور ہر ایک طرحکی تدبیر ہو سکیگی پھر اگر زخم کی جگہہ مین ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو زخم کو دیر تک کسیقدر خون ایسا جمع ہوگا جیسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ پیپ بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بعد ازان اسہال اور تدبیر خون کی ممکن نہوگا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے اگر مقام رض مین کسیقدر خون جمع ہوا ہو اور مقدار اوسکی معتدل بھی ہو بہت جلد اوسکے تحلیل کی تدبیر کرلی واجب ہے اسواسطے جلد کرین کہ اوسکا احالہ پیپ کیطرف ہو جاوے اور تحلیل بھی اوسکی کرنی چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شی جاذب اور مرہم سے پوری ہوتی ہے اور اون اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسواسطے واجب ہے کہ سیلان خون کی اعانت کرین اگر نکلنے مین خون کے کسیقدر نقصان پیدا ہوا ہو پھر اگر زخم بسیط او مستقیم ہو اور کسیقدر گوشت ساقط نہوا ہو اوسکی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کے استعمال سے بچنا چاہیے اور منافذ کا امر کی ضرور ہے کہ دونون ہاڑھون کے بیچ مین کوئی شے از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جاوے جو مانع التحام کی ہو اور منافذ اوس عضو کا جو زخم رسیدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوا خون طبعی کے کسیطرح کا خون غیر طبعی کا جذب اوس مقام تک نہونے پاوے اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپس مین نہ مل سکین [illegible] سے اور دور دور بوجہ پھیلنے کے ہو گئے ہین یا اوسکی شکل مختلف ہے خواہ کسیقدر جوہر لحم کا اوس جگہہ سے کم ہو گیا ہے اوسکا علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر چاہیے کہ اوسمین کسی قسم کی رطوبت جمع نہونے پاوے استعمال ادویات مجففہ کا اور استعمال ملصقات کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو پورا کریگا اگر زخم گہرا ہو اوسکی بندش کبھی کافی ہوتی ہے اور اوسکے الصاق مین اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور بعض شرط امکان ہوتی بھی ہے اور یہ ضرورت اوسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سے کچھ زخم کو فائدہ نہو چنانچہ آیندہ ہم تفصیل بیان کرینگے کہ جاجا بہر درست بندش اصل غرض یعنی

یعنے خاص مقام پر گرمی ہے کی درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہونے کی انصباب مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف عضو کا معین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ وجع اور دردکی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہین جنکا ذکر ہم باب قروح مین کرینگے جب کسی زخم کو کھولنے کی ضرورت ہو اوسوقت روئی وغیرہ اوسکے مونہہ پر واسطے جذب رطوبت خواہ زخم پونچھنے کی ضرور رکھنی چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام غور پر درست نہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہ ایسی ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اوس زخم سے بدون پونچھنے اور صاف کرنے کی ممکن نہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم بہت کر ناصور ہو گیا ہو خواہ اوسمین رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اوسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا

عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونون سرے یکجا ہو جاتین اوسی وقت ہوتا ہے جب ارادہ الصاق اور التحام کا کیا جاے لیکن اگر ارادہ یہ ہو کہ اوسمین از سر نو گوشت پیدا ہو اوسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہے مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اوسکے مونہہ پر ہے نکل جاے اور پھر اکثر تبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی ہے تاکہ دوای لحم اوس مقام پر ٹھیری رہے اوسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو کہ اودھر سے گمان چرک دفع ہو سکنے کا ہے اوسے کسقدر چاک کر دین اگر یہ چاک ٹھیک وسی جگہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کر دین کہ باسانی اودھر سے مادہ نکل کر اوسی مکان تک پہونچ جاے۔ وہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دیے ہین کہ اونکا گڑھا ران مین تھا اور مونہہ بطرف ران خواہ ران مین اونکا مونہہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ مجھے اسکی حاجت نہوئی کہ اونکے واسطے کوئی اور مونہہ پیدا کرتا جو زانو سے نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہو گیا اور مونہہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہوئی۔ اسی طرح کبھی ساعد اور کف کو مین نے اسطرح لٹکا دیا ہے کہ زخم کا مونہہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اوسی مونہہ کیطرف سے نکل جایا کیا یہ قول جالینوس کا تھا۔ مین کہتا ہون کبھی جراحت ایسی مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کو جدا کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹکر نکل گیا ہو اوسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت پیدا کرین اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف اور مانع ہو اسواسطے کہ جس دوا سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو روک کرتی ہے۔ کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑھا تمامہ بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذای محمود جید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کرین۔ کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اوسمین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کر دے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہ سخت گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اوسپر بال نہین اوگتے۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر اونکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے اونمین انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراحات کی ایسے ہین کہ اونمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطراف عضل مین واقع ہون اونکا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہین جسطرح کہ اگر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر او رصغر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی

پہونچتی

پہونچتی ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ زخم جو زانو کے نزدیک صفنہ یعنی اوس ہڈی کے جو بطور "د" ڈھکنی کے واقع ہے پہونچ کر اسکے بعد بہی اعراض بد اور منکر پیدا ہوتے ہیں اور وہ اعراض مہلک ہیں کمتر اوس سے جان بری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات میں جو عضل پر واقع ہوں تشنج واقع ہو اور قبول علاج کا نہو سکے اوس عضلہ کو عرض میں قطع کر دینا چاہیے اور اوسکے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نکرینگے یہی حال رکبہ یعنے زانو کی جراحت کا ہے اور یہی ضرر اوسکے آگے بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہے یعنے اس شکل کا + چاک اور احتیاط مقتضی اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے اورام اور قروح میں فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کریں تا اینکہ دونوں سرے بخوبی مل جاتیں اور پھر تدبیر التحام کی کریں

ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان

دوا منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کرکے گوشت بنا دے اگر ایسی دوا میں تخفیف زیادہ ہو خون کے درد کو موضع جراحت میں روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہوگا اور اگر دوا میں قوت جلا کی زیادہ ہوگی خون کو رقیق اور سائل کرکے جو مادہ موجود لحم ہے اوسے مفقود کر دے گی لہذا واجب ہے کہ اس دوا میں نہ جلا شدید ہو اور نہ زیادہ تخفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تخفیف بھی ہو اور کسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ قبض معتد بہ کی ضرورت نہیں ہے اور حرارت اور برودت میں یہ دوا اسقدر احتیاج جراحت اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالضد کریں کہ زوال ہو جاوے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اوسکا زوال بقدر معتد بہ نہوا ہو بلکہ کسیقدر باقی رہی ہو اوسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار ہے اور بارد کا بارد ہے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنے جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہے اوسکا حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہو جاویگی۔ اور یہ ملحمہ وہی ہیں جو زخم کی دونوں باڑھوں کو اگر پھیلی ہوں ملا دیں اور اوس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اثر کرکے بوجہ اوسی نداوت اور تری کے جو کہ جوہر سطح میں اور دونوں سروں میں زخم کے ہے وصل پیدا کر دیتی ہے اور اگر کسیقدر زیادہ موجود ہو یہ دوا سے ملحم خون کی تخفیف کرکے اسقدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تخفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ قیح نہیں پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تخفیف کی اوسمیں زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اوسمیں قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام میں ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہو کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اوسمیں لس اور چپک پیدا کرے اور جلا کی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہہ جاویگا اور جس مادہ کی پیدا ہونے سے امید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جاویگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا وہ بھی کم ہو جاویگا یہ دوا ملحمہ تخفیف کی نقصان کے محتاج نہیں ہے جیسی کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہے اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کرکے اسکی طرف آئے اور تخفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوا ملحمہ محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اوسی میں اثر کرتی ہے لہذا اسکو تخفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے۔ جو دوا اندمال اور خاتم ہے یعنے زخم میں پپڑی پڑنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسی احتیاج قبض کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اوس رطوبت کی جو بالطبع خشک ہی یعنے جلد میں جو رطوبت زخم کی ہے اوسکے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہو اور قوت

تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونون کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینون اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہین اور رطوبت اصلی مین اسیقدر خشکی پیدا کرنے کی اونکو ضرورت ہے کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام غلیظ ہو جاے اور جوہر اصلی رطوبت مین کمی نہونے پاوے۔ جو دوا اکال ہے اور گوشت گرا دینے کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسمین جلا کی زیادہ ضرورت ہے [illegible] **کا چاک کرنا کنفولین کیواسطے** جالینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اوسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو وہان سے چاک کرنا چاہیے اور شگاف کا مونھہ اوسطرف ہو جدھر مادہ قیح وغیرہ جاری ہو کر نکل جاے اور اوسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور چاک کرنے مین استرہ کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اوس عضو مین ہین اونکو بچا کر اور اونکے اور سیدھی توریب کا بچاو جیسا اوپر مفصل بیان کر دیا ہے سب اچھی طرح نگاہ رہین اور خراجات اور پھوڑی چاک کرنے مین جو ضوابط اور قواعد لکھے گئے اونکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے سواے اون مقامات کے جنکو مستثنی کر دیا ہے کہ وہان ضرورت اس حفاظت کی نہین ہے اور سب جگہ ضرورت ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھین۔ سوا ان البتہ اربعہ یعنی کش ران اور زیر بغل مین چاک اسطرح کرین کہ جلد کیساتھہ اسیقدر اندر وار بھی چاک کا اثر پہونچ جاے اور ابراز ان اور مجففات ایسے رکھین جنمین لذع نہو اور وہ مجففات جدول ادویہ مفردہ مین بخوبی اور تفصیل تمام ہم لکھ چکے ہین۔ دقاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہے اسلیے کہ دقاق کندر مین قبض بہت زیادہ ہے۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کرین افضل یہ ہے کہ پانی اوس مقام پر نہ لگنے پاوے اور اگر مریض کو بے استحمام کئے ہوے کچھ چارہ نہو جیسے ہنود وغیرہ پس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپا لین تاکہ اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ غسل مین کپڑا ڈالکر زخم سے اوپر رکھین جو اسے حمام اور رطوبات حمام مین اور پانی مین حائل ہو خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جسطرح ممکن ہو اوسے کرین۔ تدبیر اون زخمون کی جنمین ورم اور درد ہو ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور رفق کے ہوتے ہین اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہین ہوسکتا ہے اور ورم کی تسکین اوسی چیز سے ہوگی جسمین اول تبرید اور تخفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر فنا کا بھی اوس دوا مین موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج مثل اوسی ہے کہ اورام کا علاج جسطرح ہوتا ہے۔ اور خاص علاج ایسے زخمونکا از سرتا پا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا مین فائدہ اوسکا یقین سے یہ ہے کہ ایک انار شیرین لیکر شراب عفص مین اوسے پختہ کرین اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کرین واجب ہے کہ حال ورم کا بغور اور تامل دیکھین کہ انجام کار اسکا کسطرف ہونے والا ہے مثلا اگر مرہم سیاہ کا استعمال کرین اور اوسکے استعمال سے سرخی اوسکی بڑھتی جاے اور چھالے پیدا ہونے لگین اوسوقت مبردات کی طرف زیادہ مائل ہونا چاہیے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور تہبل خواہ صلابت زخم کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کرین

جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان

باطن مین کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ پھٹ جانے کا اگر احتمال ہو اوسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ جلد سے التحام ہو جاے اور اندر کیطرف لون منجمد ہونے نہ پاوے اور تفرقہ خون کیطرف خارج سے کبھی نہ ہونے پاوے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر بلا ابس یعنی خشخاش زبدی کو سرکہ مین پختہ

کر کے استعمال کریں بر اند کار ہو جائیگا یا قنطوریون کبیر ایکدرہم خوراک اختیار کریں جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شے ہے کہ اوسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور تیسری غرض یعنے منع نزف الدم کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزر البنج ماء العسل کے ہمراہ استعمال کریں خواہ جملہ ادویہ جو باب نزف الدم میں مذکور ہو چکیں اونمیں سے جسے چاہیں اختیار کریں جو زخم اور شگاف ظاہر میں ہو اوسکے واسطے قول اقرب الی العلم یہ ہے اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض امعا باہر نکل آئی ہو اوسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر اپنی جگہ میں ملائی جائینگی اور اونکے انضمام کی کیا تدبیر ہے اور اونکے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہوسکتی ہے اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اوسوقت اسکی تدبیر میں خیال واجب یہ ہے دیکھیں کہ استدارہ بندش سے ہے اوسکی بندش مناسب ہے یا نہیں اور اس بندش سے جراحت میں انفصال ہوگا یا نہوگا اور ٹانکے لگانے کی گنجایش ہے یا نہیں جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح میں اوسکا بیان کر دیا ہے جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ ہر سبب بیان مذکور تشریح کو مناسب یہی ہے کہ اگر موضع بہرہ یعنے وسط بدن میں خرق اور شگاف عارض ہوا ہے موضع غضروفین تک ٹانکے لگانا خواہ اوس پر تدبیر کرنا کہ خطرناک ہے اور خصوصاً ان دونو جانب داہنے اور بائیں طرف میں بمقدار چار انگشت کے بہرہ یعنے درمیان جسم سے واقع ہیں۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق موضع بہرہ میں واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئینگی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے تھی جو طول بدن میں اوتری ہیں سینہ سے تا استخوان عانہ اور یہ بھی سبب ہے ایک عضلہ بھی ان دونوں میں سے منحرف اور کج ہوکر بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئینگی اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم میں نتو اور بلندی پیدا ہوگی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بوجہ عضلات مصفرین میں جسم اوسکی تنگ گیری سے پہر کی ہوئی تھی اور وسط میں کوئی اور عضلہ قوی الیاف نہیں جو اسے روک رکھتی پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہوں کہ جراحت عظیم ہو جاوے چند امعا باہر نکل آئینگے اوسوقت اونکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم میں بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد نکیا جاوے پھولکر غلیظ ہو جاتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہے اوسی کی پیدائش سے زخم پھول جاتا ہے اور اسیوجہ خرق اور شگاف کے اندر داخل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اسلم جراحات وہی ہے کہ باوجود یکہ مراق کو اوسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اوسکی عظیم اور اور بیخ میں معتدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کیطرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کیطرف نکل آئی ہے اوسے اپنی خاص جگہ پر پہنچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ بعد اسکے کہ اوسکو اپنے اصلی مقام پر پہنچا دیں ٹانکے لگا دیں۔ تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اوسپر دوا ایسے موافق اور مناسب لگا۔ چوتھے اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاوے کہ اعضای شریفہ کو ان تدبیرات کیوجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ اندازہ ہو نہ پہنچے۔ اب میں کہتا ہوں کہ اگر زخم چھوٹا ہو چھوٹے ہونیکے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر بیٹھ نہ سکے اوسوقت معالج پر واجب ہے کہ تحلیل اوس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اس شگاف کو بڑھا دے اور ریح کا تحلل کر دینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو۔ آنت کو پھول جانیکا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اسفنج کا ٹکڑا آب گرم میں ڈبوئیں اور نچوڑ کر سینک کریں۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نافع

ہوگی اسواسطے کہ شراب مین تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور اسکو قوت بھی دیتی ہے۔ پھر اگر معاً تحلیل ہو اور یہ علاج کچھ اثر نکرے اوسوقت زخم کے بڑہانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائین وہ آلہ ہے جو بنام میل نواصیر معروف ہے اور وہ چھریان اور چاکو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہین اور اسیطرح جنکے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین اونسے حذر کرنا چاہیے۔ بہت مناسب شکل مریض کی کھڑی کرنے کی بشرطیکہ جراحت پیٹ کے دھڑ مین ہے یہ شکل ہے کہ اوسے اولٹا کھڑا کرین اور اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہے اوسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کو ٹھہرانے کی یہی ہے کہ جو انت باہر نکل آئی ہے اوسپر اور اسکا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا مریض کو بائین جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائین جانب ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنے جانب زخم کے اوپر اور خلاف جہۃ مرکز ثقل مین ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہے اور عظیم النفع ہے۔ اور انت کا اوسی مقام پر محفوظ رہنا جس سے اوسے خصوصیت ہے بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کردی جای بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کو پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا بربستہ ہاتھ مین گرفت کرکے دونون سرے زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونون کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتے جائین اور انت کو اندر داخل کرتے جائین خواہ ٹانکے لگاتے ہین اور جہان ٹانکے لگا چکے ہین اوسے بھی زور سے گرفت کیے رہین ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ جاے خواہ ڈھیلا ہوجاے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائین اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر تسمہ وغیرہ سے بندش نہوگی یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی سو اب مین اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ اوسطور سے زخم اندرونی کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے۔ پس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ باہر صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کیطرف دالین اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کیطرف سے کرین جب سوئی ڈوب جای اور اوس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن مین سیدھا ہوتا ہے اوسوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی بارہ کیطرف واقع ہے اوسمین سوئی کو زیادہ نافذ نہ کرین بلکہ اوس سے نکالکر دوسرا سرا صفاق کا اندر سے لیکر سوئی کو اوسمین پیوست کرین کہ اندر ہی پھر دوسری بارہ مین مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جسطرف زخم ہے اودھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنے جدھر زخم مائل ہے اودھر کا سرا اوسپار ٹانکے مین داخل ہوجائے ایسا نہو کہ اودھر ادھا ڈوب رہے کہ اوسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اوس جانب مین لگا کہ باہر کیطرف جلد کے سوئی کو نکال لائین اور دونون سرے کو مع اوس جلد بیرونی کے وصل کردین جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کیطرف لیجائین اور دوسرا سرا صفاق کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اوسے دوخت کرین اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کرین کہ جسطرف زخم مائل ہے اودھر کا سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کی زیادہ ملاتے رہین اور اوسکی دوخت مین استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والے اس ترکیب کو اپنے محاورہ مین کہتے کہ ایک طرف زیادہ دبا دے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیے۔ دو ٹانکے کے درمیان مین فاصلہ مین ڈوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جسقدر گھنے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہون وہی بہتر ہے۔ پھر زیادہ اتصال مین یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ سوزن کے متصل ہونگے۔ احتمال ہے کہ سب روزن مل کر ایک ہوجای

اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دوخت کا برطرف ہو جاوے یعنے سب ٹانکے کھل جائین اور دونون بازُ ہین الگ الگ ہو جائین جبکہ بہت دور ٹانکے لگانے مین خوف یہ ہی کہ بخوبی وصل پیدا نہوگا لہذا واجب ہی کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائین ۔ جس دھاگے سے ٹانکے لگاتے ہین اگر سخت اور مفتولی ہوگا تو قرار اور دندانہ دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور مثل کچے تاگے کے ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا دوڑا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنے کسیقدر بٹے ہون کہ اوسمین استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح اگر پوری جلد مین سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ چھی جانے سے امن ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سی اجزا ایسی رہ جائینگی کہ اونکا التحام درست نہوگا اور بہت سی اجزا چھوٹ جائینگے کہ اونمین وصل پیدا نہوگا لہذا اسمین بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے ۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے مین غرض یہ ہے کہ صفاق مراق سے پیوند ہو جاوے اسلیے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے مین دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے ۔ بعض لوگ اسطرح ٹانکے لگاتے ہین کہ جو پارۂ مراق کے خارج کیطرف ہے اوسمین سوئی گڑو کے اندرونی پارہ مین اوسے داخل کرتے ہین اور دونون کنارے صفاق کو چھوڑتے ہین اور پھر جب ڈوب پورا ہوگیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہین اور کسی ٹانکے مین صفاق کا کسیقدر جزو شامل نہین رکھتے اور بعد ازان دوسری طرف سے صفاق مین بھی ایک ٹانکا جداگانہ اسطرح لگاتے ہین یعنے مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہین ایسا نہین کرتے کہ چارون تہ صفاق اور مراق کی یکجا کرکے انکو ٹانکے مین داخل کرتے ہون اور اسطرحکی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہین ہوتا ہی زخمی کو تکلیف زیادہ اوٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چارون تہ کو یکجا کرکے انکی ٹانکا لگاتے ہین گو وہ جلد لگا دیتے ہین مگر اوسطرحکی خیاطت مین وہی ضرر تقرر اور چھی جانے کا جو ہمنے بہت مفصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اسمین بھی ملحوظ ہے جیسے بعض درزی کپڑا جو تہہ ایک ہی ڈوب مین سی دیتے ہین کہ اوس دوخت کا بھی وہی حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے مین کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے ۔ پھر اوسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت مین زیادہ ہے اور صوف کو شراب قابض اور روغن زیت مین بھگو کر القطین اور جالبین پر اسطرح لپیٹین کہ چارون طرف سے لپٹ جائین اور بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادہان اور لعابات) زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہی ۔ اگر جراحت امعا تک پہونچی ہو اور آنت نکل کر باہر پہونچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہمنے اوپر بیان کی ہے ۔ مگر اوسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض سے کرنا چاہیے چونکہ ہم ہین خصوصاً اگر جراحت نافذ ہو کر معاء صائم تک پہونچی ہو اوسکے اچھے ہو جانے کا یقین نہین ہو سکتا اسلیے کہ جرم اوسکا رقیق ہے اور رگونکی اوس مین کثرت ہے اور طبیعت معاء صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب مرار کا اوسپر ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اسلیے کہ معاء صائم بہ نسبت اور امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہوسکتا ہی ۔ اور اسافل بطن کی جراحت مین ہمکو دواکرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین کہا ہے کہ غرض معالج کے بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اوسمین ایسے ٹانکے لگائے جائین تاکہ

صفاق اور مراق مین باہم اتصال پیدا ہوجاے اسلیے کہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر مین قبول کرتا ہے اور یہ غرض اوسے طرح کی ٹانکے سے پوری ہوسکتی ہے کہ ویسے ٹانکے درست اور مضبوط لگاے جاتے جو ہمنے بیان کردیے ہین کہ اون ٹانکون سے جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک ڈوب مین واجب ہے کہ مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوتی رہے وہ کہتا ہے کہ جب کوئی آنت باہر نکل آے تو شراب اسود قوی لا کر گرم کرین اور اوسمین صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھین تاکہ اوسکا انتفاخ کم ہوجاے اور سمٹ جاے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو تو عفص اور سیاہ تالیغہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہین اونہین استعمال کرین اگر وہ بھی نہ ملین فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہوجاے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہوسکے زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہے کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی ہی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور ثرب مین یہ بات بہ نسبت اور امعا کی زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج مین ٹھہرین گے تاہم برودت خارج بھی اونمین اثر کرسکے اونہین سرد کردے پھر بھی جب اونہین اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پور جاینگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کیطرف عود کرینگی اور ثرب کا حال ایسا نہین ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج مین ٹھہرے گی اور پھر جب اوسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہوجایگی اسواسطے اطبا نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اوسے فوراً کاٹ ڈالتے ہین اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اوسکو ہرگز اندر کیطرف واپس نہین لیجاتے اگر کسی کے ثرب مین اس خاصیت کے خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جاے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب یہی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جاے اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہین اور اوسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہے یا نہین اور اگر سیا جاے تو کیونکر دوخت کرین پھر اگر زخم بطن مین یعنی وسط البطن مین ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اوسی جگہ اطراف اون عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ ٹھہرے ہین اور شکم اون سے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم خصر مین ہو اور خصرین دونون جانب مین وسط بدن کے داہنے اور بائین بقدر چار انگشت کے واقع ہین یہ زخم اسلم ہے کہ اوس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شے نہین ہوتی ہے۔ لیکن موضع خصر کے ٹانکے لگانے بھی نہایت دشوار ہین اسلیے کہ اکثر امعا اونچے ہوجاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اوسکا اندر کیطرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ امعا کو جو چیز لاے اور گرفت کیے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول البطن مین دراز ہورہے ہین اور خود طولی ہین اور سینہ سے رکب تک یعنی استخوان عانہ تک اوترے ہین اسواسطے جب اس مقام مین جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کر دیتی ہے اور اونچا ہونا امعا کا اشد ہوتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ خصر مین اسی امعا کو گرفت کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ جو بقوت امساک عضلہ کو کرے باقی نہین رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند امعا باہر نکل آئین اور اونچی بھی ہوجائین اون کا اندر کیطرف داخل کرنا بہت ہی دشوار ہوگا **کیفیت جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کی بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اوس عالم کا یہ قول ہے کہ اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہوجاے بشرطیکہ زخم بڑا ہو اور شگاف بھی زیادہ واقع ہوا ہو ایک پٹی اوسکے

کر دا گر دلیٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اوسکی بندش کے واسطے زیادہ مثلث درکار ہے پھر اگر مقام زخم کا متصل ہو اور خالی جگہ نہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت بندش زیادہ مربع کے تمام اقسام مین جراحت اور شگاف کے اسلیے کہ بندش بطور مثلث کی فقط چاک اور شگاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش اس صورت پر ہوتی ہے 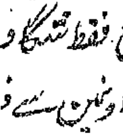 اور 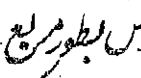 اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونون مثلثون کے ہو اور دونون زیادہ بشکل مثلث کے اونمین سے فرض کرو ایک ب ہے اور دوسرا ج ہو اور یہ دونون درست باندھے جاتے ہین اوسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوتی ہے۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہوجاے اور دونون سرون سے رباط کی استواری ہو اوس صورت مین گرفت رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سواے دوسری دو واسطے رباط کے اکثر جائز نہین ہے اور انمین زیادہ مثلثہ کہتے ہین اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اوسکا غار قریب ارنبہ کے پہونچا تھا اور زخم کا مونہہ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہمنے اوس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اوسکے رکبہ کے نیچے مخاد لینے آلہ ابنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہین جیسے قلبہ خواہ پھاوڑا رکھکر رکبہ کو اونچا کر دیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اوس زخم کا مونہہ اونچا ہوگیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسیطرح ہمنے بہت سے زخم جو ساق اور ساعد مین تھے اونکو بھی باسانی اچھا کر دیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اوسے بیشک معلوم ہوجائیگا کہ جو زخم ایسے لگتے ہین کہ اونکا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنی اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس اوس خون کا اندر زخم کے ٹھہر رہنا تا کل رطوبت جسقدر اوس مقام پر ہے بطرف مدہ کے متغیر ہوجاے بہت عمدہ ہے اور تغیر حالت زخم کی واسطے بسرعت موثر ہے اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوے اور بکھرے ہوے ہون پہلے اونکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونون سرے آپسمین مل جاتین ہان اگر سرون کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہو اوسوقت تو البتہ یہ تدبیر مناسب نہین ہوتی خواہ اگر زخم مین ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سخت سے وجع پیدا کریگا اگرچہ بندش نرمی سے بھی کیجاے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضو عصبانی مین گوشت پھٹ گیا ہو کہ وہ کبھی جمع نہو سکیگا البتہ اوسکے اندر ایک فتیلہ رکھین گے اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد مین التحام اور وصل پیدا ہو یعنی منہ کا زخم ہنوز بھرنے نپاے اور جلد مندمل ہوجاے اور اندر ہی رہجاے پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک کرین اور کھینچین دونون سرون کے کوئی شے ایسی رکھیں جو اوس چاک کو بھر دے یعنی زخم کو ورنہ سرون کی جلد بطرف اندر کے قرحہ کے ملحق ہوتی ہے اوسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اوسکو باہر کیطرف کھینچ لاسکے۔ اگر جراحت طول مین واقع ہو اوسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر جراحت عرض مین ہو احتیاج ٹانکے لگانے کی اوسمین کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہو اوتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کو بھرنے کے کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باوصف اسکے زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہین جبکہ وہ جراحت ہو کیطرف ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر اوسکو کھول نہ دینگے تو ردی پیچیدگی جانب اس عضو کے ہو جاویگی اور اندر کیطرف جو باقی رہا [illegible]

بوقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کی ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اوس سے نکلنا اور روان ہونا مدہ کا ممکن نہوگا اور نہ اوسکے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اوس شکل پر اسکو رہنے دین جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا پس لحاظاً ہم مضطر اوسکے چاک کرنے کیطرف ہوتے ہین اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہین مگر مجملاً اسقدر ضرور یاد رہے کہ خود زخم عضلہ کی عرض مین واقع ہوا اسکی دونون بالٹھون مین بُعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونون سرون کے ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیرین اور بتشبیہ بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے چارہ نہین ہوتا ہے اور بدون استعمال رفادہ مثلث کی جو اوپر مذکور ہو چکا اسکی درستی ممکن نہین ہوتی ہے۔ خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول مین واقع ہو اوسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہین ہوتی ہے ادویہ ملحمہ خراج کے ایسی دواؤنکا بیان ہمنے بخوبی کر دیا ہے اور اونکی قوت اور موضع اتصال کو بھی بیان کر دیا ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ جو دوای ملحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ذرور کے اوسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہین ہے بہ نسبت ادہان اور قیروطی کے اور ادہان اور قیروطی کیطرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور ادویہ معتدل قعر زخم مین نہین آتی ہین اور مسامات مین در آتی ہین جب انہین ادویہ سے قیروطی بناتین اسلئے ونکا اثر باسانی اندر تک پہونچ جایگا اور سیلان دہن کا جہان تک اثر دوا کو پہونچنا ضرور ہے وہان تک پہونچا دیگا۔ یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہین اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہین اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہین اور ہر قسم مین سے ہر طرحکی دوا ہوتی ہے جیسے نباتات مین شاخ اور برگ اور بیخ اور تخم اور حیوانات مین عضو خواہ تمام اعضاء علی ہذا القیاس معدنیات مین بھی جیسے سفیدہ کو روغن آسمین اور موم مین داخل کرین اور نباتات مین اوراق یعنی برگ بطور الذکر کا ضماد کرین خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ صنوبر سبز اور پوست ریشہائے باریک اور برگ سرو اور اوسکی شاخین اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے مصوغ مین علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کے ہو ثمرات اور حبوب مین جو تر تازہ یا بین پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض اور برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی مین جوش دین اور اوسمین اتنا فائدہ زیادہ ہے کہ تازہ نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور ثوم جاکرا اور غبار آسیا اور لوبی سوختہ خصوصاً مشایخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے پھولون جیسے بندھی ہوئی کلی زعرور اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب بہ نشو کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عضلات کے سرون کے قریب زخم لگا ہو حیوانات مین جسکا دودم ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات مین دوا ربارو فنی اور دوای ذرہی اور دوای سقولاوس اور دوای بخلاف ہمراہ مشکطر امشیع کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دواؤن کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ذرورون مین اتنی قوت درکار نہین ہے جسقدر مرہم مین ہونی چاہیے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اسطرحکی دوائین اوسوقت استعمال نہ کیجائین جب سطح گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہو جاوے۔ جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ بھی ہو جاتا ہے لیکن جب اوسمین خشکی پیدا ہوتی ہے پھر نیچے کی طرف اوتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ ایسی ادویہ کو اوس گوشت مین استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائیگا جلد کے برابر ہو جائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ وقت اسکی شناخت مین نہین ہوتی۔ لہذا واجب ہے کہ دوای مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کرین کہ زخم مین گوشت نیا پیدا ہوا ہو اور اتنا پیدا ہوا ہو کہ

ایسا

کہ اندمال زخم کا خودبخود ہوجاے۔ اس واسطے کہ دواے مدمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تا اینکہ مندمل ہوجاے اور قوت طبیعہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے۔ بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجاے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرنے لگے اوسوقت طبیعت گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہوتی سے دواے مدمل اپنی انتہاے فعل کو پہونچ جاے تاکہ جلد اور گوشت دونو ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تاہم مقدار مناسب پر بڑہکر ملجاءین اور کوئی جراح اسوقت اور صفت کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہوجاےگا دواے خام استعمال پہلی تری اور رطوبت کے ساتھ کرنا چاہیے اوسکے بعد خشک دوا جب زمانہ پری تیزی کا قریب آپہونچے مناسب اور ایسے وقت اوس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے۔ ادویہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور نمک خستہ منشور کا کہ اوسکی تیزی ملی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جاے اور زر [illegible] یابس قیسوموم بریان قسور نحاس زفاق کندر مرداسنج قنطوریون صغیر اور عروق لیشے ہلدی خصوصاً آنبا ہلدی بہت عمدہ ہے اسی طرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہے اور پھٹکری مازو خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے اس دوا سے کنایۃ رجل عقعق کو تعبیر کی ہے جیسا بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور ہمارا یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتا ہڈیان کھاتا ہو اوسکی پلیدی اور سوسمار کی مینگنی اگرچہ اسمین بہ نسبت کتے کی پلیدی کے قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اوسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر اور توتیا سے کیا جاے۔ قروح پاک کرنی والی دوا جسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اونمین پیدا ہو منجملہ اوسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف مقعد اور مذاکیر مین اور کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگرچہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کردیتے ہین لیکن اگر زخمون مین رطوبت شدید ہو اندمال بھی کرتے ہین خصوصاً اگر پھٹکری کو جلاکر استعمال کرین اوسوقت قوت بدلہ قوت اکالہ سے کم نہوگی اور اگر بعد جلانے کے دھو ڈالین پھر تو قوت اندمال کی زیادہ ہوجاتی ہے۔ زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین اونکا استعمال بدون اصلاح اور تدبیر قوی بغرض اندمال کرنا نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو اونہین جراحات مین جائز ہے جنمین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے کے دھو دیا جاے اندمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور مرتک اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواؤن کی ساخت کی کیفیت یہ کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جاے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اقلیمیا کو جلاکر اوسمین داخل کرین اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض مین ترکیب دین کہ [illegible] ہوجاے اور بیشتر زاج سوختہ بھی وہ زیادہ کرتے ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو تو تخم کتان اور اوسکا نفع یہ ہے کہ تخم کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اوسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہوجاے اوسکے بعد نہایت عمدہ قوی القبض یا روغن آس کو لیکر اوسمین تھوڑا سا شورہ ڈالکر کھولائین اور کھولانے کے بعد کتان سائیدہ اوسمین ڈالین اور مرہم طیار کرین اور استعمال کرین۔ یہ مرہم عجیب النفع ہے اور یہ مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر یہ مرہم اسود کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اربعہ مرہم اسود کے ہو اضافہ کردین۔

ذرور خفیف سپیدہ اور مرداسنگ ملا ایک حصہ خبث رصاص اور مر اور مازو ہر واحد نصف جزو پیس کر ذرور کرین ذرور دوسرا صدف سوختہ بارہ عدد انار کوچک جو درخت ہی سوکھ کر خود بخود گر پڑین سڑول عدد فلفل پس ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا قیسور اقلیمیا اثنا بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار شیاف شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو یکدرہم دوسرا ذرور قوی استخوان سوختہ مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت ماميثا ایک ایک درہم ذرور کی صفت ورد سفیداج رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن سبیکہ الفضہ اصل السوس جاوشیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال صفت مرہم کے جو شیاف سے کے واسطے مفید ہی جو کو جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ قلعی مین مخلوط کر کے قیروطی بنا لین ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے اوپر کے ابواب مین صفت ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے یہان پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ ادویہ منبتہ لحم کا استعمال اوسوقت کرنا مناسب ہی کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنے زخم کا مقام انتہا ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کرین اوسطرح کی کدورت خواہ کسی طرحکا فساد ہڈی مین سرایت کر چون سکے اور سوا رطوبت خاص کی جو ہڈی مین ہوتی ہے اور کچھ باقی نہ رہے مگر یہ کہ اوسکی تجفیف کر چکے ہون خصوصاً اگر یہ ہڈی سر مین ہو اسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی ملاست اور اوسکی رطوبت منجملہ اون اسباب کی ہے جو مانع انبات لحم کی ہڈی پر ہوتی ہین اور جب ہڈی کو چھیلین اور خشونت اوسمین پیدا کرین تو مادہ اوسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہے اور بوجہ چکنے نہونے کے پھسل کر نہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض دوائین یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن مین نہین کرتی ہے اسکی وجہ یہ ہی کہ کسی بدن مین زیادہ تجفیف پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے انبات لحم نہین کرتی ہی اور یہ بات موافق مزاج دونون بدنکے پیدا ہوتی ہی خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہو چکی ہین اور مقوی حس دوا کی قوت انبات نہوتی ہین اور کبھی کوئی دوا بعض بدن مین بافراط جلا پیدا کرتی ہی اور کسی بدن مین افراط جلا نہین پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اوس سے ظاہر نہین ہوتا ہے اگر اس دوا کو حاجت کسیقدر تجفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک صنف امعین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تجفیف اور جلا محتاج الیہا کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہی نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تجفیف اور جلا کے اس دوا کو ہوگی چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کی مختلف ہو بالضرور اوسکی تاثیر بھی ایسی چیز مین یکسان نہو گی جنمین قوت انفعال کی مختلف ہی یعنے یہ دوا بھی اثر مختلف مختلف بدن مین پیدا کریگی اور جو دوا مجفف ایسی ہو کہ اوسکا اجفاف بہ نسبت اوس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدنکا علاج اوسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم مین یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوا سے تجفیف لحم کا بہت زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اوس بدن کے جسکا علاج اس دوا سے کرنا منظور ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم نہین کرتی جسکی یبوست درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا ٹھہر جانا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور وسخ کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے اگر دریافت ہو کہ اثر تجفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اوتنی تجفیف مین انبات لحم کا ہونا دشوار ہے اوسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو دوا

یابس کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم مین انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اوسی بحال خود اور بر قوت خود چھوڑ دینا چاہیے کبھی بعض
ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی علت بخوبی بیان نہین ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دواؤن مین چند قسم
کی ادویہ ضعیفہ اور قوی شامل کر کے استعمال کرین مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اوسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے
کسی دوا مین فقط ترطیب پر اختصار کرنا جائز نہین ہے اور نہ فقط تجفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونون فاعلی کیفیتون کی رعایت
ضرور ہے جسطرح کہ پہلے ہم ذکر کر چکے ہین اور نہ ترطیب اور تجفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیتون کی ضرور ہے بلکہ باانیہمہ
رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہے
اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہے کہ دوائے ضعیف کا استعمال
کرین جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا
کی ہے جسمین قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اون ادویہ کے جو منبت لحم ہین یعنے جسقدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہین اوس سے
زیادہ قوت تجفیف کی اوس دوا مین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ
بالا کے رہی اوسمین متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس کبھی بعض دوا
مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ اون اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف
ان ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تجفیف کے اوس چرک کو حبس کرتی ہین جو زخم مین پڑتا
ہے اور اوس مادہ کو جو سیلان مین ہے مانع ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کی نوبت اسکی پہونچتی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے
جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو ۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت مین اس دوا کی ہو اسکی قوت
مفرط کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اوسوقت اسی مجموع مرکب مین خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہے واجب ہے
کہ زنگار جس قدر کہ خواہ مرہم مین شریک کیا جاوے بقدر دسوین حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا
اوسوقت درکار ہے جب ایسی ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جنکی یبوست زیادہ ہے اور بارہوان حصہ کل کا زنگار اوس بدن کے
واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہو چکا ہے اوسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے شجاج
کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جنمین حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ
یعنے ہڑ کا آٹا اصل السوس زراوند آقلیمیا چوب جاوشیر اور جسوقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے ممتنع ہو جاوے یعنے کسیطرح کا فائدہ
اوس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اوس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قروح کا ہے اوسکا استعمال
کرنا چاہیے جراحت شجاج کا بیان ہڈی کے شکستہ کی تدبیر اور جو اعراض اوس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہوتے اونکی
تفصیل اور اصلاح کے واسطے باب استخوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون اونکے التحام کیواسطے
فقط وہی چیز کافی ہے جسمین تھوڑی سی تجفیف ہو فقط اوسیکا چھڑکنا کافی ہے اور دوائے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور یعنی ورم
دم الاخوین سے ہوتی ہے اسیطرح دیگر ادویہ خفیفہ جو پھوڑون کے علاج مین مذکور ہوچکین اگر اوس زخم سے خون کا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکورہ در باب نزف الدم سے خون کو بند
کردین۔ غذا ایسے شخص کو دماغ ہیچ بریان کرکے استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسی کا استعمال ضرور ہے کہ بنابر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مزاج کا

بھیجا بھنا ہوا مقوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہین اسیطرح آب انار ترش کا استعمال غذا مین کرنا چاہیے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیے ایک دوای جید کہ جراحت اور نزف الدم دونون کو مفید ہوتی ہے یہ ہے کہ خمیر ترش اور خشک کو پیسکر زخم پر چھڑکین اور اوسے تر نکرین۔ اور ورم پیدا ہونے کی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو جو بمیدہ زوفای تر مین ملاکر استعمال کرین خواہ آرد جو اور قوتنج کے ہمراہ استعمال کرین اسکی رض کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام مین بتفصیل مذکور ہے دوسرا مقالہ

رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان مین

کتاب اول مین مذکور ہوچکا ہے کہ فسخ اور ہتک کیا معنی ہین اور وثی کے معنے یہ ہین کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسیقدر ہٹ جای لیکن بتمامہ جدا نہو اور اوسکا اوترنا خواہ زایل ہوجانا بخوبی ظاہر نہو ورنہ خلع کا اطلاق اوسپر ہوگا اور وہن بنسبت وثی کے کچھ کمتر شی کو کہتے ہین شاید وہن اوس اذیت کو کہتے ہین کہ رباطات مفصلیہ مین کسیقدر تمدد پیدا ہونے سے ایذا پہنچے اور اگر یہی تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہے اوسمین پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل مین ہوتی ہے اوتنی ایذا پیدا ہو اوسکا نام وثی ہے بعض اطبا وہن کو اور اوس شی کو جس سے بہنے وثی مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہین اور بعض لوگ وثی کو بمعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہین جیسے ایک جانب کعب کی ہٹ جای خواہ رسغ یعنے باریکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہین اور اوسمین کلام کیا چاہتے ہین وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط مین عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف مین عضل کے عارض ہو

فسخ اور ہتک کا بیان

جسوقت کسی عضلہ مین فسخ عارض ہوتا ہے اوسکے اجزا مین جسطرحکا تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اوسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کمتر ضرر اوسکے احوال مین یہ ہے کہ خون مجتمع ہوکر متعفن ہوجای اسلیے کہ اکثر انسداد اوسکی تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصا وہ راہین جو صدمہ فاسخ سے تنگ ہوگئی ہین خواہ وہ تنگی بوجہ حدوث ورم کے داخل کیطرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اوسکا تدارک بخوبی نہ کیا جای فساد اوس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنے کوفت کے چند امور پیدا ہوتے ہین چاہیے کہ اوسکے علاج مین مبادرت کرین ایسا نہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہوجای اور ہتک کے علاج مین دوبارہ اتصال اوس لیف کا جو منقطع ہوگئی ہے کرنا اور اوسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض مین سوای فصد کے کوئی اور چارہ نہین ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہین اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی فصد ضرور کھول دیتے ہین اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اشدہ باندہ اور مشدودہ کا کیا جای پھر وہ خرابی پیدا نہوگی جو محتاج علاج مخوف اور گداختہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر مین تاخیر ہوی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل مین شروع ہوجای اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اوسکے علاج مین اس خون کا اخراج پہلے پر ضرور ہے تاکہ یہ خون نافع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ لطوخات سیاہ حارہ کے تحلیل کردیا جای بشرطیکہ مسامات مین تسخیف پیدا ہوجاے یا خود ہی قبل از تدبیر بذا کے سخیف ہون چوٹ کی مقام پر جو چیزین لگائی جاتی ہین اونکا یہان بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایضاً جو ادویہ خون مردہ کے نشاف ہین اور اوس خون کو فنا کردیتے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادہان محللہ اعیا اور ماندگی کے زوال مین بکار آمد ہین وہ بھی مفید ہین بلا خوف

دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اوسکا بھی استعمال ضرور ہے اور اوسپر اقتصار بھی ہو سکتا ہے ۔ جو شربت وغیرہ معین تحلیل پر ہین سب جیسے قنطر الیسو اور قسولا اور قنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مردار خون کو نشف کر لی ہین جیسے آرد جو اور زوفائے رطب اور رسیدہ بانجین گوندہ کر اور اس سے زیادہ قوی جیسے فودنج کو بھی ہمراہ آرد جو کے خصوصًا اگر یہ صدمہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارخا اور حرارت لطیف ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف بھی اوس سے پیدا ہوگی اس لیے کہ جس چیز مین تحلیل اور تخفیف شدید ہو اوسکی تاثیر بعجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کرکے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے پس مضر ہوگی ۔ لہذا ادویہ سبک دوا اوس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہان تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہوا اور اندر کیطرف غائر نہ تھا اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کیطرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے دور ہو اور بدون نشتر لگانے کے چارہ نہ ہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح ردی مین ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کیسی اوسکی کیفیت نہ ہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد مین تقرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصال جس سے ہم بحث کر رہے ہین غائص اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع ادویہ خفیفہ کا نہین ہوتا ایسے وقت مین استعمال غذا قوی کا ضرور ہے کہ پچھنا یا نشتر لگائین اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہے اور خارج ورم نمایان ہو جاتا ہے ایسے وقت مین واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم منقشع ہو جاسے اور ریم پڑ جاسے اور جسقدر مادہ مجتمع ہو چکا ہے اوسکا مادہ بن جاے تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جایگا اسلیے کہ یہ ورم ہر حال کبھی نہ کبھی منفتح ضرور ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیب کے منفتح ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ کے منفتح ہو کبھی تحلیل ورم کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہو جاتی ہے خصوصًا اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات مین وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ مسقطہ اور صعوبتہ مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی چاہیے اور جو بندش اور پٹیان فسخ کیواسطے درکار ہین اونکی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہوا ہو اوسکی بندش کرنی چاہیے کہ رباط النفس ہو موضع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کیطرف دور تک پہنچانا چاہیے اور نیچے کیطرف بہت کم مناسب ہے اور زیادہ پیچ اور زیادہ کی یہان کچھ حاجت نہین ہے اور نہ اوسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ ہر جا محتاج اسکا ہو کہ خون مردار کی تحلیل ہو جاے اور اوپر کیطرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کیطرف پٹی کا لیجاتین لازم ہے کہ اوسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور پتلا خواہ مضبوط ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جاے اور بہت جلد اتصال بطول کا اوس سے ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کیطرف اونچا کر دین تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتی ہین اور اوس علاج یعنے بندش کا وقت قبل ورم کے ہے اسلیے کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سواے بندش معتدل کی کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کر سکتا ہے چہ جائکہ اوسی بذریعہ بندش کے دبادین کہ اوسوقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسیواسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے علاج کرتے ہین ۔ جو عقد تابع فسخ کے ہون اونکا علاج بذریعہ آویزان کرنے اسرب کے کرتے ہین اور اسرب کو اوسپر رکھو

ہین تاکہ غدد مین زیادتی پیدا نہو (اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے اور چھاتی کے سینہ کو ڈوری سے باندھتی ہین) کبھی یہ غدد سے بڑھ جاتے ہین اور اونمین فسخ پیدا ہوجاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم اور اونکی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہے اور اونمین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال کے خواہ ان کے ہوتا ہے خواہ اوس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشا کی جھلی یا عصب یا عروق کبار مین واقع ہو ایضاً اسمین خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہوگا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسیواسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بارہا گرتے ہین مگر اونمین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسی کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے — اور گرنے اور کوفت اور ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکے تدارک مین بھی احتیاج اونھین تدبیرات کی ہوتی ہے جو پہلے اوپر بیان کیے ہین کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ دل کی کوئی جانب منقطع ہوجاتی ہے خواہ معدہ کی کوئی شئ قطع ہوجاتی اور آدمی فی الفور مرجاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند ہوجاتا ہے خواہ بلاارادہ بول یا براز جاری ہوجاتا ہے اور کبھی قے الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر مین اور طحال مین ہے اوسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہوجانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہوجاے اور اوسکا سر نیچے جھک جاے اور سانس اوکھڑ جاے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہوجاے اور چہرہ زرد خواہ سبز ہوجاے ایسا شخص گویا مردہ ہے بمشکل زندہ ہے اور تھوڑی دیر مین مرا جاتا ہے — لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ اور کسی قسم کی ضرب اور صدمہ کھایا ہوا جسسے پہونچے اور فوراً قے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مرجاویگا اسیطرح حال اوس شخص کا ہے جسے قے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برابر ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم مین ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر کبھی ورم باطن مین بھی پہونچ جاے اور بیٹھ جاے اور بعد سکون کے قے بین اوسکے مادہ برابر ہو وہ بھی اوسی جگہ مر جاویگا جہان قے کی ہے اگر اوس جگہ سے مہلت اوسکو کی نہ پاویگا جس شخص کے سوراخ گوش یعنی کان مین چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہو لابد یہ ہے کہ ورم پیدا ہوا اور بعد ورم کے ہلاک ہوجاویگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اگر اوسکا کلام کرنا بند ہوجاتا ہے اگر تیسرے روز تک اوسکا یہی حال رہا اور کسی طرح کی کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اوسکی افاقہ کی تدبیر کرین اور ساتوین روز تک انتظار کرین یعنی کسی قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نکرین جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ نہو جاے تو معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی ہے علاج اگر کسر اور خلع عارض نہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو صدمہ رسیدہ کی فصد کی خواہ جس عضو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اوسکی تدبیر تحلیل کرین اور کوئی ایسی چیز اوسپر رکھین جو عضو کو مضبوط کرے اور طبیب معالج کو ضرور ہے کہ بخوبی شناخت کرلے اور ثبات حواس اور باطمینان خاطر پہلے ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہین ہے جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہوگا پس اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضای حال کے لحاظ سے فصد واجب ہو لازم ہے کہ فصد کھولنے مین جلدی کرے — اور غذاے لطیف رقیقہ کا استعمال کرین اوسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استفراغ مسہل کی کرسکے اور بند مین بھی ہوسکے شاید کہ شفا حاصل ہوجاے بشرطیکہ اوس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بشرط امکان

بہت جلد ایسی تدابیر کا استعمال کرے جو ادویہ ایسی جگہ اونکی حاجت ہوتی ہے وہ ہین کہ شدید ہوں اور مشدد اور قبضی بھی ہوں اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخا سے کرین جیسے کہ فسخ مین درکار ہوتی ہین اور دوائی جمع اور الصاق پیدا کرنیوالی فام ہین اور سرد حل ہین بھی درکار ہین جو دوائین چپنے اور لگانے کی لایق ہین شخص کے ہین جیسے فسخ خواہ کوفت یا سقطہ پیدا ہوا ہے اول مین عمدہ موصیائی خالص ہمراہ شراب کے اور اوس روغن کے جو بنام رسمق کے مشہور ہے نفع دیتا ہوگا اور چنے سے بہتر کوئی چیز نہین کبھی موصیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ بایسانے زیرا وندچینی کے مع ایک مثقال فوۃ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہین شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اور اسکے بعد لائی جو خاص حبّی ہو اور ارمنی اور سماق اور عنزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اوسکا زیادہ ہے۔ زرنیخ مین قوت عجیب ہے کہ جسقدر فوائد درکار ہین سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آئندہ سب کو مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اسکا استعمال کیجائے عصارہ قنطوریون کبیر اور ریوند اور قسط اور مثل جب ہمراہ سکنجبین کے پینے جائے استعمال ہوں نافع ہوتے ہین۔ اطلاق طبیعت کیواسطے الناس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہین قرص جید ریوند چینی تین جزو لک مغسول فوہ چار جزو سنگ مختوم تین جزو ان سب کی قرص طیار کرین۔ اور یہ موضعہ مین سے زبدہ اور مرہمی اور مصطگی اور ضمادات سے جسوقت ضماد کرین خواہ پلائین اوسکی بھی خاصیت عجیب ہے اور فلج اور کسیر اور ورقی اور فسخ اور جرح اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ مین مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی ہے اور اگر بوجہ آفت کسر اور ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگئی ہو سخت اور قوی کردیتی ہے اور یہ صدمہ وسے افاقہ بھی عجیب النفع ہے اور دنی الجنم بہت عمدہ ہے اور صبر اوسکی ارمنی الالائی اور گل مختوم اور موسنگ اور سماق اور گیج اور اور چونا بجھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے ضمادات سے انزروت ہے اور کمادات سے برگ سرو پانی مین پختہ کرکے اور نچوڑ کر زیتون ملا کر اسیطرح برگ اثل پینے ضماد اور بھی فائدہ ہے اور اوسمین شب یمانی داخل کرین صفت دوائی مرکب ضمادات تین جزو خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جزو زعفران تھوڑی سی سب کو ملا کر ضماد کرین یہ ضماد عجیب النفع ہے کہ اسکی قوت اندر تک پہونچتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوائے درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف اسیر ورم عظیم پیدا ہونے کا نہو جسکی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا تعجیل ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تفرح کا ہو اور یہ اوس چوٹ کے مقام پر کوئی عضو مخوف اور تہی شکم ہو اوسوقت واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ارخا کی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور اسکے کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی تسکین درد اور غایت مفید ہوتی ہے بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب سوم مین ہم اسقدر بیان کرچکے ہین کہ اب یہان کچھ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی تجویز کیجائے جو ملین اور سرد ہو جیسے لعاب اسپغول لبلاب اور سرمق یعنی سلمہ اور خبازی اور حبوبات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین جبکہ مادہ سرد ہو ضمادین کوئی جزو مین بھی داخل ہو جیسے فقد و عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ الماءآبن کے استعمال کرین موزبات ضرا [illegible] مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسپغول ایک جزو لیکر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جزو اور ربع جزو زعفران

ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین۔ خواہ اجزای مذکورہ ذیل سے بناوین ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیای مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملک دس جزو مصطکی چار جزو قشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السرو آٹھ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین مگر یہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے دیگر تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تاکہ پانی جذب کرکے نرم ہوجای اور بآسانی پس سکے اور اوسمین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سے بیس جزو گل سرخ ٹھولہ جزو سنبل مصطکی اقاقیای مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد افشردہ اور آب بارتنگ اور آب کرنب مجھے پسند زیادہ ہے اوسمین گوندہ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن سوسن ملا کر ضماد کرین **بیان حال اوس شخص کا جو کوڑے اور زنبیل سے مارا جائے** جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جای اوسے پانی کے عوض آب نخود پلانا چاہیے اسطرح کہ چنے بھگو دین اور اوسکا پانی نتھار کر پلاوین اور جو ادویہ مصدوم اور ساقط کو تجویز کیجای خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہے۔ ایضاً ریوند چینی زنجبیل آس مجموع ڈیڑھ درہم ہمراہ آب گرم کے پلاوین چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فوراً ادھیڑی ہو اور ہنوز اوسکی گرمی اور رطوبت کم نہوئی ہو وسی زخم پر لگاوین تاکہ چسپیدہ ہوجای اور اوس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دن مین اچھا کردیتی ہے اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اوس پوست کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کرکے چھڑک لین کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولہے سے زرد ہوکر چھڑائی جاتی ہے اور اوسمین بھی کسیقدر شوریت ہوتی ہے اس کھال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنگ اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین یا قیروطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بناوین ایضاً کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی رہجای زرنیخ کے لگانے سے اوسکا بطلان اور زوال ہوسکتا ہے کہ ہرتال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خون مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اوسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل مین واقع ہو یہ ہے کہ ایلیا اور نمک کو اوس پر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہوجای۔ ہم نے ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہین کہ وہ سبکے سب وثی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب خدا اوسکو ملاحظہ کرے اگر اس مقام پر درد باقی رہجای بعد درستی وثی کے اوسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نکرنی چاہیے **موچ وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان** سحج کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انقشار اور چھل جانا کسی درشت شے کے چھونے سے اگر عارض ہوا ہو اسکو اصطلاح مین سحج کہتے ہین کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہے کبھی تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہے اور رگڑ سے چھل جاتی ہے اور چھلکر منقطع ہوتی ہے خواہ لٹک جاتی ہے اور اوسکے الصاق اور ملانے کی حاجت پڑتی ہے اوسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہوچکی ہین اور تا امکان واجب ہے کہ جلد کو قطع نکرین بلکہ جلد پھیلاتے رہین گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے الصاق پیدا نہو تو بذریعہ مراہم کے ملائی جاوے گی یعنے جو مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین۔ کھلی ہوئی جلد مین اگر سحج کھلا ہوا واقع ہو اوسپر الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہو اوسکی تخفیف

بذریعہ ادویہ ممنوعیت ہوا کے کرنی چاہیے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی آفات سے دوا مختلفہ کا اثر اوس پر پہنچے یعنے کھلی ہوئی رہے خفیف
سحج جیسے موزہ وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو سحج پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہے کہ ریشے یعنے پٹھا کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بز کا بھیڑ کا
ریکا اوسپر لگا دین وہی اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا ہوا ہو پرانی چمڑی کو جلا کر خواہ روغن گل اور مرہم آل سرخ کا استعمال کرین اور کبد و سوختہ
عجیب النفع ہے اور قابل اعتماد سب سے سوزہ کی رانگ کے واسطے منجملہ ادویہ خاتمہ اور ملحمہ و مندملہ کے کل دوائین ہین جنمین تھوڑا سا قبض
ہو جیسے اقاقیا اور مازو خصوصاً مازو سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سحج مین کرین شاید یہی کافی ہوگا خواہ سحج شبیہ یعنے جو رگڑ کی جگہ
شبع کے عارض ہوئی ہوا اوس مین بھی یہی اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات مین فقط مرہم اسفیداج کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی دوا
یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس و روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب مین محلول
کرین اور ان دونون سے مرہم طیار کرین اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق کے ساتھ نفع ہوتا ہے اور سحج ازقسم خفیف کو مرہم کو صنم
کرتا ہے منجملہ مطلوبات کہ خصوصاً اگر شقاق بوجہ سحج کے پیدا ہوا ہو یہی کہ آب عدس کہ اوس مین طبیخ کشن یعنے اور آب ورد یا مرہم استعمال کرین
اور تغمید وہی خشک کردین لیکن تمام جلد اوڑ گئی ہوا وسوقت منع ورم کی تدبیر ایسی ہو واکی حاجت ہوگی جسمین تبرید ہو اور تخفیف
قوت ہو اور اوسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہین ہے **بیان وخز اور خرق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان رہ گئی ہو** کو
کہ چبھنا وخز یعنے نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونون قریب قریب ہین اسلیے کہ دونو
صورتون مین ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اوسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہے فرق اتنا ہی
کہ کوئی شے باریک چبھ گئی اوسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی بڑی موٹی چبھتی ہے اوسوقت شگاف بڑا پیدا
ہوتا ہے پس وخز باصطلاح اطبا وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہوا اور چھوٹا ہوا اور خرق بڑا سمجھو ۔ ہے جو عظیم ہوا اور جسکا
حجم بڑا ہوا اور شاید وخز باوجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کی مقدار طول مین چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنے
چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد بڑھ کر گوشت تک نہ پہونچی اور ایسا وخز ضرر کم رکھتا ہے اگر اوسکے درپے نہ ہون اور چھیڑ چھاڑ کرینگے باتین کہ اگر
اوسی حال خود چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد مین واقع ہو ہان اگر وہ گوشت شدید الرداءت ہو گا اوس
البتہ ورم اوس مقام پر پیدا ہوتا ہے اور ضربان بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر وخز اور وخز شدید ہون اور اطبا چھیڑنے کے ایسی واقع ہو
کہ اوسکا وصول گوشت تک ہوا ہو تو ایسی صورت مین بڑا علاج ازروی فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کیجائے
اور تدبیر جراحت کی چندان حاجت نہین ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہے اور جراحت کی تدبیر کے
ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر
کافی تدبیر ہے سبب کا ذکر باب جراحات مین تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہے تدبیر خرق سے یعنے وہ بڑی
بات ہے کہ بدن مین جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئی وغیرہ کے اوسکا پہلا اخراج ضرور ہے اوس کو
کانکالنا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہون جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لین جیسے اخراج نوک
کا یعنے تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلفتین کے ہوتا ہے جسکے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہین تاکہ اچھی طرح لگ جاسکے اور قاعدہ عام یہ
جس اسپے نوک وغیرہ کو نکالتے ہین اوسکی نوک ٹوٹ کر رہ جا سکے کہ خوف نہ ہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہے وہان تک راہ اوسکا

اگر رگ پہونچنے کی وسیع ہو کہ اسکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنے کیطریقوں سے سہل ترین کو اختیار کرین اور اگر دونون طرف سے نافذ ہوئی ہے اوس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جدہر سے اوسکا نکلنا اولی ہے اور بقدر حاجت اوسکو پھیلانا چاہیے اس انی کا خواہ موچنے کا ٹوٹ کر نہ جانا اوسکا حیلہ یہ ہے کہ دفعۃً اسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو پکڑ کے جسقدر اوس نوک کا چبھنا اندر کی طرف ثابت ہو اوسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش مین آکر سیدھی نکل آئے۔ اور اگر یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چندے در نکالنے سے نہ چھیڑین تاکہ خود اپنے مقام مین جنبش پیدا کرے اور بعد ازان نکل آئے اس صناعت کے بعض علما نے اس بارہ مین جو کچھ کہا ہے ہم اوسی بعینہ بیان کرتے ہین وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے اسیلے اقسام سہام کو دریافت کرین اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض کی ساخت نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہے اور کانسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی لوہے اور رانگے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیون کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور نے وغیرہ کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ کانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہے اور کسی مین ایک ہی انی خواہ دو یا تین ہوتی ہین اور کسی مین ایک ہی انی نوک دار ہوتی ہے اور کسی کی انی مین نوک نہین ہوتی اور نہ کانسی مین نوک ہوتی جیسے تعلیم تیر اندازی خواہ تعلیم نیزہ بازی مین خواہ ناک سکھانے کی ——— کہ اوسکی نوک پیچھے کیطرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر بعد در آنے کے جسم مین اوسے کھینچین چربی تک نکل آئے اور بعض کی نوک آگے کیطرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اوسکا ہو سکے اور بعض کی انی مشابہ لولب کے ہوتی ہے جب اوسے باہر کیطرف کھینچین انسلاخ پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اوسکا کنارہ بقدر تین انگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہین اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہے اور اوسکا نام زبانیہ یعنے دندانہ دار ہے اور بعض کی انی خواہ کانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہین کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزہ کی ڈانڈ نکال لین یہ ٹکڑا لوہے کا اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئین مین گری ہوئی برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہین اوس شکل کی یہ کانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی کانسی خواہ نیزہ کی انہین سری خواہ ڈانڈ پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی انی خواہ کانسی سری اور ڈانڈ مین پیوست ہوتی ہے بعض کی ساخت مین استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ مین استواری نہین ہوتی اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جب بدن مین گرجاے اور باہر کھینچین سری اور ڈانڈ نکل آئے اور انی وغیرہ پیوست رہجاے بعض انی اور کانسی کو زہر مین بجھاتے ہین اور بعض مسموم نہین ہوتی الغرض جب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت پر ہوا مجملاً اوسکو نکالنے کے دو طریقہ مقرر ہین ایک بذریعہ جذب اور کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج مین جسقدر کہ چبھا اوسکا نکالنا بذریعہ جذب کے ہوتا ہے اسیطرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمق جسم مین در آئے اور جس مواضع مین تیر کی پیکان ہے اگر نکالی جاے نزف الدم مہلک جاری ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اوسوقت نکالتے ہین جب گوشت مین پیوست ہوا اور جن اجسام مین اسکی گرانی پیدا ہوئی مقدار مین کم ہون اور اوس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور شریان وغیرہ کے نہو پھر اگر ہڈی مجروح ہوئی ہو اوسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور سہم ظاہر مین نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اوسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے۔ کہ اگر زخمی کو اوس شکل پر باقی رہنا دشوار نہو جس شکل پر زخمی ہوا تھا اوسی صورت پر صبر کرے اسکے جسوقت انی خواہ کانسی وغیرہ نکلنے کی یعنے بروقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کی ہاتھ

بالون سے ٹینا اور تڑپنا وغیرہ اوس سے صادر نہو پس مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر جب کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اوسکو
چیت کرین اور جہان تک ممکن ہو اوسکی شکل ایسی درست رکھین کہ نکالنے مین حرج اور دقت نہو بعد اوسکے کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ دبانے
اور توڑنے کی تدبیر کرین اور اگر گوشت مین پیوست ہوگئی ہو چاہیے کہ ہاتھون سے خواہ لکڑی سے جذب کرین بشرطیکہ وہ لکڑی یعنے تیر کی خواہ
دانتہ الانٹ ہوگئی ہو خصوصاً اگر دانتہ اور سری ان کی نسو پھر اگر لکڑی کر پڑے چاہیے کہ بذریعہ سوچنے یا سنسی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے انی
اوسکا نسی نکالتے ہین نکال لین اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارا زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے
سے نکلنا ممکن نہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جلد سے پیوست ہوا ہو اوس طرف سے نکلنا ممکن نہو واجب ہے کہ وہ
مقامات چاک کرین جدھر کو توڑ کر نکالا ہے اور اسی طرف سے نکالین بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو
اور اگر لکڑی الگ ہوگئی ہو پس لکڑی کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالین اور مناسب یہ ہے کہ اوسکے دفع کرنے
مین کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کرین اگر پیکان دوسرا ہو اور ٹٹولنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اوس آلہ کے انبوبہ مین
داخل کرین جس سے کرنا مرکوز ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اوسے دیکھین کہ اوسمین چند مواضع محفور ہین یعنے گڑھے گڑھے پڑے ہین اور
اس سے زیادہ عادا اور لیکن اوسمین وہ باریک باریک ہون جو نظر نہ آتی ہون اوسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش
کرکے اوسے نکالنا چاہیے۔ اگر ان نوکون مین سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اوسے بھی نکالنا چاہیے اونھین جاہون اور پہلو
سے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین۔ پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہون اور نکلنا اوسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائین
بشرطیکہ قریب اوسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہوتا کہ جب خوب منہ کھل جائے آسانی ہم اوسے نکال لین
بعضے آدمی اس چاک کو ایک تل مین داخل کردیتے ہین تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل نہ آئے۔ پھر اگر زخم مین سکون اور تورم نہ ہوگیا
ہو اور ورم گرم نہ ہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگادے اور اگر جراحت مین ورم گرم عارض ہوا
ہو مناسب ہے کہ اوسکا علاج نطول اور ضمادات سے کرین زہر مین بجھائے ہوئے تیر کی تدبیر اولی یہ ہے کہ جہانتک گوشت
مین اثر زہر کا پہونچا ہے اور جدھر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالین اور کاٹ ڈالین اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ گوشت سبز
کا رنگ یعنی گوشت کی رنگت متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ
گیا ہو اوسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لین گے اور اگر اوس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اوسی تراش
لین اور شق کرکے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالین اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر سیدھا
ہوتا ہے اور جنبش نہین کرتا ہے اور جب ہم اوسے ہلاتین کسیطرف کو نہین جھکتا ہے لہذا ہمپر واجب ہے کہ پہلے ہم اوتنی ہڈی کو قطع کرڈالین
جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہوگیا ہے بعد اوسکے گرداگرد اوسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کرین کہ تیر کا نکلنا دشوار نرہے اور یہ ترکیب
اوسی ہڈی مین کرنی پڑتی ہے جو ہڈی ثخین اور گندہ ہے۔ اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس مین دراسے جیسے دماغ خواہ قلب خواہ ریہ
یا امعا اور رحم یا جگر مین پیوست ہوا ہو اور علامات موت کی نمودار ہون لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کرین اسلیے کہ ایسے
وقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زائد پیدا ہوتا ہے اور باہم محل ملامت جہان کی نہون اور باانیمہ کچھ نفع ہین [illegible]
مریض کو کبھی جاذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہین ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہون ایسی تدبیر اختیار کرین کہ جس امر محمود کا ہم کو

از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف سے اوس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوسکا ذکر گذشتہ سطور مین کر چکے ہین اور جو امور مہلک اور یا ناامید کنندہ بالذات ہوتے ہین اون سبکا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہین اوسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہین اور اگرچہ زخم اعضای رئیسہ مین پیدا ہوتے ہین اکثر لوگ ایسے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہین اور جانبر ہوتے ہین اگرچہ سبب سلامت نہین ہوتی ہے اور نہایت تعجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسیقدر صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر اور شراسیف پر اور رحم پر واقع ہو اور اوسکی وجہ سے موت واقع نہین ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا مین بعینہ چھوڑ دین فقط اوسکی باقی رہنے سے بھی پر موت بہرحال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہین عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہین اور اگر اسکا خیال نکرین اور پیکان کو جسطرح ہو سکے نکال لین اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہے ادویہ جاذبہ واجب ہے کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا ہے وہان جگہ پر اشق کو رکھین کہ وہ جاذب قوی ہے خواہ سرکہ شیر کی جڑ پیسکر ضماد کرین اور کبھی روئی اور شہد مین گوندہ کر استعمال کرین۔ ایضاً برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزر النیخ خصوصاً ہمراہ فلقدیس کے اور اسیطرح نرگس کا پھل بسلم اور اسپیغر خرمی کے جمیع اصناف اور زراوند اور اصل النرجس ادویہ حیوانیہ بہت سی ہین مثلاً سینگ کہ اوسکی کھال اوتار لی ہو ہڈی ہاین جمیع ہر پیکان کے لیے عجیب النفع ہے اسیطرح داڑہ کے اوکھیڑنے مین نہایت سود مند ہے اسیطرح سرطان کو پیسکر استعمال کرین اور دونون قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کی انفحہ بعض کی رای یہ ہے عضایہ جو ایک جانور مشہور ہے اور جو شش بھی چبھی ہوئی چیز کی جذب مین بہت موثر ہے ادویہ مرکبہ مین عصابہ کا سر اور زراوند طویل اور سرگندہ کی جڑ اصل نرجس آپس مین ترکیب دیکر استعمال کرین اور خاص فاسد ہڈیون کے نکالنے والی دوا قروح مندملہ کے نیچے سے جسقدر ہین اونکا ذکر ہڈیون کے بیان مین آتا ہے **قانون علاج آگ کے جلنے کا** آگ کے جلنے کے علاج مین دو غرضین متعلق ہوتی ہین اول تو یہ ہے کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پاے دوسرے جسقدر جل گیا ہے اوسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کے مانع دوا وہی ہے جو تبرید کرے اور لذع پیدا نکرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہے جنمین جلا بھی کسیقدر ہو اور اوسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اوس دوا مین لذع کسیقدر ہونی چاہیے اور باہمہ حرارت اور برودت مین معتدل ہونا ضرور ہے اور جب احتیاج دونون قسم کے علاج کی ہو یعنے چھالا ابھی نہ پڑنے پاے اور جلنے کا بھی علاج ہو جاے تو پہلے مبردات سے تدبیر کرین بعد ازان اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی رہے اوسے بھی استعمال کرین ورنہ کچھ حاجت نہین۔ لیکن اگر جلا ہوا مقام پختہ ہو جاے اور چھالا پڑ جاے تو اوسوقت دوسرے قسم کے علاج کا استعمال واجب ہے اور اوسکے واسطے ادویہ یہ ہین کہ فیمولیا اور جو مٹی کہ اوسکا حجم سنگ ہے جیسے چولہہ کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنے روشنائی جو ہندوستان مین طیار ہوتی ہے اور اسی قبیل کی ادویہ کا استعمال کرین اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہین رکھتے اسلیے کہ بعض ان ادویہ مین سے نہایت گرم ہین اور قوت لذع سے خالی نہین ہین اور بعض مین رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے ادویہ جو قسم بحسب غرض اول کے ہین صندل اور فوفل اور خشت سپید جدید خواہ ٹھیکری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب و گلاب مین مخلوط کرکے ضماد کرین یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم طیار کرین ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اوسکے بعد چونے کو خوب صاف دھوکر سپیدہ اور

افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر دودھ بھی شریک کرین ایضاً برگ خبازی ایکبار پانی مین ابالین اور اسکے بعد چربی
اور [illegible] از قسم [illegible] ہون اونسے پاک کرین اسکے بعد مرداسنگ پروردہ اور سپیدہ قلعی [illegible] جزو اور روغن گل
جزو آب برگ مکو اور آب برگ کشنیز ایک جزو داخل کرکے استعمال کرین اور یہ بعینہٖ موافق غرض [illegible] مرہم کے
اس غرض کے واسطے مرہم ہونے کا ہے اور اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چونہ کو ایکبار سات مرتبہ دھوئین تاکہ اوسکی تیزی اور حدت
دور ہو جاوے اور اسکے بعد روغن گل اور زیت مین گھسین اور تھوڑا سا موم بھی ملا دین اگر اوسکی حاجت ہو اور کبھی اس مین تھوڑا سا بھی [illegible]
پر اضافہ کرتے ہین اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا کہربا بھی داخل کرتے ہین دوسرا مرہم [illegible] نورہ کا جو پہلے [illegible] دستور
مذکور دھوئی ہوئی ہو لین اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موم ملا کر طلا کرین اس مقام کے مناسب ہے جہان
[illegible] اور [illegible] کا خوف نہ ہو ایک دوا یہ بھی ہے کہ جھاؤ کی پتی اور [illegible] ملا کر چھڑکین [illegible]
[illegible] دس درہم مرداسنگ تین درہم [illegible] چار درہم خبث [illegible] چار درہم ایک [illegible] آب [illegible] پانچ
درہم [illegible] پانچ درہم طین قبرسی اور [illegible] اور ارمنی اور سپیدہ قلعی ایک سات درہم [illegible] دس درہم [illegible]
[illegible] چھ درہم [illegible] سات درہم [illegible] دانہ لبلاب خواہ برگ لبلاب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر ایک
دس درہم سوسن آزاد اور [illegible] سوسن [illegible] زعفران کا پانچ درہم [illegible] چار درہم روغن گل اور [illegible] حسب
حاجت ملا کر مرہم بنا لیا کرین ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الحرارت ہین اوسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہے کہ برادہ [illegible]
اور برادہ آہن کو طین خواہ طین [illegible] کل [illegible] کسی [illegible] خواہ [illegible] جلا [illegible] اور [illegible]
تخفیف کی حاجت ہو بطور [illegible] چھڑکین خواہ روغن گل ملا کر طلا کرین [illegible] یہ دوا ہے [illegible]
لیپ کرین [illegible] جل [illegible] ہو جاوے اور روغن گل ملا کر طلا کرین عجیب النفع ہے جن مقامات مین بعد جل جانے کے [illegible]
اور خراش [illegible] خواہ [illegible] اور [illegible] آس کو [illegible] بہت نافع ہوتا ہے اگر اسکا [illegible]
جھاؤ کی پتی خواہ خرنوب نبطی کی پتی جلا کر استعمال کرین اور اگر اس سے کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو اور [illegible] قروح خبیثہ کا استعمال کرنا
واجب ہے پانی سے جل جانا کبھی کھولتے ہوئے پانی کے [illegible] خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے
اور وہی اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے [illegible] مناسب یہ ہے کہ اسکے علاج مین عجلت کرین قبل ازانکہ اوس مین آبلہ پڑ جاوے
اور صندل اور گلاب اور [illegible] کافور کو طلا کرین اور دوا کو خشک نہ ہونے دین بلکہ [illegible] دوا [illegible] کپڑا آب [illegible] برف
مین بھگوئے ہوئے کو [illegible] آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی [illegible] بعض اطبا [illegible] اوس مقام پر آب [illegible]
خواہ آب [illegible] کو چھڑکتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ ان دونون پانی مین سے کسی ایک کو آرد جو مین [illegible] استعمال کرین اور مرہم [illegible]
بھی مفید ہے اور جو دوا [illegible] سے بنائی جاتی ہے اور نسخہ اوسکا ابھی مذکور ہو چکا ہے عجیب النفع ہے اور ایسے جلنے سے جو [illegible]
پڑ جاتے ہین اونکا علاج کرات [illegible] خواہ کرات [illegible] کرتے ہین اور یہ سب سے بہتر دوا ہے اور [illegible] اور جو آگ کے
جلنے کی اوپر کے باب مین بیان ہو چکے ہین وہ سب بکار آمد ہین نزف الدم اور حبس دم کا بیان فن کلیات مین بیان
ہو چکا ہے کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا منہ کھل جاوے بسبب [illegible] اوس رگ کے خواہ اوس [illegible]

امتلا ہی خون زیادہ خارج ہین سی ہو جا ہی خواہ کوئی حرکت قوی جیسے کہ کھینچنا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا مونھہ کھل جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو برودت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سی پھٹ جای اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا قسانع خواہ کسی طرح کی سڑاین اندرونی خواہ بیرونی اعضا مین ہو یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلا کے حادث ہو یا رگ سے خون بطور ترشیح کے ٹپکے بوجہ اسکے جرم اوس رگ کا ڈھیلا ہو جای اور صفاق جو اوس رگ پر ہے اوسمین تہلہل پیدا ہو نہایت اولی اور اقدم واسطے سیلان خون کی پھٹنا یا بند راہ کی ہے رگون مین سے شریان ہے کہ اوس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوسکا جرم متحرک ہے اور جو کچھ شریان مین ہے کبھی سمٹتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان مین شریان کی تنگی واقع ہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا ہو انجام کار ابورسما کیطرف ہوتا ہی جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اوس قسم مین سے ہے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے اوسکا التحام ہوتا ہی اور اکثر یہ ہے کہ شریان ملتحم نہین ہوتی ہی اور جو چیز گرد شریان کے ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہی اور جب گرد کی چیز مین بوجہ التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان مین تنگی پیدا کرکے جریان خون کو مانع ہوتی ہے اور زیادہ اور بقوت سیلان خون کا نہین ہونے پاتا ہی بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت پتلی دھار جسقدر رسائی باقی رہجاتی ہے اور ملتحم نہین ہوتی ہے اوسیقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہی جب اوسکی تدبیر بذریعہ عصر اور دبانے کی کرین پھر خون کا سیلان رک جاتا ہے اور جہان کا نشان ٹھہر جاتا ہے جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہی اور مشتبہ وہ رگ تنہا ہے جلد ٹھہر جاتی ہے اور بذریعہ نبض کے اوسکی جنبش کے معلوم ہوتا ہی اور اکثر یہ ہے کہ شریان کو اندر کیطرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہے اور جلد بدستور مسلم رہتی ہے اوسوقت جلد کے نیچے ابورسما پیدا ہوتا ہے اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے ہوتا ہی اور اوس ورم کا سکون بوجہ عصر اور دبانے کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ارنبہ یعنے کش ران مین عارض ہوتی ہی اور بالبض مین کبھی خود بخود یہی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اسکا عروض بہ سبب کسی امر خارج کے ہوتا ہے اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہے اکثر اطبا نے گمان کیا ہے کہ ہر ایک فتق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہین ہوتا ہے بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور بہ ابورسما پیدا ہو جاتا ہے اور خود شریان بعد شق ہونے کے کبھی نہین جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع مین نہین ہے کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جوڑ سکتی ہے۔ جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہین اونکی دلیل قیاسی بھی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہے کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہے اور غضروف کا التحام نہین ہوتا ہے پس بحکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہین ہو سکتی اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے کبھی کسی شریان کو جوڑتے نہین دیکھا جالینوس نے ان لوگونکا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کیا ہے خلالی ہے یعنے اوسکا صغری از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہے صورت اوس قیاس کی یہ ہے کہ شریان بین بین ہے گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہے اور ہڈی مطلق نہین جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے مین بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہے کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگونکا علاج کیا کہ اونکی شریان کا التحام ہو گیا اور شاید یہ بحث ایسی ہے کہ ہم اسکے بیان سے فارغ ہو چکے اور اوپر کے ابواب مین اسکو ذکر کر چکے ہین لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت امعات خون کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہی اور جب وہ عضو شگافتہ ہو جای خون بکثرت جاری نہیں جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسی

ہین کہ اوسمین کم نکلتا ہے اور ان دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہین ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برامد ہوتا ہے پھیپھڑے کا خون نکلنا پرخطر ہے اور ناک کے کسیقدر خون برامد ایسا ہو خطرناک نہین ہے اور جیسے برامد ہونا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برامد ہوتا ہے بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام بدکیطرف پہونچتا ہے رگون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتین ہین کسی شریان سے خون برامد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے شرائین کہ انسے اگر خون جاری ہو اکثر نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہین ہوتا ہے اور بعض شرائین کا خون ایسا پرخطر نہین ہوتا جیسے شریان قحف یعنی جو استخوان سر کے پاس ہے کہ اوسکے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندھ دینا اوسکا کافی ہے اور اکثر چھوٹے شرائین سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہو جاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہین کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون وریدی نہین ہوتا ہے اور نہ اقتم ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی شریانی اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جاے اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہے اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہے اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون کے مہلک اور ردی ہے اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہے **قانون علاج نزف الدم** نزف الدم کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازان اگر قرحہ پڑ گیا ہے اوسکا علاج کرین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اور اوسکا بند کرنا ممکن نہین ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجراے خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اوس سبب کا نہ کرین سکے کیونکر بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ سے کہ اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلین بعد ازان حبس خون کرین جو نسخہ حبس خون کی ذریعہ سے ناچار اوسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول مین ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسیقدر ذکر کرینگے — واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض طرح وہ ہین کہ بہت خرج کو بدل دیتے ہین خواہ ایسے ہین کہ جسطرف سے خون جاری ہو اوسی طرف آنے کو روکتے ہین اور بمقام جریان تک پہونچنے نہین دیتے اور بعض حابسات ایسی ہین کہ خاص مقام جریان خون سے اوسکو نکلنے نہین دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتی ہے اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہین خواہ تینون فائدون کے جامع ہوتے ہین پہلی صورت یعنی جو چیز خون نکلنے کی جہت بدل دے اور خلاف جہت کیطرف مائل کرے اوسکی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بطرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری راہ برامد خون کی جہت مخالف مین پیدا نکرے جیسے جگہ پر موضع محاجم لگا دے واسطے حبس نزف الدم کے کہ داہنے نتھنے سے رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہوتا اور کبھی ایک نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رعاف کی اوس ہاتھ کی فصد کھولی جاے جو محاذی اوسکے نتھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم یعنی روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اوسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اوسمین یا بہ سبب احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تخدیر کے ہوتی ہے اور تخدیر زیادہ ہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدنکی جیسے

غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی واقع ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہے تیسری قسم یعنی جو خاص ہو موضع نزف دم پر خون کو روکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کردے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کپڑا وغیرہ بھر دیں یا فقط رخنہ بندی کریں اور سوراخ میں کچھ نہ بھریں خواہ موضع نزف الدم خشکریشہ پیدا کریں بداغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائیں جس سے پپڑی پڑجائے خواہ جمود اور بستگی ایسی پیدا کریں کہ خون رگ کا بھی خواہ کوئی دوا قابض اور چسپندہ لگائیں خواہ تجفیف پیدا کریں خواہ ادویہ مجمدہ کا استعمال کریں خواہ اوس گوشت کو جو کہ رگ کے بیچ اوس میں تنگی پیدا کریں تاکہ اوسے بند کرکے تہ بتہ مسدود کر دے ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے کہ اگر جراحت کے ہمراہ ورم بھی ہو اگرچہ یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہوچکے ہیں اونکا کرنا دشوار ہوگا اسلیے کہ اوسوقت نہ بندش بذریعہ ڈوروں کے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑیگا اور بدشواری سے بندش ہوسکیگی ہاں اوسوقت استعمال ادویہ مغریہ کا ضرور ہوسکتا ہے اور قبض اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسیقدر غلیظ اور خاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہوگیا ہو وہ نہایت ردی ہے اور جو نشست برخاست ایسی واقع کر سکے جس سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اور اوٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دو باتونکا ہو اول تو درد نہونے پائے دوسرے جسطرف خون کا سیلان ہے اوسکی جہت مخالف میں لیجائیں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیے یعنی ایسی طرح اوپر عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا آسانی ہوجایا کرے اگر ان دونون غرضوں کو حاصل ہونیکا موقع نہ ہو یعنی درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اوسی شکل پر اوٹھانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون بآسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ برعکس اوسوقت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اوسی کو اختیار کریں اور جسکا تحمل مریض پر آسان ہو اور بہت درست جو مفید زیادہ ہو اوسی کا لحاظ زیادہ کریں۔ اب اسوقت ہمکو احتیاج ایک اور بات بیان کرنیکی ہے بعد ازان کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرلے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی نشانات جو اوپر جہندگی خون اور رنگت وغیرہ کے بیان ہوچکے اونسے بخوبی اطمینان کرلے تاکہ اگر شریان سے اجزاء خون کا احتمال خواہ یقینی ہو اوسکی تدبیرین قوی تر لایا کرے کیونکہ ورید کی نزف الدم میں چندان اہتمام زائد نہیں ہے بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بطرف خلاف جو بلحاظ تخریج دم ہو اوسکی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مخرج کو الم اور ایذا بذریعہ دلک اور بندش کے پہونچانی چاہیے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کیطرف جذب کرنا ہی واجب ہے کہ وہ عضو عضو ماؤف کا مشارک اور دونون ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہون اور وہ دونون جہت عرض اور طول میں جو دوری ہے بہ نسبت عضو ماؤف کے اوسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کیطرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب منخرین سر کے دونون جانب کا کسی ایک جانب سر کے جانب مخالف کا جذب اوسی ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونون جذب قریب ہیں انکا چندان فائدہ ظاہر نہوگا اور پورا انحراف اور جذب نہوگا اور یہ قواعد ایسے ہیں کہ بروقت انکو سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہان پر قوانین استفراغ کے بیان کیے ہیں۔ بندش خواہ دلک وغیرہ جو کچھ کریں واجب ہے کہ اوس عضو کے قریب ہو واقع ہے

جو

خون کی روانی ہو رہی ہے پھر اوس سے اوتر کر دوسرے مقام پر کریں اور شریانوں کے شگافتہ ہونے میں ان تدابیر سے اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہیں اور حابس خون فقط انہیں تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو ساتھ ملا کر استعمال کریں اور یہی حال فصد جانب مخالف کا ہے جو اکثر فطرتوں میں کھولی جاتی ہے دوسری قسم کی ایک صورت یعنے خون کے غلیظ اور جامد کرنے کی صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہوا تو اوسی اغذیہ غلیظ الکیموس کھلائیں جو خون کو غلیظ اور گاڑھا کریں جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ تبریدات اور اشیاء سرد کا استعمال کریں اور بدن پر اور بستر سرد رکھیں اور کبھی غشی جو خود بخود واقع ہو خواہ کسی تدبیر سے پیدا کیجائے ایسی مفید ہوتی ہے کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہے قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اوسمیں فقط ایک ہی مادہ کی رعایت درکار ہے یعنے مثلاً جبکہ کوئی شریان متصل قلب کو ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونوں جانب اوسکی متصل نہیں ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے کردیں روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جاتا ہے اور اگر شریان دوسری جانب سے بھی ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا اگر بند ڈوب جاتا ہے اور خون اوسکی طرف ہو چکتا ہے اور شریان کو بند کیا جاتا ہے اوسکی دوسری جانب سے خون اوسمیں آ جاتا ہے اور شقہ دوسری بھی بندش کرنی پڑے گی اور قبل از بندش اوس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جو اس رگ کا مبدا ہو اور خون اس سے اس رگ میں آتا ہے بعض مواضع میں مبدا اوسکا اسفل کی طرف ہوتا ہے جیسے حلق میں اور بعض مقامات میں مبدا انتہا کا اوپر کی طرف ہوتا ہے جیسے ران اور پاؤں میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے اوس وقت شد اور ربط کا استعمال کرنا چاہیے ایک تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ [illegible] وغیرہ سے رگ کو باہر نکالیں اگرچہ اوسکا نکالنا بدون چاک کرنے [illegible] کے گوشت ممکن نہ ہو اور گوشت [illegible] اور وہ گوشت جو محیط اوسی رگ کا ہے اور اوس رگ کو چھپائے ہوئے ہے اوسکے بعد اون ادویہ کو جنکا ذکر ہم کر چکے ہیں استعمال کرو ۔ اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی مثل نبض کی چلتی ہو اور خوب اوسکی حرکت محسوس ہو مناسب یہ ہے کہ [illegible] سے اوسکی بندش کریں اسیطرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اوسمیں سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہ ہوتا ہو اور جب تدبیر کرکے فراغت حاصل ہو اور بعد از ان استعمال دوا لگا کر تین دن پٹی نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور اس اثنا میں اگر دوسری کو دیکھیں کہ خوب چسپاں ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پھر اوسے ہرگز چھوڑنا مناسب نہیں ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام کرکے اوسکی گرد اوسی قسم کی دوا لگا دیں جو کسیقدر چیپ دار ہو دوا کے خشکی کی وجہ اپنی رطوبت کو کم کر دینے ۔ اور اگر دوا کے اوپر پٹی خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کی چھوڑ رکھنے سے وہ دوا بھی اوکھڑ جاسکے موضع دوا کو اونگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کریں کہ خون کا وہ چھلکا نکلنا رک جائے اور جسقدر دوا چھوٹ کر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی جو الگ ہو سکی ہے اوسے جدا کر دیں اور اوسی جگہ اوس دوا کو [illegible] کرکے گرا دیں اور دوسری دوا اوسکی جگہ پر بدلکر رکھیں اور ہر وقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو اسی طرح اوٹھائیں جیسا اوسکی نسبت مناسب ہو اور وہی تین طریقے جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہے کہ زخم کا منہ [illegible] سے بلند رکھے ہو اونچا ہو مثلاً اگر ہاتھ کے اسافل میں ہو خواہ رحم میں ہو ایسا فرش بچھایا جائے کہ اوسکے اعضا کو اونچا کردے اور اوپر کے اعضا پست کردی اور بالجملہ اس شکل کی پیدا کرنے سے درد پیدا نہ ہو جب ایسا عضو ان اوسکی لیٹنے خواہ بیٹھنے کا درست ہو جائے تین روز تک مریض کو اوسی انداز پر رہنے دو تاوقتیکہ خون بند ہو جائے ۔ گودڑ وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز زخم [illegible]

داخل کریں کے جو تدبیر ہو اوسی وقت چلیگی جب کہ شریان عظیم ہو اوسکی ترکیب یہ ہے کہ ابریشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا پورانا کپڑا کتان کا لیکر اوسپر ادویہ وغیرہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکیں اور فتیلہ یعنے بتی سی بناکر شریان کے اندر داخل کریں اور اوسکے اوپر پٹی باندھیں اور کبھی فقط ابریشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہیں رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جب التحام پیدا ہو تو کھل نہ جاے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اوسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورا ہوتا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی سمٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے ۔ ردم بلا القام یعنے زخم کا موںہہ بند کرنا اور اوسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اوسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے موںہہ پر رکھیں اور اندر رگ کے داخل نہ کریں اوسکے اوپر گدی رکھکر باندھیں خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھیں اور خوب کسکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے ہونے کا نہو ۔ اور جذب کے واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلی اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا موںہہ ہم ملجاے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہاں پر یعنے جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہوں اکثر اوسمیں ضرر شدید یعنی جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت سد کی یعنے حبس و ردم کی حاصل نہیں ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اوس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جاے نہ اینکہ الم اور ایذا پہونچے ہاں اگر پہلی ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ سختی سے بندش کریں بعد ازاں تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائیں ۔ اکثر احتیاج اسکی بھی پڑتی کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سیکر دونوں باڑھیں یکجا کرے اوسکے بعد پٹی وغیرہ باندھیں اور بیشتر فقط دونوں باڑھونکا ملادینا اور ایسی گدی اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہوں جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے ۔ لہذا اوسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو ملحمہ ہیں اگر کوئی رگ مثل وداج کے پھٹ جاے واجب ہے کہ اوسے ابتدا میں ایک ہاتھ کی اونگلیوں سے ملاکر ادویہ اور پٹی وغیرہ اوسپر دوسرے ہاتھ سے چڑھائیں اور لگائیں ۔ ردم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ یعنے لٹکنے والی چیز کے جو موںہہ پر شگاف کے لٹکی ہو اور ہر وقت اوس موںہہ کو سمیٹتی رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سمیٹتا ہے کہ آخرکار میں خون کو بستہ کر دیتا ہے اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہے خواہ کوئی شے زیادہ تبرید پیدا کرے اور خون کو منجمد کر دے اوسی مقام میں گوشت پیدا کر کے شگاف میں تنگی پیدا کرنیکا طریقہ ایک یہی ہے کہ مثلاً رگ کو عرض میں قطع کریں پس دونوں طرف سے وہ سمٹکر پہلے ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کریگی کہ اوسپر گوشت دوڑ جاے گا اوس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اوسی مقام میں درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کو کنارہ سے ہوتی ہے تاکہ دخول اوسکا اندر کیطرف باستواری ہو بعد ازاں اوسپر دوا لگائی جاتی ہے ۔ اکثر التحام مجری کا بدون ام الدم کے ہو جاتا ہے پٹری پڑنے کیوجہ سے استواری زخم کی فتیلہ رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ مثل چونہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کی اقسام اور اقسام زرنیخ سے اور کمون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہیں کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑک سکتے ہیں اسیطرح زبد البحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اکثر یہ دوائیں چھڑک کر موضع ماؤف کی بندش کر دیتے ہیں ۔ پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اسمیں خطرہ یہ ہے

کراس تدبیر سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے بآسانی الگ ہوجاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اوسنے تفاوت سے کسی جسم کی پپڑی اودھڑ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جسوقت روانی پر آکر پپڑی کی مدافعت کرتا ہے فقط اوسی خون کی روانی سے کہ صدمہ سے یہ پپڑی اکھڑ جاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی سبب سے بھی اس خشکریشہ کا زوال ہوجاتا ہے اور اسکے گرجانے کی بعد پھر بھی دشواری پیدا ہوتی ہے اسیواسطے اطبا نے تجویز کی ہے کہ آگ کی سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی مطلوب ہوا ہو یعنی کسی لوہے کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اوس سے داغ دیکر سینکیں تاکہ خشکریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہوا اور اوچھا اور کمزور نہوا ور بآسانی گر نسکے اور بہت دنو تک گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اوسپر ثابت ہوگیا ہے اسلیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہیں اوس سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے اول تو ضعیف کہ اوسنے سبب سے گر جاتا ہے اور بانیہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے۔ اور جو داغ بقوت لگاتے ہیں اوسکا ترشح اور رخنہ جاری خشکریشہ قوی کی ہوتی ہے اور شگافت کو زائل کردیتی ہے اور اگر شگافت وسیع ہو اوسکو چھوٹا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے منجملہ داغ لگانے کے تدابیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ کی آہک بار سپیدہ سے ملا کر ریشم خرگوش یا وغیرہ اوس آلودہ کریں اور مقام شگافت پر رکھیں اور باندہ دیں اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہے کہ زیرہ اور چونا پیس کر مقام شگافتہ پر رکھیں اور ان دونوں پر قلقطار بھی اضافہ کرتے ہیں زاجیات یعنی جملہ اقسام پھٹکری ہوں کہ بھی اسی قبیل ہیں کہ اونمیں قبض اور لذع دونوں کی قوت ہے اور بعضہ میں فقط لذع کی قوت ہے اور قبض کی قوت چونہ میں بہت کم اور مفید نہیں ہے۔ جو خشکریشہ ایسی دوا کا دی خواہ محض لذع کی ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اوسمیں قبض بھی ہو ایسا خشکریشہ بہت دیرتک ٹھہرتا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے کیونکہ کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور رود دہی غلیظ باوجود کی بجدت کی نغریہ کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سوراخ کے بند کرنے والی دوائیں جیسے مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صمغ اور کندر اور ترتیاق اور ایضاً زبیب عنب اور ضفدع یعنے مینڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہتے ہیں ایضاً کو کہ بیاموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائیں بذریعہ تخفیف اور التحام کے حبس خون پیدا کرتی جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پیسا ہوا ور مانند ہمراہ روغن کے کہ اوسی جلاتین اور جب شعلہ دینا موقوف ہوجاوے بجھا ڈالیں اسیطرح بردی سوختہ اور رینا بخ اور صدف الحدید بریان سیخ کرکے آہن اور گھوڑے کی لید اور گدھے کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیوں کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھوکر انکا نمک جدا کیا ہو اسلیے کہ دھونے کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہوجاتی ہے اسیطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب میں ڈبو دیا ہو اور ڈبونیکے بعد اوسے جلا ڈالیں اسیطرح بالونکو جلا کر استعمال کرنا۔ **بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم کرتی ہیں** اور جالینوس نے اونمیں ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اونکے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کے بعد اور لوگوں نے اونکا تجربہ کیا درحقیقت اونکا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ اون ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے قلقطار بیس جزو کندر سولہ جزو صبر علک البطم خشک اور فلفل اور علک یابس ہر ایک آٹھ جزو زرنیخ چار جزو جیسے بس ایک ایک پیسکر چھانیں اور بیس جزو داخل کریں اور کل ادویہ سے ذرور طیار کرکے فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کریں خواہ موضع نزف پر چھڑکیں عجیب النفع ہے۔ یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو پیسکر فتیلہ پر چھڑکیں اور باستواری باندھیں۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے استعمال کریں۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے استعمال کریں۔ اور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور صمغ

خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کریں — یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کریں — خواہ قلقطار زاج اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزو اور زاج آٹھ جزو جسمین محرق آٹھ جزو خواہ قلقطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور زنگاری بریان استعمال کریں — عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہو یہ ہے کہ صبر ایک جزو اوس میں جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اوس شخص کے واسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور دقاق کندر خشک میں ایک جزو اور خود کندر جو سب بدن لیکن میں ایک جزو اور اونہیں دونوں پر اقتصار کیا جائے خواہ انکے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کریں اور سب کو سپیدہ بیضہ میں گوندہ کر پشم ارنب کے ہمراہ خواہ مع فتیلہ نزف پر بطور ذرور کے استعمال کریں

مقالہ تیسرا قروح کے بیان میں

بیان عام قروح کا

قرحہ جسے ہندی میں گھاو یا خواہ زخم کہتے ہیں اوسکی پیدایش زخم سے ہوتی ہے اور پھوڑوں کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیوں کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک رہے خواہ زیادہ بڑھ جاے اور اوسمین قیح پیدا ہو اوسوقت اوسکا نام قرحہ رکھتے ہیں — قیح پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ جو غذا اوس مقام تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو باوف ضعیف ہو جاتا ہے اور اوسکے ضعف کی وجہ سے جو غذا اوس تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر فساد غذا کے اوسکی طرف فضول اعضاے مجاورہ یعنی قریب کو منجذب ہوتی ہیں اور متحلل ہو کر اوس عضو کیطرف آتے ہیں — خواہ علاج اوسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہموں سے کیا گیا ہو کہ اون مراہم نے عضو کو ڈھیلا اور بیتاند کر دیا ہے اور اون مرہموں کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو باوف کی ضعیف ہو گئی ہے اسوجہ سے قرحہ پیدا ہو گیا ہے — قیح کی جو قسم رقیق ہو اوسکو صدید کہتے ہیں اور جو قسم غلیظ اوسکو وسخ کہتے ہیں اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل سپیدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بہ سواد ہوتی ہے یا مثل دردی کے ہوتی ہے — صدید کی پیدایش رقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدایش اخلاط غلیظ سے ہوتی ہے — صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور محتاج تجفیف کا ہوتا ہے اور وسخ کو حاجت بطرف دواے جلا کے ہوتی ہے — قروح کبھی ظاہر میں زیادہ اوبھری ہوتی ہیں اور اندر کیطرف زیادہ نہیں غائر ہوتی ہیں اور کبھی اندر تک گڑھا پڑ جاتا ہے — جو قروح غائر ہوتے ہیں اگر اونکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اونکا نام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹے نل عضو کو اندر سے کاٹتی ہے اور اگر اونکے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اوسکا نام مخبا و کہف یعنی غار رکھا جاتا ہے اور بعض اطبا اوسکا نام مخبا اسواسطے رکھتے ہیں کہ زیر جلد اونکا نفوذ ہو گیا ہے اور جلد اوس سے جدا ہو گئی ہے اور کہف اسواسطے کہتے ہیں کہ بدن کی ہڈی کے بیچ خواہ زیر لحم وہ قرحہ پیچیدہ ہو گیا ہے اور اوسکی وسعت بڑہ گئی ہے — اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہیں اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اوسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے میں کچھ نزاع نہیں ہے جسوقت صلابت اور سختی گوشت وغیرہ کے قرحہ ظاہری میں ہو اوسکا نام قرحہ خرفیہ ہے — ناصور برا وہی ہے جو نظر نہ آئے اور جسقدر جس کی لمبائی دور ہے اور اوسیکو جو بیت کہتے ہیں اوتنا ہی زیادہ برا ہے — ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ٹیڑھی ہوتی ہے — اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اوس ناصور کے سیلان وغیرہ سے جھکا ہو لیکن اوسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا — کبھی جس عضو میں ایسا ناصور درد پیدا کرنیوالا پڑتا ہے اوس عضو کے فعل میں دشواری

پیدا ہوتی ہے اور اوسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اوس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک پہونچا ہو یا کہ ہڈی میں پیدا ہوا ہو ۔ جب ناصور کسی رباط تک پہونچتا ہے اوس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی یعنے رقیق اور لطیف مگر ہڈی اور رباط کے ناصور میں درد زیادہ نہیں ہوتا ہے ۔ جو رطوبت اوس ناصور سے نکلتی ہے کہ ہڈی تک پہونچا ہے رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہے ۔ اور جو ناصور ورید اور شریان تک پہونچتا ہے اکثر اوسکی رطوبت وردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور ورید تک پہونچا ہو اوس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک پہونچتا ہے اوس سے خون اشقر بطور نزف کے برامد ہوتا ہے خواہ بطور نز اور دفعۃً کے یعنے اوچھلتا ہوا ۔ اور جو ناصور گوشت تک پہونچتا ہے اوس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ بالکہ ریمت اور خام برامد ہوتی ہے ۔ کبھی ایک ناصور کے بہت سے مونہہ پیدا ہوتے ہیں اوسکے علاج میں دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یہ نہیں دریافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہوگئے ہیں اور کسی مونہہ سے اوس ناصور کی رطوبت رنگین برامد ہوتی ہے ۔ اسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سوراخون سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلیگی اور اگر چند ناصور مجتمع ہیں رطوبت بھی چند اقسام کی نکلیگی ۔ مترجم کہتا ہے اگر ناصور مختلف ہو رطوبت واحدہ نکلے اوسکا کیا حکم شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد اون سب کیواسطے کافی ہے ۔ بعض ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے ۔ قروح کے بھی اقسام بہت سے ہیں بعض قرحہ میں درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ میں درد مطلق نہیں ہوتا ہے کسی میں ورم ہوتا ہے اور کسی میں ورم نہیں ہوتا ہے کوئی قرحہ آلایش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور پلپلی ہو اور اوسمین خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہو ۔ بعضے قرحہ میں وسخ ہوتا ہے اور بعض میں صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا ہے اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہیں ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بہی نہایت مضر ہے (جیسے ہمارے ملک ہندوستان میں پروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور قراحون کو کسقدر زحمت اوسوقت عارض ہوتی ہے) بعض قروح متاکل ہوتے ہیں یعنے سڑ جاتے ہیں اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں سرد ہون خواہ گرم ایسے نرم قروح میں جو بال اونکے متصل ہوتے ہیں اونکے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کبھی بعض قروح رشاحہ ہوتی ہیں یعنے اونسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت نکلتی ہے اور اسقدر گرمی اوس رطوبت میں ہوتی ہے کہ اوس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہے ۔ یہ قرحہ مہلک اور ردی ہے ۔ بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہے جو قرحہ متعفن سے مشاکل نہیں ہوتا اگرچہ دونوں پھیلتے ہیں اور اوس جگہ کو خراب کرتے ہیں اور کبھی کوئی قرحہ ایسا آکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو وغیرہ کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہے اور عفونت اوسمین نہان ہوتی اور نہ گرمی اوسمین یقیناً ظاہر ہوتی ہے ۔ لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اور اوسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہونے سے اور یہ حرارت اوس سے جدا نہیں ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متاکلہ کا نام رکھتا ہے اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہے اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان کرینگے ۔ جو قروح صلب اور سخت ہوں اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہوں اور اسیطرح

— اور جو قروح نرم اور ڈھیلا اور سرد اور سپید رنگ ہوں اونکی راحت ادویہ مسخنہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو سخن اور حار بالفعل ہوں اور ان قروح کی رنگت سرخ مائل ہوجاتی ہے ادویہ باردہ سے اور ہوای بارد سے انہیں راحت پیدا ہوتی ہے — قروح ردیہ کے ہمراہ اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہوجاے مثلا سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہوجاے فساد مزاج کبد اور فساد ہر اوس خون کی دلیل ہوگا جو قرحہ کیطرف آتا ہے اور اسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا — جن قروح کی جڑین باریک اور تیز ہون اور اونکی کھجلی بھی ہو وہ فصل گرما مین پیدا ہوتے ہین اور جنکی جڑین موٹی اور سپید رنگ اور کھجلی اونمین کم ہو اونکا مزاج سرد ہوتا ہے — جو قروح بعد امراض کے پیدا ہون وہ بھی ردی ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اون قروح کے دفع کیا ہے — جو قروح اپنی گرد کے بالون کو پریشان کردین وہ بھی ردی ہین علامات موت کی جو سریع ہونے والی ہے اونمین سے بعض اطبا نے یہ علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اورام اور قروح لیتہ ہون اور اوسوقت اوسکی عقل زائل ہوجاے فوراً مرجاے گا — قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پاتی ہے بدن مین خواہ کوئی تدبیر فاسد اوس بدن مین ہوئی ہو بعد اوسکی جراحت پیدا ہوئی ہو کبھی قروح خبیثہ تابع بثور ردی کی ہوتی ہے اونمین کوئی قرحہ بہت جلد متقرح ہوجاتا ہے بعد تقشر کے یعنی بعد چھلنے خواہ دانے پھٹنے کے — خراشت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اوسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور دشوار ہی اچھا ہونا باوجودیکہ علاج مین خطا نہ ہو سبب اسکے پر دلالت کرتے ہین **افضل دلائل** جو سلامت قرحہ پر دلیل ہون خواہ اوسکے اچھے ہونے پر دلالت کرین انجام کار مین مدہ کا پڑجانا ہے چاہیے وہ مدہ بذریعہ استعمال دوای منضج کے پیدا ہوا ہو اگر طبیعت نے خود بخود اوسکو پیدا کیا ہو — اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا بمقتضای مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہین ہوتا ہے اور مدہ کے ہمراہ ہی اواحق قروح ردیہ کی پیدا نہین ہوتی خصوصا اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اوسکا نضج تمام ہوچکا ہو اور اوسمین بو بھی نہ ہو اسلیے کہ عفونت اوسمین نہین ہے اور کبھی کسیقدر بو بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیے کہ مدہ کی پیدائش حرارت غریزی کی مساعدت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہی اور اسوقت کا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہے — جو قرحہ تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ جیرونیہ اور قرحہ متآکلہ نیز ازین قبیل اور قروح ہین کہ اونمین مدہ پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ جسوقت قرحہ مین مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اب اوسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نکرنا چاہیے اگرچہ قرحہ ایسے اعضا مین ہو جہان کے قرحہ مین خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا — ہان باوجود ظہور ورم اور مدہ کے بھی تشنج کا خوف اوسوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہوا اور حد اعتدال سے تجاوز کرجاے کہ اوسکا تحمل بہ نظر طاقت کے نہو سکے اگر کسی قرحہ کا ورم دفعۃً غائب ہوجاے اور بعد قیح نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور بھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضای عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قریب عضلات اور نخاع کے ہوتے ہین خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم مین پیدا ہوتے ہین یا مقدم رگ کے انکی نسبت حادث ہوتے ہین کہ یہ قروح کبھی اوس عضلہ عصبی مین پہنچتے ہین جو ان اعضا مین واقع ہین لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہی اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے — اور اگر قروح رگدار اعضا مین واقع ہون اور اگر یہ قروح مقدم منفذ بدن مین ہوتی ہین ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہی اگر نصف اسفل مین منفذ بدن کے واقع ہون اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب اور تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا خوف اون قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف منفذ بدن مین واقع ہون تشنج

سکے معنے ابتداے کتاب سوم یعنے فن اول کتاب معالجات مین بخوبی بیان ہوچکے اور اسی قسم مین انضمام کا بھی ہوتا ہے منجملہ علامات جیدہ قرحہ کی یہ ہے کہ اوسکے گرد کے جو بال ہین ستبر اور پوشیدہ ہوگئے ہون وہ بال اوگ آئین بہت لایق اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہین جنکا مزاج اچھا ہوا اور جنمین رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی اون ابدان مین موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اونمین یبوست زیادہ ہو اوسکا قرحہ علاج کو بدیر قبول کرتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ جس بدن مین رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکون کے بدن اونمین قابلیت اثر پذیری ہونی علاج کی بہت کم ہے بہ نسبت اوس بدن کے جسمین یبوست زیادہ ہو جیسے شیخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہو اور اوسمین خون پاکیزہ اور عمدہ نہ ہو اور با اینہمہ وہ بدن ڈھیلا ہو اور اسی جہت سے جو لوگ مرض استسقا مین مبتلا ہون اونکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ اوسکے فضول اور حیض بند ہونے خون حیض کے محتبس اور رکے ہوتے ہین اور مشائخ کے قروح بھی اسیوجہ سے اور بھی بوجہ قلت خون جید کے اچھے نہین ہوتے۔ اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہوکر پھر اوسمین کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہوجاتی ہے اسلیے کہ اوسمین جو گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوا ہے اوسکا سبب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہے ہوا اور یہ سبب ہے کہ جو اندمال نیا پیدا ہوا ہے اوسمین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی نواصیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ اچھی ہوگئی اور ایک خشکی سے پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مسالک اور کرنگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور انکو طبیب معالج کی ایک قناعت سی پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب یہ صحیح اور درست ہوگیا اسلیے کہ اوسوقت اوس نواصیر کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جو مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آیندہ اوس حالت بیان کرینگے لیکن بعد چندے اوس حالت کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے لیٹنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کیوجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ پہونچنے سے خواہ بُری طرح پر لیٹنے سے پھر اوس نواصیر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت ہو جاتی ہے جو قبل گمان صحت کے تھی یا اوس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے جس قروح مین گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زیادہ از حاجت پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہے۔ اور غالباً جن قروح مین گوشت زائد پیدا ہوتا ہو وہی قروح ہین کہ بدون تنقیہ کے استعمال ادویہ مدملہ کا اونمین کیا جاوے۔ اور جن قروح مین گوشت زائد پیدا نہین ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہین کہ اونکا تنقیہ کرکے استعمال مدملات کا کیا جاوے۔ جب کسی قرحہ کے بھرنے کا زمانہ دراز ہو جاوے اور سڑ جاتین اور متعفن ہو جاتین اور جوہر اصلی عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اوس قرحہ کا اندمال متوقع نہین ہوتا ہے۔ ہان اگر جوہر اصلی موضع متقرح کا بطرف غور اور عمق بدن کے کم ہوگیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اوسکے اندمال کی امید البتہ ہوسکتی ہے خصوصاً [illegible] نسبت اندمال قروح کے اوسیوقت زیادہ ہوگی کہ قرحہ کہنہ ہوجاوے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا اونکا قرحہ منحرف ہو یعنے اوسمین ٹیڑھے پن نکلے۔ اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہے ضرور اوسکی بزرگی اوس ہڈی سے تجاوز کر جاتی ہے جو گرد اوس قرحہ کے ہے۔ قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہان اگر ایسے قروح سوداویہ مین جسقدر ریشے فاسد متعفن ہین سب کی سب نکال ڈالی جاوین اور جو فساد انکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کرڈالا جاوے اور گوشت اور ہڈی دونو صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہون

اوسوقت اونکی صحت کی امید ہوسکتی ہے جو اسباب ایسے ہین کہ اونکے عروض سے قروح مین فساد پیدا ہوتا ہے اونہین اسباب مین سے ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے برا ہونا اوس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور برائی اس خون کی یا کیفیت مین ہو یا کمیت اور مقدار مین کیفیت مین خون کی ردائت بجہت خراب ہونی مزاج کبد کے ہے اور اس وقت خون کا رنگ سپیدی مائل یا رصاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہے — خواہ ردائت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج کے ہوتی ہے اوسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہین سپید اور کہین سیاہ ہوتا ہے یعنی نقطہ ہای سپید اور سیاہ قطرات خون مین نمودار ہوتی ہین اور ایسے وقت مین خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہے — اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت نہین بن سکتا ہے اور اوسکا استحالہ بطرف لحم کے نہین ہوسکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا فساد بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے کہ اوس کی وجہ سے چرک زیادہ پیدا ہوتا ہے کیفیت خون کی ردائت ہے کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو — کم ہونے مین یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا نہ ہوگی جس سے قرحہ مین گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف اور پاک رہیگا کہ قبل از وقت مناسب کے ایسی پپڑی پڑے گی اوس سے رستگاری حاصل نہوگی اور جب گوشت کم ہوا پھر جاے یہ خشک لیکن ٹھہر نہ سکیگا بلکہ اوکھڑ جاے گا اور یہ ضرر اوسوقت پیدا ہو جب ان مین مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اونمین بہ قلت پیدا ہوتا ہو — تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ تغیرات ہین جو قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ مین عارض ہو — چوتھا سبب اون رگون کا اتساع اور پھیلا ہونا جو اسمین واقع ہین اور منفتح ہین اون بدنون کا ہے جو متصل قرحہ کے واقع ہین خواہ فساد قروح کا اسطور پر کہ اونکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی مائل ہو یا — خواہ کوئی عضو جو قریب اوس قرحہ کے ہے اوسکا مزاج فاسد ہو — ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہے اور اونکی صحت مین دشواری ہوتی ہے جیسے قروح مندیہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہوچکی اگر لڑکون کے بدن مین پیدا ہون قاتل ہوتی ہین اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہین ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کرسکتے اور نہ صعوبت قروح کی اونمین برداشت ہوسکتی ہے **قانون علاج قروح کا** پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تخفیف کے محتاج ہین سوای اوس قرحہ کے جو رض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب کا ہوتا ہے اور باوجودیکہ قروح اولا محتاج تخفیف کا اکثر احوال مین ہوتے ہین مگر کبھی کبھی اور احوال کیطرف بھی اونکو حاجت ہوتی ہے جیسے تنقیہ خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہوجاے اور بیرونی عوارض کیوجہ سے یا اسباب سے پیدا ہوتی ہے نفس قرحہ کو ان احوال کا محتاج نہین ہوتا ہے — جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تخفیف کی اونمین زیادہ ہوگی اور اوسکے اجزا منتشرہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ کی تخفیف دوا مین ہوگی اور جس سے جراحت کا منفتح ہونا اور اسکے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی مگر مقدار حاجت کا لحاظ کرکے مبالغہ تخفیف اور جمع اجزا کی تدبیر مین کوشش کرنا چاہیے اور اونہین قواعد کی رعایت جو باب جراحات مین بیان ہوچکے ہین یہان بھی کرنی چاہیے — پھر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج مین کبھی محتاج ادویہ سیالہ کے ہوتے ہین جو بذریعہ تنقیہ خواہ پچکاری کے پہونچائی جاتی ہین اور گاہ گاہ کبھی ہوتی ایسے وقت مین ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہے — پھر چاہیے کہ علاوہ اسکے وہ دوائین مجفف کامل ہون یعنی اثر خشکی کا پیدا کرین خصوصاً جبکہ قروح نامعلوم کے علاج مین مستعمل ہو

اونکے پیوست کی قوت رطوبت جرم پر زیادہ غالب ہونی چاہیے۔ کبھی ان قروح کی دواؤن مین حاجت [illegible] ایسی چیز کی ہوتی ہے جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لزج اور الصاق پیدا کرنے والی بہاکر اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ قروح محتاج پٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہین ١ اول چرک کو بہاتا ہے اور روان کرتا لہذا واجب ہے کہ ابتدا بندش کی انتہا اور طرف اندرون قرحہ کے پہنچتی ہو اور منہ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ چرک نکلنا اور فشردہ ہونا چرک کا آسان ہوگا دوسرا سبب انکی بندش کا یہ ہے کہ دوا متصل کرے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور جو وقت التحام اور گوشت پیدا کرنے کی دوا مین ہے بوجہ التزام محل کے اوسمین کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج بندش کا نہین ہے مثلاً [illegible] بندش ہی سے جوڑا ہوتا ہے کہ قرحہ کے دونون سرے آپسمین ملکر یکجا ہو جاتین اس فائدہ کیوجہ سے لازم ہے کہ دونون [illegible] کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونون سرے مل جائین اور درستی انکی باہم اتصال پیدا ہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہین ہے کہ اوسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو سوا اسکے واجب ہے کہ ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہ ہونے پاوے اور جو چیزین مانع ورم ہین اونسے طبیعت کی اعانت کرنا ہے اسلئے کہ بعد ورم کے تا زوال ورم قرحہ کا علاج نہین ممکن ہے پھر اگر ادویہ نفع ورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور ورم ظاہر ہو جاوے اوسوقت علاج خاص ورم کا کرنا چاہیے پھر اعانت قرحہ کی کبھی چلی جاوے تا اینکہ علاج سے ورم کی فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اسیطرح اگر زخم کے گرد بین کی چیزین فاسد ہو جائین مثلاً سبز ہو جائین خواہ سیاہ ہو جائین اوسکا علاج بذریعہ کھینچنے کے کرنا چاہیے اور خون کا کو نکال ڈالنا ضرور ہے بعد ازان اسفنج خشک اسپر چسپان کرینگے اوسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کرین۔ جب قرحہ خالی ہو یا قرحہ صاف بلا مادہ ہو پہلے تامل کرنا چاہیے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہین کرتی ہے یا کہ جو طریقہ قرحہ کے گرتی تھی اب اوسکا انصباب منقطع ہو گیا ہے اگر اوسکا انصباب منقطع ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ابھی انصباب کسی عضو وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اوس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے — اسلئے کہ قے اسیوقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے اگر قروح کے اندر کی کوئی چیز ہڈی کی خواہ پسلی وغیرہ کے ہڈی خواہ اور کچھ پھنس گیا ہو اوسکے نکالنے مین عجلت نہ کرنی چاہیے ہان وہ تدبیر کرنی چاہیے جو عظام مین بیان ہو چکی ہے۔ پہلی جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ یہی ہے کہ اوسمین قیح پیدا ہو جاوے بذریعہ استعمال ایسی دوا کے پھر اوس قیح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد ازان انبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک و صاف ہو جاوے اور جلد بھی بکی اور ناہموار ہی اوسمین نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اوسکا اندمال کافی ہے مگر ایسی [illegible] نہ ہو۔ اور جو قرحہ چرک آلود ہے وہ دوائے جالی اور لاذع کا استعمال اوسمین ضرور ہے اور پہلے جو علاج اوسکا کیا جاوے لاذع کا محتاج ہو گا اسلئے کہ حصول اوسکا ادراک بخوبی نہین کر سکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لذع مین کمی کرنی چاہیے جون جون حس اور ادراک کم ہو تا اینکہ جب انبات لحم کی دوا کی نوبت پہنچے ایسی دوا استعمال ہو جسمین کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال اور اہتمام اسکا ضرور ہے خصوصاً اگر قرحہ مین حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہو سکے تو جو اسباب باعث التہاب اور درد کے ہین اونکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہین جنہین ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کے علامات ذکر کیا

اگر وہ سبب قرحہ کو مائل بہ رداءت کرتے ہین اسلیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن نہوگا اور اگر کارگر ہوگا
تو اکثر چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہو وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہے اور اکثر جب قرحہ مندمل اور ڈھیلا ہوتا ہے اوسپر گوشت ردی
پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور متعفن ہوتا ہی اوسکا علاج ادویہ مجففہ لحم سے جو گوشت کو کم کرے کرنا چاہیے جیسے آب برگ
کو گل ارمنی اور سرکہ اور طلاے مندمل خواہ وہ طلا جن مین نورہ کی شرکت ہو اور بہت سی مجففات کا استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ مندمل ہو
جاوے اور چھوٹا ہوتا رہے ۔ جو قروح ایسے ہون کہ اون مین درد شدید ہو اونکے علاج مین پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد مین کرنا ضرور ہے
اور درد کی تسکین اون ادویہ سے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہین اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی اضداد بھی ہون
اسواسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہونگے اور جب درد مین سکون پیدا ہوجا
تدارک اوس ضرر کا بھی کرلین کہ جو ان ادویہ مسکنہ کی استعمال سے پیدا ہوا ہو ۔ چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہین
وہی قروح ہین جنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اون مین رہتا ہے ۔ کبھی شہد کے ذریعہ سے
ایسی قروح کی صفائی پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی ذرورات کا استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے ۔ جب تک قروح چرک سے پاک نہ ہوجاوین
کوئی دوا اونکی خاص جوہر تک پہونچ نہ سکیگی خصوصاً جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتے ہین کہ اونکی رسائی بہت دشوار ہے لہذا اول
یہی کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اونکی کرنی چاہیے پھر انبات لحم یعنی گوشت اوگانے کی دوا کا استعمال کیا جاے ۔ جو دوا منقی ہے یعنی رطوبت
کو پاک کرتی ہے اوسمین جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اوسمین جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب
اور ردی بھی پیدا کرتی ہو لہذا واجب ہو کہ کھانے کی دوا اور تیز اختیار کیجاے اور طلا کی دوا خارج بدن کی مبردات ادویہ مین سے اختیار کریں
پھر اسی طلا کو اون تدبیرون سے جو ذکر ہوئین جن سے خشکریشا اور تری کو چھوڑا سکتے ہین بعد ازان علاج مناسب کرین اور یہی تقریر
ہوا یا تو واجب ہے کہ طلا کا بھی ہے اسلیے کہ ہم کو احتیاج پہلے اونکے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین
۔ ایک ہی دوا بنسبت بعض بدن کے منبت لحم ہوتی ہے اور بنسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ
بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بنسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے اور نہ منبت لحم ۔ اسیواسطے دوا کی قوت کا اوتارنا
خواہ زیادہ کرنا اور چڑھانا خواہ اوسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اوسکی قوت کم اور بیش کیجاے خواہ کسی دوا کی ملاوٹ
کرنا ہین خواہ اوسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اوسمین تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا اکال ہو جاے یہان تک
کہ اوسکا وزن کم ہو جاے خواہ اوسکی وضعیت زیادہ ہو جاے خواہ اور بعض ادویہ تالیفہ کا اوسی دوا پر اضافہ کرین ۔ زیادہ تر لائق دواے قوی
کی وہی قروح ہین جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہی کہ دوا اگر تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اوسکو چھوڑا دالین اسلیے کہ اب اگر
یہ دوا پھر استعمال کرینگے کچھ اثر نہ کریگی ۔ روغن کو قروح سے متصل نہ کرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہ ہو روغن بیدانجیر یا روغن گل
اس اور روغن مصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرح کی خرابی نہ ہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اوسمین قرحہ پڑگیا ہے
بہ رفق اور نرمی علاج اوسکا کرنا چاہیے اور دواے قوی سے اوسکو ایذا نہ پہونچائین ۔ اور جس عضو کی حس بلند ہو اوسکے معالجہ مین جو
واجب ہو در گذر نہ کرنا چاہیے ۔ جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑی خواہ کسی عضو شریف مین واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ عجلہ پیدا ہو خواہ
وہ عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول آفات کو جلد کرتا ہو یہ سب قسمین عضو کی الحس کے حکم مین داخل ہین اور انکا اضدا کا حکم بالمید الحسن

داخل ہو خواہ ضعیف الحس ہوں اور اسی وجہ سے قروح باطنی متحمل دوای سخت کی نہیں ہوتے جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوا کہ
زیادہ جذب ہو جاتی ہیں اور بدن کی اندر ڈوب جاتی ہیں۔ اور یہ قروح باطنہ مغریات ادویہ کے زیادہ محتاج ہیں جیسے کتیرا اور صمغ عربی خواہ
وہ دوائیں جو اندر محتقن زیادہ ہوتی ہیں خواہ انکی خاصیت درمیانی ہو [illegible] علاج قروح میں یہ ہے کہ اعضای متقرحہ ساکن رکھے جائیں
اور حرکت نہ کرنے پائے اور حرکت دیئے جائیں اگر پہلے زمانہ میں حرکت ملائم اور خفیف دیجاوے اوسکی مضرت [illegible] بہ نسبت اسکے
کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل اونسے کرایا جاوے خصوصاً اوس بدن میں جسکے اخلاط ردی ہوں۔ صاحب [illegible] علاج قروح کے
اسکا خیال ہے کہ قریب کے اعضا میں التحام پیدا ہو جاوے جیسے لفض ہوا ایک قسم کے قروح کا زائد درمیان انگلیوں کے پیدا ہو جاتا
خواہ دوا انگلیوں کی بیچ گوشت یا کمال پیدا ہوکر انگلیوں کو متصل کر دیتی ہے۔ کبھی [illegible] کا قرحہ اور جو قرحہ بطرف [illegible] زیادہ
مستحیل ہوتا ہے اور جو قروح خبیثہ ہیں اور وہ سے تجاوز کر گئے ہیں انکی جہت سے قریب کو گوشت نرم [illegible] وغیرہ میں ورم پیدا ہو جاتا
جیسے کنج ران میں ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پس گوشت بھی جیسے خارش کا اثر [illegible]
اور بعینہ یہی علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر بدن میں حرارت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اوسوقت ورم [illegible]
ہوتی ہے اور نوبت قرحہ کی پہونچتی ہے۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کریں اور جو [illegible] مقام خاص [illegible]
نہ کریں [illegible] ہو اسکو استعمال کریں اور جب تک ورم کا تنقیہ نہ ہوگا اوسکے علاج کی امید نہیں ہو سکتی ہے اور اس علاج
اسکی بھی حاجت ہے کہ اسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہیں اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کر لی
وقت بھی ایسی تدبیر کریں کہ ایذا قرحہ کو نہ پہونچنے پاوے ایک وصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جو
دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہے یا تو موافق ہوگی یا غیر موافق اور دوای موافق اگر فی الحال اوس سے کوئی اثر ظاہر نہ ہو لازم
ہے کہ اوس سے کسیطرح کی مضرت بھی پیدا نہو۔ اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ اوسکا عمل ضعیف ہو اسکی پہچان اسطرح کرتے ہیں کہ جس
غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اوسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہے افزونی رطوبت کی اور [illegible]
زیادہ ہوتی جاوے خواہ کوئی اور فساد سوای ان دو فساد مذکورہ کے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اوس دوا کی قوت بڑھائی جاوے یا [illegible]
اس دوا کو اور وجوہ سے ہو مثلاً اوس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جہت سے حرارت اور التہاب پیدا ہوا
اوسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جاوے اور اوسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیے کسی مرہم سرد کی [illegible]
سے خواہ اس دوای ناموافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کدورت کو مائل ہو جاتا ہے اوسوقت [illegible]
کہ دوا قرحہ میں بدبو پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہے کہ اوسکی تسخین کی [illegible]
زیادہ کیجاوے۔ خواہ وہ دوای ناموافق تر ہو اور ڈھیلا پن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اوسوقت واجب ہوگا کہ اوسکی قوت قابضہ زیادہ
کیجاوے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اوس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اوسکا تدارک ایسی دوا سے کریں [illegible]
ذکر کرینگے خواہ دوای ناموافق قرحہ میں تاکل پیدا کرتا ہے اور عمق اوس قرحہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آئندہ سطور میں اوسکا ذکر آتا ہے
لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت جلا توڑ ڈالی جاوے اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص میں
حد افراط کو پہونچا ہوا ہے اوسوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا مقام پر مستعمل ہو اوس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اوسکا معتدل

ہو جائے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو۔ **علاج قروح صدیدیہ** کا یہ قروح محتاج استعمال ادویہ مجففہ کے ہوتے ہیں کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جائے اوسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ لحم کا کرنا چاہیے اگر یہ قروح ڈھیلے ہوں اور گوشت اوگانیوالی دوا کا استعمال کیا جائے تو زیادہ زخم غائر ہو جائے گا اور عفونت بڑھ جائے گی اسلیے کہ اسام ان قروح کے ضعیف ہوتے ہیں بلکہ واجب ہے کہ پہلے انکی تجفیف کر لی جائے تاکہ انکے سختی پیدا ہو اوسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنیوالی لگائی جائے اگر ایسی دوا کا استعمال ہو اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جائے اوسوقت یہ دریافت ہوگا کہ اس دوا میں اتنی قوت نہیں ہے کہ اس بدن میں جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اوسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی جلا کی قوت بھی اوس میں بڑھانی چاہیے مثلا شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت روغن کی بہت کرنی چاہیے اور اگر کوئی روغن اوسمیں پڑے تو ایسا ہو جسمیں قوت تجفیف کی ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر قرحہ کی خشکی حد افراط کو پہنچ گئی ہو اور دوا میں تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے اور جلا اور قبض کی قوت میں کمی کرنی لازم ہے اور اسمیں ادویہ [illegible] کو جلا ادویہ منبتہ لحم میں پاور رکھنا چاہیے۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال میں شدت اور تطویل نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود ظہور غلط اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اوسکی مثل اثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیے مثلا دوا میں قدر حاجت سے زیادہ جلا نہ ہو اور اگر ہوگی عضو مقروح کو کھا جائے گی اور اوسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کریگی جو مثل اوس صدید کے ہے جو قرحہ میں پیدا ہو رہا ہے اور باوجود ظہور اس ضرر کے پھر معالج قوت جلا کی بڑھاتا جائے یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی ذکر ہو چکی اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ ورم کے اور مشابہ پکے ہوئے خواہ ترچھے منہ کی کر دیتی ہے اور جلد کو اس دوا کے استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہیں اونمیں سے بعض ادویہ میں تبرید زیادہ ہوتی ہے جیسے بنگ اور افیون اور بیخ لفاح اور بعض ایسی دوائیں کہ تسخین زیادہ ہوتی ہے جیسے [illegible] اور زرفت پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور ترکیب [illegible] مثلا [illegible] اور دوا کی ترکیب کرے۔ جو دوائیں صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتے ہیں وہی دوائیں ہیں جو خشکی پیدا کرتی ہیں جیسے پھٹکری اور بارزد اور پوست انار اور قنطاریون اور مرداسنگ اور جو خواہ سویق جو اور شقایق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البهق [illegible] اور اگر برگ زیادہ خواہ جوز تازہ کا ضماد کریں کہ مغز جوز کو پیسکر لگائیں خواہ اوسے شراب میں جوش دیکر استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور رطوبات کو خشک کریگا بدون کسیقدر ایذا کے مرہم جو مرداسنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ روغن گل بنائیں اگر [illegible] ہو جائے بعد اوسکے [illegible] اور بیخ اور پلیدی اور بارزد اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیا [illegible] سب کو [illegible] کوٹیں اور باریک پیسکر مرداسنگ کے چھٹے حصہ برابر مرداسنگ مذکور ملاکر سب کو استعمال کریں۔ وہ ادویہ جو قراباذین میں ذکر کیے ہیں اونکا استعمال کرنا چاہیے۔ اکثر ریم وغیرہ دھونے کی حاجت سیال چیزوں سے ہوتی ہے چنانچہ اوسکا بیان قروح خاصہ کے علاج میں ہم اپنگے منجملہ ان سیال اور روان چیزوں کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی چرک کو دھو ڈالتا ہے اور وجع اور تخفیف بھی پیدا کرتا ہے یہ سب ادویہ جو ابھی ذکر ہوئی ہیں بروقت ورم کے مفید ہوتی ہیں۔ اگر کہ موضع کو پانی میں بجائے چرک کی دھونی میں استعمال کریں تخفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جو شاندہ [illegible] کا اور

جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے **علاج قروح وسخہ** کا وسخ کے معنے اوپر مذکور ہو چکے ایسے قروح کے علاج مین ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کرین جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ پیدا کرے جسطرح قانون عام مین ہمنے بیان کیا ہے بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹانی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد کے اور تھوڑا سا مرہم ایضاً علک البطم اور اوسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ اور گیاہ جاوشیر کا استعمال مرہمون مین سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کا مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہون یا اوس مین اشق وغیرہ داخل کیجائے اور مراہم قلیمیا اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمکی یہ قرص اسود اور قرص اخضر یعنے سبز جو بنام قرص حالس مشہور ہے خفیف ادویہ مین سے ایک یہ دوا ہے ورد زیت اور شہد اور پھٹکری برابر ہموزن لیکر استعمال کرین خواہ سپیدا وربعہ یعنے عنبر سپید ہموزن اور جب وسخ زیادہ پڑنے لگے اوسوقت قرص ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیدہ کے زیتون کلم یعنے نمک ملا ہوا اوسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ مین مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے دوائے سیال کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائین بوقت ورم قرحہ کے مضر ہین **علاج قروح غائرہ اور کہوف اور مخابی کا** قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور کہوف یعنے غار کے ہے اور مخابی یعنے چھپے ہوئے جو نظر نہ آئے یہ تینون اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہین اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی نبذ کی ممکن نہین ہے اور یہ دوا زیادہ پیدا ہوئے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دواؤنکی ہوتی ہے جنمین تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کرین اور طریقہ ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رکنے نہ پائے بلکہ بخوبی جاری رہے اگر ایسا مقام بسبب اتفاق [illegible] پہنچے اور قرحہ کی جگہ عضو کے اوپر کیطرف ہو اور موہنہ قرحہ کا نیچے کی جانب مین ہو یہی مطلوب اور اگر اسکے برعکس اور الٹا ہو اور مریض کو تبدیل وضع بتکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جائے جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اوٹھانا اور بٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہو اوسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اوسکی جڑ تک چاک کرین یا اوپر چاک لیکر کرین تا کہ کہوف یا غار بھر کسیقدر ایسا باقی نرہجائے کہ اوسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کرین اوسکی جڑ مین اور جو موہنہ اوسکا پہلے سے ہے اوسکے علاوہ دوسرا موہنہ پیدا کرین بعمل جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید موہنہ کے پیدا کرتے وقت حال مین عضو کے تامل کرین کہ اسلیے موہنہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہین ہوتا ہے جب یہ موہنہ بنا چکین قرحہ کی بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح کرین کہ موہنہ کی طرف سے شروع کرین اور جڑ کیطرف پہونچین یعنے وہ مقام جو کہ کھولا ہے اور پہلی صورت کی قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنے جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہین ہے اوسکی بندش جڑ کی طرف سے شروع کرکے موہنہ تک باندھے جائین اور زیادہ ہمواری بندش کی دونون صورتون مین اوپر کیطرف درکار ہے اور اتنے زور سے بھی نہ باندھین کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جائے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا موہنہ نکالنا ممکن نہو تو ضرورت قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کرین اور وہ فتیلے جو منبت لحم ہین اونکو اندر داخل کیا کرین اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے چرک وغیرہ کو بھی پاک کر دیتے ہین اونکا استعمال کرتے رہین تا کہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اونکی قوت انبات باطل نہو جائے

اسلیے کہ دونون قوتونکا اجتماع اونکی قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہی اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور قیطوریون اگر قرحہ مین بھردی جای عجیب النفع ہے اگر اوسکے بعد سقوطون بعد اوسکے اریسا اوسکے بعد آرد کرسنہ ۔ اگر مجاری کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ نکیا جای کبھی اونکی جلدین التصاق پیدا نہین ہوتا لیکن اتنا ہوسکتا ہے کہ جلد مین خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کردین کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہوجای گہرے قروح اور چوڑے زخم اور کہوف کا تنقیہ کامل دواؤن سے نہین ہوسکتا ہے اور نہ اونمین گوشت پیدا ہوسکتا ہے ہان اگر تر چیزون کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ مین بھرکر ڈالدیا کرین خواہ اونمین ہر وقت فتیلہ اور بتی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے اونکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جای خواہ نچوڑنے سے وہ ریم اور چرک نچوڑ جای خواہ دھونے کیوجہ سے اونمین صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اونمین شراب ملائین خاکستر کا پانی بھی بہت قوت سے چرک کو دھوتا ہے مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ متحمل اسکا نہین ہوسکتا ہے آب دریا بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی دھوتا ہے اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور باانیہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اوسکا مانع بھی ہے ۔ اگر ورم ہوگا انمین سے کوئی چیز قابل استعمال کے نہین ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچہ مفید نہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی ۔ ان سب قروح کی دوا کو مناسب یہ ہے کہ سپنج کو اوپر چہاہے ڈبوکر رکھی جائین ایسی دوائین جسکی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح مین محتاج ہو اور اون مرہمون کی قوت کی مقاومت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہین تاکہ سونہ پر قرحہ سے وہ بچا ہا رکھا جای جسمین ادویہ ضروری الاستعمال لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اوسمین سے کم برامد ہو نیز اوسکے جو اعضا ہین اونمین آرام اور سکون پیدا ہو اور اکثر قرحہ سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہی دفعۃً رطوبات کثیرہ برامد ہوتے ہین بعد ازان خشک ہوجاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے

قروح کے کیڑون کا علاج عصارہ فودنج نہری قروح کے کیڑون کو بہت ہی نافع ہے اور جو دوائین کان کے کیڑون کے واسطے کتاب سوم مین مذکور ہوچکین اونکو اوسی مقام پر ملاحظہ کرو

قروح مین گوشت پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تنقیہ قروح کا نہو ہر ایک گوشت اوگانے والی دوا کا استعمال جائز نہین ہے اور جب تک بطرف قرحہ کو غذای جید کا جذب نہوسکے اور اگر غذا قرحہ کی بمقدار قلیل ہو اوس تک پہونچیگی جب قرحہ چرک وغیرہ سے پاک ہوجاے پھر کوئی دوا الذاع اور رجالی اوسپر لگانی درست نہین ہے کیسے ہی قروح کیون نہون اور کسی مقام پر کیون نہون واجب ہی کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم مین وہ وصیتین جو ہمنے اوپر بیان کی ہین سب کا لحاظ رکھین کہ زیادہ رطوبت پیدا نہونے پاے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیرین قروح صدیدیہ کے باب مین مذکور ہوچکی ہین اونہین پر عمل کرین مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہین ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہوجای اور اونمین خشکی پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونون باتون کے یہ بھی غرض ہو کہ اوسمین گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہوگی گوشت کیونکر پیدا ہوگا منجملہ اون چیزون کے جو قرحہ مین خشکی زیادہ نہ کرین اول تو یہ ہے کہ اوسے بہنے دیا کرین اور روغن اور موم زیادہ کرین اگر دوا بطور مرہم کے مستعمل ہو اور اگر تغلیظ مادہ کی کرین خواہ اوسکے خاثر کرنے کی تدبیرات کرین اور چکنائی دوا کی کم کرڈالین اور مقدار دوا کی زیادہ کردین ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان ادویہ مجففہ مین زیادہ کیا جاتا ہے ۔ گوشت پیدا کرنیکی غرض سے مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر مین پیدا کرتا ہے اور ذرور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہے تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونون تدبیر یکجا کردین پہلے ذرور چھڑکین

اور گرد اوسکے مرہم لگائین اور شراب خصوصًا شراب قابض دوای جید جمیع قروح کی جرا دویہ سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا ریم وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدہ اوس سے ہوتے ہین اونکو ہمنے باب جراحات مین ادویہ منبتہ لحم کے ذکر کر دیا ہے اور اب مناسب ہے کہ اونمین سے جو جو ادویہ اچھی اور اس مقام کے لائق ہین اونکو بیان کرین ۔ سرمہ سوختہ اور انزروت اور ابریشم ماہی اور علزون سائیدہ اور توبال سار پورقان اور الابان محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اولون اور سعد خصوصًا واسطے چرک کے ناگرموتھا اور جعدہ بہت قوی ہے اور قنطوریون سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اوس سے حاصل ہوتا ہے **علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ** کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکل اور خبیثہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین یا اوس عضو خاص کا تنقیہ جسمین قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسد سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح پر کہ اوسمین پچھنے لگائین اور جونک لگائین اور اوس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذای صالح اوسکی تجویز کرین اور اسمین کسیقدر تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دین اسلیے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح مین فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہے ۔ جس قرحہ مین تاکل اور عفونت نہو اوسکو آب سرد کی تطلیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ مین حرارت نہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرحہ کی اسیطرح اور بھی میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت مین سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات مین قوت تجفیف کی بھی ہو ۔ اگر قرحہ مین عفونت ہو تو آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اور چیزین جنکا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان مین اونسے نطول وغیرہ کرین پھر بامہمہ عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہے جو تبرید بھی پیدا کرین جیسے پوست انار اور عدس اور برگ معطلی اور تخم گل اور شوکہ مصری اور حب الآس اور وہ نطولات جنمین یہ ادویہ داخل ہون اور انکی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو ۔ اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض کی شاخون کا شراب مین جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین مین گوندھکر یا کدوی خشک سوختہ اور بارزنگ وغیرہ ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ مین ملاکر **علاج قروح متعفنہ ردی کا** ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہے کہ بدنکا تنقیہ کرین اور اوسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کرین وسکی تنقیہ خاص ہو جو از قسم محجمہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے بموجب بیان بالا کے کرین اور غذای جید کا استعمال کرین اور اسکے علاج مین سستی نہ کرنی چاہیے جتنا یہ قرحہ کہنہ ہوگا اوسیقدر اوسمین فساد اور شر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھین تسکین ایسی قرحہ کی ہنگ اور سویق وغیرہ سے بھی اچھی طرح ہوسکتی ہے اور ایسی قسم کے قروح مین جب فساد بافراط پیدا ہوجاے کبھی اونکا استیصال اور بیخ دین سے دور کرنا بذریعہ آگ کو داغ دینے سے ضرور ہوجاتا ہے خواہ کسی دوای حادہ سے یا کاٹ ڈالنا کہ سوای گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سوای اوس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہے اور رنگ بھی اوسکا گوشت صحیح کا ہے اور سوای استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیون سے پاکیزہ ہے کچھ باقی نہ رہے ۔ دوای حادہ جمیع خرابیای گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہے اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہے اور اس دوا سے جو الم اور ایذا پیدا ہوا اوسکا تدارک روغن زرد رکھنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتًا فوقتًا رکھتے ہین اور بدلتے ہین ایسے قروح اگرچہ بحد ناصور نہ پہونچے ہون اور پکے ہوے ہون جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہین اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہین کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالین تاکہ عفونت سے محفوظ رہے ۔ جو نطولات ابھی مذکور ہوچکے اونمین سے آب دریا اور جو باب نواصیر مین مذکور ہین ان قروح کے واسطے بکار آمد ہین ۔ قروح وسخہ

اور اقسام قروح کے سب میں یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دیں تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور بار بار اسکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو ادویہ خاص قروح متعفنہ کی ہیں جیسے دقیق کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا اور ہمین کسیقدر پھٹکری یا گوشت مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنی نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر ثلث جزو اور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر بیخ قثاء الحمار تخم کتان جو ہمراہ قلقدیس یعنی سبز پھٹکری اور حاشا کے پیسی جاوے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا انطرون اور زیرہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد بصل الفار یعنی پیاز کی جڑ شہد میں اور کرنب تنہا شہد میں خواہ کدو خشک اور برگ زیتون تازہ **دوائی مرکب** زراوند دو حصہ شفنالو ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤن سے نطول پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کریں کبھی احتیاج اسکی تقویت کی عصارہ قثاء الحمار اور سوری یعنی سرخ پھٹکری سی ہوتی ہے اور خشک قد او سبز ڈالتے ہیں ایضاً زراوند اور بارزد اور زیت برابر لیکر اسطرح طیار کریں کہ اوسکو پورانی سرکہ میں اوزن نصف تو طلی سکے پختہ کریں تاکہ تمام سرکہ جل جاوے بعد اسکے اوسکی سلائی بھی بناکر قروح پر لگائیں ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک سے بیس جزو افیون جدید ۱۲ جزو بارزد جسمین سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جزو خواہ نمک حرشف یعنی کنکر سوختہ کا نمک ایک جزو پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیسور سوختہ نصف جزو [illegible] جیسا انزروت اور [illegible] اور بارزد اور زنگار اور زراوند کسیقدر علک البطم کے ہمراہ ملا کر بناتے ہیں تاکہ اوسمین لزوجت اور چسپ پیدا ہو اور [illegible] کے استعمال کرتے یہ دوا نہایت مجرب ہے [illegible] سرخ [illegible] جزو اور [illegible] یعنی ایک آب نارسیدہ [illegible] جزو پھٹکری [illegible] جزو پوست انار [illegible] کندر اور بارزد ایک سے [illegible] جزو موم ایک [illegible] جزو ایک [illegible] طلی زیت کہنہ دوسری دوا یہی [illegible] قلعی سوختہ [illegible] کے ذریعہ سے خاک کیا ہوا یا جلا ہوا سپیدہ قلعی کندر [illegible] مرکی اقلیمیا اشق جاوشیر [illegible] ہر واحد دو دو درہم [illegible] گندہ [illegible] کی چربی ریتا بیچ خالص الا بناطرہ روغن آس ہر واحد تین درہم پگھلنے والی چیزونکو [illegible] مناسب [illegible] پگھلا کے اور پیسنے والی دوائین [illegible] طیار کریں جالینوس وغیرہ نے اس دوائی مفید کے اجزا جمع کیے ہیں تو بال نحاس ایک [illegible] ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ بطور مرہم طیار کریں یعنی پیسنے والی چیزونکو پیسکر اور پگھلنے والی چیزونکو پگھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اوسی طرح کریں اس جگہ الطبائی پسند کیا ہے کہ روغن دعالبس کو مخلوط کریں اور جالینوس نے اسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے ۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام ذکر پر واقع ہوں اونپر دوا کاغذ سوختہ اور دوائے اندرون اور کدو خشک جلا کر اور صوف سرخ جلا کر یا ضماد برگ [illegible] خواہ برگ ولب یعنی چنار سوختہ کا استعمال کریں **علاج قروح عسیرۃ الاندمال اور قروح جردنیہ** کا پہلے واضح ہو کہ جو قروح بدشواری مندمل ہوتی ہیں یہی قروح ہیں کہ متاکل اور متعفن ہوں جیسے ہر ایک عام چیز بدون خاص کے متصور ہوتی ہے اسلیے کہ قروح متاکلہ اور متعفنہ پہلے ہی یہ قروح عسیرۃ الاندمال پہلے نہیں ہیں اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتی ہیں اسطرح یہ قروح لوا صیری الگ ہیں لیکن یہ قروح مرکب ہوتی ہیں خلاصہ یہ کہ جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ رطوبتی ناصور کے ہو عسیرۃ الاندمال ضرور ہو گا اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن یا مدود بھی ہو قروح جردنیہ وہی قروح ہیں جنکا فساد درجہ ثابت کو پہونچ جاوے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسی قروح کے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب قرحہ کا حرارت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہیں پس غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت میں اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کی ہو غذا [illegible]

کثرت کرنی چاہیے اور غذا سے جیسے ہین لو کرنا چاہیے — پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہونیکی وجہ سے قروح پیدا ہوئے ہون جو علاج خاص ترہل اور وسخ کا وہی کرنا چاہیے اور اگر بسبب یبوست زائد کے قرحہ پیدا ہوا ہے اور ابھی تک حد ناصور کو نہین پہونچا ہے بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم سے بخارات عضو متقرح مین پسینا پیدا کرین اور اوسکی تکمید اور سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ یعنے پھلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اور اوسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نکرنی چاہیے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہے اور نہ مناسب ہے کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرینگے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھنچ جائیگا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی دوا ایسی لگاتین جسمین تجفیف کم ہو کبھی فقط نیم گرم پانی مین تر کیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہے اور کبھی احتیاج قرحہ کی کھجانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اوس عضو سے اور اوسی عضو کی مالش اور استعمال مرہم جاذبہ جسمین زفت ہو رال پڑی ہو۔ اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گردپیش کے گوشت وغیرہ کی اور اوسکا علاج بذریعہ پچھنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہو اور خون فاسد اوس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ پڑنے کا از قسم دوالی کی ہو اوس قرحہ کو قطع کر ڈالین اور خون اوس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور امتلاء بدنی ہو ابتدا فصد سے کرین اور خلط سوداوی کا استفراغ کرین اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہون اور اوسکے سے بھی خون بقدر امکان نکالین تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالی سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکور کے وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ ہے بعد اوسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اوسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سوء مزاج کو پیدا ہوتا ہے لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین ہو سکتا ہے بلکہ وہی سوء مزاج جو بحد افراط ہوا اور اوس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اوس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت سے جو چیزین تابع مزاج کی ہوتی ہین تخلخل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنے تخلخل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت کے ہوتا ہے اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جاوے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اوسکا استعمال کرین اکثر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو جذب کرکے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج مین احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہے اور اگر بسبب قرحہ کا ناصور ہوا اوسوقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر بسبب قرحہ کا اوس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہو ہڈی کو کھول کر اور نمودار کرکے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کی ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث دوارت قرحہ کا ہوا وہی چھیل ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اوسکی الگ کر دینگے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب ہو تو ہڈی کو کاٹ ڈالینگے اور اور وہی تدبیر کرین جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے ایک لڑکے کے سینے مین ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنے وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہے پہونچ گیا تھا مین نے استخوان سر سینے کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد و عروق وغیرہ جو گرد اوسکے ہین سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اوس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اوس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ علاقہ قلب اوپر مستقر تھا اس بات کو دیکھنے سے نہایت درجہ رقت قلب عارض ہوئی اور اوس فاسد ہڈی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

کو بہ نظر ضرر قلب کے ہرگز جی نہ چاہا اور درد والے نے اجازت نہ دی اور جو جھلی اوس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے مجھو اوسکے بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ یہی تھا اور مجکو مدنظر و خاطر تھا کہ جس طرح ممکن ہو جھلی محفوظ اور غلاف خود سلامت رکھی جاسکے حالانکہ جو چیز اس ہڈی سے بطرف استخوان سینے کے ملی تھی وہ بھی سڑ گئی تھی جالینوس کہتا ہے کہ جب میں نے قلب کیطرف دیکھا تھا اوسکا بھی حال یہی تھا جو بنظر ظاہری استخوان سینہ کا دیکھا گیا تھا آخر یہ بیماری میں نے اوس ہڈی کو مع متعفن چیزوں کے کاٹ کر جدا کر ڈالا اس جراحت سے اگرچہ گمان غالب بھی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ بچیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہاں پر تھوڑا سا گوشت صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہو کر قلب کو بھی اوسنے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سر غلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ کرنے میں کام دیتا تھا اسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کچھ اون جراحات سے بڑا اور خوفناک زیادہ نہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑ جاتا ہے (مراد اوسکی شاید یہ ہوگی کہ ان زخموں کے بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہیں) اور میں کہتا ہوں جب قروح متعفن ہو جائیں اور کہنہ ہو جائیں رای نہایت یہی ہے کہ سینگی کے ذریعہ سے خون اونکا بہا دیا جاوے جسقدر مناسب اور لایق اوسکے ہو جو دوائیں مختص واسطے عسر اندمال کے ہیں اور اکثر حالات میں بکار آمد ہوتے ہیں وہ یہ ہیں توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال سابورقان اور توبال سائر الحدید یعنی لوہے اور لصاق ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بنائیں اور قلقطار اور زاج اور جو چیزیں اسکے مشابہ ہیں مع اون چیزوں کے جو مانع پہنچنے مادہ کے طرف عضو منقرح کے ہیں اگر مادہ کھچ گیا ہو جیسے پھٹکری اور زاج اور ایک جو دوا ایسی ہے کہ اوس سے قروح عسیر الاندمال کا علاج کرتے ہیں اقلیمیا اور لزاق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا کرکے چھوٹے اور شب یمانی ہر ایک سے آدھ جزو زنگار و نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صمغ سے چار جزو موم اور روغن حسب مناسب حال اور وقت کو ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریای شور میں سپرد کرکے خواہ آب انگور میں یا [illegible] پانچ دن تک اور ہر روز [illegible] کرکے خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو منقرح کے اور بعد [illegible] روز کے قلقطار اور اقلیمیا کو اس پانی میں ڈالیں اور دھوپ میں رکھیں کہ بیس روز کے دنوں میں اور بعد [illegible] کے صاف کرکے جدا کریں تاکہ اسکا خیال رہے کہ آب دریا کے پانی کا نمک اوس میں رہ نہ جائے ورنہ شوریت سب جدا ہو جاوے گی ایضاً نحاس محرق اور زرنباد اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو درم موم نیم اوقیہ اور روغن گل بقدر کفایت کہ ان قروح کو ادویہ ناصور بھی مفید ہوتی ہیں جس وقت وہ ادویہ خشک ہو کر ان میں ڈالی جاتی ہیں از انجملہ [illegible] آٹا اور زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی یا وراق مختلفہ جیسا ایک نسخہ جس وزن سے لائق ہو دوا ہی جیسے برادہ مس اور برادہ آہن پھٹکری کے پانی میں ڈالیں اور [illegible] جیسے گرد وغیرہ کے گل حکمت کرکے تنور میں جلائیں اور بعد جلانے کے نکال کر خوب سا پیسیں اور بطور ذرور کے استعمال کریں یا مرداسنگ ملا کر مرہم طیار کریں صفت مرہم دیگر اور یہ مرہم بھی جید ہے مرداسنگ بھی ایک من اور موم اور بیخ ناردین چوبیس مثقال زنگار سولہ مثقال اور برادہ آہن چالیس مثقال برادہ مس [illegible] رائحہ مرداسنگ کی چالیس مثقال (دیکھو مفردات اور قرابادین کو اوسمین رائحہ کے معنی بمفصل بیان ہو چکا ہے) روغن کہنہ میں پہلے مرداسنگ اور ذہب اور زنگار کو ڈالیں بعد ازان باقیماندہ ادویہ کو داخل کریں۔ ایضاً تنور کی پھٹکری اور خاکستر شبہ یعنی ردی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اس سے مرہم طیار کریں روغن آس ملا کر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیے۔

اوسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ باہم ملاکر اسقدر حرکت دین کہ مرداسنگ اسمین آمیختہ ہوجاے اور گاڑہا ہوکر ملجاے اور سوختہ خواہ اور قروح حرنیہ سکے واسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار ایک مثقال جو اچھی طرح دہو یا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کرین خواہ شب یمانی سے ملیکر ذرور طیار کرین یا زوفا چار جزو قطران دو جزو اس سے ذرور بنائین اور پہلے زخم مین شہد آلودہ کرین اوسکے بعد اس ذرور کو چہڑکین قشور نحاس دو جزو شب یمانی دو جزو قیر دو جزو [illegible] دس جزو اور [illegible] مراہم جسکو زبان رومی مین [illegible] کہتے ہین) دہوپ مین مالش کرین اور بعد ازان استعمال کرین یا سپیدہ کاشغری آٹھ جزو قشور نحاس [illegible] کندر زنگار پوست انار ہر ایک سے دو جزو نورہ ایک جزو موم دس جزو اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت سکے [illegible] مرداسنگ [illegible] ایک اوقیہ زراوند [illegible] سوراخ کیا ہوا ایک ایک اوقیہ اقاقیا ایک اوقیہ دقاق کندر دو اوقیہ آگ پر چڑہاکر مطبوخ طیار کرین اور سرکہ کندہ کی جرعہ سے ہلاتے جائین **علاج نواصیر کا اور اون جلد فی نکا جو سپیدہ نہون** نواصیر کی ماہیت اور اوسکے احکام جو مقام حدود مین بنا تہ وہ سب بیان ہوچکا اب جو تدبیر اوسکے علاج مین درکار ہے اور اوسکی حد پیدا ہونیکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر سے نکلتے ہین اونہین لطوبت ثقبہ یعنی [illegible] خواہ پاک کرے اور جسطرح باسانی اونکا اخراج ہوسکے اوسکا ذکر بھی کسیقدر اوپر سکے بیانات مین کیا گیا ہے۔ اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہین نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہین اور بعض کہنہ اور سخت ایسی ہوتے ہین کہ اونکے دار اور شگاف گوشت تک پہونچ جاتے ہین اور زیادہ تر اونکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے بدشواری قبول علاج کرتے ہین ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر خار اور پاسیدگی اکثر جہت سے واقع ہوتے ہین پہلے اوسکو بذریعہ قطع تیز سکے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالین چہری یا نشتر وغیرہ سے خواہ آگ مین جلا کر اور داغ دیکر خواہ کسی دواے تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناسور [illegible] واقع ہو خواہ کسی [illegible] اور نشتر مریض کا میلان خاطر اسی طرف ہوتا ہی تا اسکے یہ علاج کیا جاے اور جسقدر ابتدا اور [illegible] پہونچی ہے اوسکی برداشت کرلیا جاے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تنقیہ کرین اور جسقدر [illegible] گوشت کی [illegible] کرین اور گوشت کو باقی رکھین اور خشکی اوس مردار گوشت مین پیدا کرکے اندمال کی تدبیر کرین اور تہوڑی [illegible] اور اسی زمانہ مین اگر اندمال تام حاصل نہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر کرین جسمین شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو جو [illegible] کہ پہلے ناسور کو گوشت فاسد سے پاک کرین اور جو چیز [illegible] نکلے فاسد نظر آتی ہو اوسے الگ کرکے اوسکے اندر خشک دوائین [illegible] دونون تک [illegible] کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور غلط [illegible] امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اوس تک پہونچے خواہ کسی شکل ایسی ہڈی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہونچاے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب رطوبت بطرف زخم ہوجاے خواہ کہانسی بیقراری کے طور پیدا ہو یا جنبش بدن مین ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچا سکے۔ نواصیر کے قطع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اور اسکی [illegible] اسواے قطع بدگوشت [illegible] ہوسکے خواہ داغ دینے سے آگ کے ذریعہ سے اور کبھی نہین [illegible] چنانچہ ہم آیندہ بیان کرتے ہین اور جو نواصیر [illegible] اور اسکی راستہ اور منافذ پیچیدہ اور پیچ دار ہین اوسے چاک کردینا چاہیے اور داغ لگانے مین شناخت اسکی بھی ضروری ہے کہ یہ داغ کہان تک پہونچیگا اور اوسمین احتیاط اور حذر بھی ضروری ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا داغ لگایا جاے کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنجار

کشتہ پارہ بھی انہین ادویہ مین داخل ہے اور انہین ادویہ مین داخل کیا جاتا ہے اور برادہ آہن اور نصف وزن اوسکی مٹی اور اوسکی نصف چونا لیکر قدر الاثال مین تصعید کرتے ہین اور اس تصعید سے پارہ اوڑکر قریب گردن اوس دیگ کی جو شد وصل کرکے آگ پر چڑھائی گئی ہے مختنق ہو جاتا ہے اور بارہ پنج خواہ پارہ تصعید ونین جب ادویہ مجففہ مذکور ملاکر تصعید کرین خاک ہو جاتا ہے جیسے ارباب اکسیر کی کتب مین مفصلا اسکا بیان ہے اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے خصوصا نواصیر کے علاج مین کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہے داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہین کہ اونکا ذکر مبالغہ سے خالی نہین بہرحال اجزای مذکورہ بالا مین یہ خاک سیماب کی بھی داخل کرکے جب استعمال کرتے ہین ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کرکے خصوصا وہ چیز جو مثل چربی کے نرمی اور فاسد گرد گوشت کی ہوتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اوس فاسد چیز کو کلتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالین اور ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہین جب تک کہ سب فاسد چیز نکلجاے اور فقط گوشت مردار باقی رہجاے اور ہمیشہ روغن زرد اس عضو پر چھڑکتے رہین تاکہ درد مین تسکین پیدا ہو اور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کرین جو ناصور تر و تازہ ہوجا ہے کہ پہلے اونکو ادویہ قویہ سے دھو ڈالین اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے مین مستعمل نہین ہے اور آب خاکستر اور آب دریای شور اور آب صابون جسمین زرنیخ اور نوشادر ملا ہو اور جو پانی زرنیخ اور نوشادر سے بذریعہ تصعید کیا جاے بوقت خشک ہونے دونون کے خواہ دونون کو قند اور تر کیے ہون گہ یہ اسقدر کہ سیلان مین آجائین اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسیطرح جسمین سجی اور چونہ پوست بیضہ کا ہو اور وہ سلیفہ جو تاکہ اس سے بھی تنقیہ ناصور کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد چرک وغیرہ سے ناصور پاک ہوجاے اوسپر دوای خردہی لیفنے جسمین پھٹکری شریک ہو اور مرہم زرنیخ سوختہ غرب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوای جالینوس جسمین کاغذ پڑتا ہے اور جو دوا مرکب زاج اور قلقدیس اور نحاس محرق سوختہ اور زنگار اور ہو اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سومو سفودلون - تجربہ ہے اسقولوفندریون کی جڑ بھی مفید ہوئی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھر دین فورا ابھر جاتا ہے اسیطرح اگر خربق سے ناصور کو بھر دین اچھا کر دیتی ہے بشرطیکہ تین روز تک دوا کو اوسیطرح بھری رہنے دین اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ علک البطم یا عصارہ بیخ مخروط یعنی بیخ الحذر اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ انجبار اور قلقدیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ اگر ونکا بول جو سن صبی کو پہونچے ہون یا سن طفولیت کو پہونچے ہین اور ایک کھرل مین پیستے پیستے قلعی کے دستہ تا اینکہ گاڑھا ہوکر سوکھ جاے ایک دوا کو اہل اسکندریہ استعمال کرتے ہین بیخ جاوشیر پھٹکری بریان اور قلقطار اور زنگار اور تسب یمانی ہر ایک سے ایک جزو زراریح نصف جزو اس سے ذرور طیار کرین خواہ مرہم بنائین یا ہمراہ خل یعنے سرکہ کے جسمین زراریح کو لگایا ہو اور بعض نسخون سے زراریح کو حذف کر دیا ہے اور داخل نہین کرتے اور کبھی اوسکے ہمراہ شہد ملاتے ہین ایضا صبر اور مردار سنگ اور زنگار اور بیضہ اگر اسکو جلاکر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا اور آبمین مخلوط کرکے استعمال کرین ایضا اور بہی ادویہ قوی ہین جنکو ہمنے قروح عسیرۃ الاندمال کے باب مین ذکر کیا ہے جب گوشت جیسے اور اچھا ہموار ہوجاے اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو چسپیدگی پیدا کرین اور گوشت نیا اوگائین اور اگر اوسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد ہوگئی ہو واجب ہے کہ اوسکی اصلاح کرکے علاج کرین اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہو جائین اور بطور رد کے رطوبت برامد ہونے لگے اب شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا **جراحات پر گوشت زائد کا بیان** جو گوشت زخمون پر زائد ہوتا ہے اوسکا علاج محتاج ادویہ حالیہ مجففہ کا ہوتا ہے اور جسقدر ان دوا مین لذع کم ہوگا اوسیقدر خوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کے کم کرنے مین طبیعت

بدنی سے معاونت طلب کی جاے جسقدر سے گوشت کے پیدا کرنے مین طبیعت کو اعانت درکار ہوتی ہے اسلیے کہ نیا گوشت پیدا کرنا خود فعل طبعی ہے اور اوسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہے فقط دواے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون مشقت دوا کے مخالف فعل طبیعت کو صادر ہوتا ہی اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیے جاتے ہین جب تک پرانی نہون اور تازہ رہین جب ہی تک اونکا اثر باقی رہتا ہے اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکین چاہیے کہ اونکی حفاظت بذریعہ تشمیس اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ مین کی جاے ۔ اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہین اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہین ہے اور نہ مین اس راے کو صحیح جانتا ہون بلکہ اوس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیان اوسکی طیار کرنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور وافی ہے ۔ اور جو بعض آدمی کہتے ہین کہ بقاے قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زرنیخ خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی ہے یہ تجویز ادنی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہوجاتی ہے اور ہواے مفسد ادویہ کو افساد قوت پر معین ہوتی ہے ۔ جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح باقی رکھتی ہے ۔ وہی دوا اس کام مین زیادہ مفید ہے اور یہ فائدہ کچھ بنظر قوت اوس دوا کے نہین ہے بلکہ اسلیے کہ قوت مین کبھی دواے لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دواے غلیظ چونکہ ہوا اور اخلاط مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اوسمین تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اوسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ ادویہ جیسے قشور نحاس اور صدف سوختہ اور دونون قسمین قنفذ یعنے خارپشت کی جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قنفذ کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو مقدار مناسب سے گھٹاتی زیادہ ہے منجملہ ادویہ معدودہ کی زہرۃ السحو جو مسمی بہ اسپیداج ہے اور اوس سے زیادہ قوی سرخ ٹھیکری اور [illegible] اور قلقطار اور زاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونون کم ہوجاتی ہین اور لطافت زیادہ ہوجاتی ہے اور زہرۂ نحاس بھی اس عمل مین قوی ہے لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جاے سجی بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کردیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دریاے شور مین کپڑے کو ڈبوکر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی مین گرد نمک گھولا ہو وہ بھی اسقدر مفید ہے کبھی سجی اور آہک نارسیدہ کو سات گنا پانی ملاکر دھوپ مین سات دن برابر رکھتے ہین اور ہر روز کسی وقت خاص مین اوسکو ہلا دیتے ہین تاآنکہ غلیظ ہوجاے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا ہو پھر اوسکی قرص طیار کرکے رکھ چھوڑتے ہین اور بروقت حاجت اونہین قرصون کو استعمال کرتے ہین اسیطرح جیسے قرص [illegible] اور مرہم سنجر عجیب النفع ہے اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا اور جس مرہم کا نام اسقریلیاطی ہے وہ بھی گوشت زائد کو [illegible] اور گندنے کے اوڑا دیتا ہے اور دواے درد دیا اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہے اور دواے ذفاق کندر اوس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو ۔ اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونون پرۂ بینی کے پھول جانے اور بڑھ جانے کی اصلاح مین مستعمل ہین وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہین

تدبیر اون قروح کی جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین

جو قروح بعد اندمال کے پھول جائین اونکا علاج یہ ہے کہ جسقدر گوشت بڑھا ہو اور جسقدر ہڈی بڑی متصل وہ قروح کے ہی بیٹھا ہو دور کرین اسکو بعد قروح کے خشک کرنے کی تدبیر کرین جیسی اوپر بیان ہو چکی ہڈی نکالنے والی چیزین کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہین جیسے برگ خشخاش سیاہ کو جسوقت ورق سرو اور سوس بزر البنج کے ہمراہ ضماد کرین اور ہموزن ہردو اکے قلقدیس بھی داخل ضماد مذکورہ کرین بعد قروح

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہوں

بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہیں خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جاتا ہی اوسکو دور کرنے میں حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جنمیں قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت اونمیں زیادہ ہو اور اونکی قوت کو قابل قوت اوس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کے واسطے اونکا استعمال کیا جاوے۔ اور جس دوا میں قوت جلا کی کم ہو اوس نشان کے دفع کرنے میں مستعمل ہوگی جو بہ نسبت اون کے کم ہو اور ادویہ منقیہ جو قوی ہوں وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہیں اور اونکی مثال ایسی ہے جیسے سحالہ آہن ہمراہ لک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقی ماندہ پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لوہے کا زنگ اوس سے بہتر ہے اسیطرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعے سے سوراخ کر کے اندر پہونچاویں اور اوسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کریں اور خواہ مومیج اور شہد کو خواہ عصارہ قونبج اور سپیدی انڈی کی اور جو نشان زخم کا دور تک پوست ہو اوسکے مٹانے کے واسطے ہڑتال اور تخم فلفل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیف اور سبک ہیں اونکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور زیرہ یعنے بھبھڑا اور طین رخو یعنے چکنی مٹی جو مخصوص بحی اور بودی ہو اور پوست نرلوز گدہے کی چربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جبکہ اوسمیں بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہیں شریک کریں خواہ انہیں ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کریں تار سے سے جو نشان پڑجاتا ہے اوسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے اب اور دوائیں جو کتاب زینت میں مذکور ہونگی اونہیں بھی دیکھنا چاہیے جو تھا مقالہ پٹھے کے تفرق اتصال کے بیان میں اور ہڈیوں کا تفرق اتصال جو درست نہیں ہو سکتا ہی

فصل بیان میں جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح اونہیں اجسام کے

پٹھے میں چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہی لہذا اسکی جراحات سے دردہای شدید عارض ہوتے ہیں اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہیں جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اوس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زائد محسوس نہیں ہوتی اور اسکی جراحت میں ضرور ہے کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کی عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھہ کے زخم سے عارض ہوں یہی ہیں کہ حمیات پیدا ہوں اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع میں عارض ہوں جہاں زیادتی حرارت نہیں ہوتی اور پیاس اور سہر یعنی بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اوس جگہ ورم پیدا ہو جاوے ایسا ہی حال اوتار عضلہ کا ہے خصوصاً جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جسوقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہو جاوے اور اوس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تو تشنج پیدا ہوگا اور اگر اوس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جاویگا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسی عضو کیطرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہے اور برودت ذاتی نے اوسے متعفن کیا ہے اور ایسی چیز کیطرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہے اور اوسمیں پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت کے مضر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بنسبت پٹھہ کے ہے لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کی ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنے روغن کی مرطب کے ضرر سے حفاظت وہی ادویہ جنمیں روغن کی شرکت ہوتی ہے کر لیتی ہیں اور ادویہ پختہ یعنے جسکے استعمال سے مدہ نہیں گانٹے سے جیسے وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہیں کبھی مجروح بجراحت

سبب عصب کے بدن میں ظہور ورم کا دیر میں ہوتا ہے اور علاج اوس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح عصب کے التحام اور نضج دیر میں قبول کرتے ہیں جو زخم پٹھہ میں لگے یا بطور خش کے ہوگا یا بطور شق کے اور شق ہوجانا کبھی اس طرح پر ہوتا ہی کہ پٹھہ کھل جاتا اور نظر آنے لگے اور کبھی پٹھہ کھل نہیں جاتا ہی اور یہ سبب زخم یا طول عصب میں واقع ہوں یا عرض میں جو زخم پٹھہ کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہے بہ نسبت اوسکے جو عرض میں لگے اسلیے کہ زخم عریض کی اذیت لیف صحیح میں پہونچکر بوجہ اتصال عصب کے ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے اور دماغ میں پہونچنے سے خوف تشنج اور امراض عقلیہ کا ہوتا ہے بنظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنی چور ریزہ ریزہ ہوگیا ہے اوسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اوسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور بعضے اعراض ردی ہوتے ہیں خواہ جنکے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہوجاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف ہیں بہ نسبت اوتار کے زخم کے سبب پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہے یعنی نہایت خفیف ہونگی جھلی کا زخم ہر ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور باب تشریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اونسے بھی جھلی کا حال بخوبی عیان ہے اور چونکہ جھلی پتلی ہوتی ہے اور اوسمین طولاً مسالک لیف کی دکھائی نہین دیتے ہین اس سے اور بھی جھلی کے زخم میں چنداں ضرر نہیں ہے اور وتر غشائی ہیں مسالک لیف کی طولاً نظر آتے ہیں اور وتر غشای فنی میں زیادہ ہے اور جھلی اسقدر سخت نہیں جھلی کو تحمل خیاطت اور ٹانکے لگانے کا ہے لہذا اوسکی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ پھٹ جانا اون رباطات کو پہونچے جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہیں اوسمیں چنداں قباحت نہیں ہے اور بعض سخت علاج کا تحمل اس جراحت کو ہوسکتا ہی ــ جو تفرق اتصال عصب کا بطور بتر کے یعنی عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت تشدیخ یعنی طولی تفرق الاتصال کے اوسمیں زیادہ خوف نہیں ہی اور اسیطرح یہ انقطاع بعض اعصاب کا بعض سے جو عرض میں واقع ہو اوسکی بہ نسبت بھی بتر میں خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح اوجہ بتر کے انکا رفتہ ہوجاتا ہے مگر اور اعراض مہلک پیدا نہیں ہوتے

قانون علاج تفرق اتصال عصب کا دوائیں جو ان کے زخم کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت میں اسقدر ہو جو لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اوسمین جذب ہوا اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو ــ جس چیز میں حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شئے قوت جذب سے خالی نہ ہوگی اور قبض کے اثر سے جراحات عصب کے علاج میں پرحذر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہمراہ جلا کے پایا جا جیسے روسختج اور توابل نحاس وغیرہ میں ہے اوسکی تلطیف بذریعہ پیسنے کے اور سرکہ میں جو زیادہ قابض نہو پیدا کرکے استعمال کرنا کچھ مضائقہ نہیں ہی اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اوسکی تلطیف خاص سے کسی دوا کی کیفیت حرارت کامنہ کا اظہار مترقب ہوجاتا ہی اگر کبھی دوای قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب میں ہوتی ہی اوسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہی اوسکا ازالہ ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کردے پس سخونت بڑھائے بلطف مقدار کے اور تجفیف پیدا کرے بنظر قوت کے اگر عصب مجروح کھل گیا ہو اوسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی نہوگی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اوس سے زیادہ پہونچیگا اور اسیطرح جو دوا دیر تک لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھہ کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہیں اور بار بار بالفعل ہوتی ہیں اونکا ضرر بھی عصب زیادہ پہونچتا ہے ــ جب زخمی کے پٹھہ میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہوجاتی ہی اوسکے التحام التیام میں جلدی مناسب نہیں ہی مگر ابتدائی تسکین وجع میں البتہ کرنی چاہیے یعنے گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغنہای گرم سے یا زیت الانفاق سے تکمید کریں کہ اوسمیں کسیقدر قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اوسکی سخونت تکمید گرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلیے کہ آب تکمید گرم قسم بارد میں داخل ہی

اسیطرح کرسنہ یعنی مٹر اور نخود اور ترمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائین بھی قبل ازانکہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیین اور کبھی کبھی بوجہ استعمال دواء خفیف کے بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو چکی اور بنر انصباب فضول کیطرف سے بوجہ کھولنے فصد اور کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہو جاوے اوسوقت تدبیر الحام کی کرنی چاہیے۔ ان زخمون کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز نہین ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزا ہو اور اوسمین کسیقدر قبض نہو اور وہ روغن گرم بحد افراط نہو اسلیے کہ جو چیز بافراط گرم ہے خواہ بارد بحد افراط ہو یہ دونون پٹھہ کو مضر ہین اکثر زخم پٹھہ کا قریب بصحت ہوتا ہے اور کسیطرح برد کی مضرت اوسے پہونچتی ہے پس اوسمین درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اوسوقت فی الفور محتاج اسکا ہوتا ہو کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورۂ بالا کرین اور بذریعہ ادہان گرم تحلیل کرین۔ پھر یہ پٹھہ طول کیا ہوا اور قطع جانب طول مین واقع ہوا ہو اوسکے چھپانے کی تدبیر گزشتہ کے ذریعہ سے کرین اور وہی دوائین اوسپر رکھین جنکو ہم اوپر بیان کر چکے اور چوڑی پٹی سے اوسکو خوب مستحکم باندھین کہ دونون سرے زخم کے مل جاوین اور بندش کے وقت کسیقدر صحیح موضع جو قریب مجروح کے ہے اوسکو بھی بقدر ضرورت شامل کر لین اگر زخم مذکور عرض مین ہو تو اوسمین ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکنے کے نتیجہ مین درد شدید پیدا ہوتا ہے جیسا امر عظیم اور کار دشوار واقع ہو اور عرض مین عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اوسوقت اوسکا ڈالنا عرض مین ضرور ہے اور جہانتک ہو سکے ورم سے اوسکو بچانا چاہیے اور عفونت سے بھی اوسکا محفوظ رکھنا ضرور ہے اسلیے کہ ورم اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اسواسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے پہل جوڑنا اور درست کر دینا اچھا نہین ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہو کر بھر نہ جاوے اگر زخم مین تنگی ہو اور اوسکا کشادہ نہو پھیلا دینا چاہیے اور کشادہ کر دینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہے چونکہ اوسمین اجتماع صدید کا ہو کر ایک بقدر زائد اکٹھا ہو جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہے اور یا جو متعفن ہو جاوے کے درد بھی اوسمین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ متعفن جذب ہے اوطراف زخم کو ہو کر تعفن زیادہ پیدا کرتا ہے پس چاہیے کہ تدبیر الحام کی بدون کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اوس خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سے ہو جاوے گا بائین نظر پٹی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھولا کرین گو دوسری جگہہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہین اور رات و دن مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوسی دن کی رات مین خواہ اوسی رات کی دن مین پٹی کھول دین جسوقت شبانہ روزی مین پٹی باندھی گئی ہے لیکن بلکہ بارہ گھنٹے سے شب و روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصاً اگر اس مقام پر لذع بھی ہو اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہو چکی ویسی نہو پھر اسکی بندان ضرور نہین ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی کا کھولنا کافی ہوگا واجب ہے کہ اوسکی دوائین رعایت اسکی رکھین کہ نہ حاجت سے زیادہ تسخین کرنے پاوے اور نہ تسخین مین اوسکی کمی درجہ ضرورت سے ہو اوسیطرح جلا اور تخفیف اور ان دونون کی ضد مین اعتدال اوسیقدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جاوے فوراً تبرید سے اوسکی اصلاح کر دینی چاہیے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جاوے اور بقدر ضرورت باقی رہجاوے۔ کبھی قیروطیات فربیونی کا تجربہ ساق انسان پر لگا کر کرتے ہین لیکن شرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اوسکا اور مریض کا مزاج قریب قریب یکسان ہو اور سختی بدن کی بھی قریب قریب ہو پھر اگر یہ قیروطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کرکے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن میں استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کریں۔ مگر بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اوسپر تجربہ کرکے دوا کا ایک تخمینہ سا حاصل کرلیں اوسکے بعد مریض پر تجربہ کریں اسلیے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کرکے پھر استعمال مریض پر کرنے میں زیادہ تغیر اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ باانہمہ پھر بھی اگر پٹھہ کھل گیا ہو اور زخم چوڑا اور وسیع ہو اشیاء حارہ تو یہ مثل افربیون وغیرہ کے متحمل نہو گا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہو گا۔ اسطرح جو ایک مغسول ہے فوراً طیار کیجاے اور دیر میں جو نادھویا نہ گیا ہو اسلیے کہ دیر کے دھونے سے حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن قیروطیات میں عصب کے خواہ لطوخات میں مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کی ہو اور نمک کا لگاؤ اوس میں نہ ہوا ہو اور علک یعنی گوند وغیرہ جیسے یہ اشیا کا اوس میں استعمال کیا ہو وہ بھی مستعمل ہوں اور توتیا کو مغسول کرکے استعمال کریں اور کسیطرح کا لذع اور کسیقدر حدت باقی نہ رہے اور کھلے پٹھے کے علاج میں اگر کسیقدر قبض ہو اسکا مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اوسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو۔ سرد چیز اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اوسی پٹھے کو بچانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلیے کہ ان اشیا کی مضرت اوس پٹھے میں بہت کم ہے جہانپر اثر ان اشیا کا بواسطہ پہونچے۔ بخلاف اوس عصب کے جسپر بلاواسطہ یہ اشیا پہونچ جائیں اور گردوپیش کی چیزوں کے ذریعہ کو کچھ ان کا ضرر کے پہونچنے میں دخل نہو لیکن اگر ایسے کھلے ہوئے پٹھے پر بدون پہونچاے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر ذکر ہو چکی ہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کے اعصاب خلقت اصلی میں قوی ہوں بے خطر اقراص بولیداس اور اقراص اقطا اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون ہمراہ سکنجبین خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہیئں جاڑے دنوں تو ہمراہ زیت لطیف کا اور گرمیوں میں روغن گل اور کندر اور علک البطم اور بارزد لیکن مقدار میں بنسبت کھلے پٹھوں کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے۔ کسی قسم کی جراحت کیوں نہو تدبیر جید سب یہی ہے کہ پہلے دوا لگائیں اور اوسکے اوپر موم سرشتہ زیت میں ڈالکر لتھیڑ دیں یا بطرشتے کھلا ہوا پٹھہ الائق بحال اوسکے یہی ہے کہ دوا میں نرمی کیجاے اور سخت قسم کی دوا اوسپر نہ پہونچے۔ اسیطرح رباطات جو ہڈیوں کے درمیان میں اونکے لیے بھی لائق بحال اوسکے یہی ہے کہ اونپر دواے قوی کا استعمال کرایا جاے اور جو رباطات متصل بہ عضل ہیں اونکا حال بین بین ہیں۔ اسیطرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہے جو عصب میں پہونچے اور اسیطرح سردی اور گو بہت کم سردی کیوں نہو پٹھہ کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اوسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں بجز تسکین درد کہ اوسکو قدرے گرم کرکے لگانا جائز ہے۔ پٹھہ کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ اگر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اوسکو کپڑے سے پونچھ ڈالنا کافی ہے خواہ وہ ایسی چیز ہو جو نہایت درجہ مرہم ہو صاف کر ڈالیں اسفنج سے بھی اوس زخم کو دھونا ضرور نہیں ہے ہاں اگر پٹھہ کے ضرر سے اطمینان ہو جاے اوسوقت کیا مضائقہ ہے۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پٹھے کے اوپر پہلے اسفنج لگا کر پھر زیت کا استعمال کریں جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کو جسکے مرض اوسکے وقت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جسکا سر ایک باریک تھا پہونچا اور ساتھ کسی قدر پٹھہ کا [illegible] پہونچا اور ایک طبیب نے اوس کو مرہم مجرب جس سے چند زخمونکا التیام اور پورا زخم کا مشاہدہ کر چکا تھا اوسپر رکھا اور پھر پٹھہ کے زخم کی نسبت کہ اوس مرہم سے درست کر چکا تھا لیکن مرہم کے رکھتے ہی مقام زخم میں ورم پیدا ہوا اور طبیب نے ادویہ مرخیہ جیسے آرد گندم اور پانی اور زیت وغیرہ کا

استعمال شروع کیا اس واسطے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اوسکا ہاتھ شل ہوگیا اور مرگیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے ۔ اگر بوجہ قروح کی تشنج عارض ہو بشرطیکہ جلد مین شگاف ہوگیا ہو اوسے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دوا اون قروح کو بالخصوص نافع ہون کہ اونمین تجفیف پیدا کرین اور لطافت زیادہ رکھتی ہون اونہین کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش رہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جاے اور اگر جراحت بطور چبھنے نیزہ وغیرہ کے ہو اور اوسمین نخس بھی پیدا ہوا ہو اور ورم نہ ہوا ہو اوسوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضع علاج کرین اور حرارت اور تجفیف اوسمین قوی ہونا چاہیے بہ نسبت اوس زخم کی جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہوا ہو اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کیطرف بآسانی پیوست ہوتی ہے ۔ واجب ہے کہ تدبیر عصب مجروح کی تلطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو ۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو پھر طعام وغیرہ اقسام اغذیہ سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہین ہے خصوصاً اگر جراحت عرض مین ہو کہ اسوقت فصد رگ کی بلا خوف اور بدون توقف اثر کے ہوتی ہے ۔ اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے ۔ اور واجب ہے کہ بستر خواب اوسکا شہر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہون اونکی نگاہ نہایت تداہین وغیرہ سے ضرور رکھنی چاہیے ۔ اسیطرح سر و گردن اور زیر بغل کی بھی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہو ۔ اسیطرح پیڑو اور کش ران کی تدہین واجب ہے خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ مین ہو اور اطراف ساق مین واقع ہو اور تشنج لاحق **عصب اور قروح عصب** کی علاک البطم نہایت اچھی دوا ہے بچہ کی جراحت کے واسطے لڑکے اور عورتین خواہ جنکا مزاج مرطوب ہے اور بشدت رطوبت مزاج کی اونمین موجود ہے ایسے لوگونکو فقط علاک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہے کہ اوسمین تھوڑا سا زیت اسقدر ملایا جاے اوسے نرم کردے اوسیقدر چسپیدگی اجزاے دوا مین پیدا کردے اگر خشکی زیادہ ہو اور بدلہ اس دوا کے راتینج بھی بکار آمد ہے لیکن جس شخص کا مزاج سخت ہے اور اوسکا گوشت زیادہ سخت ہے اوسکے علاج مین تھوڑی سی فربیون بھی ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فربیون کوئی اور دوا گرم ہو تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جبکہ مزاج بہت کڑا ہو اور جسقدر بدن کی سختی بہت ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اوسکی مقدار بارھوان حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنی اگر ۱۲ اجزاء قیروطی ہو ایک جزء دواے قوی اور تازہ اوس قیروطی مین ڈالی جاے جسکا استعمال کرنا منظور ہے خواہ علاک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے اور زیادہ سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اور مرہم وغیرہ جسمین دواے مذکور کی آمیزش کرین ۔ کبھی ایسی قیروطی یا مرہم مین سکبینج اور فربیون کے اور شیر دار ادویہ سمیہ نباتیہ بھی شریک کرتے ہین اوسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی ہے ۔ صندید الاثر دوا ایسے وقت مین جیسے بورہ ارمنی اور اوسکا کف اور کبریت زیت مین گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کہ اوسے طرف خارج کی جذب کرلاتے اور اسیطرح زاج اور خاکستر جس سے تانبا جدا کرتے ہین اور راسنج اور لصاق ذہب اور کبھی ابتداے جراحات مین سواے خمیر کے اور کچھ اختیار نہین کرتے ہین اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہے اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کرکے باہر کیطرف لاتا ہے ۔ اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون بہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہین اور مفید ہوتا ہے ۔ خواہ شلجم پیچ جو کھیرون مین پیدا ہوتا ہے اوسیکا استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کہ راکھ کے پانی مین بسکیا ضماد کرتے ہین ۔ استعمال علاک البطم کا علاج اوّلی ہے کہ اوسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہین اوسکے بعد مرہم باسلیقون کو ادویہ محتاج الیہا سے قوی کرکے خواہ اوسی سے اوپر کی دواؤن کو قوی کرکے استعمال کرتے ہین ۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ مین بغرض تجفیف کے چونا بھی ملا دیتے ہین ۔ لیکن واجب ہے کہ چونا دھویا ہوا ہو اور تدبیر یہ ہے کہ آب دریا سے اوسکو دھویا ہوا اور خوب گرم اور تیز دھوپ

دھوکر خشک کیا ہوا ور جسقدر زیادہ دھوئین گے اوسی قدر نفع اوسکا بڑھتا جائے گا۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہے جسکو جالینوس نے ذکر کیا کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فربیون اور رفت یعنی رال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف جزو اور زیت ایک جزو ۔ روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہی مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا ہے میں کہتا ہون اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت متحلل ہو جاتا ہے اسیوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہی۔ اگر زخم بطور چھینے اور کٹنے کے پیدا ہوا ہے اور اوسمین ورم یا عفونت نہین ہے اوسوقت مرہم فربیون اور زبل کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہی اوسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کے واسطے زبل کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کی ہوتی رہیگی اور بموجب سحنہ اور مزاج کی تغیرات ہین اختیار ہے اور یا نہین زخم کو کٹے اور چھینے کا موںہہ بند ہونے نہ پائے اور پر گوشت ہونا موںہہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر موںہہ تنگ ہو تو بڑھا دیا جاوے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اوس زخم کے جو بر طول عضو جانبی کے پیدا ہوا ہے اور اگر خون مین عفونت پیدا ہوا اوسوقت سکبینج اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہوا تو آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کو اونکو یکجا کرکے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو اور آرد کرسنہ اور آرد باقلا بھی آب خاکستر مین پختہ کرکے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکبینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال فنجنکشت کا اوسپر کرنا چاہیے اور دوا کو اوسی مین بھگو کر گرم کرکے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین

بیان اون اورام کا جو عصب کو بحالت جراحت عارض ہوتے ہین اور معلوم ہو چکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کی علاج کا کیا ہے اور اگر اوسمین ورم پیدا ہو اوسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہے لیکن اب ہمکو منظور ہے کہ شرح و بسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے کتاب قاطاجانس مین لکھا ہے اوسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہی کہ اگر جراحات عصب مین ہون خواہ اعضای عصبانی مین ورم گرم پیدا ہو اور اوسمین التہاب زیادہ ہو مناسب ہی کہ اوسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جنمین سرکہ اور احجار معدنی داخل ہون ان اور وہ احجار اوسکے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کے مذکور ہین لیکن کتاب قاطاجانس کے دوسرے مقالہ مین اونمین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلقدیس الکبریہ ہم اور ربع درہم زاج پوست دس درہم توبال نحاس دو اوقیہ اور اوڈلی درہم قشار کندر ڈیڑھ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا دو رطل خشک دوائین پیسکر سرکہ مین دس دن تک بھگوئین اور گلانے والی چیزونکو پگھلا کے سرد کرین اور کسی دیگ مسی مین سب کو ملا کر ہلائین اور خوب ہلا کر جب سب اجزا یکذات ہو جائین اوتار لین عضو مجروح اور منشور مرہم پر دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ زیت کو ٹپکائین اور جسوقت یہ دوا عضو مذکور اوسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین ترکرکے گرم گرم رکھین بشرطیکہ اوسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت نہو اسلیے کہ پٹھے کے حق مین خصوصاً جو پٹھہ مجروح اور علیل ہو بردوت سے بڑھ کر کوئی چیز مضر نہین ہے۔ پھر اگر کسی حال مین ایسے اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اوسمین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہی کہ ایسے کو بکار استعمال کرین اور آٹا اوسمین مٹر کا داخل کرین اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اوسکی جگہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملائین

پٹھہ کا کوفتہ ہونا اور پیچ جانا اور بیکار ہو جانا کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہوا اور ورم بھی پیدا نہوا ہو تو اوسکا علاج تسکین وجع سے کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو تسخین کا فائدہ کرتی ہے اوس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے او

بھی علاج کرو اسی طرح واجب ہے کہ تحلیل کرین اوس عضو پر روغن گرم کی اور ہمیشہ نطول کرتے رہین اور جس روغن سے نطول کرنا چاہیے کہ اوسمین قوت ارخا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہے اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہون۔ اور خطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کر عصب کوفتہ پر رکھین اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس مہرا سے بھی اسکا علاج کرتے ہین۔ پھر اگر ورم پیدا ہوگیا ہے اور اسکے تسکین درد کی آسان تدبیر یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کی خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کرین اور معتدل گرمی بھی اوس عضو کو پہونچائین اور میلا صوف اسی دوا مین ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اوس پر رکھین اور اگر یہ صدمہ اور الم مواضع مفاصل مین پہونچا ہو وہان کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جنمین قوت تحلیل اور تنقیح دونو کی ہو لیکن اسقدر قبض بھی اوسمین ضرور ہو کہ مقابلہ ورم کا کر سکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے۔ پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور ورم کا خیال کرنا ضرور ہے ان دونون مین جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اوسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو سکتا ہو تو استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر ورم مین طول ہوا ہو دواے قوی کا استعمال کرین اور قوت تحلیل کی دوا مین زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائین کہ اوسمین قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رمادہ سے بنائی جاتی ہے۔ خواہ جو دوا جو کہ کبوتر صحرائی سے بنتی ہے۔ اور اگر جلد مین زخم بھی ہو اوسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمین قوت تجفیف اور جمیع اجزا متفرقہ کے اوسے ہموار کرنا اور ملانا اجزای کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو یعنی زخم کا بھی اثر جلد مین نہ ہو اوسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتے ہین اونکا استعمال کرنا لازم ہے اور یہی دوا یعنے ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اوسمین زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھا دین اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اوسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت ہی نہ ہو بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جاے گا فقط پٹھہ کا علاج ایسی قسم کا کرو جو اوسکے ورم کو نافع ہو اور جسم کے علاج کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے۔ اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اوس قیروطی سے کرتے ہین جسمین موم کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد بھی دونون حالت مین عموماً نفع کرتے ہین اور اگر ان دونون صورتون کے ہمراہ درد شدید ہو تو بھی واجب ہے کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کرین اور گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہے کہ پٹھہ کے جمیع اقسام وتری ہین یا جنکا کسیقدر لگاؤ ہو دھونے مین گرم پانی ہو یا سرد بلکہ ادویہ قویہ کا استعمال کرین جنمین پھول خوشبو اور لطیف اور جالی پڑے ہون اور جسکے مزاج مین سخونت ہی یا وہ دوائین گرم اور خوشبو جنہین گرم مصالحہ کہتے ہین کہ اونکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی نوک مین ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اوس نوک کو نکال ڈالین جیسے بازو کو نکال ڈالتے ہین عصب کا سخت ہو جانا اور جلد وہ ہو جاتا ہے اکثر چوٹ لگنے سے خواہ کسی گرنے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر دیر سے دبا ہو تو معلوم ہوگا علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اورام صلبہ کی اور تشنجات کی ہم جو ادویہ مفردہ ہین اور قرابادین مین خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی تفصیل بیان کی ہین اور اس مقام پر جسقدر دوائین ہم ذکر کرتے ہین وہ سب مجرب ہین اور خصوصاً المونث بار یا جیسے مقل الیہود اوزان دس درہم کے پانی مین بگھو کر خواہ گندول کر استعمال

کریں یا گوندہ کر استعمال کریں مثل اسی کے خطمی کی جڑ ہیں کہ ضماد کریں یہ بھی بہت خوب ہے اسیطرح بیخ سوسن کو دو مثلہ انگور زبیب معجون کریں اور اسیطرح اشج اور شورہ اور فربیون اس سب کو روغن زیت کے ہمراہ جمع کریں ایضاً تخم مرو ہمراہ سکبینج کے ضماد کریں ایضاً داخلیون لیں اوسکا نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے **ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان** ریح شوکہ کا سبب اخلاط حادہ ہوتے ہیں جو بہ یونہیں نفوذ کرتے ہیں اور ہڈی کو سڑا دیتے ہیں کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت میں ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان میں پیوست ہو جاتا ہے اور اوسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی فاسد ہو کر سڑتی جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام بدن میں تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرحہ کے اور اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے **علامات فساد استخوان کے** جسوقت کسی ہڈی میں فساد عارض ہوتا ہے اوسکے اوپر کی ہڈی میں ترہل اور بودا پن پیدا ہوتا ہے اور سرخی ہو جاتی ہے اور بدبو آنے لگتی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ اوس میں باسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اوسکی بندش بھی اوسکے فساد پر دلالت کرتی ہے اسطرح کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اوسکی کرید کریں تو دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہے جو چکنی ہو کہ اوس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اوس سے کسیقدر چمٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز غیر ثابت سی معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پڑ گیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کبھی بالکل بودی اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدا سے نہ ہو اسلیے کہ ابتدا میں بذریعہ سوچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ بیشتر افراط ریق سے اوسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرح کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اوسپر سے الگ ہو گئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اوسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اوسکو کھول دیں او سکا رنگ اصلی رنگ سے متغیر نظر آئیگا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اوسکی پہلے سے ہو جاتی ہے بعد ازان ہڈی کا فساد دوڑتا ہے **علاج ہڈی کے فساد کا** علاج یہی ہے کہ اوسے کھجلائیں اور چھیل ڈالیں اور جسقدر فاسد ہو چکی ہے اوسکو دور کر دیں اور کاٹ ڈالیں اور پراگندہ کر دیں ناسور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اوسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا اسقدر کہ جسقدر فاسد پوست ہو کر گرے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہجائے اور کبھی ہڈیوں کے پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گر جاتی ہے جیسے سر کی ہڈیوں کے پوست گرانے میں خواہ اور مقامات کی ہڈیوں کی یہی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند ایرسا مر ریشہ برگ جاوشیر قلیل سوختہ توبال نحاس قشور صنوبر ان سب اجزا کو یکجا کرکے استعمال کریں عجیب النفع ہے کہ پوست ہڈیوں کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو تو اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام مغز تک فساد پہونچ گیا ہو اوسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سرایت کرے قطع اور نشتر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہو سکے اوسوقت موضع اور اوس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے جہاں تک کاٹنا درکار ہے اور اوسکی شناخت اسطرح کریں کہ چاکو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیریں تا اینکہ جہاں پر ہڈی گوشت سے ملی ہو وہاں پہونچ لیں وہی حد انتہای فساد کی ہے اور اوسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر یہ ہڈی سر ران خواہ راس سینہ کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اوسکے علاج سے مستغنی اور دست کش ہونا بہتر ہے اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہیں ہو سکتی ہے اور اگر ہڈی کی فساد سے اوس گوشت کا فساد منتظر اس امر کا ہو کہ تابع اوس گوشت کی فساد کی ہے جہاں یہ ہڈی واقع ہے اوس کو

بدا اگر دبا لیں بھی اوسکا علاج ہے ۔ واجب ہے کہ تبرید عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے اونہیں طلاؤں سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں کرتے رہیں جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور یہ علاج جو گوشت کھلا ہوا ہے اوسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیے **صفت نشر عظم فاسد کی** حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کریں اور گوشت سے اوسے اوٹھائیں اسطرح پر کہ ہڈی کے کنارے پر ایک وٹرا باندھکر اوسے ہر طرف اوسی کھینچیں اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اوس عضو کو کھینچیں نیچے کی طرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اوس عضو میں نہ لگیں بعد ازان تراشنا شروع کریں اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کی ہو جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہو جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع اوسوقت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھ لیں تاکہ دندان اڑہ کا گزند اوس شریف تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنی پوری شکل مستدیر کھلا ہوا ہو اوسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالیں اسواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہے پر اوسپر گوشت پیدا نہیں اوگتا ہے اور اگر اجزای گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہوں مفصل سے اونکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جای اوسکا علاج نہیں ہو سکتا ہے بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور ریزہ جو قروح مندملہ میں رہ جاتی ہیں بہتر یہ ہے کہ اونکے اخراج میں عجلت نہ کریں بلکہ طبیعت پر حوالہ کریں اور طبیعت کی اعانت تھوڑی سی جاذب کے ذریعہ سے کریں جو بہت جلد اخراج نہ کردے اور بذریعہ ادویہ خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک نہ کریں اسلیے کہ کرچ باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اوسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑ جاتا ہے اور جب طبیعت اوسکو خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچا دے اور نکلنا اوسکا شروع ہو اور کسیقدر جدا ہوئی معلوم ہو اسوقت گوشت کسیقدر جدا کر دیں اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کی زخم کا التحام کریں اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ جھلی ہڈی کی جو قرحہ میں رہجای کہ اوسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالیں گے خطرہ تشنج کا رہے گا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر خود ہی پھسکر نکل آئیگی اوسمیں چندان مضرت نہیں ہے ایسی باقیماندہ چیزوں کی نکالنے والی دوا اگر اوسکا استعمال بعجلت ممنوع ہے اگر اوسکا بیان ہم کرتے ہیں کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو۔ زیت کہنہ موم زرد دہات ڈھالنے کی کھریونکا میل اور چرک اور یہ دونوں برابر زیت کے وزن میں ہوں اور پھر سبکو گھلا کر ایک جزو فربیون اور ایک جز شیر یتوع اور تین حصہ زراوند ان سب اجزا سے مثل قیروطی کے طیار کریں ۔ ایضاً اشق اور مقل کے دو فیلتان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو پیس کر مرہم درست کریں اور اوسی جگہہ پر رکھیں جہان کرچ وغیرہ رہگئی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد باہر آجاتی ہے **ہڈی کا ٹوٹ جانا** بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اسکا ہے اوسے ہم آیندہ سطروں میں لکھیں گے اور اور دوا کے ذریعہ سے جو علاج ہے اوسی ہم یہان بیان کرتے ہیں کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مغاث یعنی مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جز صبر خطمی سپید اقاقیا ہر واحد پانچ جز گل ارمنی بیس درم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کریں اگر ورم گرم ہو۔ ایضاً برگ طرفا یعنی جھاو کی پتی اور برگ سدر برگ آس برگ بید سب تازی اور ہری ہون اوسب کو کوٹ کر عرق نچوڑیں اور مشک اور ورد اور صندل نہ جس اور صمغ

اور باقیلون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اور فوفل برادہ چوب طرفا خطمی مونگ اقاقیا اکلیل الملک مرزنجوش اور ورد اوسمین زیادہ کرین اگر حاجت نہین کی ہو مرزنجوش اور آس اور مرکو اضافہ کرین اگر ہمراہ کسر اور وثی کے ورم حار ہو یہ دوا ہی مونگ مسِ ورسم مغاث جلنار اقاقیا انہین کا ضماد کرین کہ یہ زیادہ قوی ہے مجملہ ادویہ کے ایسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور سنگ دسے زعفران اور طین ارمنی ہے ایضاً وثی اور رض دونون کے واسطے مفید ہے اور رہن یعنی سستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور وثی کو نافع ہے اور خلع یعنی ہڈی اوترجانے کو ہی مغاث ماش اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر اور آس کے ذریعہ سے طلا کرین

فن پانچوان جبر کے بیان مین اور اسمین تین مقالہ ہین

مقالہ پہلا خلع کا بیان **بیان عام** خلع کا خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جاے اور ان چیزون سے جو ہڈی کے قریب اور گرد و پیش کی چیزین ہین اور نکلنا اوس ہڈی کا پورا ہو یعنی کسیقدر اپنی اصلی موضع اور وضع طبعی پر باقی نرہے اور اگر تمام و کمال نہ نکلے گی اوسے زوال مفصل یعنی جوڑ کا سرک جانا خواہ نکل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کیطرف اور بذریعہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنے بیکار ہوجانے کے ہین اور اگر فقط ایذا ہو اور ہڈی نکل آئی ہو لیکن اوسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہوا اسکا نام بھی اور وہن قسم مین وثی کے داخل نہین ہے کبھی مفصل مین ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول اوسکا زیادہ ہو جاتا ہے اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچتا ہے لیکن اوسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہے بعض آدمی براہ خلقت کے خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑھے اونکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اوتھلے ہوتے ہین اور گرفت جوڑونکی بخوبی اونکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقم یعنی جوڑون کے پاس کے غدود اور رباطات وغیرہ جنکے اندر جانے سے وصل اور جوڑ کی بنا ہے وہ بخوبی اندر نہین جا سکتے اور نہ گنجایش اونکو جانے کی ملتی ہے اسیطرح رباط وغیرہ کی بندش اونکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ خلقت اصلی مین ضعیف اور نا استوار ہوتی ہے اور باریک اور رطب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہے اونہین مقامات کی طرف رطوبات لزجہ فریقہ گرا کرتے ہین اور نوکین گٹھون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا ہے وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اوترجانے مفاصل کی ہین اونکے جوڑ و بندن نہین ہوتے ہین اسیوجہ سے اکثر اوسکے جوڑ اوترجایا کرتے ہین مفاصل کا اپنی اصلی خلقت مین حال تین طرح کا ہے ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ اونکا انخلاع اور اوترجانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ اونکا اوترنا بہت دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے یعنی مفاصل باسانی اوترجاتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے رباط چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہو چکے اسیوجہ سے زانو کا مفصل باسانی اوترجاتا ہے اور اسی سبب سے معین فلکہ کا ہوا اور جسطرح سے یہ جوڑ باسانی اوترجاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی آتا ہے۔ اسلیے کہ باسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل باسانی اوترجانے کے ہے یعنے جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی باسانی قبول کریگی اور جسقدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جس شکل اصلی سببکے واپس آنے مین پڑے گی اونہی ہی اصلی ہیئت سے پھر جانے مین ہوتی ہے مفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہین اونکے مونڈھے کا جوڑ ایسا نرم اور نازک نہین ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے اوترتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے اونگلیون کے جوڑ کہ یہ اوترتے ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اوترنے کے بعد اور اسیطرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اوترنے کے پھر اونکا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے جو بلفاصل انخلاع اور اوتر جانے مین متوسط ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل آسانی سے نہین اوترتا ہے کسی امر خارج کیوجہ سے اوسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بآسانی اوتر جاتا ہے اور درست بھی آسانی سے ہوجاتا ہے جسطرح حق الورک یعنی ڈھکنی ورک کی رطوبت زائدہ سے بھر جاتی ہے اوسوجہ سے اوسکا اوتر جانا آسان ہوجاتا ہے اور پھر چڑھانا بھی اوسکا آسان ہوتا ہے اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ ہر وقت اوسکا ورک اوترتا اور چڑھتا رہتا ہے اور تھوڑی سی حرکت خواہ دوڑنے سے بھی کیفیت اوسپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کے یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہے جسمین کونے پٹھے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اوسکے سرے منقطع ہوجاتین اور ایسے خلع کے بعد یہ مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہے اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد راس عضد مین اور دونون پاؤن کے گٹون مین کیونکہ بعض کے نزدیک اوترجانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ اوترنے کے بعد پھر اصلیت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر ہوسکے **علامات خلع کلی** کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوتر جاوے اوس جگہ پستی اور گڑھا سا پڑجاتا ہے اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہے جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر ہین یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت نظر آتی ہے اور اس سب سے زیادہ یہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ سے اسطرح ہوتا ہے کہ جو مفصل اوسکے مقابل ہو اوسکو اور اسکو جو تندرست ہو دونو کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہوجاوے اور حرکت نہ کرسکے اوسوقت ضرور یقین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات مین جیسی ہمیشہ کرتا ہو ویسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال اور اوترجانے کا مرض نہین **علامات میل** یعنے جھک جانے کی علامات وہ یہ ہے کہ تقعر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری جانب مین نظر آوے اور حس لامسہ سے جو بلندی اندوار شکل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات بھی عضو زائل سے صادر ہوسکین **مفصل کا طول زیادہ ہوجانا بدون خلع** کے اوسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصل لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اوسی مقام طبعی کیطرف دبائین بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جاوے پھر جب دباو کے زور کو برطرف کرین اوسیطرح نادرست ہوجاوے اور یہ شکل باامر خاص حاصل ہوتی ہے وہی پھر پلٹ آوے اور ایک گڑھا سا پیدا ہوجاوے کبھی اوسمین انگلی سما جاتی ہے جہانتک گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہے **علاج میل اور خلع** کا خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی اوسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہے مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اوسوقت خیال کرے کہ خلع اتنا خفیف ہو کہ تھوڑا ہی سے دبانے سے اوترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کیطرف پلٹ جاتا ہے اور قرحہ وغیرہ مین درد بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہے اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ جو ورم غیر قابل اسکی وجہ سے پیدا ہو اوسوقت خلع کی درستی پہلے سے کرلینی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو نہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج قرحہ اور زخم کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جو بڑے بڑے جوڑ ہین اونمین یہ مرض لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اگر ایسے اعضا

کے مفاصل مین ہو جو قریب اعضای شریفہ کے واقع ہین اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہون۔ انحصار تدبیر ایسی وقت اسی مین ہے کہ ہم تجربہ کرین اگر امر آسان ہو یا اوس سے درد وغیرہ کا ہیجان نہوتا ہو اور بہ دشواری روکنا خلع کا نہوتا ہو جبرا اور درستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ پرواہ دوسرے مرض کی نکرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی اولا درپیش نہوگی اور اگر پیچھے کے تیئین البطال رہیگا بشرطیکہ موجع ہو اور درد پیدا کرتا ہو تو ضرور کرینگے اور اگر پانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ اوسکے کرینگے اور قرحہ کا بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھ ہی عارض ہون اور شکل ایسی ہی جہت مین ہو اور دونون کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونون تدبیر ساتھ ہی کرینگے جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کو [illegible] ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونون جدا ہو کر کنارہ عضو کا جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اوسکے نیچے سے چنبر گردن کا سرا اوتر گیا اور بعض جاہل نے جو کہ جسدی اور بہت زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کر کے گوشت اور جلد وغیرہ او کا علاج ہوا لگا کر اور ملا کر بندش کر دی اوسوقت تو کچھ معلوم نہوا آخر اوسکا حال یہ ہوا کہ گوشت مین ٹکڑا سخت پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور واقع قریب کی جو سبب ہڈی کی بھی فاسد ہوگئی اور رنگت ہڈی کی سبز ہوگئی اوس جاہل کو تنبیہ کر یہ بات معلوم نہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ پہنچا اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور مقام باقی کو نیز جلد کے داغ دینا چاہیے تھا اسلیے اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کرلین اوسکے بعد درستی خلع کی کرین اگر خلع مفرد اور شارح [illegible] کھلا ہوا ہو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اوتر گیا ہے اور جدا ہو کر [illegible] زائل ہوا ہے اوسکے برعکس دوسری جانب کھینچین تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجائے بعد ازان اوس مقام تک پھیرین جہان سے نکل گیا ہے پس ایسی تدبیر سے چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر عود کریگا اگر چڑھ جاتے وقت ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اوسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جاکر پھر بندش رباط سے کرین اسلیے کہ سختی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا نہونے پر معین ہوتی ہے اور احتیاج منع ورم ضعیف اور درشت کی زیادہ ہے اسلیے کہ درستی اوتری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اچھی صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کی ممکن نہین ہے۔ خشک کپڑا قریب اوترے ہوئے عضو کے لپیٹا نکرو اور تا لپیٹنے سے اسلیے کہ سختی پیدا کرتا ہے اور درد ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ جو کپڑا اسکی اصلاح اور درستی مین مستعمل ہو واجب ہے کہ قیروطی سرد تر کیا ہوا ہو خواہ شراب مازو سے بھگایا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ القراطوی وصیت مین یہ امر ہے کہ اوترے ہوئے عضو کا چڑھانا اور کھینچنا تین دن خواہ چار دن تک جائز نہین ہے کہ ضعیف اعضا ہین کہ نہین سختی کرتا ہے۔ سیل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہے نیچے اوترنا بھی تاخیر اسقدر درکار ہے اوسکے بعد پھر ہڈی کی بندش کرنی چاہیے۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت مین اوتر جاتا ہو اور جب دوسری چڑھائین اور درست کرین پھر نہ ٹھہرے اور اوتر جای یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگانے کی تدبیر کرین۔ اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجای اور مثل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ استعمال کرین جو ملین ہون اور ابتدا مین حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کرین اور عورات کے علاج مین روغن گرم کی مالش جو مقوی ہون اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے۔ غذا اخلاع کی ایسی چیز سے ہو جو مقوی ہے اور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرانا واجب ہے اوسی صورت بوجہ تقویت کے کر دیتی ہے۔ علاج طول مفصل کا واجب ہے کہ استخوان سرخی کو اندر کیطرف کھینچین اور جس جگہ سرخی

ہو کر طولانی ہو گئی ہے اوسیطرف پھیر لیجائین اور ایسی دوائین ضماد کرین جنمین قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا وغیرہ کو ملا کر استعمال کرین کہ اونمین کسیقدر جند بیدستر اور قسط اور اشنہ بھی داخل ہو ایضاً جوز السرو اور ابہل پر اقتصار کرین اسیطرح وہ سب ادویہ جو ضماد عنق مین پڑتی ہین بعد اوسکے بندش ایسی کرین جیسے سر کی بندش ہوتی ہے جبڑہ کا اوتر جانا کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رقبہ سے اوتر جاتا ہے اوسوقت مونہہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر واقع بھی ہوتی ہے پوری واقع نہین ہوتی ہے لیکن اوتر جانے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف اوس استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے او نیچے کا جبڑہ اوتر جانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اون عضلات کے ہے جو جبڑے سے جبڑے مین آتے ہین وہ حرکت معدوم نہین ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اوتر جاتا ہے اوسوقت اوسکی شکل اور ہیئت اسپر دلالت کرتی ہے یا جھکاو جبڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہی لیجئے اوسے اپنی حالت اصلی کیطرف بہت جلد پھیر لانا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے مین ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کیطرف بدشواری عود کرتا ہے اگر آسانی اپنی شکل کیطرف واپس آجائے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور ٹال جائین اور پوری تدبیر نکرین سخت ہوجائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کھنچ جائین گے اور حمیات لازم اور صداع مستحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہین اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسوین روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے او محض فضول صفراوی دستون مین دفع ہوتے ہین اور قے صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسیواسطے علاج مین مبادرت واجب ہے اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اوسکے مونہہ مین ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہین کہ اگرچہ جبڑا اوتر گیا ہے جب بھی اونمین تعرض مشارکت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کر دیچکا ہو کہ اوسکے مونہہ کو اپنے ہاتھ سے حرکت مین پھر [illegible] اوسکے مونہہ کو [illegible] لیکن ان جبڑے کو اصلی جگہ لانے کی سعی کرین یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہو گیا ہے اور اوتر گیا ہے اوس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ ہر وقت درست کرنے کے ایسی طرح اوسے اوٹھا کے کہ جب سنبھالنے لگین پیچھے کی طرف اگر بیٹھ جاوے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور شناخت یہ ہے کہ رباعیات یعنے چار دانت جنمین چار اوپر چار نیچے ہین لہذا اسکے بعد وہ برابر اور سیدھے ہو جاتے ہین اور مونہہ بھی اسیطرح بند ہو جاتا ہے اسکے بعد پٹی سے بندش کر دین اور قیروطی موم اور روغن گل لگائین پھر بہت جلد درست ہو جائیگا اگر کسیسبب اتفاق جلد اسکے چڑھانے کی تدبیر نکی ہو اور سختی پیدا ہو جائے اب اسوقت واجب ہے کہ [illegible] نرم کرنیکی تدبیر کرین اور نطولات ملینہ جیسے آب گرم اور روغن سے نطول حمام مین کرین اور نطول بھی بہت زیادہ کرین تاانکہ نرمی پیدا ہو جائے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہو کر چڑھ جاوے اور استوار ہو جاوے اور اسکے بعد مریض کو چت لٹائین کسی ایسے بچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اوسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جاوے اور کسیطرح کا نقصان اور فتور باقی نرہے **مہرہ گردن کے اوتر جانے کا بیان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ مہرہ

اندر کی طرف سے جدا نہیں ہو سکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اوس سے جدا نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوس طرف اوسکو حرکت بھی نہیں ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو ٹوٹ لگے اور کچھ جوکھم پہونچے اور نادر ہوجاوے اوسکی درستی ہو سکتی ہے اور وہی علاج اوسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہے ہاں وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہے اور اوس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہیں اوترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اوسکے دونوں طرف ہیں اوسکو اوتر جانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اوسے اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض نہیں ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہے تاکہ سینہ میں تفرق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جاوے اور اسی واسطے سواے انسان کے اور کسی حیوان میں ترقوہ پیدا نہیں کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے او خواہ اور کسی طرح سے پھر اوسے درست کر دینا اور اپنی اصلی موضع پر رد کر دینا کچھ دشوار نہیں ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی ہے خواہ گدی اور پٹی سے بندش کر کے درست کرتے ہیں اور جیسی بندش اوسکے واسطے لائق ہے اوسی بندش سے باندھتے ہیں یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کیطرف پھیر لایا جاتا ہے جس چیز سے ترقوہ اور منکب میں ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک پٹی غضروفی ہے کہ دُبلے بدن میں موٹی ہوتی ہے اور جب وہ ہٹ جاتی ہے نا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اسلیے کہ سر شانہ کا اوس وقت بہت باریک نظر آتا ہے اور جس جگہ سے انتقال اوسکا واقع ہوتا ہے وہاں گہرا اوسا نظر آتا ہے مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ اوسطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہیں پہونچتا ہے اور اسی طرح منکب کا یہی حال ہے

منکب کے اوتر جانے کا بیان

کبھی مونڈھا اوتر جاتا ہے اور شانہ کے اوترنے میں اکثر کسیقدر شک ہے اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اوتر جاوے ہاں کبھی عضل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اوتر جاتے ہیں اسلیے کہ نقرہ اور رباط ان عضل کا زیادہ گہرا نہیں ہے اور رباط اوسکے غیر موثق ہیں بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوئے ہیں اور ایسی خلقت نرم اونکی فقط بغرض آسانی حرکات کے ہوئی ہے اور اس عضلہ کا اوتر جانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت میں دریافت ہوتا ہے اور اوسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیے کہ اوپر کیطرف اسمیں انخلاع نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ بلندی بازو منکب کی اوسکی مانع ہوتی ہے اور نہ پیچھے کیطرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اودھر کتف اور شانہ اوسے روکتا ہے اور نہ اوسطرف جانب بطن کے اسلیے کہ عضلہ دو سرہ والا آگے کی طرف سے اسی مانع ہوتا ہے اور اسی طرح سے جیسے راس منکب مانع ہے ہاں اگر عضو فقط اوسطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال اوسکو عارض ہوتا ہے اور جانب اسفل میں خروج کثیر ہوتا ہے جو لوگ کہ بہت لاغر اور نحیف ہیں کہ ان لوگوں کو عضد میں خلع بھی باسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ پر پھر بھی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور موٹے آدمیوں میں دونوں باتیں دشوار ہوتی ہیں اگر عضد میں انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنی جو ولادت دشواری سے ہوتی ہے جیسے کہ معلوم ہے خواہ بروقت چاک کرنے جنین کی اور جیسا کہ درست نکیا جاوے پھر بعد اس صدمہ کے نشوونما اس عضد کا طول میں نہیں ہوتا اور صرف پتلا اور رقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ اصلاح بھی اوسکی کردیں لیکن کبھی بعض لوگوں کی نسبت اصلاح بھی نہیں کرتا ہے بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہے اور عضد اور ساعد دونوں باریک ہو جاتے ہیں اور اکثر لوگ کہ جنھوں نے عمل اصلاح کر لیا ہے اور اچھا خوشنما ہو جاتا ہے لیکن ایک ضعف سا کوتاہ اور مشابہ ہاتھ کے اعرج ہیں یعنی لنجے لولے کی ہوتا ہے ان کی کیفیت ہے کہ سب طرح کچھ نہیں خالی از نقصان نہیں ہوتی ہے اور جس وقت عضد میں

بجانب ترقوہ کے برعکس پیدا ہو اوسکے بعد درست کیا جاوے پھر بطرف خلقت اصلی کے رد کیا بدون ٹوٹ جانے کے نہو سکیگا علامت عضد کے اوتر جانے کی یہ ہے کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور بغل بھر جاتی ہے اور ایک گہرا ورم سا واقع ہوتا ہے سوا اسکے یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہیں ہے بلکہ بسبب بدل جانے اور پلٹ جانے اوس کتف کے بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ مونڈھے کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اوس کنارہ کو زوال کسی طرف کا عارض نہوا ہو یا کہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑ ہی اسکے سرے پر ہے اور سینہ صدمہ کسی طرح کا نہ پہونچا ہو اور جب نہ ہو علاج کے اوس صدمہ سے ہیں سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے اوسکا بیمار البطور کہ سے کے مانند ہو جاتا ہے بطرف بدن کے اور عضد کا التصاق بھی خوب نہیں ہوتا ہے اور اوسکا پہلو بھی ٹھیک نہیں بیٹھتا ہے جیسے کہ صحیح اور درست بازوؤں میں التصاق پیدا ہوتا ہے اور اوسکے قریب ہوتا ہے بدون گردن کے سہارا ہوگا اور بدون ربیع شدید کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کریں اور بطرف بیرون خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اوسی مہیا نہیں ہوتی اور اسی طرح اور قسم کی حرکات بھی ہم اوسکی واسطے تجویز کریں کہ ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے ہیں یہ سب علامتیں کبھی بوجہ وقتی یعنی بیکار ہونے اور ورم کے یا بوجہ گھلانے کے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اگر کن کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہیں چونکہ اونکا علاج آسان ہے فقط ہاتھ سے کھینچ اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کر دینا چاہیے بلکہ اوس مقام کی گرفت کر کے خواہ اوسکو قریب بغل کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے عضد کو نیچے کی طرف کھینچنا چاہیے اور بیشتر بعض اطفال کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو نیچے کی اونگلی سے برابر کر کے اسی سمت ہاتھ کو کھینچتے ہیں پس فقط اسی طرح سے درست ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہیں اور خلع شدید اون میں پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اونکے عضد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست کرنے والا اپنا پاؤن پہلو میں علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے ٹکڑا خواہ کوئی چیز گولا مثل گیند کے جسپر تیل لگا ہو یا روغن کیا ہوا ہے وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اوسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کہ گویا اوسکو اوٹھائے جاتا ہے کہ شانے پر سے اوکھڑ جاوے اور اپنی ہاتھ اونگلی اندر لیجا کے جہاں پر عضد کے ملنے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقوں سے اصوب اور عمدہ ہے — ایضاً ایک ایسا آدمی جو نسبت علیل کے قد آور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو اپنے مونڈھے علیل کے بغل کے نیچے رکھکر اوسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھائے اسطرح کہ اسکے مونڈھے پر تمام بدن کا اوسکے بوجھ پڑے اور اسے لٹکائے رہے مگر اوسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن ہلکا نسبت اوس اوٹھانے والے کے بدن کے ہے — اسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ اور ثقل اوسکے بدن کا نہ پہنچیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اسکے ہاتھ کے سہارے سے لٹکا رہیگا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہیں اور اوسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے ہیں اور اوسی جگہ پر جو آدمی کے مونڈھے کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہیں اسیوقت مجبر یعنی جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پاؤن کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہو اور جب عضد کا چڑھانا دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اوسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے تطویل اور استحمام وغیرہ تلیین بخوبی کر کے ایک ڈنڈا مثل مراوہ کے بناتے ہیں جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے سری پر گول گول

بناتے ہین اس شکل سے ۔ بہتر اور آسان یہ ہے کہ یہ گول مونہہ گڑوان وغیرہ سے بنائین کہ اوسمین نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کو مذکورہ اور اس گول شے کو نیچے بغل کے رکھکر اس اوترے پٹھے کو چڑھاتے ہین جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہے چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہمراہ اوسکو پکڑ کے اوسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اوسے اوپر کیطرف کھینچتا ہوا خواہ وہ آدمی مجبر یعنی درست کرنیوالا کی زور سے مقاومت کرین جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک آدمی اوسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعتہً اوٹھ کھڑا نہ ہو خواہ اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنی درست کرنے والا اونچا کرے اسطرح کہ اوسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے ہاتھ کو دوہرا کرے خواہ دوہرا کرکے اوکھاڑ ڈالے اور اندر کیطرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اوسوقت عضد اپنے جوڑ مین آجائیگا پھر اوسوقت اوسی گول مونہہ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اوسے دبایا ہو یعنی راس سے عضد کیطرف نیز یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو او نیچے کیطرف نہو ورنہ عضد ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اوسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہین ہوتا جیسا معلوم ہوچکا کبھی تسلیم کے ذریعہ سے تدبیر کرتے ہین اور تسلیم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبۃ السلم یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہین اور اوس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب گدگدی اور نرم کر لیتے ہین اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اوسکی صورت ایسی ستواں کرلیتی ہین جو قابل کام کے ہوجائے اور آدمی دوسری جانب سے اوس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع مین داخل کرتا ہے لیکن واجب کچھ لٹکنا اور عتبہ یعنی سوراخ بازو کی سلم یعنی چوکھٹ کے بازو کا سوراخ کا قریب راس عضد کے ہو تاکہ ٹوٹ نہ جائے ۔ اور کبھی بدلہ عتبہ اوسکے کرسی ایک ستی جو یہی کام دے تجویز کرتے ہین اور اسی مقام خاص سے اوسکا بھی استعمال کرتے ہین اور اس مقام سے اوترنے کے دوسری جگہ سے علاقہ نہین رکھتی ہین کہ اس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے ۔ اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن اون طریقوں مین تعب اور مشقت زیادہ ہے اونہین طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہین ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔ جب عضد اوترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جائے اور اچھی طرح بیٹھ جائے اوسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھے کے ہمراہ باندھین اور چوڑی چوڑی پٹیان ایسی باندھین جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہوجائے اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری ار پار کرکے دوسرے شانہ تک لیجائین اور خوب سخت اور کھنچی ہوئی رکھین اور اوسکی سختی خواہ گرہ اوس مونڈھے پر جو پہلے اوکھڑا تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازان عضد کو پہلو کے ہمراہ نیچے کیطرف کسدین اور جکڑبند کرین اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کیطرف بجانب گردن کے خوب کھینچکر باندھین اور ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولین اور غذای مریض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہوچکی ہے ۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست کرنے کے بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کرسکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوترجانا اور اسکا بیان اوپر ہوچکا ہے کہ ناممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہین چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوترجانا کبھی وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب پر ہے اپنی جگہ سے اوترجاتی ہے پس ایک گڑھا سا پڑجاتا ہے جیسے خلع مین اسی طرح کی تقعیر پیدا ہوتی ہے علاج اسکا یہی ہے بمقدار کھینچنے ٹوٹے ہوئے کے اسے کھینچنا چاہیے مگر تنگ کرکے اور اونگلیون سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہ پر اسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنی چنبر گردن پٹی اور گوسلے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اوسی طرح اسے بھی

درست کرنا لازم ہے اسلیے فقط اکہالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہہ پر پھیر لاتی ہے اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کی ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہہ پر نہین آتی ہے بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہہ پر عود کرتی ہے اور بندش کیسی ہی سخت کیون نہو کچہ خوف نکرنا چاہیے جبکہ اوتر قوہ کی بندش مین خوف ہوتا ہے مرفق کا اوتر جانا یہ جوڑ ایسا ہے کہ اسکا اوترنا بھی دشوار ہے اور بعد اوترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھانا بھی مشکل ہے اسلیے کہ اسکے رباطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہین اور نقرہ یعنے گڑھا جو اسمین ہے وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہے اور کبھی مرفق مین زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی انخلاع تام پیدا ہوتا ہے مگر یہ بعض اوقات مین ہوتا ہے اور جب اوتر جاتا ہے اسکے اوترنے پر ایک جانب کا محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہے بہت برا یہی اوترنا ہے جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہین ہوتا ہے اور اکثر جو پہونچا اوترتا ہے وہ زند اسفل مین صدمہ پہونچاتا ہے اور یہ اوترنا بہت ہی بدقوارہ اور بدشکل ہوتا ہے اسلیے کہ اسے تردد اور نکلنا بیٹھنا زیادہ عارض ہوتا ہے اور اوپر کا زند کم اوسکے خلع حاصل ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اوتنا بدتر اور بدقطع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسے اتصال کہنی سے بہ نسبت دوسرے زیادہ ہے اور حرکت اوسکی بعید ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ زند اعلی خواہ اسفل اوتر جاوے اور بہ نسبت پہلے کے اوسکی دوری اپنے مقابل کے زند سے ہو یعنے اوپر کا زند اگر اوترے گا نیچے والے زند سے دور ہو جائیگا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کی اوپر کے زند سے دور ہو جائیگا علاج کہنے کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ ورم حار اس جگہہ بہت جلد عارض ہوتا ہے اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہو جاتا ہے اور اگر بعد ورم بعض چڑھانے اور درست کرنے کے کھینچنے اذیت پیدا ہوتی ہے اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور پھر درست بیٹھہ نہین سکتا ہے جب تک ورم موجود ہے کبھی اپنی جگہہ اصلی پر عود نہین کرتا ہے اگر کہنا تھوڑا سا ہٹ جاوے اوسکے درست کرنے کو ادنی زور کرکے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بیٹھانا کافی ہوتا ہے اور اگر بالکل اوکھڑ جاوے اوسکی دو صورتین ہین یا تو آگے کیطرف ہٹ جاوے اوسکی تدبیر اور ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوکھڑے اوسکی دوسری تدبیر ہے جو کہ آگے کی طرف اوتر گیا ہو اوسکے درست کرنے اور بیٹھانے کی تدبیر یہ ہے کہ اوسکے ساتھ مونڈھے پر چوٹین لگائین تھپڑ خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب مونڈھے کو پہونچائین اور ہاتھ کو خوب اونچا کرین اور اوپر کو اوٹھائین اور دونو ہاتھ سے اوٹھانے مین مدد دیجاوے مین اسی تدبیر سے اپنی جگہہ مین درست بیٹھہ جائیگا اور اگر کہنا پیچھے کیطرف اوتر جاوے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے خوب سا کھینچین بعد ازان پیچھے کیطرف چوٹ لگائین اگر یہ تدبیر کارگر ہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو چند آدمی جو قوی اور زور آور ہون خوب گرفت کرین اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور ہڈیون اور اعصاب وغیرہ مین نرمی پیدا ہو جاتی ہے کہنا درست بیٹھہ جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مستعمل ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارخا اور تلطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور جب کہنا درست اپنی جگہہ پر بیٹھہ جاوے لازم ہے کہ بندش اوس مقام پر اچھی طرح کرین اور ایک ایسی بندش تجویز کرین جو کہنی مین ایک زاویہ پیدا کرے اور وقتاً بوقت اوس پٹی وغیرہ کو تنگ کرتے جائین تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہو جاوے

فصل پہونچے کا اوتر جانا

رسغ مقام باریک جو جسم پر حیوانات کے ہے خواہ مقام جو ہاتھ اور پاؤن کے جوڑ پر ہے اونکا بعد خلع کے اپنی جگہہ پر رد کرنا اور درست بیٹھانا چندان دشوار نہین ہے مگر بیٹھانے کے بعد انکا ٹھہرنا دشوار ہے اسلیے کہ اگر ایک عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لاتے ہین تو بہ آسانی آجاتا ہے مگر اسکا داخل ہونا دوسرے مین مشکل

دشوار ہے اور دشواری کی وجہ یہ ہے کہ قریب جو اجسام واقع ہین اونہین لعبہ زوال اور خلع رسغ سے ورم پیدا ہوجاتا ہے اور ورم کی وجہ سے بخوبی درآنا ایک ہڈی کا دوسری مین دشوار ہوتا ہے اور جگہہ رک جاتی ہے — طریقہ کھینچنے کا یہ ہے کہ ایک آدمی گٹہ کو پیچھے کیطرف کھینچے اور بٹھانے والا جراح وغیرہ کف دست کو خلاف مین اوس کشش کے کھینچے یعنے آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک اونگلی کو اسیطرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جاوے اسطور سے کھینچتے کھینچتے درست ہوجاویگا بعد اوسکے ضماد مناسب کرکے بندش کردے **اونگلیون کا اوترجانا اور اوسکی علامات کا بیان** جب کوئی اونگلی اوتر جاتی ہے باطن کف کی جھکتی ہے اور اوسی جگہہ اندر وار ایک بلندی سی پیدا ہوتی ہے اور بطرف مخالف کھینچنے سے درست [illegible] گڑہا سا پڑجاتا ہے اسیطرح رسغ کی ہڈیون کا حال ہے ہر وقت اوتر جانے کے علاج اونگلی [illegible] اوتر جانیکے پھر اپنی جگہہ پر البتہ دشواری اور وقت سے درست بیٹھتی ہے اور واجب نہین ہے کہ پیدا ہے کھینچتے رہین اور بٹھا دیا کرین بلکہ چاہیے اوسکو پکڑے اور سبابہ کو اونچا کرے اوسی ہاتھ سے جو اوسکی جڑ کے نیچے اوسی جگہہ ہے جہان سے گرفت کیا ہے اور اوپر کیطرف اسطرح اوٹھاوین جیسے اونگلیون کو اوکھاڑنا منظور ہے اسی ترکیب سے وقت اوتری ہوئی اپنی جگہہ پر درست بیٹھیگی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اوس آواز سے شناخت اوسکی درست بیٹھنے کی کیجائے گی **انفکاک رسغ کی ہڈیون کا** واجب ہے کہ جہان تک ممکن ہے اوسکے درست کرنے کی تدبیر کرین اور ہر ایک میل اور جھکاو کو اور ہر ایک اونچائی کو اوسکے خلاف جہت مین درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہین اوپر رکھکے بندش کرنی چاہیے اور بندش کرکے چھوڑ دین اور سینہ کا لنگر جس سے ہمواری اور درستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر اون ہڈیون کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اوترنے سے منع کرے لٹکانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے سے پہلے واجب ہے کہ ضماد مقوی سے لیپ کرلین جیسا کہ اوسکا فائدہ اوپر کے ابحاث مین بخوبی بیان ہوچکا ہے اور کسی قسم کی حرکت نہ پہونچاوین **مہرہ گردن کا اوتر جانا اور ٹل جانا** فقرہ پشت اور گردن کی اگر بالکل اوتر جاتین پھر ہلاکت مریض مین کچھ شبہہ باقی نہین رہتا اور اگر بالکل اوتر نہ جاتین بلکہ اپنی جگہہ سے زائل اور دور ہوجاتین اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتی ہین وجہ یہ ہے کہ نخاع مین اونکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہے اگرچہ کوئی شخص جو انفرادی کرے اور اوسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اوسکے گردن کا خواہ اوسکے متصل کا فقرہ اوترجاوے سانس کی آمد و رفت بند ہوجاویگی اور روح ذی روح فوراً مرجاویگا اسلیے کہ عصب نفس مین اوسوقت تنگی پیدا ہوتی ہے اور اپنا فعل نہیں کرسکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اوتر گیا ہو اوسکا بھی علاج ممکن نہین ہے اور بہت جلد مہلک ہوتی ہے تاہم شاید اگر کسیقدر مہلت ملی اور سانس کی آمد و شد کا رک جانا نہ ہوا اور ہر ایک بند ہوجاویگا اور جس سے بھی متصل کریگا [illegible] رکاوٹ بھی [illegible] ہوجاوے اور نخاع مین زیادہ تنگی پیدا ہو خواہ تنگی ہو یا نہ ہو مگر ورم پیدا ہو خواہ ورم ہو کسی قدر سکون ہوجاوے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع مین اور کبھی اوس [illegible] واقع ہو ضرور ہوجائیگی اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوجائینگی اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اوسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچتا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہوگا اور جو [illegible] اسکے نیچے ہین اون اعضا مین ضعف ضرور پیدا ہوگا اور [illegible] صدمہ عارض ہوگا اور [illegible] صدمہ عارض ہوگا اور قوت قوی اور دفع شدید کیطرف اس فقرہ کی رد کرنے کے [illegible] حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکا لگانا پڑیگا اور انشاء [illegible] ہوگا کہ شاید جیسا [illegible] گزرتے کا اس فقرہ کی ترکیب [illegible] اپنی جگہہ پر بیٹھ [illegible] سے پہلے لوٹ کر پھر جائیگا اور [illegible] فائدہ [illegible] کیا ہوگا بالکل [illegible]

یہ فقرہ اپنی جگہ پر نہ پہونچیگا اور ان ٹھوکرون کے صدمہ سے سناسن وغیرہ ٹوٹ جاینگے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے اوکھڑ جاتا ہے اور یہ امر عارض ایسا ہے جسکا بیان شاید ہمنے حدب اور کوز پشت کے مرض مین اچھی طرح کردیا ہے اوسی مقام سے اسکی تفصیل دریافت کرنی چاہیے اور اسکا حکم تنگی عصب اور بدشواری رد کرنیکا ویسا ہی ہے جیسا اوس مقام پر مذکور ہوچکا **علامت** فقرات کے خلع کی یہ ہے کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑ جاتا ہے اوس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیع یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے مین اتنا خوف نہین ہے مگر فقرہ کے اوترجانے مین خوف ہلاک کا ہے **علاج** اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوترجاے اوسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر پشت کی طرف اوترجاے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ دونون گھٹنے جاکر اور خوب طاقت اور قوت کو کام مین لاکر درست کرین جس طرح حمامی مشت مال کرتے وقت زور کرتا ہے اوسیطرح اوسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بل لٹاکر اوسکے اوپر چڑھین اور مالش کرین سرمونڈی سے جس طرح نان پز آٹے کو زور زور سے گوندھتا ہے اور مشت زنی کرتا ہے اور اس تدبیر سے کشود کار کی امید نہو اور اشکال زیادہ ہو لاچار ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ دوکانچہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اوسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اوسکا دیوار کیجانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہو اوس ایک پر بچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائیں اور علیل کو حمام کراکے اوسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پاون پھیلا کر مونہہ کے بل لٹائین اور سینہ پر اوسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اوسکے اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھین اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اوس تختہ کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا ہے خواہ اوسی دوکانچہ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک خادم جو سرہانے علیل کے کھڑا ہو اوسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کیے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے اسیلیے کہ اسکا نیچے والا کنارہ کسی ایسی ٹیک سے متصل ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اوسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اوسکے کھینچنے کا آتا ہے اوسوقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونون پانون علیل کے ساتھ ہی اور پورے پورے ایک اور نہالچہ سے باندھے جائین اوپر رکبہ کے اور اوپر کعبین اور اسی طرح جو موضع بلند ہے اوس مقام پر جہان انکا اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اوس موضع کو باندھین اور ان سب رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کرکے کسی اور لکڑی سے باندھ دین جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنے جیسا دستہ ابھی مذکور ہوچکا اور نزدیک کنارہ اوس لکڑی کے جو قریب علیل کے پانون کے ہے اس دستہ دوسری کو اوسیطرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اور اسکے اعوان اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اوترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعض آدمی اس کھینچنے کے واسطے اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اوسی لکڑی پر چڑھے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہے خواہ اوس دوکانچہ کے قریب یعنے وہ دونون کنارے جو متصل اور دونون پانون کے ہین جب یہ سہام اور لکین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہوکر کھچ جاتے ہین۔ اور سزاوار ہے کہ کشش اس درجہ پر پہونچے جو حد بہ کا لینے جسقدر

کوبڑ کا ورم بیہ اصل کشفین سے دفع کیا جاے اور اگر احتیاج اوسی کوبڑ اور مقام تحدب پر تیخنی کی ہو ضرور ہے کہ اس فعل کو کرین کہ اور کچھ خوف اوسکے
سے نکل جانیکے پھر اگر فقرے درست ہوکر اپنی جگہ پر نہ بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہ ہون اور علیل کو تحمل تنگ گیری اور حیلہ کا بھی ہو
مناسب ہی کہ ایک گڈہا کہودین کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پر ایسے کے ہو سامنے اسی کو پشت کی اور طول اوس گڈہے کا بقدر ایک فی ... کے
ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ چاہیے کہ گڈہا ایسا ہو اور ... ہو اور ... اسی کے
سے اوپر بھی کہا ہے کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خواہ تختی جسکا طول و عرض ... لیکر
ایک کنارہ اوسکا اسی گڈہے مین داخل کرین جو دیوار مین بنایا گیا ہے اور اوسکے وسط مین رکہین خواہ جس مقام کی رسائی ... اگر
کو پشت تک ہوتی ہے اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا نیچے کیطرف رکھین تاکہ فقرات سب برابر ہو کہ معلوم ہو جاے کہ درست ہو گئی اور جو ...
ہو گئے ہین بقراط نے ذکر کیا ہے کہ تقدو کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کردیتا ہے اور یہ بھی اوسکا ...
کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہے پھر کیا
ہو کہ ہم ویسی کشش جیسی بیان کر چکے ہین ابتدا مین اوس قسم کی استعمال کرین جسکا امر زوال فقار ہے اور اسقدر استعمال اوس کشش کا ...
تختہ بندی کی نہ ہونچ کرین۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی کہ جسکا عرض مین انگشت کا ہو اور طول اوسکا اوسقدر
ہو کہ کو پشت پر برابر بیٹھ جاے اور صحیح فقرات کو محیط ہو جاے بنائین اور اوسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی صافہ اور ہو ... کپڑا
لپیٹ کر باندھین تاکہ لکڑی کی رگڑ جلد مین خراش پیدا نہ کرے اور کہون پر اوسی تختی کو رکھکر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذا
لطیف کھلائین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجاے اور کبھی قدر حدبہ یعنے کوبڑ باقی رہے بہتر اور یہی ہے کہ استعمال علاج کا ایسی دوا
سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی باندھین رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے
ہین بجاے اس لکڑی کے تختہ کے اور اگر خلع ایک ہی جانب مین ہو بہ پہیر وسکے درست اور برابر کیجاوے کی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہون اور
جبارہ اوس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی ہڈیون کی درست اور سیدہا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہین اور اوسسے بندش کیجاتی ہے
فقرہ کا غوص مین بطرف خلف کی ہو اور یہی قسم ایسی ہے جسکا علاج ممکن ہے۔ پس واجب ہے کہ مریض کو ستلقی کرین اور اسکے بعد سر کو
اوپر کیطرف کھینچین اور بہ نرمی فقرہ منخلع کو برابر اور درست کردین بعد اوسکے جب برابر بیٹھ جاے اوسپر ضماد مقوی رکھین اور
دونون کے اونچا کرکے اوسپر جبارہ مذکور باندھین اور بمقدار جبارہ کے بقدر گردن کی ہو اور طول مین بھی گردن کے برابر ہو
بعد سر اور سینہ تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچادین اور بعد دونون کے اس بندش کو کھولین اور جبین ڈورو اسی اسکی
مناسب ہی کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے نکالے ہوے ہون جو گنذی اور استری کے پنے سے چلتے ہو جاتے ہین اسلیے کہ گول ڈورا اذیت
زیادہ پیدا کرتا ہے **عصعص کے اوتر جانے کا بیان** عصعص استخوان پشت کو کہتے ہین جس پر درد کہ آدمی بیٹھتا ہے یہ ہڈی
جب اوتر جاتی ہے بذریعہ حس کے اسکا اوتر جانا دریافت ہوتا ہے اور ہڈی کا اوبہرنا انگلی بذریعہ ... دریافت ہوتا ہے اور اسطرح بھی
دریافت ہوتا ہے کہ علیل اپنا پاون پھیلا نہین سکتا ہے نہ موضع خلع مین اور نہ قریب رکھ سکے بلکہ دوسرا زانو کا اوسپر بہت ہی شاق
اور گران ہوتا ہے تدبیر اسکے بیٹھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ بیچ کی اونگلی مقعد مین داخل کرکے اسقدر درست اور ہموار کرین
کہ سامنے بمقام خلع کے اونگلی پہونچ جاے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کیطرف اونگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی ...

رہین اور دبائے جائین تاکہ ہڈی عصعص کی برابر ہو جاوے خواہ اوسپر ضماد لگائین اور بندش کرین اور غذاے جلیل مین تقلیل کرین تاکہ براز بھی کم برآمد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائین جس سے قوتین طبیعت مین بنی رہین **ورک کا اوترجانا** کبھی ران مین بھی وہی صدمہ پہونچتا ہے جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اوترکر مثل مسترخی کے ڈھیلا ہو جاتا ہے اور جب ران اوترجاتی ہے پاؤنکا دراز ہونا اور بخوبی پھیلانا دشوار ہوتا ہی نہ اوس مقام کے قریب ہی جہان خلع عارض ہوا ہی اور نہ زانو کے قریب ہی بلکہ زانو کے قریب سے زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کیطرف بھی اوترجاتی ہے اور باہر کیطرف بھی لیکن اکثر اسکا انخلاع باہر کیطرف ہوتا ہے اور اندر کیطرف کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کیطرف بھی اوترجاتی ہے اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہین جو اور اعضا کے خلع مین بیان ہوچکے ہین اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کرکے نکالتے وقت اوترجاوے اوس پاؤن کی خلقت کوتاہ ہوجاتی ہے اور ساق یعنے پنڈلی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اوٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہین ہوتی **علامات** ورک کے اندر کیطرف خلع سے کبھی وہ پاؤن جسکا ورک اوترگیا ہے بہ نسبت دوسرے پاؤن کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو نرم ہو جاتا ہے کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک کشش ران کی نہین ہوتا ہے اور اربیہ یعنے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہے اسلیے کہ سر ورک کا اوسمین دھسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کے اوترجاوے پاؤن چھوٹا اور قصیر ہوجاتا ہے اور کش ران مین عمق اوسکے مقابل پیچھے کیطرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے کہ ٹیڑھا ہوا ہے اندر کیطرف اور اگر آگے کی طرف اوترجاوے پاؤن اطول ہوجائیگا اور جلیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤن کو دراز کرسکتا ہے مگر دوہرا کرنا پاؤن کا بدون الم شدید کے اوسے ممکن نہین ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اوس سے نہین ہوسکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤن دوہرا ہوجاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کش ران مین ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول مین احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوترجاوے پاؤن اوسکا قصیر ہوجاویگا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونون متعذر اور دشوار ہوتے ہین لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دھسے کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی دوہرا کرنے ساق سے ہے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہے کہ کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہین ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہین ممکن ہے جس طرح صحیح لوگ خواہ جو لوگ ران کو آگے کیطرف دوہرا لیتے ہین جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کرلیتا ہے اور یہ نقصان اس مریض کو لاحق ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کیے ران کے دوہرا لیتا اور اب اسوقت اسی قدرت نہین ہے کہ ساق کو بدون دوہرا لیے ران کے دوہرا کرسکے لیکن ران کی جڑ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سر انسی کا کسیقدر کج ہو جاتا ہے **علاج** بہت جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست نکرینگے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھی تو اکثر اوسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متعفن ہوکر فساد عضو تک نوبت پہونچاتی ہین اور تمام عضو کو فاسد کردیتے ہین اور اسکے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہین ہے ران کے پیچھے کیطرف اوترجانیکی درستی اسطرح کرنی چاہیے کہ پاؤن کو کھینچ کر اوسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤن کو داہنے اور بائین اسقدر ہلائین اور حرکت دین تاکہ سامنے اوس مقام کے آجاوے جہان سر اس کا بیٹھنا مطلوب ہی اور تنگ اسپ کیطرح ایک تسمہ خواہ دو تک کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر مثل رکاب کے ایک چیز بنائی جاوے اور ساق کے اوپر استوار باندھی جاوے اور پھر ران پر مضبوط کرکے بندش کرین اور چند پھیرے اسیطرح باستواری لگائین

اور ایسی طرح مضبوط باندھیں کہ منکب یا ران کو لٹکا دیں ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا اور اس تعلیق کے ممکن نہو اگر خلع ورک اندر کیطرف ہو ہوا ہو اوسے رکھیچ کرنے کی اجازت دیں گے اور ایک آدمی قوی اوسے تھامے رہے ایک طرف سے اور تیسرا شخص ران کا والا اپنے دونوں ہاتھ ران کے سرے پر نزدیک انوے کے لاوے اور اندر کیطرف اوسے کھینچے اسطرح کہ دوسرے کنارے کو اوپر کیطرف جانب میں دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دینے میں کرے اور کسی پٹی خواہ ریسمان کی ... سے مدد اعانت پہنچاوے تو بہت ہی خوب ہوگا اور بعد ازاں ران کو چڑھ جانے کے بندش کر دی جاوے اگر ران باہر طرف خارج اوتر گئی ہو درست کرنیوالی کو چاہیے کہ ران کے اوس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک انوے کے ہے اور اوسے حرکت دے خلاف جہت خلع میں اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت متصل ول کی حرکت دے اور سہارا اس دوسرے کو رسی اور عصابہ وغیرہ سے دیا ہو ران اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنی آگے کیطرف اوتر گئی ہے خواہ پیچھے کیطرف اور کھڑی ہے تو چاہیے کہ بیچ ران کو کسی نہالچہ وغیرہ سے مضبوط باندھ کر اور موٹے کو اوس جہت میں سے جدھر ران بوجہ خلع کے مائل ہوا اور پاؤں علیل کا دونوں کنارے نہالچہ سے گرفت کریں اور پھر سب کے سب جتنے آدمی درستی پر لگے ہوں اور ایک شخص سنبھالے ہوئے ہیں یکبارگی کھینچیں اور زور کریں اور علیل کو ہوا میں معلق کر دیں اور اسی ترکیب سے اور صورتیں خلع کی جو اوپر بیان ہو چکی ہیں اونمیں بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ بیرم کے جو ایک آلہ خاص ہے اوس سے بھی درستی اونکا اوتر جانیکی کیجاتی ہے۔ بیرم کی کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھی بیان کی ہے اور کہا ہے اوسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھودیں اور وہ گڑھا مستطیل ہو کسی لکڑی میں کھودا جاوے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑھے کا تین انگشت سے زیادہ نہو اور جسقدر گڑھے اسی لکڑی میں کھود دیجاویں اونمیں آپس میں دو دو چار انگشت سے زیادہ نہو تاکہ بیرم انہیں گڑھوں میں سے کسی ایک گڑھے میں رکھا جاوے اور باندھ دیا جاوے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا بیرم کا اوسی طرف ہو جدھر ارادہ سرکانے کا مناسب ہو اور وسط میں اوس لکڑی کے خواہ کسی دو کا پنچہ کے بیچ میں ایک اور لکڑی نصب کیجاوے اور عمود علی الافق ہو اور اون لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اوسکی بقدر چوب دستی تبر کی ہو تاکہ جب علیل بیٹھ کے بل لیٹے یہ لکڑی درمیان رددہ ہاے معلومہ اور اس فخذ کے گھوم جانے کے لیے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاؤں کیطرف سے کھینچیں اونمیں جھکنے خواہ کرنے سے روکتی ہے اسلیے کہ اکثر حاجت اوپر کیطرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے اور با اینہمہ پھر جسوقت نیچے کیطرف کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لائق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کیطرف اوسی طور سے کھینچیں اور یہ بیان کر چکے ہیں خصوصاً پاؤں کو اوسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ پر داخل نہو اور درست ہو کر بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکالکر دو اور لکڑیاں دو طرف اسی لکڑی کے نصب کرکے ہر طرف ایک لکڑی مثل پٹتیاں دروازے کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اور اسکے بعد اون دونوں لکڑیوں پر ایک اور تیسری لکڑی لگائیں تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب تختہ سلم یعنی چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینوں لکڑیوں کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اوس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی میں تبطا کہتے ہیں اسلیے کہ یہ شکل اوسیوقت پیدا ہوگی جب تیسری لکڑی بیچ میں دونوں کناروں کے رکھی جاوے گی بعد ازاں علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائیں اور چہ ران صحیح اور ...

اوسے کھینچین انہین دونون پشتیبان کے درمیان مین جو بیچ اوس لکڑی کے ہین جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہے اور جو ران علیل ہے اوسی پشتیبان کے اوپر رہے کی تا کہ سر ران کا پشتیبان کے اوپر سوار رہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کر کے بچھا دین تا کہ لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ران کو چھیلنے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہ ہو اوسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور طول اوسکا اسقدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جاے طیار کر کے ساق کے نیچے طول مین رکھین تا کہ سر ران کا کعب تک اس ڈنڈی کی گرفت مین آجاے اور خوب طرح اس سے پاؤن کو باندہ دین اوسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اوس لکڑی سے جو مشابہ دستہ ہاون کے ہے جسکا استعمال کوبڑا و حدبہ کے مقام مین لکھا گیا ہے خواہ اوسطرح کھینچین جو ہمنے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے لیکن یہان پر مناسب ہے کہ ساق کو نیچے کیطرف مع اوس ڈنڈی کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہے کھینچین تا کہ سر ران کا اپنے موضع اصلی پر اس شدت کی وجہ سے آجاے ایک اور بھی قسم درستی کی ہے کہ جس سے راس فخذ اپنی جگہ پر درست ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی پر علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جسکی مدح بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونو ہاتھ کسی نہالچہ وغیرہ سے باندھین اور دونون پاؤن بھی اوسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنے نہالچہ وغیرہ سے باندھین مگر یہ کپڑا کھینچین اور رکبتین پر نہ پہونچے اور ہر ایک کا بعد بہ نسبت دوسرے ہاتھ یا پاؤن کے چار انگل سے زیادہ نہ ہو اور جو ساق اوتری ہوئی ران سے ملی ہے بہ نسبت دوسرے پاؤن کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو سیدھے چار انگل اسکا پھیلنا زیادہ ہو اور اوسکا کم ہو اور زمین سے قریب دو ذراع کے اونچی ہو اوسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود مین لے اور زور پہونچائے اوتری ہوئی ران مین اوس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور وہان پر ران کا سر ابھی ہے اور علیل کو دفعۃً لٹکا دے کہ اگر یہ حرکت بجا ہو گی تو بہت آسانی سے ران اپنے اصلی موضع مین درست ہو کر بیٹھ جاویگی اور داخل ہو جاویگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہے اسلیے کہ اسمین اور اعمال کی ضرورت نہین ہے جو جو باتین اور پہلی ترکیب مین درکار ہوتی تھین اسصورت مین کسی کی حاجت نہین ہے پھر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہین کر سکتے اور خوب مشاقی سے اسکا عمل درست اون سے نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ وہ سستی اور تہاون کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اس سے باز رہتے لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کیطرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران اوپر کو جسطرح کہ ہمنے کہا ہے دراز کرین اوسکے بعد طبیب کو چاہیے کہ بذریعہ مرہم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے کہ پہلے مرہم کو سرے کو کسی گدے وغیرہ مین رکھدین تا کہ تکیہ اوس جگہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کیطرف سے ہون کہ اودہر سے بھی رفع کیا جاے اور تھوڑا تھوڑا اٹھالین تا کہ زیادہ دفع نہ ہو جاے اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جو ران اوکھڑ گئی ہے اوسی کو کھینچین اور بعد ازان ایک مرد قوی زور اور اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی جڑ کش ران علیل پر رکھکر اوسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب الو کے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو اوسوقت بیمار کی ران کو پیچھے کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو بلکہ اوسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اوکھڑا ہو اوسوقت بھی اسیطرح سے کسی سخت چیز پر رکھکر دراز کرے جیسے ہمنے حدبہ اور کوزپشت کو دفع کرنے مین بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دوکانچہ وغیرہ پر رکھکر کھینچین اور رباطات خواہ ڈوری وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو اونہین ورک پر باندھین بلکہ ساق پر باندھین جیسے ابھی ہم کہہ چکے ہین اور مناسب ہے کہ استعمال کبس یعنے خاک آلودہ ہونے اور لوٹنے کا اوسی تختہ پر متصل رانون کے ہو اور متصل اوس مقام کے جو جدا ہو

متصل

نکل گیا ہے پس ہمکو اسیقدر اقسام خلع مین ورک کو بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہے جو ورک کو کسی ایسی علت سے عارض ہوتی ہے جو اوسمین ہو اور پہلے سے ہے لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کے بھی ورک اوتر جاتا ہے جیسے کتف بھی اسی وجہ سے اوتر جاتا ہے ایسے وقت اوسمین لازم ہے کہ داغ دینے کا استعمال کرین جس طرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہے **خلع رکبہ کا ذکر** یعنی زانو بہت جلد اوتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب ظاہری کے بھی اوتر جاتا ہے اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھسلنے سے بھی اوتر جاتا ہے جیسے کہ کبھی اکثر بلا سبب اوتر جاتا ہے بدون انگڑائی لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اوتر جاتا ہے سوای آگے کی جانب کی بسبب فلکہ یعنی چرخہ کے اور اوسکی معاودت سہل ہے اور علاج یہ ہے کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کے دونون پانون اوسکے تھوڑے سے اوٹھائین اور بلند کرین بعد ازان اوسکے دونون پانون کو اوپر کیطرف اور نیچے کیطرف اوٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچین اور درست کرین تو الا منفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف [illegible] جیسا کہ اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہے اور بعد ازان اوسپر بندش کردین **رضفہ کا خلع** اور یہی زانو کا ڈھکنا ہے جب اسمین خلع عارض ہوتا ہے واجب ہے کہ پانون کو دراز کر کے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لائین اور اوسکے بعد [illegible] اوسکے شکم کو خرقہ وغیرہ سے [illegible] ہونے سے منع کرین اور اوسپر جبیرے اور لکڑیان جو مانع میلان کو جہت میل مین درست کر کے باندھ دین جب [illegible] سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرے پھر زانو کو جلدی دوہرانا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنون بعد [illegible] ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہو کہ دوہرانے سے پھر اوکھڑ جاے **پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوتر جانا** کبھی [illegible] بھی اوکھڑ جاتا ہے اوسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت [illegible] وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہے پھر جب عود کر آوے تو چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک [illegible] تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ نہ جاے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اوسکے واسطے تھوڑی سی کوشش کافی ہوتی ہے اور اوسکے بعد اپنی جگہ پر [illegible] اور اگر تمام وکمال جدا ہو جاے اور اوکھڑ جاے۔ پس واجب ہے کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور [illegible] نہ ہو کہ اپنی جگہ پر واپس آوے جیسے حکماء اوائل نے کہا ہے اوسی طرح تدبیر کرین اونکی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر پیٹھ کے بل زمین پر دراز [illegible] اور تکیہ لگائین اوسپر جو درمیان دونون ران کے ہے اور دونون کے ہے اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گڑا ہوا ہو تاکہ اوسکے ہر وقت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہ ہو اور جسوقت اوسکا پانون کھینچا جاوے یہ تکیہ جسم کو ہٹنے سے روکے اور چاہیے کہ اس تکیہ [illegible] اعتماد قبیل از استلقای علیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنی جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہے جو اوسپر بطور ٹیک اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے۔ پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہے کہ اور کوئی مددگار ران کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانون کو اپنے دونون ہاتھون سے کھینچے خواہ کسی تسمہ وغیرہ سے باندھ کر خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اوس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسرے [illegible] کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت قدم کی ہڈیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انہین دونون مقام پر انکی بندش کر دینی لازم ہے اور جو پھیر پاشنہ پا پر واقع ہو بندش کیوقت اوسی بچانا چاہیے ایسا نہو کہ اوسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ پھیر آجاے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور چالیس دن تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ مین شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے اسلیے کہ اگر

یہ لوگ قبل صحت تام کے چلین پھرین گے اچھی طرح سے عضو درست نہو گا اور علاج مین بافساد پیدا ہو گا اگر ہڈی یا شظیہ کی وجہ کو دسلے خواہ اور چلنے کے زائل ہوا اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اوتر جانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہے کہ اس عضو کو اصلاح درست کرین کہ مریض کو مونڈھے کے بل لٹا کر اور عضو ماؤف کو کھینچین اور برابر کرین اور جو لطوخات اورام مین تسکین پیدا کرتے ہین اونکا استعمال کرین اور استوار اور مضبوط پٹیون سے بندش کرین اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دین اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جائے کسی قسم کی حرکت جسم مریض کے واقع نہونے پاسکے اور کعب کو خوب طرح سے باندہ دین اور انگلیون تک بندش کرین مگر پاشنہ کھلا رہے قدم کی ہڈیون کا اوتر جانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیون کے اوتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی مین فقط اسقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب شخص اوپر اوسکے اپنے قدم سے اوسکو روندے اور کھینچین کر اوٹھا کر کرلے بس آہستہ سے پامال کرتی تا درست ہو جاتے ہین بعد درست کرنے کے ضماد کرین اور بندش استواری کرین جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے واللہ اعلم

دوسرا مقالہ قواعد کلیہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان مین

بیان عام ٹوٹ جانے کا

کسر اوس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہین جو ہڈیون مین پیدا ہو اور کبھی شکست استخوان کی مقامات مین جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کرچین بوجہ اس کسر کی ٹکڑے ہو جاتی ہین اوسے رض کہتے ہین اور کبھی متفرق نہین واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہین ہوتا اوسکی بھی دو قسمین ہین کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی مشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض مین واقع ہوتا ہے اور کبھی طول مین اور عرض مین جو واقع ہوتا ہے وہ کبھی کبھی کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہین ہوتا ہے طول مین جو کسر واقع ہوا اوسکو صدع کہتے ہین اور قسم اوس کسر کو کہتے ہین جو بخوبی ظاہر نہوا ایک قوم نے اصناف کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کیے ہین پس جو کسر عظیم ہوا اور عرض اور عمق مین دور تک پہونچا ہو اوسے شظی اور صوئی کہتے ہین اور جو طول مین فقط دور تک پہونچا اوسی منشطب کہتے ہین اور جو کسر طول مین پیدا ہوا اور اوسمین استعراض بھی کسیقدر ہوا اوسے ہالی اور قضوی کہتے ہین اور جس کسر مین ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جاتے ہین اوسے سویقی اور جریشی اور جوزی کہتے ہین جب کسی ہڈی مین انکسار پورا پیدا ہو پھر دونون ٹکڑون مین ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھتی نہین رہ سکتی۔ بلکہ دونون ٹکڑیان بالضرور جدا اور ایک ہو جائینگی اور اونمین محاذات مذکورہ باقی نہ رہیگی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اور حجاب اس ہڈی کو محیط ہین اونمین ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس تخشن کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کی ورم ہوتا ہے پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہوا اور اوسمین کوئی شظیہ یعنی نوک وغیرہ پیدا نہو اوسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چندان دشوار نہین ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے۔ اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جاے یہ بہت اچھا ہے بہ نسبت اوسکے کہ اندر کیطرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت مین یہ ہے کہ اندر کیطرف میلان کرنے سے عصب کی زیادہ متصل ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ایذا اور الم اندر کے میلان مین زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جیسے اجزا یعنی روک کی چیزین اور حروف یعنی بار کی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہین جنمین جوڑ کے سرے درآتے ہین اور جو گڑھے جوڑ پر ہوتے ہین جنمین مہرہ اور گڑان جوڑ کی پنہائی ہوتی ہین وہ سب پس جاتے ہین اور سبب مین کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ بسبب انخلاع اور اوتر جانے کے ہوجاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوا اور پھر درست ہو جاے اور جڑ جاے تاہم دشواری حرکت بہ طرف نہین ہوتی ہے بسبب اوس صلابت اور سختی کی جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور بسبب اوس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اوس ٹکڑے کو

کھینچنے کی اسقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہوجاوے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیون کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے اور اسیطرح اگر جوڑ اصل خلقت مین تنگ ہو اوسکے انکسار مین بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری درستی اور التیام مین اوسی کسر کی ہوتی ہے جو بشکل تدبیر واقع ہو اوسکے بعد جو کج اور مائل ہو کر وہ بھی چسپیدہ تو ہو جاتا ہو لیکن بہت دنون تک ایک بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی ہو اشکل عجیب ہو اور یہ بندش بہت دنون تک بدستور جب چلی جاوے اوسوقت اوسکی درستی اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہو اسیطرح بہت دنون تک وہ غذائین اور ادویہ ایسی مخصوص دینی پڑتی ہین جنکا بیان ہم آیندہ سطور مین کرتے ہین تب کہین نوبت جوڑنے کی آتی ہے۔ بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جاوے اور باہر کیطرف مائل ہو جیسا اوپر بعضے مقولہ بقراط مین ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ نرم ہڈی کا قطع ہوجانا ہلاک ہے اس بات کے کچھ معنی حاصل ہماری سمجھ مین نہین آتی اسلیے کہ نرم ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ پھیلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہین ہوسکتا ہے کبھی بعض اقسام کی شکست مین اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہین اور نیز ورم پیدا خون کا جاری ہونا اور ورم اور ریش پیپ پڑ جانا اوس گوشت کا جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اوسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہے نکیجاوے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جاوے اوس سے آکلہ اور سڑ جانا عضو یا موت کا پیدا ہونا ہے۔ آدمی اور رسیدہ کی بدن کا منفع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ واقع ہونے اوسی چیز کے جس سے پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پہ پہچانا جاتا ہے اور بلا تہ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے۔ اور چھوٹے لڑکے کی زبان کی بدہ نہین شکست اور کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اوس مقام مین درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے احکام انجبار او ضد انجبار کی احکام انجبار کے معنے درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ سبب ہے کہ درست نہو جو ہڈی ٹوٹ جاوے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی وضع اصلی کیطرف اوسکو درست کرکے پھیر لایا جاوے اگر کوئی نہین خواہ جنکا سن قریب سن طفولیت کی ہے ممکن ہے کہ بجا بر نوہ ہڈی جوڑ جاے اسلیے کہ ایسے سن مین ابھی قوت اولی یعنی وہ قوت جو اصل خلقت مین تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے اور چونکہ اوس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہو لہذا اس سن مین ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپس مین پیوند ہوتے ہین اونکا وصل اور پیوند از قسم اوسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہین جوڑتی ہے کہ ایک فرق ذات ہو جاوے بلکہ بیچ مین ایک لیسدار عضو ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کیوجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے روئین کہ گوند وغیرہ سے ٹوٹی ہوئی ناشے کو جوڑ دیتے ہین اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونون کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اوسقدر فرق ضرور ہے جو اوس جوڑ اور پیوند ہی مین ہے سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہو جو انجبار کو ناقابل ہو اوسکے بعد ساعد کے ہڈی اور چنبر گردن کی اور ترقوہ اگر اندر کیطرف ٹوٹ جاوے اوسکا علاج دشوار ہو جاتا ہو اور بہت قبیح اور بدنما وہی کسر ہے جو زندین مین نیچے کیطرف ہو اور دلیل وہی ہے جو علاج مین مذکور ہوئی۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اوسکا کسر آسان ہے اور چندان دشواری انکی لوٹنے مین نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انبساط موقوف نہین ہوتا۔ اعضاء بدن کا حال مدت انجبار اور درست ہونے مین مختلف ہے کوئی بہت دیر مین درست ہوتا ہو اور کوئی جلد درست ہوتا ہے۔ مثلاً ناک دس دن مین درست ہوتی ہو اور پسلی بیس دن مین اور ذراع یا اوسکے قریب اسکے نرمی اور سختی مین ہے تیس دن مین یا چالیس دن مین جوڑتی ہے اور ران پچاس دن مین اور کبھی مدت زیادہ کھنچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار یا پانچ مہینے تک ران مین وصل پیدا ہوتا ہے۔ جوڑنے کی تدبیرین اگر خطا ہو کیوجہ

سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ امر بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل ہو اور جھکاؤ اوسکا ثقیل جانب مین ہو جو اسباب ایسے ہین کہ اونکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہین ہوتے منجملہ اونکے ایک سبب یہ ہے کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا جاوے یا بکثرت پٹی وغیرہ کھولا کرین اور پھر بار بار باندھا کرین ۔ خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا خون لزج اور چسپندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے سوداوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر مین جوڑتی ہے ۔ جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہے کہ خون ایسا بر آمد ہو اور اسقدر کم بر آمد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا بوجہ کثرت اوس چیز کے جیسے کسر اور ٹوٹ جانے سے لازم ہے

قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچین اور دراز کرین اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب سے کھینچین گے تشنج پیدا ہوگا اور اسیوجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہین اور کبھی اسیوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات یعنی زیادہ کشش اون ابدان مین جو رطب ہین ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہین کشش کی قبول کی استعداد اونمین زیادہ ہے اور اگر زیادہ نہ کھینچین بلکہ بمقدار مناسب سے کم کھینچین اوس سے خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست ہوگا یہ ضرر کم کھینچنے کا خلع اور کسر مین برابر ہے اور جب وجہ مناسب پر بقدر ضرورت کشش کرین دونون ہڈیون کے برابر اور سیدھی ہو جاوین کی تدبیر کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزین جیسے چاہیین اوسی اسلوب پر سب درست رکھین گے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبایر کے اور جبایر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کرین ۔ واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کرین یعنی اوسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے پائے ہان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جاوے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضائقہ نہین ہے بلکہ بہت مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہین تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہو جاوے اور واجب ہے کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے کے درد شدید پیدا کیا جاوے خواہ کسر کے واسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کیواسطے ہو اور اگر زیادہ سخت بندش اور دیر مین کھولنے اور اوسکی نگاہداشت مین کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشدود کی قوت باطل ہو جاتی ہے اور گویا اوسکی حیات جاتی رہتی ہو جاتی ہے اور متعفن ہو جاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کو کاٹ ڈالین ۔ مخصوص جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ دشبذ حاصل ہو جسمین یہ صفت نہین ہے جیسے سر کی ہڈیان کہ انمین نہین پیدا ہوتا ہے واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ خشک اور تھوڑی مقدار پیدا نہو اور زیادہ غلیظ بھی نہو یعنی جسقدر غلظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اوس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے کہ بڑا ہونا اوسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آیندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے اوس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جاوین گی اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ سے دریافت ہوگی جہان غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہان پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہان سے بھی دریافت ہو جائیگا ۔ جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہے کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کر دین اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کرین اوس سے خون رقیق ہو جاتا ہے اور مقام گرم مین نہ ٹھہرے اور سرد مقام مین ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہین اور اونمین حرارت بھی کسیقدر ہے اور تعدیہ بھی ہے اوسمین اعانت کرے پس ضمادات مین ایلوا اور جوز السرو اور کتیرا اور ادویہ قابضہ داخل کرین کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی مین یہ گتھی پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جڑ سکے اور جبر معتدبہ اوسمین پیدا نہو اوسکی اصلاح مین وہی تدبیر چھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح مین بیان کی گئی ہے یعنی وہ قروح جو بدون چھیلنے کے اچھے نہین ہوتے ہین اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونون ہاتھ سے اسقدر مالش کرین کہ جلد زوجت بری اوسپر

ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جائے گو یا دہ رطوبت لزج ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہین ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہو جاتے
اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خون جدید اور اچھا اوس مقام سے آئیگا اور اوسپر لعاب سا پیدا ہو کر رشید بند کو پیدا ہوگی اور بہم
گرفت قوی ہوگی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اوس سے پوست پوست کی شکل پر چھلکون کا دفع ہونا چھیلنے کی ضرورتکا محتاج ہوتا ہے
ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ مین جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہین ہے اور اگر ضرور ہوا ور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک رباط جید پر اقتصار کرینگے
اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کرین یہ بات اچھی نہین ہے اسلیے کہ ہڈی سخت
ہو جاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جوڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنیکی ضرورت ہوگی اور بہت سے احوال عظیم
اور کیفیات خطرانگیز پیدا ہونگے اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہو گا اسمین اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہے اگر
ترچھا ہو جاوے وہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی مین زیادہ مبالغہ نہ کیا جاوے اور
اگر ہمراہ کسر کے رض بھی ہوا سمین اور بھی خطرہ ہے عضو کے سڑ جانیکا لہذا واجب ہے کہ مقام ورم شکست مین پچھنے لگاوین تاکہ
جو خون مقام ماؤف پر ہے سب نکلجاوے اور اگرچہ خون باقی رہیگا عضو کی فوت واقع ہونیکا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو
بعد ٹوٹ جانیکے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اگر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب اگر کرین
تو فساد واقع ہوگا پس اسہال اور لطیف غذا کرین اور کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کے
کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کرین تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جاوے اور بقراط کی رائے
یہ ہے کہ علیل بروقت اس کام کرنیکے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اوسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا
عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب ہوا اندر کیطرف ہوگا اور جالینوس خربق کے استعمال کو
جائز نہین رکھتا ہے بلکہ غاریقون سپید کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمین کسیقدر خربق
کا داخل کیا گیا ہو پلانی چاہیے مین کہتا ہون اگر جواز استعمال خربق کا مخصوص زمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ مین وہ کیفیت
قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس ناجائز کرتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا کہ مقام
تعجب ہے کہ ایسے قرب زمانہ مین اسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے دونون تجویزون مین ایک کی
تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی رائے غلط ہے یا جالینوس کی اور جو لوگ دونون تجویزون کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہین
اونپر شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا جو یہ اختلاف جائز ہوا متن جب کسی ہڈی کو
درست کرین اوسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اوسوقت رائے صائب یہ ہے کہ اوسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کرین اور جسقدر درست
کر چکے ہون اوسے بھی الگ کر ڈالین کہ اکثر مریض اوسسے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اوسکو تسکین
مل جاتی ہے طول مین جو کسر ہے اوسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کرین اور بہت سخت اور شدید بندش
بہ نسبت اور اقسام کسر کے اسمین درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کیطرف دبانا چاہیے اور جو شکست عرض مین واقع ہوئی ہے اوسکی
درستی مین لازم ہے کہ دونون ہڈیان بہت سیدھی کیجاوین اور جہانتک ممکن ہے رعایت وضع اجزاے سلیم کے کرنی چاہیے
یعنے جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہین جسطرح کی وضع اونکی ہے اوسی طرح اس ٹوٹے ہوئے ہڈی کو بھی درست

کرکے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھین کہ یہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہین اگر ہو تو اوسکی وضع اور محاذات پر ایسی نگاہ رکھین اور درست کرین اور اسکے درمیان مین اور بھی بہت سی چیزین نظر کرنی چاہیئن از انجملہ شظایا یعنی نوکین اور سرے ہڈیون کے اور زوائد یعنی زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کی بہ نسبت ہوتی ہے از انجملہ ٹکڑے یعنی ریزے جو ٹوٹے بھی ہون شظایا کا حال یہ ہے کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہہ پر نہ بیٹھین گے درمیان ہڈی کے اور اوسکی درستی کے مانع ہونگی اور اگر یہ نوکین ٹوٹ جائینگی دونون پارہ [illegible] کے ٹھہرینگی یعنی بیچ دونون سرون کے آجائینگے اور اس وجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہین سکیگا اور اگر شظایا اپنی جگہ سے ہٹ جائینگے ایک گڑھا سا پڑیگا جسمین ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا بھی متعفن ہونگے اور عضو ماؤف مین عفونت پیدا ہوجائیگی پھر پیچیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلیے کہ استواری اور مضبوطی تب پیدا ہوتی ہے جب نوکین اور زوائد سب کے سب اپنی اپنی مقام خاص مین درست بیٹھین اور وہ مقامات وہی ہین جو ان کے سامنے دوسری استخوان مین بنے ہوے ہین اور جب اپنے اپنے گھرونہین پر چیزین درست ہو کر نہ بیٹھینگی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ مین استواری نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ جو قوت جبر اور درستی کی خوف و ضرر سے بذریعہ ہاتھ یا رسیون خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچین اور جہان تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز ہوسکے اوسیقدر اسے کھینچ کر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھرونہین درست بٹھائین جب یہ تدبیر پوری اوترے گی دونون حصے ہڈی کے جو ٹوٹی ہوئی ہین وہ اپنی اپنی سیدہ مین آجائینگی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہہ بیٹھ درست ہوجائینگے اور جو مقامات محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجائینگے تب جا کر جبر اچھی طرح ہوگا جب استقدر کھینچکر ہر ایک کو اوسکی محاذی کرچکین اور خوب یقین ہوجائے کہ اب ہر ایک شے اپنی محاذی ہوچکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائین اور جس وضع سے سامنا ہوا ہے اوسکی محافظت رکھین ایسا نہ ہو کہ ڈھیلے ہاتھین آگے پیچھے ہٹ جاکر یہ محاذات اور سامنا باطل ہو جاوے اور از سر نو پھر وہی زحمت کرنی پڑے جب ایسی چستی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہہ مین سما جاوے اور بیٹھ جاوے از سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کیا جاے اگر کسی جگہہ بلندی خواہ اونچا خلاف حالت صحت کے نظر آئے تو اوسے از سر نو ہاتھ سے درست کردینا چاہیے پھر بعد جبر کے پٹی ایسی ضرور باندھنی چاہیے جو عضو مجبور کی حفاظت سکون پر کرسکے اور یہ پٹی سخت نہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ورنہ حرکت ہوگی اور زوال عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی و خیر الامور اوسطہا معتبر ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان مین ہو۔ واجب ہے کہ بندش اوس جگہہ جہان پر بل اور جھکاو زیادہ ہے پہلے [illegible] ہون ضرور ہے کہ جس طرف جھکاو وغیرہ اوسطرف برابر کر دیا اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جدھر زیادہ ہو اودھر بندش بھی زیادہ ہونی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی نکلین کوئی شظیہ یعنی نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اوسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اوسکی اصلاح ضرور ہے جسطرح ہوسکے اور اگر اوس کو پیچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہین ہوتا ہو پھر اوسے چھیڑنا کچھ ضرور نہین اور اگر اوسکی کھڑکھڑ ہلانے کی آواز سنائی دیتی ہے کہ اوسمین چٹکی چٹکی خواہ لعاب وغیرہ جم جاویگی اور درست بیٹھ جاویگی اور اگر کسی طرح کی آواز اوسکی اور نوک کی سنائی دیتی ہو اور اوسکی درستی سے بظاہر ایسی نوک کے خواہ کسی اور شے کے پاس ہوا ہو [illegible] اوسکو بحال خود چھوڑ دینا نہین ہے بلکہ [illegible] سے بحال ہوا ہو [illegible] سے درگذر نہ کرنا چاہیے اگر یہ نوک یا کہ پیچ وغیرہ سے گوشت مین خرابی اور شگاف پیدا ہوا ہو [illegible] جہان سے اوس شگاف کو زیادہ چیرا جائین مگر واجب ہے کہ دونون سرے ہڈی کے استقدر درست

کھینچین دونون طرف تاکہ مطلق کسی جانب کو بند ہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہو گی تو فساد عظیم پیدا ہوگا جیسے دونون عضو خوب سوچ سمجھ جاتین اور اسکی شظیہ یعنی نوک خواہ کرچ کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ اوسے اپنی اصلی جگہ پر لا کر اوسکے بعد بندش کرلی چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جیسے کبھی جسقدر کہ گوشت بیٹھ گیا ہو اسسے زیادہ شگاف بڑھانا چاہئے نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا آہنی کا لیکر اوس میں اتنا بڑا سوراخ کرین کہ شظیہ اوسمین پھنس جاوے اور اوس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کردیں بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے میں بھی سوراخ ویسا ہی کرین جیسے آہنی کے ٹکڑے میں سوراخ بنا ہے جب ان میں خوب ٹھیک اور چمڑا درست ہو چکا تو اسی میں اس نوک کو پھنسا کر آہنی اور چمڑے دونون کو اسقدر دبائین کہ ہڈی نکل جاوے اور وہ نوک خواہ کرچ ہڈی کی اس سوراخ میں بخوبی بیٹھ کر پھنس جاوے اور جنبش نہ کرسکے اوسکو باریک آری سے اسی نوک کو تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہین ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اوسی شئی میں سوراخ پے درپے بذریعہ برمہ وغیرہ کے کرتے ہین جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنے شظیہ خواہ کرچ میں ہڈی کے سوراخ کرکے جب اوسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہوجاتے ہین پھر اوسے نکال ڈالتے ہین لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہے کیونکہ کرتا یا اوس نوک خواہ کرچ کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہوا اگر اوسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اوسمین سوراخ ہوگیا پھر کیسی خرابی پیدا ہوگی بایں ہمہ یہ تدبیر سوراخ کرنیکی بہت سلیم ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہین اور ہلا ہلا کر اوسے نوک خواہ کرچ وغیرہ چھین لیتے ہین یا قطع کرتے ہین کہ اسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہیں ہے کبھی سوراخ کرنیمین ہوا یہ ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہین کہ اوسی برمہ سے جسقدر سوراخ ہوتا ہے زائد بقدر حاجت نہیں ہوتا ہے یعنے اوسمین ایک آڑ اور روک ایسی ہی ہوتی ہے کہ بمقدار حجم اور دبیز اوس کرچ کے سوراخ ہوکر پھر وہ برما نیچے نہیں اوترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت آلات ہزارہ یعنے ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کے اگرچہ پہلی تدبیر آہنی کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہے کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہین اور جنہیں اس کام میں دستگاہ اچھی ہے اونکے پاس چند اقسام کی برمی وغیرہ طیار اور درست موجود رہین اور برمی کی نوک وغیرہ خوب درست ہوویں اور صاف اور زنگ آلودہ نہوں۔ کبھی ٹھونکنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرچ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن ورم اور صداع ضرور ہوتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صداع اور ورم کا ذریعہ تحقیق میں سکے کیا جاتا ہو اور انہیں دوا [illegible] خشک [illegible] کردیا جاتا ہے اور اسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہین اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا [illegible] واسطے [illegible] میں گڑتا ہو اور [illegible] گوشت [illegible] اور اسمین قوت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اوسکی نکالنے کی جسقدر نکل سکے خواہ آری [illegible] تراشنا واجب ہے کرنی چاہئے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ ہوگئی ہو خواہ زیادہ مقام ٹوٹ گیا ہو اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہو اور [illegible] سب کا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہوا اور اسکی [illegible] خواہ [illegible] زیادہ جگہ پر [illegible] پہونچا ہو اس وقت جو مقام زیادہ متضرر ہو اور زیادہ ضرر دہ ہو ہے اوتنی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جاوے اور باقی ہاتھ کو چھوڑ دین کہ اسمین کچھ زیادہ مضرت نہیں ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے میں مضرت زیادہ ہے [illegible] جسمین [illegible] واسطے [illegible] شخص [illegible] شکستہ [illegible] کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان میں یعنے اکثر کمانگر کرتے ہین۔ الغرض واجب ہے کہ جبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹ گئی اوسکا میلان اور جھکاؤ کس طرف ہو اور

اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے ادہر حدبا اور کوبڑ سا پیدا ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جدہر سے میلان پیدا ہوا ہے ادہر تحدیب ضرور ہوتی ہے اور جس طرف کو جھکاو اور میلان واقع ہوا ہے اودھر تقعیر اور گڑھا پایا جاتا ہے اور اکثر اس امر کا احساس دراکی ہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کی ہوتی ہے۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان ہے ادھر درد زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اوسیطرف زیادہ ہوتی ہے انہیں علامات پر بنا کر کے کارروائی کرے گا۔ الغرض مجبر پر واجب ہے کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت بار بار پھیرتا رہے اور اوپر اور نیچے دونوں طرف ہاتھ پھیرتا رہے اور بہت نرمی اور آہستگی کے ساتھ ہر طرف ہاتھ پھیرا کرے تا اینکہ اسکا ابھرا ہوا خواہ سرک جانا ہڈی کا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی خواہ کسی قسم کا کوبا اور سرا لگ وغیرہ کا دریافت ہو جاوے تاکہ دوبارہ اوسے ٹھیک کر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہو اوس سے اوس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور ورم شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس ہو اور سپید ہو جاتے معلوم ہو تو فریفتہ نہ ہو جاوے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہنچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہو گیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت پوری پیدا نہ ہو اور اوسکے سب آثار ظاہر نہ ہو جاویں ہرگز اطمینان نہ کرے اسلیے کہ کبھی ورم کیوجہ سے باوجود صحت مخفی رہجاتا ہے اور موضع انکسار میں راستی بوجہ ورم کے دباؤ کو پیدا ہوتی ہے اور حس بھی اسوقت خطا کرتی ہے اور جو صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہوجاتی ہے سو اگر مجبر بتامل اوس عضو شکستہ کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہیں کرتا ہے بدقوارا اور بدشکل ہوجاتا ہے اور اگر بالکل کرتا ہے تشنج اور کبھی سختی پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہی کہ اوسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اوسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے میں ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنی اصلی سوراخ وغیرہ میں درنہ آوے مجبر کو چاہیے کہ بہت سختی اور درشتی اوسکی جوڑنے اور درست کرنے میں نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو اوسکی درست کرنیکی درپے نہو اسلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض میں کوئی ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی نسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ اگر کسی عضو کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہوا اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اوسے پھیر سکے اسمیں بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیوں کے بہت سے عضلے واقع ہیں جیسے ران اور قحف یعنی کاسہ سر وغیرہ واجب ہی کہ درست ہو جانے پر عضو شکستہ کے سوائے عمل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزوں سے اعانت کریں اور وہ چیزیں وہی ہیں جو بدن میں درستی پیدا ہونے کی ضد ہیں اور سب کا ذکر خلع کے باب میں ہوچکا اور سب سے زیادہ خون بالذوحیت کا پیدا کرنا ہمیں کامل ہی اور بہت درستی پیدا کرتا ہے **نصبہ مجبور کا بیان** یعنے جس عضو کو درست کریں اوسکا اوٹھانے اور اونچا کرنیکا طریقہ کیا ہے۔ جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہیں اوسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اوسکے درست ہونے موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اوس عضو کی ہو اور جس طرح اپنی حالت صحت میں اوٹھتا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کے جوڑ میں زاویہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کے واسطے خلقی اور اصلی ہے اور پاؤں کے واسطے دراز کرنے میں جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اوسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی اسمیں دیکھنی چاہیے (کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کی ہوتے ہیں کہ اونکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کو ہوجاتا ہے

جیسے بعض ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہوجاتے ہین کہ دونون پاؤن گردن پر چڑھا کے ہاتھون کے بھل زمین پر چلنا اونمین دشوار نہین ہوتا ہے ایسی آدمیونکو واسطے پاؤن کو دراز کرنے سے جو نصیبا اور اوٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مفید نہوگا) اور جس طرح کسی شخص علیل مین لٹکانا برابر اور شکل مستوی واجب ہوتا ہے اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہے کہ اوسے نہ لٹکائین لازم ہے کہ اوسکے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر ہو پیچیدہ اور لپیٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اوس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنے جو عضو شکستہ نہ قابل لٹکانے کے نہین ہے اوسے ایسی ٹیک اور آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جسمین خوب دبا ہوا اور سمٹا ہو ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائین کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹکے عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اوٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جبتک کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتونمین عضو مذکور پیچیدہ ہوجایگا اور اوسمین گرہ پڑجائیگی اور کبھی اوسمین اوسیقدر پیدا ہوگی جسقدر اوٹھانے اور نیچا رہنے مین خطا ہوئی ہو اور جسقدر علاقہ یعنے وہ رسی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعہ سے وہ عضو اوٹھایا گیا اور اوسکے سہارے پر ٹھہرا ہے

رباطات اور زوائد کا بیان رباطات پٹیان جن سے بندش کیجاتی ہے اور زوائد وہ چیزیں جو بندش مین مستعمل ہین خواہ ڈورے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے چیتھڑے صاف اور پاکیزہ ہونی ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتی ہے اور باریک اور رتیلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جاے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اوسکا نفوذ باریک مین بھی خواہ گدے مین بخوبی ہوجاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسری یہ ہے کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اوسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہے اور اوسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسقدر تجویز کرنی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر فقط بندش زور سے کیونکر ہو سکتی ہے بلکہ لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام سے ہٹ کر بندش مین داخل کرین کہ اسطرح سے بندش کرنی مجبور یعنے عضو شکستہ کے حق مین نافع مفید ہے اور اوسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی مناسب نہین ہے اسلیے کہ اوس عضو کو تنگ ہونہ پر کردیگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کسا جایگا چونکہ غذا اوسی طرف سے آتی ہے اوسکے آمد کی راہ بند ہوجاے گی لہذا بافراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے — پھر بھی ایسی بندش کرنا جسمین کسقدر عضو صحیح بھی داخل رہے — عضو علیل کیطرف جو رطوبت گرتی ہے اوسے بھی نچوڑ ڈالتا ہے اور کسیقدر روکتا بھی ہے — چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہے اور جسقدر ضرورت ہو اوسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین — لیکن چوڑائی اوسکی اوسی قدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ مین گنجایش ہو مثلاً سینہ مین جسقدر چوڑی پٹی کی گنجایش ہو اوتنی ہاتھ کی بندش مین کہان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہے اوسمین پتلی پٹی کیونکہ درست بندش کی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہوسکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئیگی — بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اونگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اونگل کی نہو اور یہ حکم زند یعنے کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کی ہے اور ترقوہ یعنے چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہے — کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ نرمی نہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرین اسلیے کہ تو قوہ مین گنجایش عریض پہ باندہ کی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین پہ باندہ عریض کی گنجایش نہو وہین بہت پیچ اور بہت سے پھیرے درکار ہین اور زیادہ لپیٹنا قابل مقام جوڑی پٹی سے کے ہو جاے گا اور وہی مطلب حاصل ہو گا اور جو لفافہ لپیٹنے مین بکار آمد ہوتا ہے اوسکا عرض فقط تین اونگل کافی ہے خواہ چار اونگل تک اور طول دیکا تین ہاتہ کا ہونا چاہیے - رفائد یعنے گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی اونکے رکھنے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر معین ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ رفادہ یعنے گدی کی دو قسم ہین ایک قسم سے غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو یا وف مین جو گڑہا پڑگیا ہو وہ بھر جاے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونون سرون ٹوٹے ہوے ہڈی کے بیچ مین خواہ پٹی اور گدی کے بیچ مین فرجہ اور ڈھیلا پن نرہے اور نہ زیادہ اسقدر تہ بر تہ ہو جاے کہ مثل پتھر کے سخت اور درست ہو جاے اور جسقدر فرجہ بڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے درست کر دیا جاے اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی اور ہمواری اور استحکام اوسکے ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کو خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑین اور برابر ہر جگہہ سے گرفت کرے اور کسی جگہہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہہ ڈھیلی نہو اور چیزین جو اوسپر رکھی جاتی ہین اونکا لزوم اور اونکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے - اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتے ہین اور دوسری کو جبیرہ اور جبیرے کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو نافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے - واجب ہے کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت اور تہ گدی کی اوسی جگہہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرح کا عضو مستدیر ہے اور جسقدر استدارت عضو مین ہے اوسیقدر استدارت پر گدی بھی چھوڑی جاے بہتر ہے اور اسیقدر عدد زوائد کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہو جاے جس سے عضو کے استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اوس سے بند کیے رہے اور طول مین یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع یا وف پر واقع ہے - جو پٹی کہ اوس سے دوسری یا اور دو مونہہ کی کہتے ہین اوسکا استعمال اسطرح ہوتا ہے کہ وہ جدیہ اور کوز جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے۔ بیچ مین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ کی رکھکر دونون آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کو لپیٹی جاتی ہین اور دونون ہاتہ سے اوس سے لپیٹتے ہین جسطرح سے مشہور ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہے کہ ہر شخص اسسے جانتا ہے **بندش کی کیفیت کی تفسیر او تفصیل** - دونون بندش مقام شکستہ کے شروع کرین اور اوسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اوسی جگہہ سب مقام سے زیادہ بندش مین استواری درکار ہے اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہان پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے - خلاصہ یہ ہے کہ مقام شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹادینے کی حاجت ہے وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اوسکی وضع ہے اوسکی محافظت بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادثت ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ورم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ ورم اور تعفن استخوان سے امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اوس صدید کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہو کے مغز استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کر دیتا ہے لہذا احتیاج کسر اور ملتین کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع یا وف پر وارد ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو بالائی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہے جسوقت عضو عالی بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو - پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہے کہ غذا عضو کو آنے سے منع کرے

یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہوگی بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم کے دفع کرنے آمادہ ہوتا ہے قیروطیات رادعہ سے بندش کی اعانت کرتا ہے یعنے بندش بھی کرتا ہے اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت انفاق اور موم کے کبھی رباطات کی تبرید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ پانی سے اونکو سرد کرین تاکہ ورم حار پیدا نہ ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہین کہ اس سے ورم مین تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہے۔ اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے۔ اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل بھی ہو جیسے زیت اور مصطگی اور اشق حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہین گذرا ہے ورم پیدا نہو گا اوسوقت مناسب ہے کہ رباطات کتان کے ہون اور کوئی چیز پیر اور پر لوح بھی اوسپر لگائی جائے اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو تقطیرنا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر ڈہی کی بندش بعد ورم کے ہو اولی ہے کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہون اور کبھی روغن محلل مین ڈبو کر جسمین تسکین ورم کی بھی خاصیت ہو باندھین اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس پٹی مین قیروطی وغیرہ لگائی ہین وہ سب پیچ کی تہ اور پرت مین لگائی جائے کہ اوس سے ورم کی ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہین کہ ایسے وقت مین اگر استعمال قیروطی کا کرین اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگاوین اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہین ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ قیروطی کا استعمال نہ کرین اور اوسکے عوض شراب مذکور کو استعمال مین لاتین اور وہ لابنی جیسے گدی کے نیچے والی شراب سے تر کر دین سمجھو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو جو طلا وغیرہ ٹوٹے ہوے عضو پر لگاتے ہین اونکو ایک جداگانہ فصل مین قرابادین کے ذکر کرین جب بندش کی ابتدا کرین چاہیئے کہ مقام واجب اور موضع مناسب سے شروع کرین زیادتی اور کمی لپیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے لیکن اگر ورم بظاہر محسوس ہو پھر اوسی لفافہ کو اوسی مقام پر دو تہرے پیچین بندش کرین اور اسیطرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچین یہ پہلی بندش ہے پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری لے کر مقام کسر پر دو دفعہ پیچ دین پھیرے اور لپیٹ کر نیچے کیطرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوے اوترین اور اوسکے بعد پٹی کو اوپر کیطرف اوسی طرح سے اوپر کیطرف ڈھیلا کرتے ہوے لپیٹین اب یہ دونون پٹیان دفع فضول سے عضو مکسور کے ایک دوسری کی معین ہونگی اور اوسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو غرض اس شکل بندش کی ہے اوسکے پورے کرنے پر دونون اسمین معین ہونگی ہے اور اوپر نیچے دونو جانب دور تک بھی بندش کرنی مناسب نہین ہے نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیئے کہ دور تک کی بندش سے عضو کی رگین بند ہو جائین گی اور عضو مکسور کو غذا اوسکی نہ پہنچیگی اور بسبب ایسی بندش مفرط سے عفونت بھی اوس عضو مین پیدا ہو جاتی ہے کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہے نہین کرتے ہین بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہین پھر دوسری پٹی کو نیچے اوترتے ہوے باندھتے ہین اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اوترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کرکے اوپر چڑھنے والے کے اوپر تک پہونچاتے ہین گویا یہ تیسری پٹی دونون رباط صاعد اور نازل کے محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماؤف پر بندش مین کرتے ہین ان دونون رباط صاعد اور نازل مین دو غرض مختلف ملحوظ ہین اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب ہوتا ہے اوسکی بندش مین سختی اوس مقام سے نیچے کیطرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماؤف کے پہونچتی ہے ڈھیلی کی

جاتے ہین اسی کو رباط مخالف بھی کہتے ہین یہ وہ رباطات ہین کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہین اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہونی چاہیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کر اسقدر یکجا کرے جیسے قطعہ واحد ہے جس حرکت ہوجاتا ہے ایسا ہوجاے اور اوسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم پڑنے سے منع کرے اور اگر شکست جہت عرض مین ہو اور پوری ہو اوسوقت جو پٹی باندھی جاے چاہیے کہ اوسکا احاطہ اور استواری بندش اور سختی ہر جگہہ سے برابر اور یکسان ہو اور اگر شکست کسی جانب مین زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عہون کہتے ہین واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اوسی طرف زیادہ ہے جدھر کسر زیادہ ہے اور بندش گوناگون بدل بدل کر اوسپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہین ہے اسلیے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہوجاتی ہے یعنے وہ لعاب اور دشبد جسکا اوپر ذکر ہوچکا ہے اور ایک قسم کا روالیسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التواے عضو پیدا ہوتا ہے۔ بہت بڑی بندش وہی ہے جس سے تشنج پیدا ہوا اسلیے کہ زیادہ تنگ و سخت بندش کیجاے گی درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کجی پیدا ہوگی اور بقراط کے نزدیک تدبیر صائب یہ ہے کہ ایک دن پٹی کھولین اور ایکدن نہ کھولین پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے اسمین مریض کو دل تنگی بھی نہین ہوتی اور نہ اوسے عبث اور بیکار کھجلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت رقیق موذی پہونچتی کہ اوسکو صدید اور ریم بنجانے کا خوف ہے اگر پٹی کھولکر اوسکا اخراج نکیا جاے بندش کی درستی اور اوسکی محافظت شرائط ضروری ہے گر انکا سب یادہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ مین دشبد اور جوڑ کے ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرلے بعد اوسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام مین بندش کی سانس رہنے دین تاکہ تنگ ہو کر دشبد کی پیدایش اور اوسکے فعل التحام کو مانع نہ ہو اور سواے مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بکار آمدنی کو جذب نکرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے تا ان جسوقت دشبد پیدا ہو کر اسقدر بڑھنے لگے کہ اوسکی ..... کچھ ضرورت نہین ہے اور افراط اوسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اوسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کرین اور قوابض کا استعمال بھی مانع اوسکی زیادتی کا ہے اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذاے ضروری کو مانع ہوتے ہین اور دشبد کو مضبوط کرتے ہین کہ پھر اوسمین نفوذ غذا کا نہین ہوتا ہے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب مین نہ دینا چاہیے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے

کیفیت بندش کا بیان

واجب ہے کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت کرنی منظور ہے ایسے جوہر سے ہو جسمین سختی اور نرمی دونون ہون اور لازم ہے کہ قنے یعنے خوشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل کرین انمین سے جو لکڑی نرم ہو اوسی کو کھپاچین یعنے جبائر بناتین مترجم کہتا ہے ہندوستان مین چرکی اور کتھہ اور تن اور تونبان کی لکڑی اس کام مین بکار آمد ہین متن یہ جبائر خواہ کھپاچین زیادہ ترکنندہ اور موٹی اوسی جگہہ پر ہونی چاہیئن جہاں پہ عضو مین شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کی پتلی اور باریک ہونی چاہیئن اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہون کہ اوسکے چبھنے مین کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبالے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر اور کھپاچین چارون طرف سے رکھی جائین اسمین احتیاط زیادہ ہے۔ اور کوئی مقدار اونکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اسمین کچھ خوف نہین ہے اور نہ کچھ اسمین مضرت ہے کہ جوڑ کے قریب رہے تا مقام فصل اور جدا ہونے کے سبب کا سبب جبائر کے نیچے داخل کرلین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کرین

کھپاچیونکی طولانی جانب ہی سے جدہر عضو کسور مائل ہو حرکت ہو یعنی جدہر جہک کے حرکت کرے اسیطرف کھپاچ کو لانبا رکھنا مناسب ہے کہ وہ سیلان کو منع کریگا پھر اسقدر بھی طولانی ہونا اچھا نہیں ہے کہ اسکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور کھپاچیونکو جبائر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہیں ہے ورنہ جبائر میں اوسوقت مزاحمت اور درد زیادہ پیدا ہوگا اور جب ایسا نہیں کوئی نقصان نظر آئے فوراً اسقدر کمی کردینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ جبائر اور کھپاچین اُس مقام سے طولانی ہوں جو کسر سے بہت دور ہی اور اسپر گوشت نہیں ہے بلکہ ایسے مقام کا انفصال چاہیے جو عصبانی اور غلطی ہو لفظ تفصیلی کیفیت استعمال جبائر کی اور لفافہ اوسکی پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سی زیادہ تا اینکہ ورم اور آفات سے امان حاصل ہو جاوے اور جتنا کہ ورم پیدا ہوا اوسقدر جبائر کی بندش میں تاخیر مناسب ہی اور اکثر کھپاچیونکی جلد باندھنے میں ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہیں کہ مثلاً ورم اور کھجلی اور زہالات پیدا ہوتے ہیں لیکن جب جبائر کے باندھنے میں تاخیر کیجاوے اور نہ باندھی جاویں قائم مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہے اور اگر بدون جبائر کے یہ فوائد پیدا ہوں پھر ضرور جبائر کو لگانا چاہیے گو اول ایام میں کیوں نہ ہو واجب ہی کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور تسمہ وغیرہ اسقدر چسپاں باندھی جاویں کہ خوب مضبوط گرفت کریں اور سب کا نشان اور خوب درست اپنی جگہ پر نہیں کہ اور جگہ اوسکی نزدیک مقام شکستہ کے اور زیادہ دباؤ اور سب نہ پڑے بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑہائی جاوے کہ اوسمیں تحلیل کی حال کا بجای خود ہوتا رہی تدارک سا اور اگر رباطات خواہ پٹیاں اور گدی اونچی اور بلند ہوں پھر اونمیں زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نہ کرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہی کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہے اور جو رباطات اوپر والی کھپاچیوں کے اوپر ہیں اونہیں اسطور سے نہ باندھنا چاہیے کہ جبائر یعنی کھپاچیوں کو چھیدے اور تہ کرکے اپنی جگہ سے ہٹادیں اور دور کردیں اور درستی وضع سی اونہیں زائل کردیں سوا اسکے ہی کہ پٹی کھولنے میں ضرورت کا لحاظ کریں اور حالت اختیاری میں ہرگز نہ کھولیں یعنی دوسرے دن ایکدن درمیان دیکر اگر ضرورت ہو پٹی کھولنی چاہیے اور یہ تبدیل ضرورت کی ابتداء علت میں ہی اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اسوقت یعنی بعد پیدا ہونے خارش کے وہی تدبیر جو پہلے اوپر بیان کی ہے کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سی زیادہ گذر جاویں پٹی کو دیر میں رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک چوتھے اور پانچویں دن کھولیں امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہے اور اوسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کردینا چاہیے تاکہ دافع لفوقہ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہ پر درست بندھی رہیں اور کھولی نہ جاویں اگرچہ بہت دن تک کہ [illegible] گذر جاویں اور کچھ ضرر نہ ہو پھر ہرگز اونہیں کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات میں جبائر کا کھولنا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہیں ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط کہ اور جیسا اطلاع اس امر کے کہ اونکو دونوں تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور کبھی غرض یہ ہوا کرتی ہے کہ جو مقدار گوشت کی کم ہو گئی ہے مثلاً پیدا اوسکا رنگ اور حال کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ رافع وصول غذا کی بطرف عضو کسیر کے ہو اسلئے کہ شکستہ کی درستی بدون پہنچنے ان صالح کے نہ ہوگی اور جب تک وہ غذا جسمیں چسپیدگی اور لزوجت ہوتی ہے نہ پہنچے گی ہرگز اتصال اجزاء عضو شکستہ میں پیدا نہ ہوگا سو جبائر کا اوٹھانا اور جلد کھولنا مناسب نہیں نہ کرنی چاہیے اگر نہ ہو کیونکہ مبقی الفصال اور پھر پٹی ہو کر یا دریافت ہو اسی وقت جبائر کھولکر دیکھنا کہ اسکے اگر نوبت کبھی تشدید میں استحکام نہیں ہوا عضو شکستہ ٹیڑھا ہو جاتا ہی اور جبائر کا بعد درست ہوجانے عضو شکستہ کی بند باندھنا اوسے سے بہ نسبت

اسکے کہ قبل از استفادا کی کھول دینی پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے

کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر

جب کسی عضو کی ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جاوی لازم ہے کہ مجبر یعنے درست کرنے والا جراح خواہ کمان گر بندش اور دور کرنے مین نرمی کرے اور جبایر یعنے کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جس مرہم مین فتیلہ یعنی زال شراب ہو اوسکو رکھے ایک گروہ کی یہ رای ہے کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر اوسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کسر پہ نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اوسکو کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اوسکو ہوا سے بچاوے اور پوشیدہ رکھے۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہین پر زخم بھی اوسوقت ایک حیلہ بندش کی تشبیک یعنی جا بجا ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسیقدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اوس مقام پر ہو جیسا اوسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ کھٹی مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرا پٹی کا زخم کی بازو پر رکھکر نیچے کیطرف ترتیب کرنی چاہیے اور نرمی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری بازو پر زخم کے جو نیچے کیطرف ہے تمام بندش کو ختم کرنا چاہیے اور جیسی بندش درست اور مناسب ہے اوسی طور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی ترتیب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوای محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش پائی جاوے اور اوس مقام سے پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پا جاوے اور مقام زخم ایسا کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض سے اوسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچین اور جبایر مستعمل ہوئے ہین اونمین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینی چاہیئین ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انہین سوراخون کی راہ سے زخم تک پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ اونہین کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہو جانے زخم کے اگر چاہین سب کو بند کر دین اور پوشیدہ کر دین خواہ اثنای علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھولین اسلیے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہے خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ بندش نہ ہو اور رات کیوقت اوسی چھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہو جاوے اور کچھ اوسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت مین نہ ہو اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی اسی مقام پر اگر گنجایش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جبایر کے نہ ہو اوسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اوسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولو وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور پہلے لگاؤ بندش کی کھل جایا کرین۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے کرنی چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد تفتیح کے پیدا ہوئی ہو اوسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے تاکہ وسط تک پہونچے عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کی متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہے زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی اور سیلان مین کچھ کمی نہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بترتیب اونمین نرمی بڑھتی جاوے اور ڈھیلی ہوتی جاوین اور اگر زخم مین گڑھا بڑا پیدا ہوا ہے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہو جاوے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر یہ گڑھا زخم کا مقام شکست تک

پہونچ گیا ہو اوسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اور شکستہ کا اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برآمد کرنا ریم وغیرہ کا آسان رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہے اور گرمیون مین اوس ہی کا مدد کرنا ضرور ہے جو متصل اور گرد زخم کے ہے تاکہ ورم کو منع کرے یعنی اور اوس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگانا چاہیے بلکہ اوسکے پاس قیروطی کو لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیون مین کہ [illegible] عضو یا وقت متعفن ہوجاتا ہے اگر احتیاج کسی رادع کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے۔ اگر ہمراہ کسر کے رض یعنے کوفتگی بھی ہو اور عضو کے ہلاک کی حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اوسوقت پچھنے لگانی چاہیئین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور استوار بند ہوگا اوسیقدر بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین بندش بخوبی نہوگی اور اوسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد ریم وغیرہ کی بند ہوجاے نہ صدید کا اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اوس تک پہونچیگی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دین گے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچیگی اس سے موت اوس عضو کی واقع ہوگی اور نوبت ایسے درد اور حمیات کی پہونچیگی جس سے ضرر شدید پہونچیگا۔ لہذا طبیب کو لازم ہے کہ بین بین تدبیر بندش کی کرے اور لحاظ رکھے کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اوسکی تلافی پہلے سے کردے کہ ابھی ضرر مستحکم نہونے پائے اور تدارک ہوجاے [illegible] ہڈی کج ہوکر رہ جانا اور ترچھا ہوجانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر پہونچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہوکر رہ جاتی ہے اوسوقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے۔ ایسے وقت مجبر کو حال دشبد کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنے جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین پڑتا ہے اگر زیادہ اور عظیم ہوا اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہے اسلیے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہی ہوتی ہے کہ جہان سے جھک گئی ہے وہان سے نہین ٹوٹتی ہے بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہے بوجہ شدت گرفت اوسی دشبد کے جو پیدا ہو رہا ہے اور اگر ضرورت توڑنے کے چارہ نہو تو پہلے اوسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ دشبد مذکور سستی ہوجاے اور نرمی پیدا کرنیوالی رطبی ادویہ مین جو باب صلابت مین مذکور ہوچکین اوسی مقام پر جیسے حلبہ البیہ والیہ اور تمر اور ورد و روغن گل اور املات یعنی وہ ادویہ کہ خاص قسم کا مشہور ہے اور مخ اور لعوب حب القطن وغیرہ اور جب نرم ہوجاے تب توڑنا چاہیے اور بالخصوص ہر وقت نطول آب گرم سے اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ دوست رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہوں اور تجربہ اور بلانا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہے کہ اوسنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی دور تک دشبد خواہ کچھ اور لعاب دار سخت پیدا ہوتی ہے چھیلنے کی ضرورت ہو اور جتنی دور وہ گیا جسمین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہے اوسکے نکالنے کی ضرورت ہے بعد گوشت کو کھولنے اور چاک کرنے اور دشبد کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین اگر ایسی ٹیڑھی ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ پہلے دشبد کی نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کھچاو اور جبیرہ کے ایسی بندش اوسپر کہ جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہوجاے جب سیدھی ہوجاے اوسپر جسقدر دشبد پیدا ہوئی ہو وہ بھی درست اور سیدھی ہوجاتی ہے اور جو بدن نرم مین جیسے انگلیکے وغیرہ اونمین فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہے **کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے ہین** یہ بیان بموجب وعدہ سابق کے کیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش اسمقام مین پیدا ہوتی ہے اوسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوتی ہے اوسکو دفع کرتی ہین طلا مانع ورم اور دافع خارش یعنے باب طلا اور بندش مین چند اشارات ہے ہمکو بار بار کہنے کی ضرورت نہین کیونکہ وہ لکھی ہین اور چند اقسام کی قیروطی اور نطولات ہمراہ شراب عفص کے مذکور ہوچکے ہین اب ہم پھر اونہین چیزون کے بیان کی طرف عود کرتے ہین اور کہتے ہین کہ واسطے جبر قیروطی

ایسے وقت مستعمل ہو اوسمین کسی طرح کی خشونت نہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا استعمال جائز نہین ہی اور نیز اگر اجزا کسر کے چند ہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسکی چکنی شکست اسے ہوا و پیدا کرتی ہے جو صورت عفونت کے ہوتے ہین اسلیے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کے ہوتی ہے — اور البارحارہ یعنے گوشت پستان اوسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور اوسکی صفت بھی درج کی ہی کہ اونکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہین اور اوس غذا کو جذب کرتے ہین جو اوس عضو کی واسطے آتی ہی کبھی انکی احتیاج اوسوقت ہوتی ہے جسوقت عضو کی بندش ڈالی اوسمین خشکی پیدا کی ہو اور تخفیف ظاہر ہون اور مقدار اسکا معلوم ہے اوپر کے بیان سے **بیان اون طلاؤنکا جو دشید مین صلابت پیدا کرین** اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ نطولات ہین جو قابض اور لطیف ہون اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کی ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور حب الاس کی اور طبیخ یعنے جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی مین کیکر یعنے ببول کہتے ہین — اور جوشاندہ بیخ وردا اور اوسکے برگ کا جوشاندہ کہ ادویہ برگوشت اور سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو پیس کر بنائین خصوصا جب اوسمین زعفران اور مر داخل کرکے شراب کہائی سی اوسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور پوست بہار خرما یعنے جو شگوفہ ایام بہار مین ابتدا و پیدا ہوتا ہی وہ بھی بہت عمدہ ہے **بیان** تدبیر تعدیل دشید کا زمانہ ابتدا مین جب تک تازہ ہی تو قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے اوسکی تعدیل کرنی چاہیے کہ یہ قوابض اوسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کردین اور اوسکے حجم کو چھوٹا کر دینگے اور اس زمانہ کے بعد خصوصا جب زیادہ پیدا ہو سکے علی الخصوص جو دشید قریب مفصل کے ہو پھر اوسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہے کہ اسی تدبیر ہی اوسمین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات اونہین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئین جو ملین صلابت ہون اور اور جنکی ساخت لعاب اور صمغ سی اور چربیون اور ادہان سی ہو اور اگر اونہین سرکہ تازہ اور نیا داخل کرین زیادہ پیوست ہونگے اور اسی قسم استعمال ہمراہ اوسکے کاہی اوشق بھی اسقدر مفید ہی کہ یہ سب ملا کر ضماد بنائین بہت عمدہ اور سبک ہوگا ایضا تخم ارنڈ کو پیس کر نصف اوسکا روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملا کر استعمال کرین اور بیشتر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہی اور کبھی ہمراہ انکے ہمراہ جمیع وہ ملینات جو باب سابق مین مذکور ہوئے ہین وہ بھی داخل کیجاتی اور جسوقت مزاج مین کسیقدر برودت محسوس ہو دوا مین جند بیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو ملانا چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہی — موم روغن کتان اور زردی بیضہ مرغ کا اور ٹنہی کو پکا کر دودہ مین اور اشق الیہ ملا کر استعمال کرین — دوسرا نسخہ یہ ہے کہ بیخ خطمی اور بیخ قثاء الحمار اور مقل اور اشق اور جاوشیر پرانی سرکہ مین محلول کرکے طلا کرین مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہی لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن زوفای رطب روغن سوسن بط کی چربی مقل لین تبریز و خالص مخ عجل یعنے بچھڑے کا گودہ کسی روغن مین محلول کرکے استعمال کرین **صفت مرہم جید کی** جو تلیین صلابت اسی مفاصل کی کرتی ہے — نسخہ اوسکا یہ ہے اشق ایک جزو مقل الیہود نصف جزو لاذن نصف جزو روغن حنا چربی بط کی ہر ایک سی ربع جزو صمغ میعہ سائلہ ربع جزو موم زرد نصف رطل سب دوا کو کہ اوسکے اجزا اکٹھا کرین اور ملادین مرہم مجرب اشق ۶ ۳ موم ۳۶ صمغ بطم مقل فتہ ہر ایک شی آٹھ اور روغن حنا چار اوقیہ سب کو پیس کر سرکہ مین ترکرین پھر ایک دن بعد اون مین چربی روغن سوسن سے چکنی کرلی ہے اور اس طرح اوسکا دستہ بھی ہی روغن سے چکنا کر لین وسمین حل کرین بعد از ان مرہم بنا لو — اور بھی چونکی مفصل شدید کی پیدا ہوتی ہے کبھی کبھی نہ پیلا ہو روان وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے دستکاری مین ہم نے بیان کر دیے ہین اور اور اگر اس سے فائدہ نہو جند بیدستر اور قسط اور بچال کبوتر اور خردل کا ضماد کرین کہ یہ دوا نہایت درجہ کی فائدہ مند ہے تلیین صلابت میں جیسے روغن سوسن کی ایک اوقیہ موم کا المز ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور قند اور جاوشیر اور اشق ہر دو امدی نصف اوقیہ مقل لین ایک اوقیہ بچھڑ کی چربی

خواہ بط کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی اوسکے واسطے جسکے لیے شرع مین ریچھ اور سور حلال ہے نزدیک فقہاء اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کی سیر ایک ان چربیون مین سے دو دام قیمہ اس سے مرہم طیار کرین تو مترجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ نجس اشیا ہر وقت بدن پر رہین گے خصوصاً شحوم وغیرہ وہیئت کی چیزین پھر نماز کیونکر پڑھیگا اور حلال ہونا ان اشیا کا بوجہ اسکا ہے کہ انکا استعمال مراد ہوا دسکا قائل اہل اسلام نہین ہے انحصار علاج کا حرام دوا پر حرام مین آئمہ بعض فقہا ہین لیکن شرط زیادہ مشکل ہے اور بطلان شرع کا یہی ہے جو لکھا گیا ہے بیان ایسی چیزونکا جو استرخا دور کرین اعضا اوسکے سوا جو ہین قوابض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ابہل اور سرو وغیرہ اور قوابض کثیفہ کا استعمال ہر وقت چاہیے کہ نہ کرین مثل زعفران اور دار چینی اور مرکو ما دین اور راشن کی بہت نافع ہے خصوصاً جب اوسکو ساتھ رنج کو جوش دیا ہو اور خالص روغنت انکو ہمراہ چربی کے بند اور پوست بہار خرما اور سیب چیزین جو رشید کے ساتھ کر دین مذکور ہو چکین یہان بھی نکالتے ہین **استعمال آب گرم اور روغن کا** یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون ہر وقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلیے کہ یہ جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین ہان قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونو انجبار پیدا کرتے ہین اور بعد انجبار کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اوسے دور کر دیتے ہین اور حس شدید کو رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہمراہ اوسکے آسان ہو اوسے بھی مفید ہین جو اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چربیون کا اور نیز استعمال مخ کا ہوگا ان آفات سے محفوظ بھی رکھیگا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہے اوسمین آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع ہے کیونکہ اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہو خواہ جو لوگ نرمی اندام مین قریب اطفال کے ہین انکے ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اوسوقت کرتے ہین کہ ضماد اونکے بدن پر خشک ہو جاتی ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آجاوے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اوسکی پٹی باندھی جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہوا اوسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے اطبا کبھی ہر وقت کھولنے پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اونکی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کیطرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالقدر ایسا ہونا چاہیے کہ سہل کر سکے بقدر وہ حرارت مین معتدل ہو اور اوسکی برداشت کر سکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اوس بدن مین جو مواد سے پاک ہو اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہو اوس سے جذب مادہ بیشتر از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور ترشح بھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر اونچا ہو جاوے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے باب خلع مین مفصل بیان کر دیے ہین اون احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھے تو اس مقام پر پسند ہے کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک نہ لاوین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سوا اسکے اوسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتدا کسر مین بنظر احتیاط اسکے اور جب ہڈیان بعد جبر اور درست ہونے کے سخت ہو جاتی ہین خواہ اونمین صدمہ وثی کا پہنچا تھا یا رض کا اور ضماد تمر اور الیہ کا کرنا بہت مفید ہے مجبور کے تدبیر **کا بیان اور تقیہ کا** یعنی کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہیئین اونکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اوسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اوس خون مین لزوجت بھی ہو تاکہ اوس سے پشتہ نرم پیدا ہو اور بہت

ضعیف اور بودا کمزور نہو جیسے پائے اور ہریسہ اور اوجھ اور کلہ اور سر کی کھال اور بچہ گاو جو پختہ کیا جاے اور ازین قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے او نقل مین شاہبلوط اور وہ رُب جنمین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب رقیق اور جو چیزین کہ اونمین مصالح گرم پڑی ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر اوس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اوسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہے جسقدر اوسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا ضعف ہے اور جسقدر خوف اوسکی ایذا کا ہے اوسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جاے اور اوسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہے دینی چاہیے اور مشروبات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئین ۔ جو شخص تدبیر مین احتیاط کا پابند ہے اوسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بخوف رہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کے ہوتی ہے بعد چند روز کے پس استعمال اوسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت دشبد زیادہ پیدا ہو جاے پھر اوسوقت غذای غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے **صفت غذای موافق کی جسکا استعمال بوقت انجبار کے کیا جاتا ہے** میدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گاو کی اور دودھ ان سب کو لیکر ہریسہ ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہ ہے کہ اوسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جبر اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہے کہ ایسے لوگون کے واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور تابع کسر اور جبر کے ہے اور اون سب کا تدارک ضرور ہے ایسے فوائد مومیائی مین موجود ہین کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہے کہ پھر اوسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اوسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کر دیتا ہے مثل ہڈی وغیرہ کو لہذا اوسکی عفونت روکنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بقوت رض شدید گوشت مین عارض ہوتا ہے کہ مثل قیمہ کے بنجاتا ہے اوسکا علاج تجبیر وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے خواہ اون دواؤن سے جو عفونت کو دافع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجاے انجام کار آکلہ اور سڑنے کی نوبت پہونچیگی ۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتی ہین اونکی تدبیر جیسے بیان ہوچکی کرنی چاہیے کبھی دشبد زیادہ حد احتیاج سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر مین اوتنی مقدار کی ضرورت نہین اوسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار دشبد کی پیدا نہو اور تدبیر کرنی چاہین اوسی قسم کی جو مذکور ہو چکی تاکہ مقدار متولد کم ہو جاے ۔ کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنے کی استرخای مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہے اوسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی بند کردین

تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا کاسہ سر کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہے کہ جلد نہین پھٹنے پاتی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم کے علاج مین مشغول ہوان اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ہڈی فاسد بھی ہوجاتی ہے اور قبل تعفن خواہ بعد اوسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل وغیرہ اور چند امراض کہ اوسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اکثر جس مقام سے استخوان شکستہ ہوتی ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اوسے بار بار چھوا کرتا ہے اور اوسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لانا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ جلد کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ اوسمین احتباس صدید کا نہونے پاے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ زخم

اور صدیہ کا انضمام اندر نہ ہونے پاسے ہاں اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جاسے اور ورم کم ہونے لگے اوسوقت چندان اہتمام نہ کرنا چاہیے چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیوں نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنے استخوان مختلف اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہیں یا اینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کر دے کہ ایسے وقت میں زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ سے ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا نہیں ہو چکا ہے۔ اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے۔ بعض تدبیرات جو حدس طبیب کو [illegible] بطرف صواب کی کرتی ہیں اونمیں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کریں یعنے کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہاں تک اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہو اور کسقدر قوت رکھتی ہو اسکی خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی اور مقدار اوسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے۔ اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہیں مثلا سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اوسکے [illegible] پر دلیل ہوتی ہو کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب میں یعنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اسلیے کہ اکثر جلد شق نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم گو ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہیں ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اوسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجاوے اور ایسے احوال میں جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد میں شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کر کے دیکھیں کہ یعنے چھوٹی ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اوسکا حال مفصل دیکھیں اور اگر جلد میں شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو پر کر دیں کے سوکھے ہوئے کپڑوں سے اور اسکے بعد رفادہ اور پٹیاں باندھیں گے گداونکو شراب میں ڈبو کر اور دوسرے دن تک یونہیں بندھی رہنے دیں اور نہ کھولیں۔ جو شجہ یعنے چوٹ صدمہ صفحہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھول دے اور نمودار کر دے اوسکا علاج باب قروح میں مذکور ہو چکا اور اوس سے پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب اقسام کی چوٹیں جنکا بیان اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور یہاں بھی اونکے علاج کا طریقہ مذکور ہوگا مگر یہاں ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جاوے اور شگافتہ ہو جاوے اور دوسری جانب جلد کی بطرف اندرون کے نفوذ ہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رائے بھی ہے کہ اوپر کی طرف جلد مساک کر رہجاوے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہیں سکے بلکہ آنکھ سے ضرور نظر آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہو جیسے بال سا پڑجاوے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہ ہے کہ اوسے اسقدر چھیلیں کہ جہاں تک صدمہ سے چوٹ کا پہونچکر پھیل گیا ہو وہ اثر اور نشان مٹ جاوے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اوس مقام پر گر گئی اور مقام رنگ کا منصبہ ہوا اور مستحکم ہو کر سیاہ پڑ جاویگا اوسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے۔ اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ موجود ہونی چاہئیں اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اوسکے بعد اوس سے کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیل ڈالیں اور چھیلتے وقت دوائی راسی یعنے چھپانے والے کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا اور یہ راسیہ یہ ہیں جیسے ایرسا اور شکر کا آٹا اور دقاق کندر زراوند پوست بیخ جاوشیر اور مر اور انزروت دم الاخوین اور جو مجفف ہو اور اوسمیں لذع نہو اوسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کی اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ مند نہ ہوگا جب تک ساری جلد کو

نہ جاوے گی اوس وقت ہرگز جرأت تمام جلد کی رگڑ ڈالنے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نہ کرنی چاہیے بلکہ ٹھہر کر خیال کرو کہ کہاں تک صدمہ پہونچا ہے
اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہیں اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کہ اوسے کچھ ضرر ہوا ہے اگر ضرر نہیں ہے تو اوس وقت
آفت کم ہوگی اور بیہوشی اور اینٹھن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی مقدار میں چھوٹی ہوگی اور
ظہور قیح نضج کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جہاں کہ صدمہ کا اثر حجاب تک پہونچا ہوگا تو قیح کا ظہور زیادہ دیر میں ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی
طرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہیں وہ بھی کمتر پیدا ہونگے اور بیہوشی کا تغیر بھی کم ہوگا یعنی جلدی پڑی ہوئی پٹیوں کو قبول کر لیگا
اور سیلان قیح صدیدی رقیق کا اوسمیں زیادہ ہوگا اور تشنجات وغیرہ اور ہذیان اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اوسمیں
زیادہ ہوگا اور مواد قیح زیادہ ہوگی اوسمیں اور بھی زیادہ ہوگا — جو اوجاع ایسے اوقات میں عارض ہوتے ہیں بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہیں ان
سے کچھ ہر وقت بچانا واجب ہے اگرچہ گرمیوں میں بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ سے محفوظ رکھنا واجب ہے اسلیے کہ سردی کے
صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے — جو کسر صادع ہے یعنی اوسکا صدمہ فقط اسقدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر اس قسم
کے چوٹ میں بھی ان یعنی پتلی جھلی سر کی کھل جاتی ہے — پس اکثر ایسے صدموں میں فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد و مرہمات کا اور زیادہ
واجب ہے کہ پہلے روغن گل کو تمام شگاف پر ٹپکائیں اور اوسکو ملاکر لیپیں اوسکے بعد دونوں کنارے زخم کے ملاکر ٹانکے دیں اگر احتیاج و ضرورت
سمجھے ہو اور ٹانکا لگانے کے بعد جو ذرور راسی یعنی چھپا ہوا ذرور جو اولاً ہوا ہے اوس پر چھڑکیں اور اوسکے اوپر کتان کا کپڑا اسپیدہ ہی شراب میں تر کرکے
رکھیں اور اوسکے اوپر گدی جو شراب قابض میں تر کردی ہو اور شراب قابض میں زیت بھی ملا ہوا ہے رکھیں اوسکے اوپر پٹیوں سے نرم باندھیں
اور تسکین اور خوشبو اور آرام رہے علیل کی تدبیر زیادہ کریں اور اوسکو سلانے کی فکر زیادہ رہے — اور اگر حاجت ہو فصد بھی کھولی جا سکے
ہر ایک صادع اور کسر میں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجاوے اسلیے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہیں
ہے لیکن وہ وصیت جسکو ہم نے باب جبر اور کسر میں لکھا ہے اوسے بیان بھی ذکر کرتے ہیں علاوہ یہ ہے کہ اکثر آدمی ہڈیوں کو سروں سے کاٹ
ڈالتے ہیں اور اوپر گوشت اور کھال بھی نہیں اوگتی ہے اور ہمیشہ ننگی رہتے ہیں چند اشہر اور اوسکے بعد جسکا ذکر ہے پس یہ بات جاننی چاہیے
کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیوں سے مخالف ہے ہر وقت ٹوٹ جانے کے سبب سے ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جاوے پھر درست نہیں ہوتی ہے بلحاظ
اپنی طبیعت کے جو اوسپر غالب ہے اور واسیر و شدید قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیوں کو ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اوگتی ہے نہ بلکہ ایک پتلی
ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوسمیں جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہیں ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب اندر کیطرف ہونا نہ چاہیے
بلکہ اوسکو باہر کیطرف نکالنا ضرور ہے اگر شق تام ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تام ہو خواہ ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہیں — گرمیوں میں ساٹھ
دن سے زیادہ اسکی تدبیر میں تاخیر جائز نہیں ہے اور جاڑوں میں دس سے زیادہ درست نہیں — اور جسقدر جلد تدبیر کریں اوتنا ہی بہتر ہے اور
اوسیقدر آفات کے عروض سے دوری رہیگی اس اہتمام اور بہت درپے علاج کے ہونے کے اسباب میں سے ایک یہ بھی سبب
کہ اور ہڈیوں سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور پسلی سے یہ نسبت تمام بدن کے ہڈیوں کے اس لیے کہ اور مقامات کی ہڈیوں
ہوا و فقط بندش سے درست ہو جاتی ہیں اور پھٹ جاتی ہیں اور سر کی ہڈی پر بندش اوس قسم کی ممکن نہیں ہے اسی واسطے جو شکست ایک ہفتہ اور
ستاہ ہے ہوا اوسمیں ہڈی کو اسطرح لینے کی ضرورت ہے کہ صدید بقدر حاجت نکلا ایسے ہی ایک ضرر ہے کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے
پیدا ہوگا جس پر بندش بطور رباط عاجز کے ہوتی ہے — یعنی وہ بندش ایسی ہے کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہے پس اس مقام سے

ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچیگا پھر اوسوقت ہڈی کو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اوسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کرین پھر جب خاص کسی عضو مین صدید پیدا ہوا اوسکا کیا حال ہوگا لہذا اوس ہڈی کو چھیل ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اوسکے التیام اور لیجانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوف سیلان صدید کا اندر کیطرف نہ ہو تو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرینگے۔ لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان کا ایک مقام مناسب کے کرین اور مناسب مقام وہی ہے جہان سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برابر ہونے کا اور گمان غالب ہے کہ ایسی جگہ سے ریم کا برآمد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے مین بھی سہولت ہوگی اور پھر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور ازالہ کیطرف [illegible] کرنے کی بھی حاجت نہ ہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے [illegible] جیسے یافوخ اسلیے کہ اوسکا وسط بسبب اعصاب سے ملاقی نہین ہوا اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ پہونچنے پاسے اگرچہ یہ بہت ردی ہے اور خطرہ اسمین زیادہ ہے اور ملائم تدبیر کرنی چاہیے۔ اور [illegible] نیم گرم روغن ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر حجاب پر کسی طرح کی سیاہی پیدا ہو اور ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر حجاب مین ہوتی ہے اور اسمین چندان ضرر نہین ہے اور کبھی فقط بوجہ دواؤن کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح کہ شہد مین تھوڑا اوسکا روغن گل ملا کر اوس سیاہی کو دھوتین تاکہ سیاہی برطرف ہو جاوے اور بعد دھونے کے اوسی مقام پر دوا [illegible] جو اوپر مذکور ہوچکی چھڑکین اور اگر وہ سیاہی حجاب کی خوب جم گئی ہو اور [illegible] خواہ دھونے سے نہ چھوٹی ہو اوس سیاہی کو [illegible] چاہیے جسوقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پیدا کرنے کی ہو خواہ اوسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور [illegible] خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح فتح اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ انتظار اوسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اوسیوقت پسندیدہ ہے جہان کہین وہ جھلی جسکا نام ام موسوم ہے اوسمین تنگی خواہ شقاق پیدا ہوا اور اوسمین کچھ گرنا ہو اسلیے کہ اگر اس جھلی مین کچھ پیدا ہوگا فی الحال ورم اجائیگا اور تشنج بھی پیدا ہوگا اور کبھی بخار [illegible] ہوگا لہذا اس ہڈی کا فی الحال اخراج کر دین تاکہ اسکے سے نجات ملے اور سکتہ کی جیسی زائل ہو کر [illegible] خود پلٹ آسکے اور اگر ہڈی مین سوراخ پڑ گئے ہون اسوقت عجلت کا زیادہ موقع ہے۔ اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپڑی شکستہ ہوئی ہو اور حجاب نمایان ہو اور ورم پیدا ہوا اسکا نام قطرہ ہے اوسمین بھی اسقدر عجلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہین ہے لیکن اگر اسکا علاج دوسرے دن سے کرتے ہین کاٹنا ہڈی کا باریک آری سے ہوتا ہے جسکا ذکر ہوچکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کر کے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہین اور سوراخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہین کہ ہڈی [illegible] ٹوٹ کر گر جاتے ہین اگرچہ بطور [illegible] ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہین ہے۔ اسلیے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا ہے یعنی وہ جھلی جسکا نام ام رکھا ہے۔ ہان اگر وہ حیلہ جو اوپر ہمنے ذکر کیا ہے کرلین تو غشا کی ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے جو قدمای اطبا نے ذکر کیا ہے اوسے ہم بیان کرلین پھر اوسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کرین۔ قدما نے کہا ہے کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالین اور اوسکے بعد دو چاک سر مین متقاطع و [illegible] کرین اور ایک چاک بشکل [illegible] کرین [illegible] اس چاک [illegible] ایک چاک [illegible] جو ضربت اور تشنج سے پہونچا ہے بعد ازان چاک کو [illegible] کی جانب الگ کردین تاکہ ہڈی کھل جاے [illegible] اگر اس چاک کرنے سے خون جاری ہو جاے کسی خرقہ وغیرہ سے اوسکو پونچھ اور بند کردین [illegible] اور اگر [illegible] بند نہ ہو خشک کپڑے سے بھردین اور اوس پر ایک گدی شراب مین ترکی ہوئی [illegible] اوسکے اوپر پٹی [illegible] جگہ کے مناسب ہوتا اینکہ دوسرے روز تک اگر کوئی امر تازہ حادث نہو از قسم [illegible] استخوان [illegible]

کریں اور تقویر اس طرح پر کریں کہ علیل کو بٹھائیں خواہ اوسے لیٹنے کا حکم دیں جسطرح پر لائق بحال اوسکے ہو اوسکے بعد دونوں کان اوسکے کسی صوف خواہ روئی سے بند کریں تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولیں اور جب چھیچھڑے اور گندی چیز جو جو بندھے ہیں اونکو الگ کریں اور مقام ماؤف کو پونچھیں اور اوسکے دو خادم کو حکم کریں کہ چار کپڑوں سے مضبوط اوسکو تھامیں اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہوں اور جو جلد چاک ہو چکی نروا باہم قائمہ پر اوسی اوپکیطرف کھینچیں مراد ہماری اوس جلد سے ہی جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہو اگر یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کی بودی اور کمزور ہے خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اوسمین پیدا ہوا ہے اوسکے لیے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جاوے اسطرح کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھیں اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اوس سے شروع کریں اوسکے بعد باریک آلات کا استعمال کریں اوسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شعریہ نام رکھا ہے اونسے کام لیں اور ہڈی اوکھاڑنے اور چن لینے میں نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائیں تاکہ سر میں کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اوسکے یہ ہے کہ پہلے برمہ وغیرہ سے سوراخ کریں لیکن بشرطیکہ وہ برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہیں کہ اونمیں کسی مقام میں مناسب ایک بلندی اور گرہ سی بنی ہوتی ہے کہ اوس مقدار میں تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہیں اور وہی فرونی صفاق اور پردہ تک پہونچنے کو مانع ہوتی ہے پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ میں گڑھا پیدا کریں اور اوسے اوکھاڑ لیں اور ایک ہی مرتبہ نہ اوکھاڑیں بلکہ تھوڑا تھوڑا اوبھار اگر یہ ممکن ہو کہ اونگلیوں سے اوس ہڈی کو اوکھیڑ لیں اس سے بہتر کیا ہے اور اگر نہیں پھر موچنے سے اور چمٹے سے خواہ اور کسی آلہ سے اوکھیڑیں اور مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہوں اور اونمیں فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ قعر استخوان داخلی سطح کی ہموار رہے یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کی بیچ کسیقدر جگہ ایسی باقی نہ رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اونمیں سوراخ نہ ہونے پائے اور اسیواسطے واجب اور ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جاوے اور یہ بات بدون اسکے نہیں ہوسکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے میں چند قسم کے برمے کا استعمال کریں جہاں جیسا موقع ہو اور اگر شکست اونہیں مقامات میں ہو جو اثنائے استخوان ہیں یعنے جو مقامات ہڈی کی درمیانی مقامات سے ہیں اوسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اثنائے استخوان میں ہوں فقط تاکہ جس وقت ہڈی کو کھینچیں مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کریں مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اوسے درست کریں اور یہ کہنا بذریعہ سوہن کے دور کریں خواہ کسی اور رابی وغیرہ آلات آہن سے جو اسکام میں مدد دیسکتے ہیں لیکن اوسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لیں جو حجاب اور صفاق کو چھپا دے اور اسکا اثر چھیلنے میں اوس پردہ وغیرہ تک پہونچنے نپاوے اور اس کے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر پھر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہ جاوے خواہ کہیا اور شظیہ اوسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اوسے نرمی سے نکالیں بعد ازاں علاج بذریعہ فتیلہ یعنے بتی اور مرہم کے کریں کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے جالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھولے اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اوس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمین گھنڈی خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور یہ آلہ بجانب اسکی اطراف طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اوسکی جو بشکل دانہ مسور کے گول ہے صفاق پر اوسکا زور ڈالکر چاک کرنا مناسب ہے اور اوسی گول مقام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی ایسی ہو جس سے کام آسانی برآمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھونکیں اور سر کی ہڈی کو قطع کریں جب ہم یہ تدبیر کرینگے

چیزین ضروری ہماری کرنے والی ہین سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو احتیاطین ہمکو پردہ کی بچاؤ مین ضروری ہین سب کا حصول ہوجائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کو اپنی اور اوسکے آہستگی سے اسلیے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے جیسے ہم تشکیل مسور کے کہہ چکے ہین سامنے پڑیگا ۔ پھر اگر یہ آلات بر طرف استخوان سر کے پڑین سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرح کی ایذا پیدا ہونگی اسکی وجہ یہ ہے کہ اخر اشکل مستدیر عدسی کے ناخن گیر خواہ رکھانی وغیرہ سے بچھی کیطرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جائیگی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہین ہے کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جاے اور اوسکے ٹکڑے الگ ہوجاے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کرسکتا ہے جو علاج بذریعہ آری اور جو بیفیدوس کی ہوتا ہے تازہ اور حال کے اطبا اوسکی مذمت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ردی ہے اور قول اور راے ہماری استخوان سر کی ہڈی مین یہ ہے جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہوجاے اور یہی علاج جمیع انواع کسر مین پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ اس علاج کو ذکر کرکے غیر شق کی واسطے اوسکو ذکر کیا ہے حکیم بولس اور جالینوس نے یہی کہا ہے اور ہماری تعلیم وسنی اہل مرفاص مین کہی اور بیان کیا ہے کہ مقدار کی کسیقدر توڑنی مناسب ہے یہ ہے جسقدر ہڈی کی قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اوسکے تعین یا اسطرح سے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی شکستہ اور ریزہ ہوگئی ہو اوسکا نکالنا ضرور ہوتا ہے ۔ خواہ جتنی مقدار مین تمدد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع شقوق مین امتداد کثیر ہوتا ہے اوسوقت مناسب نہین ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالین اور دور کرین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کچھ نقصان نہین ہوسکتا اگر اوسکے افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہوئے ہون پھر بعد علاج جدید اوسی استعمال آلات قطع اور تنقیح وغیرہ کے ایک کپڑا کتان کا اور بمقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل مین بھگو کر زخم کو پھر کہ زخم پر رکھین اور زخم کا منہ اوس کپڑے سے بند کردین ۔ پھر ایک کپڑا اوسکا خواہ تہ مین پرتنا کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اوسپر رکھین تاکہ صفاق پر اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے چوڑی پٹی کو ذرا ڈھیلا باندھ کرین لیکن بندش اوسیقدر کرین جسقدر کہ گرفت ایذا اور جو چیز زخم پر رکھا ہے اوسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اوسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکن التہاب ہو اور صفاق پر ورم اور دوا یا لبسہ کا جنکو ادویہ انبات کہتے ہین استعمال کرین تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور رشح کو دور کردے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اوسکا استعمال کرین مثلاً روغن گل سرد قدرے اوپر سے ٹپکایا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور مقام ماؤف کو پونچھین اور جو علاج گوشت کے اوگانے مین جلد موثر ہو اوسکا استعمال کرین اور بعض اوقات مین ہڈی چھیلنے بھی ہین اگر اوسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اون سب سے علاج کرسکتے ہین ۔ حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق سر مین بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہے تا اینکہ ثخن استخوان سر کا بلند ہوجاتا ہے اور ثخن جلد کا بھی اور بعد وجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے ——

اور اکثر ایسے لوگون کو استداد اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت مرگ مریض پہونچا دیتے ہین ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر مین یا بوجہ اوسکے ہوجانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل یعنے آگے کیطرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور کثرت طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اوسکا سبب بھی واضح ہو اوسوقت اس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اوسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اوسکا پوشیدہ ہو اوسکے ازالہ مین کوشش تام کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

مانع نہ ہو فصد کسی رگ کی رگہاے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب مین کمی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب ہین جیسے تنطیل روغنگل سے خواہ ایسی پانی سے جسمین خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہوا ور ضماد بدقیق شعیر اور آب گرم اور روغنگل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صوف مین چربی مرغ کی لگا کر ترطیب سر کی اوس سے کرین اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی اوسی سے کرنی چاہیے ۔ اور کانونمین کسیقدر ایسی روغن جو تسکین حرارت کرین ٹپکانی چاہیئین اور علیل کو آب گرم مین کسی محفوظ جگہ مین بٹھائین اور مالش کرین ہاں اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جائین اور دواے مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ بقراط نے اسکی اجازت دی ہے ۔ حکیم فولس جو احتیاطی مشہور ہے اوسنے کہا ہے کہ اگر صفاق مین سیاہی پیدا ہوا ور وہ سیاہی فقط صفاق کے سطح مین ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اوسے چھوڑ دالین خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر کرین اسلیے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے ۔ اوسکے واسطے فقط یہی کافی ہے کہ شہد ایک جزو اور روغن گل تین جزو دونون کو ایک کپڑے مین لگا کر وہان رکھین اور اگر سیاہی صفاق بذات خود یعنی آپ ہی آپ پیدا ہوا ور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصا اگر اوسکے ہمراہ اور علامات ردی بھی ہون اوسوقت سلامت مریض سے یاس کرنی چاہیے ۔ اسلیے کہ ایسی سیاہی فناء حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب حرارت اصلی باقی نہین ہے ۔ مین نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اونکے سر کی ہڈی اکھڑی ہوئی نکالی گئی اور بعضے صحیح رہے اور بعضے ہلاک ہوئے اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یافوخ مین چپٹا لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کے نکاس کبھی ابطرفہ خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہین ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ ضرر پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح اور سالم رہے تھے ۔ جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور زیادہ تھی ۔ مین نے اوس ٹوٹے ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا اگرچہ بقدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اوسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہے ۔ بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا ۔ لحی کا ٹوٹ جانا لحی جمع لحیہ کی ہے اور مراد اوس سے وہ ہڈی ہے جسپر داڑھی کے بال اوگتے ہین ۔ عالم فن جالینوس کہتا ہے اگر اندر کیطرف نہین ٹوٹتی ہے اور دو ٹکڑے نہین ہوتے ہین اوسوقت اگر داہنی کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہے بائین ہاتھ کی سبابہ اور وسطی ہونٹہ مین علیل کے داخل کرکے اور اگر بائین طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونون انگلیان داخل کرکے ٹھہی اور تحدب کسر باہر کیطرف اوٹھائین ۔ اور دوسرے ہاتھ سے اوسکو سیدھا کر دین اور برابر کرین اور برابر ہونے کے شناخت اوسکی ہمواری کی یون ہوتی ہے کہ جو دانت اوس ہڈی پر واقع ہین وہ سب درست اور برابر ہو جاتی ہین ۔ اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جائین اوسکو درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہین ایک تو کھینچے اور ایک گرفت کیے رہے اور طبیب اپنی دونون ہاتھ سے برابر کرے کہ دونون ٹکڑان درست ہو کر جائین اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور جتنے دانت جنبش کر گئے ہین خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہین انکو باندھ دینا لازم ہے ۔ پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو یعنی وہ ہڈی نکل آئی ہو اور نوک کٹ گئی اور چبھتی ہو اوسوقت چاک کرکے اور جگہ اوس نوک کو نکالنے کے بنا کرکے یعنی دغیرہ کو نکال لین گے اور ٹانکہ وغیرہ سے پھر اوسی چاک کو درست کرکے سی دین گے اور گدی اور پٹی جو ملکون میں پائی ہین اور جو دوائین بخور اور جو ہڈی درست کرنے والی ہین بعد ہڈیون کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے کے استعمال کرین ۔ اور حکیم نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش اسطرح سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ نقرہ پر رکھکر دونون کنارے پٹی کے دونون کانون پر لاکر لحی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارہ سے لاکر پھر نقرہ تک واپس لائین اور پھر وہان سے

لمی کے نیچے رخساروں پر لاتی ہوئی یافوخ تک پہونچائیں پھر اوسی نقرہ کے نیچے لیجائیں اور ایک دوسری پٹی پیشانی اور سر کے پیچھے رکھیں تاکہ پھر سے بندش کے خوب بیٹھ رہیں اور کھسکنے نپائیں اور ایک سبک جبیرہ بھی اوسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی لمی کی ہڈی ٹوٹ جائیں چاہیے کہ انہوں انگلیوں سے خوب کھینچیں اور جب دونوں برابر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی [illegible] کراپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہیں یا نہیں بیٹھے اور ثنایا یعنے جو دوسرے دانت ہیں اونکو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جیسی عمدگی سے بندش کی ہے اور جس طرح پر درست بیٹھنا چاہیے اوسمیں لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے اور وسط رباط کا [illegible] رکھکر اوسکا سرا کنارہ لمی پر لائیں اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بولنے اور کلام کرنے سے اوسے باز رکھیں اور غذا اوسکی حریرہ تجویز کریں اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسی طرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالیں ہاں اگر ورم گرم عارض ہو اوسوقت نطول اور ضماد سے غافل نہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ اونسے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو استخوان فک یعنی لمی اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اوسمیں مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے اسی وجہ سے بھر جاتی ہے کسر **انف** یعنے ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کیطرف ہڈی ہے اور نیچے کیطرف غضروف ہے اور اس غضروف میں کسر عارض نہیں ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنے کوفتہ ہو جانا اور چپٹا ہونا جیسے مقرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے اور ایک جانب سے دوسری جانب کو سٹ جاتا ہے۔ اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک میں اگر صدمہ کسر کا پہونچے اور کچھ اوسکی اصلاح نکیجائے آخر کو کبھی خشم یعنے بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہوکر سخت ہو جاتی ہے اور اوسی کجی اور سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہیں ہوسکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بروز اول اوسکے علاج اور درستی میں کوشش کریں اور روز اول اوسے مہمل نہ چھوڑیں — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست یعنی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جاوے خواہ اونہیں مقامات میں پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اوسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنے سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اور آہستگی ناک میں داخل کریں اور مقام انتہاء خیشوم تک وسے پہونچائیں اور ہاتھ سے اوسکو تھامے رہیں اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست کریں تا اینکہ اپنی جگہ پر ہموار ہو کر بیٹھ جاوے بعد ازاں فتیلہ کے داخل کرنیمیں بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور وہ فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں داخل کریں گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھ دیتے ہیں تاکہ خوب سیدھا اور درست ہو اوسکے بعد ضماد کریں ضماد کا پھایا اچھی طرح چپکا دیں اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجاوے باہر نہ نکالیں اور جب تک استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نکریں — ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نچاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہاں اگر اوس مقام پر ایک قسم کا کوز اور کوبڑ نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اوسکو بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا ہوتی ہے اوسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے — اور اگر شکست ناک کی اجزای زیرین میں عارض ہوئی ہو دو انگلیوں سے اوسکا درست کر دینا ممکن ہے مثلاً دونوں ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونوں کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت میں ورم حار عارض ہو مرہم داخلیون کا استعمال بہت مفید ہے کہ اوس سے ورم میں تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برابری بھی محفوظ رہتی ہے اور تقویت درستی پر قائم رہتی ہے — اسیطرح جو دوا مرکب از زرنیخ اور مبدہ اور دقاق کندر سے بنا کر اوسپر چھڑکیں خواہ بطور ضماد کے

اوسپر لگائیں اور اگر کسر بطور رض کے عارض ہوئی ہو اور ریاس پاس کر دیا ہو اوسکے بعد ممکن نہین ہے کہ ناک پھر اپنی حالت پر عود کرے بدون اسکے کہ جسقدر ہڈی مثل بھوسے کے ہو گئی ہے اوسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کردین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر غضروف مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو تو پھر اوسکو برابر کر دینا چاہیے اور بعد ازان بتی وغیرہ سے باندھ کر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہو جاوے اور بتی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش صفحہ گردن سے ہو اوس طرف جدھر کجی ہے باندھین اور آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا کپڑا جو عضو زائل ہو خواہ او زوال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اوسکے دونون کنارہ پر ریشم یا ہی خواہ ریشم کا وسی یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک کی اوس کنارہ پر چسپان کرین جدھر جھکی ہوئی ہو اور جب تک کہ خشک ہو جاوے ناک کو جدا ٹھہرا اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اور اسکی اسی زوال خواہ تو اڑ وغیرہ کو کھینچ کر ایسی طرح اسکا دوسرا سرا چپکائین کہ وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اوسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کی طرف لاکر ٹھہرا دے پھر اوس ضماد وغیرہ کو لگائین **جنبر گردن کا ٹوٹ جانا** جنبر کی شکستگی کبھی بوجھ کے اوٹھانے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید ہو پہنچے اوس سے ترقوہ ٹوٹ جاتی ہے باانہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کی جبر اور درستی کی تدبیر مین قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ نزد استخوان سر سینہ کی کوفتہ ہوا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ راس عضد نیچے کیطرف کم اوترے گا اور ترقوہ بیچ سے آدھا ہو جاوے گا علیل کو ایک کرسی پر بٹھا کر ایک شخص اوس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اوسی طرف خارج کے کھینچے اور اوپر کیطرف بھی کھینچے اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی اونگلیون سے درست کرتا رہے جہان جہان اونچا ہوا اوسے دبادے اور جہان نیچا ہو گیا ہے اوسکو اوٹھا دے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو بغل کے نیچے ایک گیند سا جو چیتھڑون وغیرہ کا بنا ہو رکھکر مرفق کو اوس سے دفع کرے تا اینکہ پسلیون تک اوسی کو لاکر لگائے کہ اینچنے کی تدبیر جسقدر کھینچنا مطلوب ہے حاصل ہو گا اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کیطرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہے اوسوقت بیمار کو برچت لٹا کر اوسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ڈالین اور دبائین تا اینکہ استخوان ترقوہ اونچی ہو جاوے پھر اوسکو برابر کرین اور اونگلی سے اوسکو درست کرین پھر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہو گا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اوس جگہ چبھتی ہین واجب ہے کہ اوس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کرچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام مین نرمی زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کرچ خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہو تا کہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جاوے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ ہو ہڈی کے نیچے رکھنا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ڈالنا چاہیے۔ پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو چاک کے مقام پر ٹانکے لگانے اور اوسکا التحام اور ملا دینا درکار ہے اور اگر ورم عارض ہو گدی وغیرہ روغن مین تر کرنا چاہیے اور اگر سرا بازو کا بوقت ٹوٹنے کے ہمراہ ایسے سرے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوترا ہوا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائین اور بطرف عنق کے اونچا کرین اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اوسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جسکے ترقوہ مین صدمہ کسر کا پہونچے اوسے چت لیٹنا چاہیے بلکہ بیٹھے کے لیٹا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینہ بھر سے کم مین ترقوہ درست ہو کر استواری پاتا ہے جو پٹیان بندش کی مقرر ہین اونکے بیان مین اطبا نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کیطرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے

ملحق

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہین ہے اور اسی وجہ سے اوسکو اسطرف سے حرکت نہین ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید پہونچے اور جدا ہو جاوے پھر فوراً اوسی طرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اوسوقت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارا اوسکا بہ طرف شانہ کے ہے اور اوس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارا زیادہ نہین اوترتا ہے اسلیے کہ وہ فضلہ جیسکے دوسرے ہین اس کنارہ کو اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ایضاً سر اشانہ کا بھی اوترنے سے روکتا ہے۔ ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہین کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوتی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اوسکو پھیلا دے اور اسیواسطے تمام حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوترجاوے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو انکا قبیل ہو اوسکو برابر کرکے اپنی جگہہ داخل کرتے ہین اور پٹی ہاتہ سے اور گدی بہت سی جو اوسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو منکب کی علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے ٹل جاوے اور اوسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مراد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کرتے ہین۔ چونکہ وہ استخوان غضروفی اور لاغر اندام ہے گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنی مقام سے اوترجاتی ہے ناتجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا جدا ہو گیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر اشانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہہ سے منفصل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آتا ہے کہ اوسمین گڑھا پڑ گیا ہے۔ گو طبیب ہوشیار کو چاہیے انہین علامات اور دلائل پر بنا کرے جو آیندہ مذکور ہوتے ہین **کتف کا ٹوٹ جانا** شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بلکہ بیشتر وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہین مورد آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شے انمین سے ٹوٹ جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتہ کے چھونے سے اوس جگہہ کوئی شے گڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اکثر ان چیزوں مین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اوسکے خشونت اور کھردراپن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہہ کا درد اور چبھنا اور گڑنا کسی شے کا اگر یہان تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزین ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہو جاتی ہین اوسکی علامت تقعر ہے کہ اوس جگہہ شکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہے اور حقیقت سے کھٹکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنین اور اوسی مقام خاص کو متصل کان کے لیجاتین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جب ہاتہ اوس عضو مین داخل ہے یعنے جس ہاتہ کا وہ شانہ ہے اوسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے علاج اسکا تلطیف بدن اور درنگ اور تامل کرنا اس بات مین کہ آگے سے اوسکو جلدی نہ ہٹاتین اور برابر کرنے مین جلدی نکرین۔ اور کبھی محاجم یعنے پچھنیان کے بھی حاجت ہوتی ہے میرے گمان مین یہ احتیاج اس نظر سے ہے تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط ضرور بھی ہو جاتی ہے کہ مادہ جمع ہونے پاوے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اوسکا دفع ہو جاتا ہے۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جاتین اور اونکے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنے چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اوسکا اخراج کردینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہو بلکہ اپنی جگہہ پر ٹھیری ہوئی ہون اوسوقت اونکو برابر کردینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش مین بکار آمد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اوسے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جسمین دباؤ ٹوٹے ہوئے

شانہ پر پڑتی ہے **استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا** قص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہوجاتی ہے اور فقط وہی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اوسکی سات نہین ٹوٹتی ہے ۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے ۔ پہلی صورت یعنے جدا ہونے کی شناخت یہ ہے کہ چھونے اور ٹوٹنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور دونون جزو اوسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے ہین اور درد بھی کبھی امتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکی وجہ سے اعراض ردی اور ہلاک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس و سرفہ خشک اور کبھی ایسا علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ مین تعفن بھی پیدا ہوجاتا ہے ۔ ان بیماریونکا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچ کیطرف جھک جاے اوسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ بوجہ کسکے چھپ جاے اور اگر ٹوٹ کر پسلیو مین گھس جاے اور اس پر وہ پٹی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اوسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جاے کی اوسکے بعد دونون پٹیون کو سرے آپس مین ملا دینگے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے **پسلیون کا ٹوٹ جانا** سات پسلیان جنکو صادقہ کہتے ہین اور اصلی وہی ہین اونمین کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونون طرف سے اور اضلاع کاذبہ مین چونکہ ان چھوٹی پسلیون کے اطراف اور کنارہ دوسری جانب کی شراسیف کی غضروفات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہوچکا ہے لہذا اون اطراف کو سواے رض کے کسر کبھی عارض نہوگا ۔ پسلیونکا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہوسکتا ہے اور لمس مین پوشیدہ نہین رہتا ہے اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو اور اوسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی لازم ہے کہ جبر اور درست کار اوسکے درست کرنے پر جرات نکرین اور اوس پر ہاتھ نہ ڈالین اس خاص طور پر کہ اوسے باہر کیطرف کھینچین اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہین بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت مین منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ چسپیدن محاجم کے استعمال سے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف یکجا ہوجاے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہین ہے پھر اوسکے ساتھ نرمی کیجاے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ خوف کی بات نہین ہے لیکن کبھی علیل کو غذاے نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہین تاکہ اوسکا پیٹ پھول کر نفخ اور کسر مین مدافعت پیدا ہو اور اوسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ آئے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری ہوتی ہے کہ بدون اسکے چارہ نہین ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے ۔ بعض کاملین فن نے کہا ہے کہ موضع شکست کو ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم مین ڈبو دیا گیا ہو اور اوسی کی گدیان پسلیون کے بیچ مین رکھی جاتین تاکہ جگہ بھر جاے تاکہ بندش درست ہوسکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھر کر لائے جاتین کچھ نادرستی پیدا نہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش مین ہم نے کیا ہے بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوصہ کے مرض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جبتک عضو شکستہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی امر شدید ہمکو درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب مین چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اوس وقت جلد کو چاک کرکے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اوسکے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہوسکتی ہے رکھین تاکہ صفاق بوجہ چھینے ہڈیون کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر ورم گرم عارض نہو جائز ہے کہ جہان جہان چاک کیا ہے سب کو جمع کرکے علاج کرین مرہم

اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن مین ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دین اور علیل کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج
کرین اور جس کروٹ اوسے آرام ادسمین ملے اوسی کروٹ اوسے لٹیا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے
ہین جو جو امور خطرات یعنے گردنمین بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے کہ فقرات کی استدارت مین کبھی صدع
عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور کسر ان فقرات گردنمین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی
جھلیان بچھڑ جاتی ہین اور خود نخاع مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کو صفاق ہین اور خود نخاع مین عصب پیدا ہوتا ہے
لوبھی گزند اور الم پہونچتا ہے اور تابع اس الم کے موت ہوتی ہے خصوصاً جب صدمہ گردن کے گریونکو پہونچے لہذا واجب ہے
کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جاوے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اوسکی خبر بیان کر دی جاوے پھر اگر گردن کی تدبیر ممکن ہو
اور استخوان مونڈھی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین اور آرام
چارہ مین حاصل ہوتی ہو کرین اور اگر کسی قدر ریزہ ریزہ کی ایک ایک اجزا مین سے باقی رہجاوے یعنے وہ جز جسکا نام شوکہ ہے اوسکو فوراً
نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اونگلیون کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلیے کہ چونکہ الگ ہو جاتا ہے اوسکو
حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالین اور اسکے بعد ٹانکے لگا کر
درست کر دین اور دوائے ملحم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کاہل یعنے دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک
ٹوٹ جاوے تو چاہیے کہ بائین ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کرین اور اپنے ہاتھ سے تا اپنی جگہ
درست بیٹھ جاوے پھر اگر علامت معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اوسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالین بعد ازان
پیوند سے لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اوسکے موافق ہے استعمال کرین عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ
جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے یہی تدبیر واجب ہے کہ جو کسر مین کیجاتی ہے یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی
ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کیطرف پھیری جاتی ہے اوسی طرح کی تدبیر یہان بھی چاہیے اور ہاتھ سے تانتے تانتے
خوب برابر کرتے رہین تاکہ بخوبی درست بیٹھ جاوے اور بندش اسکی رباط متصاعد سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگرچہ
انتہا اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اوسکو مضبوط باندھ کر بندش تمام کرین بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع
ہو بعد ازان ایک پٹی اور ترچھی ہوئی باندھین اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اوسکے بعد ایک تیسری پٹی
اور باندھین جو نیچے سے اوپر چڑھتی جاوے اور ہاتھ کو اسطرح لٹکائین کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اوترا ہوا نہ رہے
کہ اسمین خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھین اسطرح کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو
حرکت نہ ہونے پاوے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالین اگر کسر مین
ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور پٹی خواہ گدی پارچہ کتان کے ہونی چاہیے چار انگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہین اور ٹوٹی ہوئی بہت
روز ہو چکے ہون اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اوس وقت گدی وغیرہ صوف کی بناکر اور روغن مناسب مین تر کرکے باندھنی چاہیے
اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور بعد
اس مدت کے کھول کر پھر دوسری بندش کرنی چاہیے اور بنظر کسی احتیاط کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھولدین

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگرچہ انجبار اور درست ہونے میں کسیقدر تاخیر ہوتی ہے جبیرون کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس دن برابر چلی جائیگی اور اگر منظور حسن اعادہ کا ہو جسمیں اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائیں کہ اوسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اوسی کا تکیہ کسی سیڑھی وغیرہ پر جو کرسی میں بنی ہو کرنا چاہیے چنانچہ اوسکا بیان مقام خلع میں ہو چکا ہے اور جہان پر بغل کا تکیہ ہو اوس پر کچھ بچھا ہو کہ نرم اور گدگدا ہو جاوے اور اوسکے بعد مرفق میں کوئی بھاری شی لٹکائیں جو مرفق کو نیچے کیطرف کھینچے جبتک مقدار مطلوب تک کھنچ چکے برابر اور درست کریں اور اگر فقط عصابہ ہای قویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جس جگہ عصابہ کی بندش ہے اوس سے چند قوی اور زور آور آدمیوں سے اوپر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہے اور زیادہ دقت نکرنی چاہیے اور اگر کسر وسط عضد میں ہو بندش ایسی جگہ کریں جہان سے منفصل اور جوڑ دونون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا صدمہ واقع ہوا ہو اور بیچ میں نہو اوسوقت بندش کو زیادہ قریب اوس طرف کی کرو جو دور ہو اگر فقط ہڈی کو صدع اور پھٹ جانیکا صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونے کا علاج کرو اور بندش اوسکی مضبوط کرنی چاہیے ساعد کا ٹوٹ جانا کبھی دونون نلے ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایک ہی کٹا ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہیں ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا کٹا اگر ٹوٹ جاوے بہت برا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوپر کا کٹا ٹوٹے اور صورت میں برائی نیچے کے کٹے کے ٹوٹنے میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے کٹے ٹوٹنے کے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا کٹا وہی ساعد ہے اور وہی سبب بوجھ اوٹھانے ہوتی ہے اسکا ٹوٹ جانا برا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچے کے کٹے پر گوشت نہیں ہے پس اسکے ٹوٹنے سے قبیح صورت زیادہ پیدا ہو گی ایضاً اوپر کا کٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر قابل علاج نہیں ہے خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹیں ۔ واجب ہے کہ بروقت گٹھے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی جڑ پر تکیہ کریں اور ٹیک لگائیں اور مقدار بندش کی دریافت کرلیں کہ کہان تک بندش کرنی چاہیے ۔ اسلیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیون میں تھوڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اوسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اوسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ جگہ دکھائی اور کھلی ہوئی ہے لگاؤ سے لیکن کھپاچین اتنی لانبی ہون کہ تمام کف دست کو برابر پہونچ جائیں اور انگلیون کی جڑون تک گھیر لیں بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچون کی کم ہونی چاہیے ۔ لیکن اسوقت بھی واجب ہے کہ انگلیون کی پیوند اور جوڑ سے مس نہ کریں اور جب کھپاچین باندھ چکیں اور اونکے اوپر بندش بھی کر چکیں چاہیے کہ گردن سے بشکل ہروی لٹکائیں جسکو عوام گل جھنڈا کہتے ہیں اور اسکے لٹکانے کی شکل میں اسکا خیال رکھیں کہ اگر شکست فقط کٹے کی تحتانی طرف میں واقع ہوئی ہے اوسوقت پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کو برابر ہو ۔ اگر ملاقات اس علاقہ یا پٹی کی جسمین ہاتھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اوس سے جدا ہے اور اسکا سہارا نہیں پاتا ہے بالضرورۃ التوا اور پیچیدگی عارض ہو گی اور جدھر کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اوسیطرف جھکے گی ۔ بلکہ واجب ہے کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اوسوقت لٹکانے کی

صورت اچھی یہ ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونون کنارون سے کفدست کی کم ہوا در مرفق سے اسلیے کہ اگر درمیان اسکا اوس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کپڑا نرم اور تعلیق اوسکی ایسی ہو جسمین جھول نہ ہو اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پاسے کہ کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھائیس دن کو درست ہو جاتا ہے اور شکست جوڑ جاتی ہے **رسغ کا ٹوٹ جانا** رسغ باریک ہڈی جوڑ کی ہاتھون اور پاؤن مین ہوتی ہین اور کمتر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین اسلیے کہ سخت ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انکو پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین اور ٹوٹ کر جدا نہین ہوتی ہین لہذا اونکا علاج وہی ہے جو خلع کے ابواب مین مذکور ہو چکا **انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا** یہ ہڈیان بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے۔ اطبا نے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جائین علیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جاسے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین اونکو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب انگوٹھو سے اپنے انکو برابر کرے اور سیدھا کرے پھر انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگوٹھا علیل کا ہتھیلی کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اوپر کیطرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیان مسترخی ہو جاتی ہین اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمین جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منتشر ہو جاتا ہے اور مضبوطی پکڑتا ہے۔ اور اگر کسر کسی استخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہے کہ اوسپر خاص بندش جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کرین اور ہتھیلی کو اوسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسر کسی ایک انگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اوسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھین اور بیچ کی انگلیو نمین کسر واقع ہو چاہیے کہ دوجانب کی انگلیون کے ہمراہ اوسکو باندھین اور سب کو پے در پے درست کرکے بند کرین کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ نہوگی اور جو بات کھپاچونکی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو آپسمین بندھین گی بمنزلہ کھپاچونکا کام دین گی **جوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا** کوسفے کی ہڈی کبھی شاذونادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی ایسے حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کو ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول مین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اوسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سبب احوال کے بعد اوسمین درد اور تخدر یعنی چھنچھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران مین خدر پیدا پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب انہین امور کے عارض ہوتے ہین جو عضو مین منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین۔ جب جوڑی ہڈی جو عصعص کے اوپر ہے ٹوٹ جاتی ہو تو کبھی عضلات مین کونہ نکل آتا اوسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک [illegible] نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اوسکا یہ ہے کہ علیل کو اوسی شکل پر نیم قد کھڑا کرین کہ نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی یکبارگی اوسکی دونون رانین خوب کھینچین اور ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونون ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اوس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور پیچھے کیطرف اولٹا گر نہ پڑے اور دونون مجبر دونون ران کو بشدت اور بہ قوت اتنا دبائین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائین بعد ازان اوسپر ضماد لگائین بعد ازان ایک تسمہ خواہ نہالچہ یا جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی اوسپر لگائین اور یہی تدبیر قریب بصواب ہے شانہ کی علاج مین اگر ٹوٹ جاے اگر ورک یعنی کولے

کیجانب سے چوڑی ہڈی ٹوٹ جاے اوسکا علاج قریب ہے شکستگی کے ٹوٹ جانے کی اور واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال بندش پر کرین اور گدیان اور پٹیان بہت درست اور برابر رکھین اور جیسا مناسب بحال اس عضو کے ہے اوسیطرح بندش کرین اور چاہیے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک ورسنبھال گدی وغیرہ کی موضع وطی پر ہو **ران کا ٹوٹ جانا** ران جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد اسقدر کھینچنے کی اپنے ہیئت طبعی پر آتی ہے اوسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی مین تحدب ہو اور جانب انسی مین تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہے۔ ران کی بیچ سے ٹوٹ جانیکا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اوسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کونسا ٹوٹا ہے اور کون نہین ٹوٹا اور درست ہے اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکے اون سب کا اچھی طرح استعمال کرین اور بندش اوپر کیطرف نیچے سے چاہیے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجای خود اسطرح جو بیٹھ جاے کہ پھر جنبش نکرے۔ اطبا نے کہا ہے جسوقت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ پھر جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈی چوڑی ہے اسیطرف سے از روی خلقت کے اور ہاتھون سے اور پٹیون کے باندھنے سے اور مخالف طور پر کھینچنے سے جو برابر کشش پیدا کرین برابر اور درست کیجاتی ہے۔ خواہ ایک سرا اسکا ٹوٹی ہوئی مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر کیطرف بندش کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیے کہ ایک تہا لچہ ایسا بنائین کہ اوسکے بیچ مین اونی شے مثل نمدے خواہ کمبل وغیرہ کے لپیٹین تاکہ اوسکی رگڑ سے گوشت نہ کٹ جاے اور وسط اوسکا عانہ یعنے پیڑو پر رکھین اور اطراف اوسکے سر کے طرف چڑھائین اور ایک خادم کو مقرر کیا دین کہ نیچے جھکا کر تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اوسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر سے لیجاتے ہین اور اوسکے دونو سرے کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے کھینچ اوپر اوپر کیطرف کھینچتا ہو اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل مونہہ کے بل لیٹا ہوا ہو اور ساق اوسکی دراز پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کی چھٹی اور گڑتی ہو اوسے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند ہوگئی ہو اوسکو نکال ڈالین جسطرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل مین لائین یعنے جیسے باب عضد مین ہمنے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دن مین مستحکم اور استوار ہوتی ہے۔ اور ہم قریب کے بیانات مین خبر دیتے ہین کہ اس پٹی ہی کو پھر ہٹانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازان کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت مین دونو رانون کے بیچ مین ایک گول لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اوس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے جس صورت سے اور شکل سے اسکو درست کرنا ہے اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک گمان کرتا اور جراح جانتا ہے اسکی درستی کرین مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونیکا ہر وقت خیال رکھین اور جب ان پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ران پھیل جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھول کر تفتیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم مین خفت پیدا ہوگی اور متفرق ہو جائیگا جو تدبیرات ورم کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہین اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے قالب اور بیچ جو ہڈی کی لوحین اسطرح کی بنائی جاتی ہین کہ اونمین ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑھا ہوتا ہے تاکہ جہان وہ

رکھکر باندھین درست بیٹھ جاتین اور پاؤن کیجانب طول مین رکھکر اونمین ڈبی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہین اونکی یہ صورت ہیکہ اگر چھوٹے ہون اور ساق پہ پوری نہون بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہون ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور بقدر حاجت سے بڑے ہون مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچیگا علاوہ برین اگر چھوٹے ہونگے تب بھی مریض کو کسی قدر تعب ضرور پہونچیگا۔ قالب کے لانبے ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ جسقدر حصہ پاؤن کا صحیح اور ماؤف نہین ہے اوسکو حرکت سے باز رکھو بسبب اوس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصًا جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان آلات کے بڑی شکست مین ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اور بگڑا و تدبیرات سے فارغ نہولین اور کسی طرح کی اور تدبیر کا کرنا باقی ہو تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہی اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہین ہے خلاصہ یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوا تعب اور مشقت کے اور کیا اسمین ملتا ہے اور مناسب یہی ہے کہ جب تک اور حیلے تدبیرین ہوسکین اسکا استعمال نکرین ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور دراز کرنا اوسقدر چاہیے جسقدر حالت صحت مین اوٹھتی اور اونچی ہوتی ہے اور جسقدر پھیلتی اور سمٹتی ہو بروقت صحت کے اوسقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر ضیق ایسے وقت مین یہی ہے کہ جہان تک ہوسکے اوسکے پھیلانے کی تدبیر کرین —

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جاتی ہے کچھ نہ کچھ ٹیڑھ اور لنگ اوس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے اور اگر ٹوٹین ران اور کولے کے عضل کی منقطع ہوجاتین پہلے جھول پڑیگی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار مین نقصان پیدا ہوگا فلکہ کا ٹوٹ جانا فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے ہان اکثر کوفتہ ہوجاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو بندر یلپس کو پہچاتا ہے گھٹنے مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور چلنے مین کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت اوسکی اوس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان بیٹھے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اوس سے بھی شناخت کرسکتے ہین کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہو ورنہ ماؤف ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ ساق کھینچین اوسکے پیچے فلکہ کو اپنی جگہ داخل کردین اور اگر اجزا اوسکے متفرق ہوگئے ہون پہلے اجزا کو جمع کرکے پھر اوسی اپنی جگہ داخل کرکے چھپائین پھر اوسپر باندہین — ساق کا ٹوٹ جانا اگر ساق کی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جاوے یہ آسان اور اسلم ہے بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھوکا بطرف خارج اور قدم لیکے سامنے کے ہوگا نکلنا پھر نا ممکن ہوگا اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جاوے گی ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی اور اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کجی بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق سب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اوسکا میلان نہین ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا بہ قیاس معالجہ ساعد کے ہے اور مثل اوسی کے ہے مگر ساق کا ترچھا اور کج ہوجانا اور گھٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا مثل انحراف عضد کے نہین ہے بلکہ وہ بہت اچھی ہے لہٰذا واجب ہی کہ ایک مدت تک اوسکا سیدھا ہوجانا خیال کیا جاوے — اور بہت دنون تک اوسے اپنی جگہ پر رکھا کرین کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہے اسلیے کہ اوسمین صلابت زیادہ ہے اور اوسکے نگہبانی کرنے والی چیزین اوسکے گرد بہت سی ہین اگر صدمہ کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اوتر جاتا ہے اور اوسکی تدبیر باب خلع مین ذکر ہوچکی ہے پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوار ہے اگر جب ٹوٹتا ہے اسطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ گرکے اپنے پاؤن پر ٹیک لگاے اور اوسی کے بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اونہین عضلات مین منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے اور یہ امراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہو اور باہر جلد کے اوسکا حجم نکل آئے اور اوسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکی دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جاے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو جاے اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جاے چلنا پھرنا اوسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی بر وقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے اوتنا درست ہو کر بل نہ جاے اور کسیقدر کہ باقی رہے۔ ایسا انجبار کچھ مفید نہوگا **پاؤن کی اونگلیان** اگر ٹوٹ جائین اونکے ٹوٹنے اور اوتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی اونگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار جبرا اونگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین کہ روندتی روندتی اونگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین **فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان** اس فن مین پانچ مقالہ ہین پہلا مقالہ اصول اور قواعد کلیہ جو سموم مشروبہ سے معلوم ہین اور اونکی تفصیلی بیان اور ان زہرونکے معالجہ کی جو حیوانی نہین ہین **بیان عام** سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اونہین سموم کا عام طریقہ ہے جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہو کوئی اوسکو زہر کھلا دے خواہ پلادے اوسپر واجب ہے کہ غذائین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ چرپری غذا یا بہت شیرین خواہ چکنی یا بہت تیز کبھی استعمال نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والے اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتے ہین اور جس گھر مین اونکو اشتباہ مسموم ہو جانے کا ہو بر وقت زیادہ گرسنگی اور تشنگی کی ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہے گو دھوکھے مین آکر زہر پی لے اوسوقت زہر کو دو عرض اور دو باتین عارض ہوتی ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اونمین زہر بد خون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے عروق وغیرہ بر وقت سیر ہونے کے سب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگونمین بھری ہوئی ہے اوسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھٹکا مسموم ہو جانے کا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اون ادویہ کا جو دافع سموم ہین جیسے مثرودیطوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب کے بیس جزو برگ مذکور اور جوز دو جزو اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو جدوار بھی اس بارہ مین عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا کہ دو دوائین ہین یا ایک ہی۔ ایضاً تخم شلغم کو چاٹ ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے۔ اسیطرح جو شخص اپنے بچاو کا خیال زہر سے رکھتا ہو اوسے احتیاطاً ان سب باتونکی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہو بلکہ بر وقت کو طعام اور شراب کی اگر اوسمین غیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر عظایہ جو ایک حیوان سمی ہے خواہ رتیلا اور عقرب وغیرہ کھانے اور شراب مین پکتے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوا ہے

اور کبھی بہائم بعض کھانون کی بو سے بچتی ہین خواہ بوی شراب کو نہایت دوست رکھتی ہین اور دوڑکر اوسکی طرف جاتے ہین اور کبھی اوسمین گر کر مرجاتے ہین کبھی مثلاً مشہور ہے کہ مشک وغیرہ مین سمی شراب پی جاتے ہین اور کبھی اوسمین سے قے کرتے ہین اسی واسطے موت دار مکان خواہ سایۂ درخت کہ نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اوگتی ہے وہان سے کہ اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے **بیان عام** سموم مشروبہ کا زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر جسمانی سے اثر کرتی ہے پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اوسکے خواہ سوزش اور سخونت پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید بیش از حد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا کرکے آمد و شد نفس کی بند کردے جیسے مرداسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش اور بہل جسکو لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ بیش کا گوند ہے یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخہ پلنگ یعنی چیتا کا پتا اور ازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو تمام اجزای جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت برا اور زبون ہین الغرض بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص تک اونکی سمیت پہونچتی ہے جیسے ذراریح کہ اوسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور بعض اقسام زہر کی تمام بدن پر اونکا اثر پہونچتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کرکے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر مہلک ہو ممکن ہے کہ اوسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے رداءت اوسکی بڑھتی جاےگی اور فعل اوسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اوس زہر کی خواہ جس طرح اوس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اوس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے فزون ہوتا ہے پھر اوس جگہ جو غالب جانب ہو اوسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حارہ قلب مین ہو اور مخدر کی مقاومت کرتا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ مخدر بدن حار سے اوسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ جوہر دوای مخدر کا بارد اور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شریانات کو اور اونکا جذب جو بروقت حرکت انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوای مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوای مخدر کی ابدان حارہ مین شدید ہے خصوصاً جب خیال کیا جاے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جاے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اوسکی قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شرائین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہے کہ قونیون اور میرے گمان مین یہ بیش ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کر دیتا ہے اور زرایر ہلاک نہین کرتی ہے اسلیے کہ زرایر کا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہے جب خوب بدن سے منفعل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی بعد سواے استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہے اور آدمی کے بدن مین یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہے کیونکہ اوس کے مسامات وسیع ہین اور حرارت اوسکی شدید ہے اور شرائین کے حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قواے فاعلہ اور

قوائے منفعلہ کے ہین اونکا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے اورکہان سے معلوم ہوا کہ قوتیون مذکورات سمیت کا بہ نسبت اوس مزاج عریض یعنے مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے تا اینکہ جب یہ دوا اثر پیدا کرے ہوا اور کوئی مانع اسکے تاثیر کا نہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہوا اور قاتل نہو مثل ذراریح کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوای مزاج کے بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ قوتیون بقیاس مزاج زرزور کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرزور کا وصول مستحیل بہ غذا ہو کر قلب انسان تک مثل قوتیون کے نہین پہونچتی ہے اور مہلک نہین ہوتی ہی پھر بقراط نے ایک عجب یہہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتون نے تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کی کھانی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کسیطرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی - مین کہتا ہون کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہی کہ ایک لڑکی کم سن کہ غذا مین اسقدر زہر کی خوگر کرائی گئی اور ایسا مزاج اوسکا زہر کا اندازہ ہوا کہ اوسکے لعاب دہن کے کھانے سے حیوان ہلاک ہوجاتا تھا اور مرغی اوسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہی کہ یہ لونڈی جس بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہوجاے **استدلال اقسام سموم پر** خاص قسم پر زہر کی کبھی بنظر اون حالات کے کیا جاتا ہے جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلاً بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطیع از قسم لپیٹ پیچ اور مروڑ سا پیدا ہوتا ہو اور جیسے اندرونی کو کوئی شے کھائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ حارہ حریفہ کے ہے مثلاً زرنیخ اور رسک یعنی سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہو - اگر التہاب شدید اور درد اور سوزش کا اور کثرت [illegible] ہوتا پسینہ کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق بارد اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور یہی قسم نہایت زبون ہے کبھی رایحہ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو افیون کی اوس شخص کے جسم سے جو افیون کھاتا ہے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے موہنہ کی بدبو اوسوقت جب کوئی بدبو زہر لیا جاوے جیسے ارنب بحری اور اسیطرح ذراریح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بتلاتی ہی خواہ قے کی بو سے اوسکا پتا لگ جاتا ہے - خواہ قے کے مزے سے اگر مسموم بیان کرے کبھی شناخت کرلیتے ہین جیسے مرداسنگ بعد قے کرنے کے آنکھ سے دکھائی پڑتا ہے اور اسیطرح - اور خون لبینہ اور شیر لبینہ اور اسیطرح افیون بذریعہ بو کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ رنگت **علامات ردی کا بیان** جسوقت سموم پر حقیقی طاری ہونی شروع ہوا اور دونون حدقہ چشم اولٹنے لگین اور سیاہی آنکھ کی غائب ہوجاے پھر اوسکے بچنے کی امید نہین ہے اسیطرح اگر آنکھین سرخ ہوجاتین اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہوجاے اور پسینا ٹھنڈا نکلنے لگے علامت زبون ہے اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ کا** - زہر خوردہ کے علاج مین سرگرمی چاہیے اور جہان تک ہوسکے بہت جلد خبرگیری کرین جسوقت دریافت ہوا اسیوقت مشغول بعلاج ہون اور قبل اسکے زہر کی بدن مین پھیلنے سے پہلے اوسکا تدارک بہت مناسب ہی - آب نیمگرم اور روغن کنجد اور روغن زیتون پلا کر قے کرائین اور قے کرانے مین مبالغہ

کریں جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا میں کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں حنظل اور شحم اور یہی داخل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جاوے اوسکی مقدار کثیر ہو یعنے بہت سی غذا اور بہت سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول اور مشروب سے ٹوٹ جائے گا اور اوس زہر پر یہ چیزیں غالب آ جائیں گی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اوسے قے کرا دیجائے اوسکے بعد بہت سا دودہ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اور اگر دودہ پلاکر پھر دوبارہ قے کرائیں تو نہایت مفید ہے اگر جوشاندہ تخم اوشکن ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اوسکے بعد دودہ کا استعمال اجود ہے۔ مسکہ کا استعمال دودہ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیریں اور چربی پگھلائی ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کریں خصوصاً اگر اعضای اسفل کیطرف کچہ اذیت زہر کی اوترتی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ ادویہ مقی اور مسہل کا استعمال کریں اور دودہ کے پلانے سے غفلت نکریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اوسے بھی استعمال کریں کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتدای امر میں اسکا استعمال کیا جائے کہ زہر کو بجنسہ نکال ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ایرسا یعنے بیخ سوسن دو مثقال اور سب کو زیت میں معجون کریں مقدار شربت کی بمقدار ایک بندق کی یعنے بقدر ریٹھہ کے ایضاً حب بلسان زوفای خشک تخم لفت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دار فلفل وج ترکی انیسون تخم کرفس مصری فطراسالیون اسارون زیرہ کرمانی بزرالبنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ اٹھارہ درخمی حماما بیس درخمیات شہد میں معجون کریں شراب باقلای رومی کے ہمراہ استعمال کیا کریں اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کریں جب بھی یہی نفع پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلادیں زہر کو براہ قے نکال دیتا ہے منجملہ نسخوں کے یہ بھی دولبہ ہے عصارہ فراسیون عصارہ برگ سنفناردین تخم گندنا بیستر بندق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک [illegible] بہت محمود ہے نمک شورہ خواہ لونا بلو بقدر چہار درہم پلائیں اور روغن مرو ایکدرہم شراب شیریں کے ساتہ اور اگر بعد قے کرنے کے التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلائیں اور پھر قے کرائیں اور اچھی طرح حفاظت کریں کہ مسموم سونے نہ پائے اور نہ اوسکی سانس ڈھیلی خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتہ پاؤن میں سستی نہ آنے پائے اور اوسکے گرد شور غل برپا رکھیں مثلاً ہتھیار کھڑکھڑائیں خواہ اور چیزیں کھٹ کھٹائیں جب صورت حال بخوبی کھلجائے اور زہر بخوبی پہچان لیا جائے پھر علاج اوسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کا باب میں مذکور ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ حقیقت حال کا دو صورتوں سے ہوتا ہے پہلی صورت یہ ہے کہ دریافت ہو جاوے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کی ہے اوسکا علاج دودہ اور گھی اور فالودہ پلانا جو اور روغن بادام اور روغن زرد سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اوس سے بنا کر استعمال کریں۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم تلہب کی ہے اوسوقت تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کریں لیکن یہ سب دوائیں برف میں سرد کر کے استعمال کرنی چاہئیں اور

اعضاء رئیسہ پر ضماد صندل وغیرہ کا لگانا اور ہر وقت اوسکو سرد کرتے رہیں منجملہ اون چیزون کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتی ہیں گاے کا گھی سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دیں اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اوس وقت تریاق اور دواء حلتیت اور دواء مسک اور فادزہر کا استعمال کریں شراب خالص میں اسیطرح ثوم یعنی لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر روح کو مضر ہے اوسکا علاج مثرودیطوس اور تریاق اور دواء المسک اور فادزہر سے کرنا چاہیے اور بار بار اللحم اور شراب کا استعمال کریں اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسمین رہتا ہو وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنا کیے جائیں اور چھینکین پے در پے واقع کریں اور فم معدہ کی مالش کیجاے اور اوسکے مونہہ میں ہوا پھونکی جاے اور بال کھینچے جائیں۔ لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جاے پھر علاج خاص اوسی کا کرنا چاہیے جیسا کہ ہم تفصیل بیان کرینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا سموم کو پلائی جاتی ہے یا اوس سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ انکا استعمال انہیں اغراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اوس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جو زہر سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب میں ملا کر پلانا جبکہ بچھو نے ڈنک مارا ہو اور یہ مشترک تمام سموم کے واسطے یہ وہی دوائیں ہیں جو مقابلہ زہر کا کرتی ہیں اور اوس زہر کو قلب تک نہیں پہونچنے دیتی ہیں جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر خصوصاً مجرب ہوں اور گل مختوم اور تریاق جو اوس سے بنائی جاے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہیں کہ زہرہ دفلی اور برگ اوسکا زہر کے ضرر سے بچا دیتی ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ عصارہ اس علاج میں عجیب النفع ہے اور دواء بے نظیر ہے۔ انجدان اور بیخ انجدان ہموزن اونکے ہمراہ بیخ ارمنی دو درہم شہد میں ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کریں جو دوا اوس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ بیخ سوسن درہم اگر ہمراہ شراب کے پلائیں اور فنجنکشت بھی اور تخم سلجم ایضاً فاراقون دو درہم ہمراہ شراب کے بریان و شان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اوسکا شوربا گوشت میں پختہ کیا ہوا ایضاً اجنبی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جند بیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم ایضاً گوگرد کا پانی نچوڑا ہوا تخم گندنا خصوصاً گندنا اقلیطی اور حلتیت یا طبیخ مسعدہ اور طبیخ اسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج بری ایک دانگ جند بیدستر برگ [illegible] ہر واحد ایک جزو تخم حنظل سب کے وزن جمیع اجزا کا القدر بڑے ریٹھے کے استعمال کریں اور بہت سی روایتیں ایسی ہیں کہ اونکی تاثیر دفع سموم میں بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اونکے یہ بھی کہتے ہیں کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین دوا ہے واسطے دفع زہر کے مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا اونہین سموم میں سے حجر ارمنی سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیوں نے حکایت کی ہے کہ پتھر [illegible] نہیں ایک حجر سمی مشابہ بسد کے ہوتا ہے اور وزن ایک دانگ اوسکی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقیہ میں شمار کیا ہے جو بہ طبیع جوہر اپنے اثر کیے ہیں جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اوس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہی اور سب سے زیادہ فادزہر اوس حجر سمی کے علاج میں نافع ہے زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہیں اور کچھ ضرر اوسمیں نہیں ہے اسلیے کہ اسفل کی طرف بدستور نکل آتا ہے یا ان جسکے کان میں زندہ پارہ ڈالیں اوسے الم شدید اور اختلاط عقل حادث ہوتا ہے اور کبھی اوسیت تشنج کی نوبت پہونچتی اور ایک گرانی شدید اوسی جانب کے [illegible] میں ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اوسکی برودت سے [illegible] اذیت پاتا ہے اور درد اوسکا [illegible] اور تکلیف اور بوجہہ پیدا کرتا ہے سبب امور سے جو انتہاء دماغ ہوتی ہیں اور کشتہ پارہ کا ضرر [illegible] منقول [illegible]

اور مفر ہے کہ تقطیع پیدا کرتا ہے اور اوس سے اعراض مشابہ اون اعراض شراب مرتک کی پیدا ہوتے ہین جیسے مغص اور پیچش کی اسہالی اور قے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اوسکے جسد پر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب بند ہوجاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج ابتدا تنقیہ سے کہ خواہ جو تدبیر قائم مقام تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مروزان تین درہم شراب مین ڈالکر خواہ ماء العسل وغیرہ کرکے ایضاً ماء العسل سے بورق ملاکر حقنہ کرلین بعد ازان علاج سحج امعا کا کرین اور حقنہ بھی بارعایت تقویت قلب کی ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے — اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پانون پر کھڑا کرین اور اسی طرف کو گردن جھکائین اور سر بھی اوسکا اسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور فائدہ اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع مین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کیطرف چلا گیا ہو اور سیسہ کی سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اوسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیئے کہ پارہ جب اوتنا قریب ہوا اور یا قریب نہو مگر اوس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہے اوسی حاجت بطرف کھڑا ہونے کی اور ایک پاون پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اوسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین ہوتا ہے **مرتک اور برادہ رصاص** جو شخص مرداسنگ کھا جاے اوسکا بدن سوج جاتا ہے اور زبان اوسکی بھاری ہوجاتی ہے پیشاب پاخانہ اوسکا بند ہوجاتا ہے اور کبھی برابر بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اوسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہے اور امعا مین گرانی پیدا ہوتی ہے بلکہ اکثر کنارہ معاء مستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہے اور اوسکے اعضا مین نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور اوسکے شکم مین ایک لاسا سخت مثل تھیر کے اوٹھ آتا ہے رنگ اوسکا رصاصی ہوجاتا ہے اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ مثل اسرب کی ہوجاتا ہے اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ بہت جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے بطیخ اور تخم کرفس اور انجیر اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہے کہ مرلو بوزن تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ بنجال جنگلی کبوتر کے سرکہ مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم ہو اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجاے اور بہین سی بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اوسکی جو ہمیشہ کھلانے کی لائق ہے وہی شوربا ہے بکرے گوشت کو بچہ کو سفیدے سے پکاتے جاتین — علامت اوسکی اچھی ہوجانیکی یہ ہے کہ طبیعت مین اطلاق پیدا ہو اور نفخ جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے — خلاصہ یہ ہے کہ اودیہ مفتحہ اور جو دوائین پسینا لانیوالی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین خواہ مسہل ہون ان سبکی ضرورت ہے اسفیداج یعنے سفیدہ اوسکے پینے سے زبان سفید ہوجاتی ہے اور اعضا مین استرخا پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسی شدت آتی ہے اور ہچکی [illegible] تنگی نفس مین [illegible] عقل اوسکی خبط ہوجاتی ہے بدن سرد ہوجاتا ہے اور دماغ بھی سرد ہوجاتا ہے غشی اوسپر طاری ہوتی ہے کبھی اوسکے حلق مین کچھ [illegible] محسوس ہوتا ہے اور اوسکی [illegible] سینہ کو [illegible] اور زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور ہمیشہ [illegible] انفع [illegible]

میں تمدد اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انتہای خناق تک نوبت پہونچتی ہے اور تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہے اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے علاج مثل علاج مرتک کے ہے اور سقمونیا کو یا ماء العسل میں اور مدرات بول میں ملا کر پلاویں اور حقنہ بھی کریں اور کسی وقت سونے نہ دیں اور اوسکے قے کرانے میں روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہے اور اسکی دوا میں صمغ اجاص اور آب مرغ جو درخت ورد ار سے ٹپکتا ہے - ایضاً اوسکو تل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہے اور اوسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے جبسین یعنے سنگ آتک کے کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے - لیکن خناق اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ علاج اسفیداج اور علاج فطر کا بہت جلد کریں بعد ازان لعابات لنج کا استعمال کریں تا کہ خشونت حلق کی زائل ہو جاوے اور یہ لعابات تلیین کے استعمال میں لاویں اور حریرہ ہای نرم کھلاویں اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہے اور چند بار مسہل کا استعمال کیا جاتا ہے - اور اگر امعا میں خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کریں اس زہر کے علاج میں ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ خاکستر اطراف کرم یعنے انگور کی ٹہنی جلا کر ہمراہ حاشا کے استعمال کریں شنگرف اور سنکھیا ان دونوں سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور یہ علامت خاص ہے سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج ہے جو زیبق مقتول کا علاج ہے اوسکے بعد حریرہ مرغن اور شحوم لینے کا استعمال کرنا چاہیے زرنیخ اسکے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق میں لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور احتباس تقطیع اور سے قے بھی عارض ہوتی ہے اور قروح بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اسکا وہی ہے جو زرنیخ کا علاج ہے اور زرنیخ کا علاج ہم آیندہ ذکر کرتے ہیں برادہ آہن اور خبث الحدید انکے کھانے سے وجع شدید شکم میں اور خشکی مونہہ میں اور سوزش پیدا ہوتی ہے اور درد سر کی شدت ہوتی ہے علاج پہلے دودھ کو ہمراہ اوس چیز کے جو بقوت مسہل ہے پلاویں اوسکے بعد گھی اور مسکہ پلاویں تا اینکہ ان اعراض میں سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملا کر اونکی سروں پر ٹپکایا کریں - کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیسکے پلاتے ہیں تا کہ اجزای متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے یکجا ہو جاویں اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہیں اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہیں اور اوسکے بعد حریرہ کا استعمال کریں یعنے شوربای روغن دار مزلق ہمراہ روغن گاو کے استعمال کریں تا کہ اسہال پیدا ہووے بلکہ معدہ سے نیچے اوتر آتا ہے اور اگر ابھی اسہال تک نہیں پہونچا ہے بذریعہ قے کے اوسے دفع کریں بشرطیکہ ابھی معدہ میں ہو ہرتال اور چونا جو شخص انمین سے کسی ایک کو کھا جاوے اوسکے اعراض اور ہیں اور اگر دونوں کو یکجا کر کے کھا جاوے اور اوسکی کیفیت یہ ہے کہ مغص اور قروح امعا اوسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنے ہرتال اوڑائی ہوئی کھاوے اوسکا ضرر قریب سنکھیا کے ہوتا ہے اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونہ کو کھاوے اوسکے مونہہ میں خشکی اور درد معدہ اور حبس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اوسکی پیشاب میں برآمد ہوگا اور کبھی برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج پہلے جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اوسے کرنا چاہیے اوسکے بعد آب گرم اور جلاب پلا کر روغن سے تنقیہ کریں

بعد ازان طبیخ تخم کتان اور طبیخ ارزا اور طبیخ جو جو خواہ مجموع یہ دونون اور عصارہ لوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور ہمیشہ دودھ اور لعابات اور لزوجات اور دسومات اور شوربای یخنی یعنی جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو بذریعہ حبات اور علاج نورہ کے اوسکی تدبیر کرین الفضل قے کرانی اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضای اندرونی کا او مائین یعنی نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہے ہرتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبائی لکھی ہے ۔ بول حمار اور تلخ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین آب صابون کا حال قریب ہے چونہ اور ہرتال کے حال کے اور علاج بھی یکسان ہے زاج اور شب یعنی سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہے کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے علاج اوسکا شیر بادہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت نیلوفر وغیرہ کا استعمال کرنا نہار منہ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار منہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا قوت مزاج اور شدت استسقا سے امن نہین ہوتا ہے علاج اوسکا دواء الکرکم اور دواء المسک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا پینا کافی ہوتا ہے بیان مجملی سموم نباتیہ کا جو زہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ اونکے بیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم ہے اسکے کھانے والے کے دونون ہونٹ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور پے در پے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونون ساقین یا دونون پاؤن بیکار ہو جاتی ہین ۔ جب اس حال کو پہونچ گیا تو نہایت زبون حالی پر دلیل ہوگی ۔ اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہو کر خاتمہ پاتا ہے اور ان دونون مرض یعنی ایک نہ ایک اوسکو ضرور لاحق ہوتا ہے ۔ اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے مرض عارض ہوتی ہے ۔ اور بیش کا عصیر یعنی شیرہ جس مین ترک بجھاتے ہین وہ تیر جس کے مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے علاج پہلے بہت جلد اوسکے قے کرانی چاہیے ہمراہ طبیخ تخم شلجم کے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاؤ کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد پلائین اسیطرح طبیخ قند بلوط ہمراہ شراب کے اور سکے بعد اصلی علاج اوسکا فادزہر اور دواء المسک اور جدوار اور بوجا بیش جو کہ اس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اوسکی تریاق ہے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد تک مفید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکی علاج یہ ہے کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دواء المسک اور ایک قیراط مشک کی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ پنج کبر یعنی بیش کا فادزہر ہے اور جتنی فادزہر ہین سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ ہین خصوصاً وہ فادزہر جو مثل سپید پھٹکری کے ہے اور اور سبز خطوط اور نقطے سرخ مخلوط مرکب کی ہوتے ہین ۔ ایک حیوان جس کا نام فارۃ البیش ہے اور فارسی مین بیش موش موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کی ضد ہے اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی اس کے جسم کی کھلائی جاے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہے فرزان الشل اسکی ماہیت مین اختلاف ہو چونکہ کہتے ہین کہ اسکو ماہی بھی کہتے ہین یعنی بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھاے تو اوسمین علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جاے گی اور اوسکے ناک سے خون قطرہ قطرہ ٹپکیگا علاج پہلے علاج مشترک قے کا کرانا چاہیے اسطرح کہ آب جو اور روغن گل ہمراہ نیم گرم ملا کر اور انجیر قبیل یہ بھی دوا مشترک ہے کہ ایک مثقال کا فادزہر ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلائین بعد

اور اسکا ضماد ایسے لگائین جنکی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اور نہین پڑا ہوا اور سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کے دیا اب مین ملا کر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جاے **فوفیون** اس دوا کو مین نہین پہچانتا ہون اور بعض وجوہ سے گمان ایسا ہے کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہین بموجب قول اطبا یہ ہین کہ جو شخص اسکو پیے خواہ کھانے مین استعمال کرے لذع اوسکے شکم مین اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصاً ہونٹھ کی اور ٹھنڈی سانس اور مہبل اور بدن کا پھولا ہونا اور سن ہو جانا اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے بعدہ گرانی سر کو اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تھما اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے مر جاتا ہے علاج مثل علاج بیش کے ہے **بیان چند ادویہ سمیہ** کا جو گرم ہین منجملہ اون ادویہ کے **فربیون** ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع شکم اور ہچکی لاحق ہوتی اور کبھی روانی شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ پہلے قے کرائین بعد ازان تبرید احشا کرین اوسکے بعد روغن گاو اور مسکہ خوب سا پلائین بعد ازان جو علاج قرون سنبل کا مذکور ہو چکا وہی استعمال کرین اور غذا مین آب انار میخوش اور آب سیب میخوش پر اکتفا کرین اور رب الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے **البان یتوعات** یہ سات ہین شمار مین ادویہ مفردہ کے اور خصوصاً لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زہرناک دودھوں سے لذع اور اسہال مفرطا ایسا عارض ہوتا ہے جیسا کہ فرفیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ انکی قوت سمی مٹھا اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جاے اور جو عرض خاص بعد استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اوسکا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے بعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہین کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہو جاتا ہے اور علاج اوسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشر درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے علاج اسکا بھی مثل علاج لبن شبرم کے ہے سقمونیا دو درہم اوسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیات و احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہین جو اوپر مذکور ہوے واجب ہے کہ اسکی سمیت دوغ پلا کے توڑ ڈالی جاے اور سویق تفاح اور رب بہ اور رب سماق سم **مازریون** اور **خامالیون** اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرطا عارض ہوتا ہے سیاہ رنگ مازریون کو خامالاون کہتے ہین اوسکی سمیت زیادہ ہے اور اوسکے استعمال سے لذع شدید حساہ ——— یعنی اور درد تمام بدن مین اور وغدغہ اور ہچکی اوسکے بعد قے بلغمی اور زردی عارض ہوتی ہے بعد اوسکے کزاز کی نوبت پہونچتی ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے **علاج** لابد ہے کہ شیر تازہ دو کر پلائین اور روغن زرد بھی اور متواتر پلائی جائین اور جلاب کا بھی استعمال کیا کرین تاکہ فساد اوسکا برطرف ہو جاے اور جب ابتدا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مثرودیطوس اور دوا اللبین المختوم کا استعمال کرین پھر جب طبیعت ٹھہر جاے اوسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہین تاکہ سوء مزاج جاتا رہے دفلی کی مقدار کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی پینے کنیر کے کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور جوہر کنیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانی مین کنیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہو ناچار اوسے کو بعد تقطیر اور میٹھی چیزین ملانے کے استعمال کرین **علاج** واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور ثمر شہریز کو موٹھ مین رکھا کین کہ اوسکے فائدہ عجیب ہے اور تخم شنگشت اور خود شنگشت اور اوسکا بوشاندہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب

اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤں کے ہمراہ چکنائی کی چیزیں اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال میں لانی چاہیئیں اور اونکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلادر بھلاوین کو کہتے ہیں اوسکے استعمال سے منہ کم اور حلق میں تقطیع اور التہاب اور امراض مادہ عارض ہوتے ہیں اور بیشتر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہیں اور بعد ازان کہ پھر درست ہون خواہ بیکار ہی ہو جائیں وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سودا کا احتراق ہو جاتا ہے بھلاوین کی مقدار قاتل دو مثقال کا وزن ہے اور کبھی بعض آدمی بنظر خاصیت کو مضر نہیں ہوتا ہے خصوصًا اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاوے اور میں نے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کے اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کچھ اوسکو خوف اور پرواہ نہیں علاج روغن بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور حسوات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب چیزیں جیسے لعوق میں سکون اور مسوڑھوں کے درد اور سوزش اور کھجلی میں کمی پیدا ہوا اوسکے بعد گاے کا دہی برف میں سرد کرکے اور روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور آبہای فواکہ یہ سب سرد کی ہوئی استعمال میں لائیں اور برف بھی سرد کیا ہوا پانی اوسمیں ٹھہرائیں اور سرسام کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کریں منجملہ اون ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حب الصنوبر اور جوز اسکا فادزہر ہے کیبلہ جسکو ہندی میں لٹومری کہتے بوجہ تیزی اور حرارت کے ہلاک کردیتی ہے علاج اوسکا بلادر کے علاج یکسان ہے اور دوہان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہو جاتی ہے سداب بری یعنے جنگلی تلی جو شخص اسے کھائے اوسکی انکھوں میں جھوٹا پن یعنے ساری آنکھ کا اپنی جگہہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ پہلے قے کرائیں آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کنیر کے علاج کریں خواہ اور جو سموم مثل کنیر کے ہیں اونکا علاج کریں سافیماسدا ابکوبی کا گوند ہے کبھی اوسکا مزہ مثل بادروج کے ہوتا ہے مزاج اوسکا گرم ہے جو شخص اوسکو کھاوے اوسکے بول و براز دونوں بند ہو جاتے ہیں اور زبان سوج جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور حلق میں سوزش اور معدہ اور جھوڑا میں اور سرخی مونہہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اوسکی حدت کی تمام بدن کی تچا اوچھلتی ہے — اور اکثر نوبت غشی اور ضعف نفس کی پہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جاوے اور اوسکے بعد روغن زرد اور دودھ اور مکھن اور آب جو پلائیں اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کریں اور سکنجبین اور زلال افسنتین ایک دوا ہے جو بھی اطباکی مثل فادزہر کے مشہور ہے واسطے سافیما کے تخم ـــــ اور علک البطم اور اصل محروث اور طبیخ شعیر ہے — الغرض جند بیدستر سرکہ گرم کے خواہ ہمراہ شہد کے مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمیں بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اوسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع کرتی ہے اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ تجربہ سے علاج کرنا چاہیے اور تجربہ ہی اولی ہے منجملہ منافع اسکے امراض مثل امراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہیں اور وہی علاج بھی ہے جو خربق کا علاج ہے فرنا بیلنی سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ قے کرائیں اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کریں اسیوقت دودھ اور مکھن بار بار پلاتے رہیں اور اور اسہال کے روکنے میں رعایت بحال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کو ضرر اور اسہال دونوں کو فقط تریاق کافی ہو جاتا ہے کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی ایک قسم ردی اور غاریقون سیاہ کندش یعنے نکچھنی سے متلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ

خناق کبھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطنیثا کا ہے اور خربق سے بھی متلی اور قے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہو جاتا ہے کہ اوسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اوس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سب اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور خربق سیاہ اور یہ دونوں تاثیر میں یکساں ہیں جالینوس کہتا ہے نبض اوس شخص کی جسنے خربق کھائی ہو ابتدا امر میں عریض اور متفاوت اور ضعیف ہوتی ہے اور بطوء میں بھی زیادتی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنی مادہ کثیرہ جو دوای مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اوس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اوسکے دفع پر قادر باستقلال نہیں ہے پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اوسوقت نبض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا انتظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی نہیں رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہے اور جب نبض میں انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے اوسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہو جاوے اور تشنج واقع ہو اور نبض میں ضعف اور اختلاف زیادہ پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوگیر ہو یا تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطوء بھی لاحق ہوگا اسلیے کہ حرارت غریزی بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض میں سستی بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی خربق کتو کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت جلد خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے کے کریں خواہ اوسکے ضرر کو نیچے کی طرف اوتارنے کی تدبیر کریں بذریعہ حقنہ قویہ کہ مثل شحم حنظل وغیرہ سے اور بعد اوسکے اختناق کا علاج ویسا کریں جو باب فطر میں کہا گیا ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو ابتدا میں بھی قے کرائیں اور بہت سی دوا نہ پلائیں بلکہ پہلے اوسکا پیٹ آب نیم گرم سے بھر دیں بعد اوسکی دوای مقی پلائیں اور پھر دوبارہ قے کرائیں اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور روغن زرد پلائیں اور اوسکے بدن کے جوڑ بند پر مالش قیروطی ملین کی کریں اور آب معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہے اوسی سے علاج کریں خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کرکے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹنا کہ زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی لے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد ازاں تحلیل بکرد تشنج کے آثار طاری ہو کر یہ شخص پیدا ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے علاج تدبیر قوت سمیت کی ادویہ مقاومہ سے کریں مثلاً افسنتین کو شراب کے ہمراہ پلائیں خواہ زیرہ اور انیسون اور جندبیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموع سے قریب دو درہم کے استعمال کریں ہمراہ شراب اور مقام نفخ پر چیچپڑے گرم کرکے رکھیں خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو پاشان کر دیتی ہے اور اوسکے بعد شیر تازہ اور تر ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائیں اور روغن دار شوربہ ہر قسم کا اور شراب شیریں جسمیں پانی کی آمیزش زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کریں جو خربق ابیض کے علاج میں مذکور ہو چکی اور جب زیادہ اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں اور ربوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کریں [illegible] مثل گیہوں دانہ کا ہے اگر دو درہم اسمیں سے کھائی جاے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج خربق کی ہے دافنی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اوسکی کھائی جاے تو مہلک ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ قی کرائیں اور مسہلات ادویہ کا استعمال کریں اور دودھ اور چکنائی کی چیزیں بموجب بیان بالا کے استعمال کریں کھلی رینڈی اور

تیل کی کہتے ہین جس کھلی مین کسیقدر دہنیت باقی نہو اور خوب نچوڑ کر تیل اوسکا نکال لیا ہو اوسمین سمیت انتہائی ہو اور سم قاتل ہوجاتی ہے اور اوسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہے جند بید ستر کو جب کسی طعام مین ڈالکر دم پخت کرین اوسکو کھانے سے اعراض سرسام حار کی عارض ہوتے ہین مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن مین قتل کرتا ہے خصوصا جو قسم سیاہ اور بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب شبت اور فیج اور سپستان سے شہد ملا کر اور شیرہ انگور اوسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور رب ریباس والبضا اور ترشی جو فواکہ سے طیار کی جاتی [illegible] اور سرکہ [illegible] تنہا اور بادہ گاو گاو دہی عصارہ تفاح اور شیرہ خرپزہ نہایت مفید ہے عشعصل بری کے استعمال سے بلکہ عنب الثعلب کی کثرت استعمال سے بھی تقرح امعا اور اون رگونکا تقرح جگر کبد یعنی بکری جبا ول اور شرپین کہلاتی ہین پیدا ہوتا ہے اور اوس [illegible] بہا نفخ اور تقطیع عارض ہوتی ہے علاج جب یہ عوارض پیدا ہون جو قے کیا ہو اور دو بار [illegible] گرم کرکے ڈالے ہون ہمراہ زردی بیضہ کے جو بھر گیا ہو اور بالی ہمراہ سفوف [illegible] ہمراہ منقلیا تا وغیرہ کے خانق الذئب اور خانق النمر انہین سے جو کوئی کسی قدر استعمال کرین منہ سے عفونت ادراہاتہ اور مری مین بھی یہی کھٹا مزہ پیدا ہوتا ہے اور قصیدہ پیک بھی مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اوسکے ہونٹ سے بخار و خالی او ٹھتا ہے انجام کار مین زبان اوسکی سفید ہوجاتی ہے اور عضلہ مین اختلاج پیدا ہوکر اوسکے بعد غشی اور تشنج اور تیرگی رنگ کی اور اختناق پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ساتھ قراقر شکم مین اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہے اور خانق النمر کو استعمال کرنے والے کو سدر اور ظلمت بصر پیدا ہوتی ہے جسوقت ارادہ اوٹھنے کا کرے اور دونون آنکھین سرخ ہو جاتی ہے اور سینہ مین ثقل پیدا ہوتا ہے خانق النمر مین ہر قلہ جو ایک ورم مین واقع ہو پیدا ہوتی ہے اور بھی جند مقامات مین اوگتی ہے مزہ مین تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہے علاج بہت جلد قے کرانی چاہیے انہین چیزون سے جو معلوم ہین اوسکے بعد حقنہ کرین اوسکے بعد مثل صعتر جیلی اور قراسیون اور سداب اور افسنتین اور شیح ارمنی کو ہمراہ شراب اور کبھی شراب مین ملا کر خواہ روغن بلسان بقدر ڈیڑھ درہم کے شراب مین ملا کر اور شراب بہتر وہی ہے جسمین لوہا خواہ چاندی یا سونا بجھایا ہوا ہو اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور انفحہ یعنی پنیر مایہ خصوصا انفحہ بارہ سنگہا اور ہرن اور بچہ گاو کا بھی عمدہ ہے اوسکے بعد روغن شوربہ آزاد درخت کا پتہ بہائم کو قتل کرتا ہے اور لکڑی اس درخت کی بھی کبھی مہلک ہوتی ہے علاج اوسکا قریب ہے علاج کنیر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے قنفذ آزر یعنی دھان کی بھوسی جا بر قول اوائل اطبا کے جو شخص دھان کی بھوسی کا استعمال کرے فورا اوسکو درد معدہ مین اور ورم زبان مین اور درد بھی زبان مین لاحق ہوتا ہے بعد ازان درد پڑہتے بڑہتے مری سے اور اوسکے معدہ تک پہونچتا ہے اور امعا مین بھی درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین التہاب عارض ہوتا ہے دھان کی بھوسی کو سموم کے اقسام مین قدما نے شمار کیا ہے علاج اوسکا بعینہ مثل علاج فرازیج کے ہے اور جس رسیت سے اوسکا علاج کرین واجب ہے کہ اوسمین ہڑتال کا شبہ کیا ہو نہ ہو اسخرہ تخم طنگن کو کہتے ہین اوسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو غشعصل کے استعمال سے پیدا ہوتی ہین اور کبھی کھانسی بھی شدید عارض ہوتی ہے۔ علاج اوسکا غشعصل کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا مداوات دو [illegible] علاج

کرنا چاہیے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائین کھانسی کی ملین ہین تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتی ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی اوسی طرح کرنا چاہیے جو اونکا علاج ہے اور خاص علاج تربد کا یہ ہے کہ روغن بادام چرجہ چرجہ پلایا جاوے اور مشترک علاج وہی ہے جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جاوے تودریون کی طبیعت کو ہم نے نہین پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھ گمان ہے کہ یہ ادویہ حادہ ہے اور شاید کہ حادہ نہ بھی ہو اطبا کہتے ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تپ اور ہذیان تک عارض ہوتا ہے کہ ہونٹھ مین بھی اس قسم کا تمدد پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسی والیکی ہونٹھ کے ہوجاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہے کہ اس شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تودریون کھانے والی کی ہوتی ہے علاج اوسکا بھی مشترک ہے اور بعض کی رای یہ ہے کہ پہلے قے کرائین اوسکے بعد اسکے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن مین تیل لگانا اور ادہان سخنہ کی مالش کرائی اور آبزن حار کا استعمال اور دلک اور ادویہ دافعہ تشنج جیسے کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین طوطنیون اس دوا کو بھی مین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اوسکا علاج بھی مین نہین جانتا ہون مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ مین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حادہ نہ ہو اور بعض اطبا کہتے ہین کہ اوس سے فلغمونی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان مین اور منھ مین اور وسواس اور استفراغ بھی عارض ہوتی ہین لعوب زنجبیل انکے احوال قریب قریب اونہین احوال کے ہین جو عنصل اور ابیزہ مین مذکور ہوئے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً ربوب فواکہ جیسے رب انگور اور ریباس اور تفاح وغیرہ اور کبھی وہی سے متلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتی ہین اور یہ لعوب مثل جوز کے یا جوبانی کی گٹھلی اور ناریل اور بادام کی ہین نہار منھ خالص شراب کا پینا اکثر نہار منھ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کا اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اوس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہے ۔ علاج یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرائی بہت عمدہ علاج ہے اگر باسانی ہو سکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور رباالرائب ترش سے اور آب فواکہ اور اقراص کافور وغیرہ سے کرین شہد سرانا خواہ جسمین سمیت آگئی ہو اور اگر بلاد قلنبا کیطرف سے شہد لاتے ہین اسکی بو ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے عنصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اوسکے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی ہے اور تعضد البیضہ برابر ہوتا ہے ۔ شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت بری اوسکا حال اعراض اور علاج مین مثل شوکران کی ہے علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام اومالی ہے پلانا چاہیے اور کھلائی جائین اور قے کرائی جائین جب تک ممکن ہو دلق ہو نیزک اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اوسکے شکم مین قراقر اور ریح اور مروڑ بدون دست آئے کے اور بدون دوا کے پیدا ہو اسکا علاج پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد پلا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے احتقان کرین اور اگر افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہے اور خاص الخاص اس شخص کی دوا یہ ہے کہ طبیخ جرجیر کا استعمال کرین

ایضاً سنبل اور جند بیدستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کریں مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات کی قسم میں ہیں جو شخص افیون کھانے اسکو بدن میں خدر اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہے اور بعد کھانے کے افیون کی بو اسی جگہ سے آتی ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس میں کوتاہی و اطراف میں تیرگی اور ناخنوں میں زردی اور چہرے پر بھی زردی او صعوبت ایسی جو اونہیں محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنے پینکی اور زبان کی تنگی آنکھوں کا اندر کی طرف فرو رفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد گداز کہ جس سے گلوگرفتہ ہو جاوے اور پسینہ سرد نکلتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے مرجاتا ہے منجملہ اسباب اسکی مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہیں رہتا ہے اور روح کی تبرید کرتا ہے۔ اور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے [illegible] اگر شراب میں ڈالکر پلائیں اثر اوسکا زیادہ ہوتا ہے ہاں اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اوسکی سمیت کی کرے اوسوقت زیادہ اثر نہوگا اور ابدان حارہ میں بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور لقوہ بھی اوسی بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کر دیا ہے علاج وہی قوانین مشترکہ جو بارہا مذکور ہو چکے اسکے علاج میں مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن ملاکر قے بھی کرائیں گے اور گرم پانی اور نمک اور بورہ ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جاوے اور اسکے بعد سکنجبین ملاکر اور پانی اور شہد بھی پلائیں اور قوی حقنہ سے امالہ کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور افسنتین کا استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب میں ملاکر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خاص کر اور ہمراہ سرکہ او سکنجبین کے بھی اور اسیطرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کبھی ایسی مسموم کو اوسکا تریاق مخصوص اس ترکیب سے دیتے ہیں حلتیت اور ایلوا اور جند بیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد میں ملاکر معجون طیار کریں۔ مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہے اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسطرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک مثقال حلتیت پچیس درہم شراب ریحانی میں ملاکر استعمال کریں اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جاوے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اوسمیں کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو پھر بھی تریاق کبیر اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے۔ واجب ہے کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جاوے اور نکچھکنی کا ناس خواہ اور ادویہ عطسہ کا استعمال کیا جاوے کہ علاج یہی اسباب سمیت کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے اور بال مسموم کے موچنے وغیرہ سے اوکھڑے جاویں اور کسی وقت سونے نہ پاوے اور بدن میں اسکے روغن ہائے گرم کی مالش کیجاوے جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور سونگھانے میں جند بیدستر اور مشک کو اختیار کریں اور آبزن گرم میں بٹھاویں تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہونے پاوے اور غذا میں شوربای روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کریں جوز ماثل کو ہندی میں دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونوں آنکھوں میں اور غشاوہ یعنے آنکھوں میں پردہ سا پڑجاتا ہے اور سکر یعنے مستی اور سبات یعنے پینکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن میں کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اوسمیں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس جاری ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اوس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سودا ہو جاتا ہے اور

ناتوان آدمیون کے اقویا کو ہلاک نہین کرتا ہے علاج اعظم علاج یہی ہے کہ بذریعہ نطرون اور پانی کے قے کرائین تریاق دھتورہ کا روغن زرد ہے اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دارچینی اور جندبیدستر کے بھی اسکی سمیت سے نجات دیتی ہے اور اطراف کو آب گرم مین رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور حمام مین روغن یا اور قسط سے کمائی اور نہانا اسکا ان خوب دوڑایا جاوی اور پوری ریاضت کرائی جاوی اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے غذا اچھی چرب اور شراب شیرین کا استعمال کریں اور جمیع علاج افیون کا استعمال کریں یبروح بیخ لفاح کو کہتے ہین اور یابرج بھی وہی ہے اوسکے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہین اور ایک حالت مثل لیثرغس کے اور کبھی کزاز اور سمیت یعنی کرمی پیدا ہوتی ہے سب چھلکے اوسکی زیادہ سمیت رکھتے ہین اور دانہ اوسکے بھی قریب چھلکون کے سمیت ہین اور جرم اوسکا بھی کبھی یہی اثر پیدا کرتا ہے علاج اوسکا دھتورہ اور افیون کے علاج کے قریب ہی اور واجب ہو کہ افسنتین کو شراب مین ملاکر پلاوین ایضاً فلفل جندبیدستر سداب خردل کو استعمال کرین اور سرکہ بھی ایسے لوگونکو نافع ہے اور جمیع محرورین کو بعد استعمال مخدرات کو نافع ہے اور چھینک پیدا کرنیکی تدبیر بھی ضرور ہے اونہین دواؤن سے جو دھتورہ کے باب مین لکھی گئی ہین اور زفت اور دھوان بھی سونگھائی جاوی کہ ناک مین پہونچایئن اور اوسکے سر پر پانی یا سرکہ شراب اور روغن گل لگاوین اور اونکو مہلت نہ پاوین کہ سوجاوین بلکہ اگر نیند آئے خواہ اونکو پیدا ہو یا بال کو اونکے پکڑ کر بیدار اور بیٹھا کیجاوین اور چھینک لانے کی تدبیر اور انگلیون کی جڑون کو چھیانے کے ذریعہ سے بیداری اور ہوشیاری کرتے رہین درونقیسون یہ بھی دوا از قسم مخدرات کی ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور سکر پیدا کرتی ہے پہلے پہل اس سے متلی اور ہچکی اور غشی یعنی مروڑا پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی قے الدم بھی عارض ہوتی ہے اور اسہال خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار مین غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہوکر موت واقع ہوتی ہے دوسرے یا چوتھی اور ساتوین دن کے لیکن موت سے پہلے دونون ناخنون مین خار یعنی سن پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا مثل [illegible] کے ہی ہے اور مخدرات کا ایسا اسکا بھی علاج ہے بنج یعنی بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اوسکو اعضا مین رعشہ ہو اور زبان مین ورم اور موہنہ سے کف نکلتا ہے آنکھین دونون سرخ ہوجاتی ہین اور دوار اور پردہ آنکھ کا تنگ ہوجاتا ہے اور ضیق نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہوجاتے ہین بدن مین کھجلی اور پسینہ آتے ہین اور سکر اور اختلال عقل عارض ہوتا ہے کبھی عجب عجب قسم کی آواز بھی لگاتے ہین اور گاتے ہین کبھی گدھے کی بولی بولتے ہین کبھی گھوڑے کی طرح ہنہناتے ہین کبھی کوے اور شتر مرغ کی آواز لگاتے ہین اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہین علاج بہت جلد پانی اور شہد اور شیر یارہ کا دو اور شیر تازہ شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلاوین خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد اور زبیب شراب مین جوش دیکر ہمراہ زیت کے پلاوین اور لوز صنوبر کا استعمال کرین ۔ ایضاً طبیخ انجیر اور طبیخ شراب شیرین بمقدار کثیر ۔ ایضاً البصل مشوی یعنی پیاز بھنی اور تخم ترب اور خردل اور حرف اور تخم انگن اور بودینہ اور حلتیت ہو اوسکا بھی استعمال کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہو اور پیاز اور لہسن اور مولی اور اوسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہے ۔ پھر بھی مثرودیطوس اور تریاق کبیر اور سنجرنیا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہوچکا ہے اور اونکو ہمراہ ادویہ

مذکورہ بالا نہیں ہیں اور قے کرانا علاج خاص اسکا ہے شوکران کے استعمال سے خناق اور برد اطراف اور تمدد و شدید
اور حبس سے سانس گھٹتی ہے اور غشاوہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہیں دیتا ہو اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور برد اطراف پیدا
ہوتا ہے اوسکے بعد تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے **علاج** پہلے حقنہ کا استعمال کریں اور قے کرائیں اسہال پیدا کریں
اور انہیں قواعد پر جیسا بیان ہوتا چلا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کریں اوسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ
بھر کے بعد پلائیں کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اور اسکو پیاز دہ گاو اور فستقین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب
کے بھی اور [illegible] اور [illegible] اور پودینہ اور [illegible] روغن خار اور حب الغار اور ربا عنب الثعلب بھی مفید ہے اور
تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم انجرہ اور بادنجان فودنج [illegible] یہ سب چیزیں ہمراہ شراب کے
اور طبیخ پوست اور [illegible] اور دہن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے اور واجب ہے کہ اوسکے بطن اور معدہ پر ضماد [illegible] مرہم [illegible]
کا لیپ کریں بکوی مخدر اور ردی ایک قسم خاص کی بکو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور
ہچکی اور خونی قے جسمیں بہت سا خون برامد ہوا اور نفث الدم اور اسہال بھی اور مخاطی عارض ہوتا ہے اور سونگھنے کا مزہ
ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ **علاج** اونکا وہی علاج عام ہے اور شیر تازہ خود بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر کو سینہ
ایضاً حلتیت ہمراہ انیسون کے اور [illegible] سیماں جمیع اقسام کی نافع ہیں اور سینہ مرغ پختہ کرکے کھلانا اور بادام
کا استعمال بھی نافع ہے **کشنیز تازہ** جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جاوے اور قریب نصف رطل کے کھا جاوے تو آواز
کشنیز تازہ دفعتاً بیٹھ جاوے اور قریب ہلاکت کے نوبت پہنچے اور اسکے پینے سے سدر اور دوار اور اختلاط عقل اور غلبہ
اور سبات اور ایسی حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بکنا مثل مست کو پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی
اوسکے سونگھنے سے آتی ہے **علاج** واجب ہو کہ پہلے قے کرائیں خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت
کہ اوسمیں کسی قدر بورق ملا ہوا اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربا مرغ فربہ جسمیں نمک زیادہ پڑا ہو
اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور فستقین اور دار چینی اور دار فلفل شراب میں ملا کر بھی اونکو مفید ہے اور آب شبت اور [illegible] اس سے
بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہے **بزر قطونا** اسبغول کو کہتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی بہت سا اسبغول کھانے سے
بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برودت سارے بدن میں عارض ہوتی ہے اور غم اور ضیق النفس اور تمدد اور قلق اور خدر
مع ضعف کو اور غشی اوسکے بعد پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہے **فطر اور کماۃ** جو زہردار ہو
فطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتے ہیں یہ دونوں چیزیں بھی سمی ہیں فطر کی مضرت بنظر قسم اور
جنس کے اس طرح ہے کہ بعض اقسام اوسکے قتال اور مہلک ہیں اور بعض اقسام قتال نہیں اور بنظر کثرت مقدار
کی بھی مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہے جو کسی ایسے مقام مشہور میں پیدا نہ ہو جہاں کی آب و ہوا
اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جیسے وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ میں پیدا ہو جیسے حمام اور گندہ چشمہ
کے سوراخوں کے قریب یا اون اشجار کے پاس جنکی کیفیات ردی غالب ہوں سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاؤسی
رنگ ہو یہ سب ردی ہیں اسکے استعمال سے قے اور ضیق نفس و درد شکم اور معدہ اور فواق اور غشی اور زردی رنگ

فواق زرد آب شکم اور صغر نبض اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج
اوسکا یہ ہے کہ قے کرائی جاوے خصوصاً عصارہ ترب ہمراہ بورق کے اوسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کریں
اور کمثری یعنے امرود اس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کمثری بری کا یعنے جنگلی امرود کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہے
ایضاً واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری نبطی تھوڑی پلائی جاوے اور بورق اور بقل بھی اسکا تریاق ہے اور پنجال کبوتر بھی اگر
سکنجبین ملاکر پلائی جاوے اور بورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر فوتنج ہمراہ سکنجبین اور بورق کے اور معجونات گرم جیسے
معجون فلافلی اور معجون کرکم اور تریاق کبیر جو قوی ہو اور زراوند اور بیخ جاوشیر اور دردی شراب اور خردل اور حرف ایضاً مفید ہیں
اور صعتر جبلی اور دونوں کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہے واجب ہے کہ تکسیر زہر اشیا کو اسی طبیخ سے ہمیشہ کرتا رہے
سموم اہل ارمینیہ ارمینیہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہاں کے تیر زہر میں بجھے ہوئے ہوتے ہیں اونکے تیروں کے زخمی کا
بھی علاج مناسب ہے کہ اسی جگہ لکھا جاوے حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوربہ پلانا چاہیے لیکن یہی اوسکا علاج ہے بعض اطبا نے
لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور اوجھ سے پاک اور صاف کرکے نمک سود کریں اور بریان کرکے ہمراہ دو مثقال شراب
کے استعمال کریں۔ مجھکو ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے مقالہ دوسرا
سموم حیوانی کے بیان میں حیوانات زہردار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہردار ہے اور تمام بدن اوسکا کیسا
ہی کیوں نہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سمی ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص سمی
ہوتی ہے پھر ان قسموں کی دو دو قسمیں ہیں کوئی بذاتہ اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے شیر ہے کہ اوسکے
کا گوشت اور کسی کی سمیت بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شیشوا کہ مسموم کیا ہوا یا اوسمیں خراب
ہوا یا گہاس کیا ہو کہ اوسمیں سڑاہند آجاوے اور دودھ جو معدہ میں لسیہ ہو جاوے جن حیوانات کے تمام
اعضا سم قاتل ہیں اور یہ اثر اونکا جوہری ہے اور عارضی نہیں ہے اونکی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور بینیک
اور اسپ بحری اور خردل ایک جانور ہے گرگٹ کی رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشابہ سوسمار کے ہے
اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شیشوا مسموم ذراریح کا بیان تیز اور قتال ہوتی ہے
انکا استعمال ایسے شخص اور اوجھ میں درد ہوتا ہے کہ درد فم معدہ سے پیٹر تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور درک اور گردہ
اور شرم اسپنہ کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ میں تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور التہاب اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہے
اور پیٹرو اور اونکے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہیں اور اس ورم میں التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا قطرہ معلوم
ہوتا ہے اوسوقت اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرنیکا ارادہ کرتا ہے یا تو قادر ادرار بول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا
پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ پارہ گوشت خواہ
خونکی پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود اس بلا کے اسہال سحجی اور غشی اور اختلاط عقل بھی
عارض ہوتا ہے اور ٹکڑے ہونیکے بعد گر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونے کی بعد مرجاتا ہے اکثر اس جانور کی زہر کی تشنگی نہیں
ہوتی ہے اور بعض میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اوسی زمانہ میں

ہوتی ہے جب طلوع شعری ہوتا ہے یا قریب ہوتا ہے یعنی بھادون کا مہینہ شروع ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکے بعد اور نیز دنوں میں بھی سمیت زیادہ ہوتی ہے علاج پہلے قے کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بدستور مذکور سابق اور ادویہ میں اور نیز حقنہ کی ادویہ میں [illegible] کا داخل کرنا ضرور ہے اور جوشاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے میں خیال تدارک ضرر کا کرنا چاہیے اگر مناسب ہو تو بخیال غلظت مثانہ کے فصد بھی کھول دینی چاہیے بعد ازان شکر سرخ کر دودھ پلا کر لعاب اسبغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلائیں اور استعمال حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائیں خواہ آب جو اور چاول کی پیچ اور جوشاندہ حلبہ اور جوشاندہ خندروس یعنی جوار کا استعمال کریں اور شوربای چرب ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی بیضہ نیمبرشت اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن بادام اور [illegible] القربی [illegible] امراض البول [illegible] صمغ عربی [illegible] ہمراہ چربی مرغابی کے اور شراب [illegible] تخم خرفہ [illegible] تخم خیارین [illegible] سفید [illegible] انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے ہیں کہ دہن سفرجل اسکا تریاق ہے اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح [illegible] اور شراب [illegible] سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیوں کو نافع ہوتا ہے اور تازہ روغن گل کا ٹپکانا واجب ہے مگر ٹپکانا [illegible] کے ذریعہ سے جائز نہیں ہے بلکہ کسی شے باریک اور نرم کے ذریعہ سے ٹپکانا چاہیے اور آبزن کا بکثرت استعمال کریں ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اوسے ضیق النفس اور دشواری سانس آتی ہے اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور سینے بافراط [illegible] کی [illegible] اور یرقان اور کرب اور درد [illegible] زیادہ ہو اور [illegible] سب امراض پیدا ہوتے ہیں اور جب استفراغ [illegible] موقوف ہو جاوے وہی وقت اسکی صحت اور نجات کا ہے اور [illegible] مچھلی کی غذا اپنے [illegible] اور [illegible] ایسی ہی بو آتی ہے [illegible] اگر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل میں مبتلا ہوتا ہے علاج شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شیر مادہ خر بھی اسیطرح اور شیر زنان خواہ پستان سے پلایا جاوے اور شاہترہ تازہ خبازی اور خطمی کے اوپر کا پوست اتار کر اور شوربا [illegible] سرطان نہری خاص کر کر کہ اوسی کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہے اور باقی نباتات اور چیزوں کو نہیں کھا سکتا ہے اور [illegible] تازہ ہو خواہ [illegible] کا خون اور خرد بحری اسے ناگوار معلوم نہیں دیتی ہے اوسمیں کسیقدر کھاتا ہے۔ اور ادویہ قویہ سے [illegible] جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنوں کا رکھا ہوا اور بیخ [illegible] بوزن [illegible] مثقال [illegible] ہمراہ شراب کے یا قطرات کی مقدار [illegible] پلائی جاوے خواہ بطور طلا کے استعمال کیا جاوے اور تھوڑی سی [illegible] شراب میں ملا کر جب دوسرا دن ہیجان اعراض کا آجاوے اور کسیقدر سکون ہیجان میں پیدا ہوا وسوقت خربق سیاہ اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] السوس اور کثیرا [illegible] سب ہموزن لیکر گولی بنائیں بمقدار شربت ایک درہم خواہ اوس سے کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کریں علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے [illegible] نفرت نہ ہو بلکہ اوسمیں سے کسیقدر کھاتی اور اگر مرض سل میں مبتلا ہو اوسکا علاج خاص کرنا چاہیے **چھپکلی اور گرگٹ کا بیان** چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہے کبھی شراب میں چھپکلی گر کر مر جاتی ہے اور باسی ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جو اوس شراب کو پیتا ہے اوسکو وجع الفؤاد بہت شدت کو ساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہے اور اوسکا [illegible] بھی سمیت رکھتا ہے حتی کہ بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ ایک گھنٹہ میں قتل کرتا ہے اور ہم قریب ہے کہ اوسکا ذکر [illegible] کریں گے بعض لوگوں نے کہا ہے

کہ یہ جانور جس وقت پکایا جاوے اور اوسکا طبیخ آب حمام مین چھڑکین تو جو شخص اوس پانی مین غسل کرے بدن اوسکا سبز ہو جاویگا اور مدت تک سبزی باقی رہیگی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھکو نہین ہے علاج وہی علاج مشترک ہے اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اوسی طرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حردون ایک قسم اس جانور کی سالامندرا بھی ہے اور اوسمین ایک تشابہ بنظر طبیعت کے ہے اور جو اوسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اوسکا گوشت کھاوے اوسکی زبان مین ورم اور کھجلی اور ورم اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ کنجد اور خربوزہ بطیخ اور شکر ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین واجب ہے کہ شیر تازہ پلاوین اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کرایئن سالامندرا کے کھانے سے جو کیا ہوتا ہے چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کی ہے ہم اسکا ذکر بھی اوسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے کبھی اوجاع شدیدہ معدہ مین اور ورم مثل استسقا کے شکم مین اور کزاز اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اسکا نام اطیوس آذی وغیرہ ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور بطلان عقل اور استغراق بیکار ہونا اور سیاہ ہونا واضح بدن کا اور پھٹ جانا چند اجزای بدن کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا مثل گر پڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہو جاوے تب بھی اعضا کا سقوط باقی رہیگا علاج مشترک ہے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور اطیوس آذی وغیرہ کا علاج پہلے ذکر کیا ہے کہ اوسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہے اور خاص اوسکا علاج یہ ہے کہ پنیر مایہ اور علک البطم ایک انمین سے خواہ دونون کو ہمراہ میبہ کے استعمال کرین اور آب طبیخ کما فیطوس جسے کمادریوس کہتے ہین اوسمین [illegible] اور ورق مرو اور تخم انگن جوش دیکر زیت کے ساتھ پلاوین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک شوربے کے ساتھ تجربہ کیا ہوا بھی نافع ہے گدھون سے سبز مینڈک اور دریائی سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اوسکا رنگ تیرہ مائل بزردی ہو جاتا ہے اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر متشنج گیا ہے اور حلق مین اور معدہ مین سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد و رفت کرتی ہے آنکھ مین ظلمت اور تاریکی سر مین چکر اور دوار اور منہ مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی استرخا اعضا مین اور کبھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال دوسنطاریا اور متلی اور قے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اوسکے ضرور گر جاتے ہین علاج زیت اور گرم پانی سے قے کرایئن یا شراب کثیر المقدار سے قے کرایئن اور ریاضت کرایئن اور حمام مین لیجا کر عرق اور پسینہ نکالین اور آبزن گرم کرین اور دوا ہان گرم سے تمریخ اور مالش کرین اور دوائے کرکم بھی نافع ہوتی ہے اور دوا المسک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انھین بھی نافع ہے اور شراب کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بالنس کی جڑ کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کرکے بھی مفید ہے زرد مینڈک کے کھانے سے اشتہای طعام جاتی رہتی ہے اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور متلی اور قے اور وجع الفواد ورم شکم اور دونون ساقونکا پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کرین قسم دوسری جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے اور منجملہ ہمہ سرا اور جسم کے اوسمین سمیت نہین ہوتی ہے پہلی مچھلی ہے خصوصاً اگر مچھلی کسی ایسی جگہ رکھی جاوے جہان تری اور نمی ہو کہ اوسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو فطر مین پیدا ہوتے [illegible]

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا **علاج** اوسکا تنقیہ اور تمام علاج نفط کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے **دوسری کباب لٹکا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا** واجب ہے جب گوشت پکایا جاوے اوسے ہنڈی کو کھلا اور ڈھانپ کر نہ رکھیں بلکہ اتنی دیر تک کھلا رہنے دیں کہ اوسکے بخارات نکل جائیں اور ہوا پہونچتی رہے اسلیے کہ اگر بند کرکے رکھیں گے زہر ہو جائیگا اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے کرب اور دوائی تشکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہو جاتا ہے اور کبھی اوسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازان ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** قے کرائیں اور پھر اوسے شوربا اور شراب ریحانی پلائیں ہمراہ عصارہ سفرجل کے اور عصارہ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اوسکا استعمال عمدہ ہے اور مفید ہو اوسکے کھانے سے عارض ہوا اوسکا علاج خاص ہیضہ کے علاج جیسا کرنا چاہیے **جنس دوسری سموم حیوانیکی** جنکے بعض اعضا میں سمیت ہے تمام جسم سمی نہیں ہے ازانجملہ مرارات اور تلخہ ہای حیوانات ہیں اور کنارہ نیزہ یک بارہ سنگہے کی دم کی **مرارہ افعی** یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موثر استعمال ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اوسیطرح استعمال کیا جاوے متواتر غشی پیدا ہوگی اور وہ بہت کم نفع کریگی **علاج** اگر سودمند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائیں روغن زرد پلاکر اور مکرر قے کرائیں بہت جلد بعد قے کرانے کے تریاق اور مثرودیطوس کا استعمال کریں اور فادزہر دوای جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور پھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی کی درپے آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اوسکے حلق میں ٹپکائیں اور ماء اللحم جوزہ ہای مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دواء المسک ملاکر ٹپکائیں **مرارت نمر** یعنی چیتہ کا پتا جو شخص اسے کھائے مزہ سبز اوسکی قے میں برامد ہوتا ہے خواہ مزہ زردی کی قے ہوتی ہے اور ایلوہ کی بو اوسکی ناک میں آتی ہے اور یہی ایلوے کا مزہ اوسکے موہنہ میں ہوتا ہے اور آنکھ میں زردی یرقان کی پیدا ہوتی ہے اور ان اعراض کے بعد مر جاتا ہے بچنے کی امید نہیں رہتی ہے پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جاوے اور نہ مرے امید حیات کی ہوگی **علاج** قے کرائیں جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کریں وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جز پنیر مایہ آہو چار جزو تخم سداب اور مرکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد میں ملا کر معجون بنائیں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے اور بانیہ سے قے بھی کرائیں اور آبزن میں اوسکے بٹھائیں اور خوشبو پھول داخل کریں **دریائی کتہ کا تلخہ** بعض اطبا نے لکہا ہے جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مر جاوے گا **علاج** روغن گل ہمراہ جنطیانا رومی کی اور دار چینی کے استعمال کریں اور پنیر مایہ ارنب بھی اور نجیج روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے **فضلہ بارہ سنگہا کی دم کا کنارا** جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنی اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد پلاکر قے کرائیں اور روغن زرد میں کنجد اور پھٹکری ملی ہو اوسکے بعد بندق اور پستہ اور مانیرج ملاکر خواہ معجون مانیرج کھلائیں ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز میں چار مرتبہ کرنا چاہیے **جنس تیسری از قسم حیوانات کی** یعنی رطوبت کسی حیوان کی بدن کی جو سمی ہوتی ہے **خون نر گاو کا تازہ** جو شخص خون تازہ بیل کا پی جاوے اوسکو درد لوزتین اور سرخی زبان اور رنگ خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھے پر اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی دانتوں میں سرخی پیدا ہوتی ہے اور اوسکے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہے **علاج** بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہوں اور اسہال کی تدبیر کریں اور قے کرانے میں ایسے شخص کے

خطرہ ہی کہ بعض اوقات ایسی شی برامد ہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہین ہے اسیوجہ سے خناق مین گرفتار ہوکر مرجاتا ہی اور جو دوا جمود خون مین نافع ہے جیسے انجیر خام اور ایسا نرم کہ اوسمین دودھ بھرا ہوا ہوا اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور لبوہ اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ مین ملاکر اور عصارہ برگ توت سگل سرکہ مین اور پنیرمایہ بھی ساتھ سرکہ کے جب دواؤنکی استعمال سے خون مین تقطیع پیدا ہوجاے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اندر اور بطون مین پھیل جاے مسہلات کا استعمال اوسوقت کرائین اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب قراطن یعنے ماء العسل خالص کے ساتھ کرین **دواب کا پسینا** اوسکے پینے سے چہرہ زرد ہوجاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہی اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہونا اور دونو بغلون سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہی **علاج** آب شبگرم سے قے کرائین اور طلا یعنے آب انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال کرین اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہے **گرگٹ کا انڈا** بعض اطبانے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جاے فوراً ہلاک ہوگا اور اگر تھوڑی دیر اوسکی تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہوگا **علاج** باز کی بیٹ طلا مین گھول کر پلائین اور سنے کرائین اور اچھی طرحسے قے کرائین تاکہ ساری آلایش نکل جاے اور اوسکے بدن مین تمریخ روغن گاو کی کرین اور سر کی تکمید نمک سے اور انجیر خشک کی خورش ہمراہ مکھن و خبطیا کرائین بگڑا ہوا دودھ اوسکو کہتے ہین جسمین کسیقدر ترشی آجاے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر عفونت بھی جاے اوسکے استعمال سے دوار اور متلی اور مروڑا فم معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے **علاج** قے کرائین ماء العسل پلاکر اوسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین **خون بستہ** جب شکم مین خون منجمد ہوجاے ضرور سمیت پیدا کریگا اور اوسکی سمیت اوس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارجی سے نہین کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہے اور جس عضو مین بستہ ہوا ہے اوسکے خواص اور اعراض دیگرگون ہونگے مثلاً اگر سینہ مین بستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہوجاے گی اور ضعیف ہوکر پہلے مودی بطرف تواتر کے ہوگی اور استرخا مریض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچیگی اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہوجاے گا اور اختناق اور صغر نبض اور غشی پے درپے عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اور اسی طرح اگر امعا مین بستہ ہوگا اوسکے اعراض بھی انھین اعراض مذکورہ کے قریب قریب ہین **ادویہ عامہ جمود خون کی** سب اقسام مین یکسان مفید ہین اقحوان سپید اور اقحوان احمر بھی (ایسا ہی) مفید ہے اور مقل اور حاشا اور پنیرمایہ حیوانات مذکور بوزن تین اولوحات خصوصاً پنیرمایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو کہ پہ بنایا جاے بہ ترکیب مذکورہ بالا از آنجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ گوسفند کا بقول اطبا جوف مین تمام خون بستہ کو پگھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلائین اور یہ دوا جلیل ہی اور عجیب النفع ہی **معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج** کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ مین ہوچکا ہے اور دونون باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ امور بیان کرتے ہین پہلے اس مریض کو تا امکان قے کرنی لازم ہے اور عصارہ کرفس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جاے اور تریاق طین مختوم بھی اسی مفید ہوتا ہے اور قرطم ساشیدہ جو آب گرم مین پگھلائی گئی ہو وہ بھی زیادہ نافع ہی اور یہ دوا بھی نافع ہی طین مختوم اٹھ درہم پنیرمایہ خرگوش چھ درہم پنیرمایہ اقحوان تین درہم خبطیانا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طیار کرین مقدار

شربت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین ــ ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ مترساق ارنب کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلائین اور بیج انذرانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین واسطے اوس خون بستہ کو جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ عصارہ وقت زرین درخت کا استعمال کیا جاے کہ اوسمین ایک خاصیت خاص ہے اور عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور تریاق اور مثرودیطوس اور مدرات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرفس اور تخم ترب کو بسبب سکنجبین مین اور سرکہ گھول کر دیا کرین اسلیے کہ سرکہ دواے جید ہے خون بستہ کو علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیسالیوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم اظفار الطیب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کرین اور ادویہ مفتت حصات یعنے جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اوسکا استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقنہ مین خواہ طلا کے طور سے اور مثانہ ثور وغیرہ مین بقدر ایک نوات یعنی پانچ درم یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیم درم کو نمک پسا ہوا یا نمین خواہ خاکستر چوب انگور کے پانی مین بھر کر استعمال پچکاری کا کرین اگر یہ تدبیرات کارگر نہون چاک کر کے خون بستہ کو مثل پتھری کو نکال لین **دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین** کبھی معدہ مین کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ کے منجمد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ برد تمام بدن کا اور صغر نبض اور اختناق حبس سے ضیق النفس و غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اوس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکو معدہ مین دودھ بستہ جاے **علاج** واجب ہے کہ دودھ کو پھاڑنے کی چیزونسے پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے نمکین چیزین اسلیے کہ اس سے تجبن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اوسے ضرور پلائین اور فوتنج خشک بوزن پانچ درہم کے اوسے پلائین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اوسمین زیادہ ہے لیکن چاہیے کہ جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انفحہ کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہین یا بذریعہ قے کے اخراج اوسکا کر دیتی ہین خواہ اسہال کے ذریعہ اخراج کر دیتی ہین اور جو دوائین معدہ کے خون بستہ کو واسطے اوسکے بھی کہی ہین خصوصاً جو دواے مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دواے انجدان اور دواے کبریت خواہ دونون برابر پلائی جائین سرکہ مین اور آب خاکستر چوب انجیر بھی حب مکرر خاکستر ڈال کر تقطیر کرین

مقالہ تیسرا تدبیر عام نہش کی یعنی کاٹنے سے جانورون کی جو زہر پیدا ہوتا ہے اوسکی تدبیر اور حشرات کو بھگانے کی تدبیر اور علاج لدغ حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان

ابتدا ہے قول نہوش کے بیان قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حار غریزی کی اور اوسکو برانگیختہ کرنا مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور نیز بہتر ہے تاکہ سم کو جلادے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور اعضا کی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اوسکے بعد دفع سم اور ابطال اوسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کرین جن طلاؤن مین یہ اثر ہے

خواہ بنظر اپنی طبیعت کی اوسمین یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آیندہ ذکر کرینگے اور بیشتر ان اعراض مین اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتے ہین مثلاً تقلیل رطوبات بدنی اسلیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا مین دقت اور دشواری ہوتا ہے بسبب اسکی کہ رطوبات مین نفوذ کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پائی اور اوسپر سوار ہو یعنی تحلیل ہو اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہین۔ بہترین اوقات فصد کا وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن مین محسوس ہو اور جاذب اوسکا نہو سکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے بھرا ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت مین جو مخالف جہت اعضاے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہے پلانی کی دوا اثر جو زہر بدن مین پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ مین یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور مخالف سم کے ہین بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہو خواہ بالخاصیت اوسے مفید ہے یا ایسی دوائین جو سمیت کو بطرف خارج کے متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط مین حرکت دین جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنی پسینہ نکالنے والی دوائین لیکن ایسی دوائین جو اخلاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات مین مثل ادویہ مسہلہ اور مقئیہ کے لصوق کے واسطے اور اسی طرح مدرات کا حال ہے یا ادویہ ایسی ہین جو محرک مواد ہین کہ اعضاے رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہین اور جو مادہ حرکت مین آتا ہے اوسے دفع کردیتی ہین جیسے یہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقئیہ اور مدرہ اور بعد دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہی اوسمین چند اغراض ہوتی ہین ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور دشواری بندش اطراف سے اور نمیند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کی طرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے ۔ اور ازین قبیل عضو لسوع کو کاٹ ڈالنا یا اون دواؤن سے جو مکوی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کی ہین اور اسی وجہ سے قابض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کی طرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اوس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہے خصوصاً جبکہ دوائی جاذب اوسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو ازین قبیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی احتیاج شرط کی بھی ہوتی ہی اگر زہر اندر کی طرف ساری ہو گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو کہ پہونچنے کی طریقے مین ہو اوسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد مین سے نکل جاتا ہے اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور منھ اپنا دھو چکا ہو اور اوسکے دانت مین سڑی ہوئی بو نہ آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کرلے اور کسیقدر شراب پی لے اور منھ مین روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے منھ مین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تاخیر کرے اور پہلے اوسکے دفع کی تدبیر کرے اور جسقدر یہ چوستا جاوے اوتنا تھوکتا جاوے۔ دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور جاذب ہون اکثر طلاءً استعمال کیجاتی ہین اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اونکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہے اور کبھی بنسبت مشاکلت کہ اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا اور دُم کاٹ کر مار گزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تا اینکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم کا کر دیتی ہین لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہے اور اس دعوی مین خواہ ثبوت مین اس دعوی کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کرسکتا ہے اور طبیب اگر بہت سے

امور دریافت نہ کر سکے کچھ ادویہ بہ نظر فن خاص کے مفر نہیں ہے اکثر لطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہیں جیسے فرجہ خواہ آبلہ پڑ جاتا ہو لیس مع اجب ہی کہ جو چیز اوسمیں ایسی ہو وہ گرادی جاوے یہی شرط دواے طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو سیلان کا احالہ اور تبدیل ضرور حاصل کر دیا تو رطوبت کو پہنچا کر دی تاکہ اثر زہر کا ہیجان نہ ہو سکے جیسے بیخ بیروفاج کی یہی خاصیت ہے یا احراق سمیت کردے جیسے داغ دینے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر زیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا اگر اوس سے داغ دیا طریقہ اہل مصر کا ہے خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا میں ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کردے خواہ کیفیت حرارت اور برودت میں نفاذ کلیہ جو سے سمیت کو تبدیل پیدا ہوا اگر ایسا ایسی ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جاوے اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کہ نفع بیّن پیدا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہوں اور امر عظیم ہو گیا اگر وہ مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر بڑی تک ہو سکا نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو سپلے عضو مذکور کاٹ ڈالیں اوسکے بعد داغ دیں منجملہ کیفیات اور اثر خاصی کی ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا میں ایک یہ اثر ضرور درکار ہے کہ مسکن وجع ہوا اور تدارک اون اعراض کا کریں جو مختفی ہیں اور لسوع کے تابع ہوتے ہیں جیسے قاقطار اسی غرض سے ان ادویہ میں داخل کرتے ہیں کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اوسے بند کردے منجملہ وصایا کے جو سموم میں خواہ مخصوص میں قابل حفظ کے ہے یہ ہے کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو زمانہ صحت تک بخوبی خیال کیا جاوے **ادویہ مشہورہ بعد کاٹنے حیوانات کے** منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہے کہ تخم جند توتی پانی میں پیسکر پلاتیں خواہ شراب میں ڈالکر پلاتیں اور طبیخ انواع فوتنج کا لیتے اوسکے تینوں قسم کا اور جند بیدستر عجیب النفع ہے لبن لاغیہ اور میرے گمان میں لبن لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہے جسے بنام لوشنجی اور قراوی مشہور کرتے ہیں یہ بھی جمیع حیوانات کی لسع کو مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور لوجا اور بیش موش اور آذریون اور تخم بادروا اور حرف اور گون کی بھی قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ثوم اور پوست ورق غرغرہ ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس کا قول ہے جب شراب میں سانپ گر جاوے لازم ہے مدام کو اوسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی تمام سمیات کی ضد اور مخالف ہے اور بمقدار شربت دو مثقال ہے اور بیخ انجدان جمیع سموم کو نافع ہے اور ثمرہ پنجنکشت اور روغن بلسان اور حب بلسان اور پنجنکشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا جاوشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے نہوش کے بارہ میں دارچینی جو خاص چین سے آتی ہو اور مینگنی بکری کی جلا کر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کما فریوس اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کے اور اجوائن کبیکج اپنے ہمراہ شراب کے اور فوتنج اور طبیخ اوسکا شراب اور ضماد لگا دو اور راسن اور قیسوم اور [illegible] غاریقون اصل الخنثی تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس مرض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اوسمیں بھر دیں اور خشک کریں اور بر حسب حاجت اوسمیں سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کریں اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی و بانخ ناکیان خصوصاً ہمراہ النفخہ کے شوربا نیولے کا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا جو زندہ ہو ہمراہ شراب کے پلاتیں اور ورق ملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوے کا اور قنفذ عجیب النفع ہے جنطیانا بھی خوب چیز ہے تخم گندنا بری بھی نافع ہے اور ادویہ بارده میں سے جو اسکو نافع ہیں بیخ بیروج ضماد کریں ہمراہ شہد کے کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور سیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کرکے استعمال کرتے ہیں **تریاق عجیب** افیون اور مرکی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سداب دو درہم شہد [illegible]

جز جز سے معجون کریں مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے ۔ ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اوسکا یہ ہے حب الغار دو مثقال گل مختوم دو مثقال ابو لوس ہمراہ زیت کو استعمال کریں اور مقدار شربت ایک بندقہ تین اوقیہ ماء العسل میں ۔ ایضاً تریاق عام ہے جمیع لسوع کے واسطے اور مشروبات میں سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل بیخ حزا ہر ایک سے ایک درہم عصیر خرنوب سے معجون کریں اور دھوپ میں چالیس روز تک رکھیں اور ہر روز ہلاتے رہیں اور جب خشکی پیدا ہو اوسمیں تری داخل کریں اور مزاج پکڑ لے اور طیار ہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کریں ۔ بعض لوگ مدعی ہیں کہ دواء مذکور بطور ضماد کے اگر لگائی جاوے تب بھی نافع ہے اور طبیخ سرطانات نہری کا اور خون کچھوا کا اور رب ملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کی نہش کو نافع ہے کلونجی تخم حرمل زیرہ ہر ایک دو درہم خبطیانا زراوند مدحرج ہر واحد ایک درخمی فلفل سپید مرمکی ہر واحد نصف درخمی شہد میں معجون کریں مقدار شربت بقدر باقلائے رومیہ کے شراب میں داخل کر کے ۔ ایضاً خبطیانا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد میں معجون کریں اور کل مقدار کا ایک ہی شربت ہے ۔ ایضاً حب بلسان ہر واحد تین درخمی تخم جرجیر تخم گندنا ہر واحد ایک درخمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درخمی کو مرمکی زعفران ہر ایک ایک درخمی طین بحیرہ چار درخمی شہد کف گرفتہ میں معجون کریں اور مقدار شربت بقدر ایک باقلہ کے ۔ ایضاً حب بلسان زوفاء خشک بزر لفت بری فلفل سپید اور سیاہ دارفلفل مرج ترکی انیسون فطراسالیون اسارون کمون کرمانی بزر الکرفس ہر واحد چار جزو سنبل قفاح اذخر ہر ایک سے چھ جزو شہد میں معجون کریں اور مقدار شربت بقدر ایک باقلائے رومی

طلاؤں کا بیان

جانوروں کے کاٹنے کے مقام پر جو دوائیں بطور طلا کے لگائی جاتی ہیں اونمیں سے نفط ابیض اور نفط ازرق اور ثوم خام خواہ ابلا ہوا روغن زرد میں خواہ جند بیدستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جسمیں بانی کا لگا ہوا ہو اور فرفیون نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہے اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنے مرغی اور مرغ جو زندہ پیٹ اونکا چاک کر کے مقام لسع پر ضماد کریں اور ساعت بساعت بدلتے رہیں ۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسوجہ سے تاانکہ اگر سنخ سلیم نکل جاوے اوسکے پیٹ میں گھل جاتا ہے اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہو جاتے ہیں اور شاید یہ اثر اوسکے پوٹہ میں ہو اور شکمبہ میں نہیں اور کہیں یہ اثر نہ ہو منجملہ ضمادات کے نمک اور سرکہ اور تلخہ گاو بانمام اور برگ خنثی یعنے وہ گھاس جسکا نام خنثی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب انجیر اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا میں اور زفت اور نمک دونوں لگا کر یہ بھی اطبا کہتے ہیں کہ ضماد ثوم اور لہسن اور بکری کی مینگنی ہر ایک جانور کے کاٹے سے نافع ہے سواے مارگزیدہ کے زہر کو اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے حتی کہ مارگزیدہ کو بھی نافع ہے ۔ ایضاً خردل اور بورہ اور سجی اب صابون خواہ قطران میں پیسکر طلا کریں یا زفت ہمراہ نمک کے پکا کر طلا کریں ۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالیں بہت مفید ہے بلکہ سانپ کے کاٹے ہوئے کے زخم پر بھی اسکا ڈالنا مفید ہے اور یہ علاج ارباب مصر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے ۔ پیاز دشتی ہمراہ سویق کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جاوے اور مرہم نطرون کا منجملہ نطولات جیدہ کے آب دریاے شور خواہ تنہا یا سرکہ ملا کر اور طبیخ موش دشتی زندہ کا اور طبیخ بولے کا بھی مفید ہے

ایسے طلاؤں کا بیان جنکے بدن میں لگانے سے ہوام پاس نہ آسکیں

اس تاثیر کی جتنی دوائیں مذکور ہوئی ہیں اونمیں سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہے اور میعہ کو حب الغار میں گھولیں خواہ زیت میں برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا قفاح سرو خواہ حب عرعر اور اسیطرح برگ پنجنگشت زیت میں اور قیسوم بیخ انجدان

اور ضنئی اور دو قو یا حب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزیں ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئیں اور چند مرکبات بھی ازین قبیل ہیں مثلاً بیخ ابہخان سیاہ اور قفاح سادج تازہ اور حب عرعر ہر واحد ایک جزء بیخ بیروج نصف جزء حب بلسان فرومانا ہر واحد تین جزء کو تنگ زیت میں پختہ کریں اور اسقدر پکائیں کہ اوسکا قوام پیدا ہوجائے اتنا گاڑھا جیسا بخال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن پر طلا کریں۔ ایضاً ضنئی دو درہم حب بلسان بزر البنج ہر واحد نصف درہم سرکا در زیت میں ملا کے طلا کریں۔ ایضاً۔ قفاح مضوم ایک جزء بیخ بیروج دو جزء بزر البنج تین جزء سب کو زیت میں ملا کر طلا کریں اور اس دوا سے دہونی بھی دیسکتے ہیں۔ ایضاً۔ حب عرعر دو جزء میعہ جزء واحد سبکو ملا کر روغن میں طلا کریں اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے **طرد ہوام بالکلیہ** مکان کو ایسی چیزوں سے چھڑکیں جنھیں ہم آیندہ بیان کریں گے اور بجھانے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں اور حجرے مکان کے اور کونے میں وہی چیزیں نثر پڑیں جنھیں ہم ذکر کرتے ہیں دہونی کے بیان میں خواہ اور ترکیبات میں اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ بھٹکنے پائیں اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگا کریں دہونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا دھوان کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہیں اسی طرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہائے تازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ میں عجیب لاثانی ہے اسیطرح قنہ اور سنگھرا اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور مقل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور فودنج اور شیح اور اسی کا فرش کرنا اور قطران کا فرش اور جعدہ کا اور دہونی بنجنکشت کی اور اوسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی دہونی اور فرش اسی طرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دہونی افیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور کبریت اور بکری کے سم کی بناکر سلگائیں سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جائیں۔ ایضاً میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور سو مہائی خواہ سلاجیت کی ہر واحد ایک جزء سم گوسپند اور سام اوسکا ایک جزء قرص بناکر دہونی دیں اور فرش کو اوس سے تبخیر کریں یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ فرومانا بیخ ابہخان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک وقیہ پوست بیضہ نعام یعنے شترمرغ کلونجی تخم خربل ہر واحد دو اوقیہ ایضاً برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزر البنج ہر واحد ایک درہم پوست بیخ بیروج ایک درہم سم گوسپند تین درہم فودنج دو درہم سو مہائی خواہ سلاجیت چار درہم سب کو ملا کر دہونی دیں اور آگ انگور کی لکڑی کی دہونی کے واسطے اختیار کریں اسکی دہونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بجھانے کی چیزوں میں سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بجھانے سے اکثر ہوام بھاگتے ہیں سبنر اور حبق اور بیچنکشت ہر واحد ایک جزء اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائیں شیح کا یہی حال ہے اور حلتیت کی بھی یہی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الاؤ لگائیں یا رکھ اسیطرح گرد مجلس کے بچھائیں جیسے کیہوں کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہیں۔ ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے گرد اور الگ ہٹ کے یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیئے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتے ہیں اور اوسی جگہہ جاکے جمع ہوتے ہیں۔ ایضاً لقلق اور مور کا پالنا اور گھر میں ان جانوروں کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور ہیضا بیات اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوام کا نہیں پہونچتا ہے ایسی چیزوں کا گھر میں پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہوسکتا ہے اسلیئے کہ اولاً تو ہوام اونکے خوف سے گریزاں رہتے ہیں اور شاذ و نادر کبھی اگر نکل آئے یہی جانور اونکو قتل کر ڈالتے ہیں اطبا کہتے ہیں جو شخص نوشادر ناسور کا بنا کر اپنے پاس رکھے سانپ اوسکے گرد

نہ بھگے گا اسیطرح جو شخص سکا کپڑا بناکر پہنے لیکن یہ بات جس شخص نے لکھی ہے اوسکا چنداں اعتبار اور وثوق نہین ہے ور زندہ جانورونکی ہلاک کرنیوالی چیزین کہتے ہین کہ خربق کے کھلانے سے قتل کتے اور مکھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے تیندوا چیتا اور خانق الذئب سے بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور کنیر سے اور برگ ازادرخت سے تمام بہائم قتل کیے جاتے ہین سانپ کی بھگانے کی تدبیر بارہ سنگھا کا سینگ اوسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کی کھری اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور گندھک کی دھونی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے بدن مین لوف جیسہ جو ایک قسم کی گھاس ہے تھپڑے خواہ اس گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ بدن مین لگائے اوسے سانپ نہین کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر محلول سے چھڑکین اوس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خردل سے سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمدورفت معلوم ہو اگر وہان رائی کو پھیلا دین ہرگز ادھر ہو کر نہ نکلے گا اور صائم کے منہ کا تھوک خصوصًا اگر صائم اپنے مونہہ مین نوشادر رکھ لے سانپ کو قتل کرتا ہے بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر جو صائم حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوک دے فورًا مرجاتا ہے اور طول مین چاک کی ہوئی مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے پتے کا عرق اور اسیطرح بادروج کا بھی یہی اثر ہے بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے میعہ اور زرنیخ اور بھیڑ کی مینگنی بھیڑ کے شرب کی چربی سب اجزا ہم وزن لیکر پہلے شرب کو پگھلائین اوسکے اوسکو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئیگا اگر کٹی ہوئی مولی بچھو کے سوراخ مین رکھین اوسے جرأت باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائین اوسکی بو سے اور ہرتال کی بو سے بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے کھٹملوں کی بھگانے کی تدبیر اگر خیسانیدہ حنظل کا مکان مین چھڑکین سب کھٹمل مرجاتین اور بھاگ جاتین اسیطرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ حلیق کا اطبا کہتے ہین کہ اگر بکری کا خون کسی گڑھے مین بھر دین سب کھٹمل وہین جمع ہو جائینگے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کر کے دھونی سے قتل کرین اسیطرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اوسپر بھی سب کھٹمل جمع ہو جاتے ہین اور رائحہ گندھک اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتی ہین ہمارے ملک مین ایک گھاس ہے کہ اوسکا نام کہلوانہ یعنے حشیشۃ البراغیث ہے جسوقت اوسے بچھونون پر رکھین کھٹمل بیہوش ہو جاتی ہین اور اونمین تخدیر پیدا ہوتی ہے اور پھر زندہ نہین رہتے پسو اور مچھر کے بھگانے کی تدبیر انگیٹھی مین برادہ چوب صنوبر کو سلگائین خواہ قلقدیس کو خواہ کالونجی کو سلگائین اور بہتر یہ ہے کہ سب یکجا کر کے سلگائین اسیطرح خشک آس اور گندھک اور مقل اور شونیز کہ جسکا نام قولون ہے اور اذخر اور حرمل ان سب کی دھونی دین اور بچھونے پر رکھین اور ورق السرو اور جوز سرو کا استعمال کرین اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکین نفع کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا طبیخ یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب پسووں کے بھگانے کی تدبیر یہ ہے کہ سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مرداسنگ اور خربق سے مرجاتا ہے۔ ایضًا خربق اور بزرالبنج اسیطرح بیخ کرنب بھی اوسکی قاتل ہے۔ اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور بہک سے اگر زندہ چوہے کی کھال نکال کر کسی گھر مین ڈال دین خواہ اوسکو خصی کر کے یا اوسکی دم کاٹ کر چھوڑ دین جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اودھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک چوہا ڈورے سے صوف وغیرہ کے پانون باندھکر اگر کسی گھر مین چھوڑ دین جتنے چوہے اوس گھر مین ہین سب بھاگ جائینگے اور مجھ کو اسمین تردد ہے چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کر رکھین بھاگ جاتی ہے اسیطرح فضلہ طمیسرا ور تلخہ گاو سے اور اسیطرح زرفت اور حلتیت سے

اور خود چیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائین اوسکو دھوئین سے بھی بھاگ جاتی ہے مکھی کے بھگانے کی تدبیر ہرتال کو دودھ مین ملاکر رکھین اسکے پینے سے مکھیان مرجاتی ہین اور ہرتال کی دھوئین سے بھی اور گندھک کے دھوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہین شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر گندھک کی دھوئین سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدن پر خطمی کا ضماد لگائے اوسکے پاس نہین جاتی ہے خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملے کیکڑے کے بھگانے کی تدبیر بنابر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کی دھوئین سے بھاگ جاتا ہے دیمک کے بھگانے کی تدبیر جس گھر مین ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہے اور تقلیا اور جتنے اعضا ہے ہدہد اور اوسکے سر کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہین سوس کے نکالنے کی تدبیر کپڑون مین جو کیڑا لگتا ہے اگر افسنتین کپڑے مین رکھین تو کیڑا نہ لگے گا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا بھی فائدہ ہے اقسام سانپ کی جو لوگ سانپ پکڑتے ہین اور جنکو فن بھی ہے کہ سانپونکا حال اور اونکے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہین اونہون نے سانپ کی تین قسمین کی ہین ایک تو وہ قسم ہے کہ اونمین حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہین ہے اور اسی مین اصم یعنی بجاگر اور اصلات داخل ہے اور اسمین سوائے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہین دیتا ہے خواہ بہت گہرا داغ لگائین جو اندر تک پہونچ جائے اور سمیت کو جلادے اور بھاری سمیت کو پھیلنے کے تنگ کردے کبھی اوسکے علاج مین بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کی مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کر قے کراتے ہین اور اوسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہین اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اوسمین نہو فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اوسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرسکتے ہین دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کمتر اوسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز یا سات روز تک مہلت دیتا ہے اطبا کہتے ہین کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہین اونکا علاج فقط اوسی جگہ کیا جاتا ہے جہان زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے اور سمیت کی لحاظ سے تریاقی علاج نہین کیا جاتا ہے اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید المداوت ہے اوسکے بھی چند اقسام ہین ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی مین اسے باسلیقوس کہتے ہین اسکی سمیت کا یہ حال ہے کہ جسکی طرف دیکھ لے خواہ جو شخص اسکی آواز سنے فوراً مرجائے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہے اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنی شپیرہ کے ہوتا ہے اور طول مین قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام اسقلیس خشک ہے کہ اوسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھُرّی ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اوسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہے آنکھین اسکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہین اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے اونہین اقسام مین سے ایک وہ بھی سانپ ہے جسکا نام نزادہ ہے اسکو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جسپر یہ تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اسکے تھوک کی بو سے کسیقدر اوسکے دماغ مین پہونچ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہے اور طول اسکا دو ہاتھ ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل از ان کہ مقام لسع مین درد پیدا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ مین اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوئے کی تجویز کی جائے ہان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اوس سے احتراز کرسکے اور شاید کبھی وہ علاج ہو

مذکور ہوا ہے شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ صم مقصہ یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہے اوسکے بھی چند اقسام ہیں اور وہ مصر میں بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں مع زیادتی بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہیں اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہیں سپید اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صنانہ یعنے قبضہ شمشیر کے ہوتے ہیں اثر وہی جو قاتل ہیں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف ہوتا ہے۔ بعض اونمیں سے افاعی اصلیہ ہوتے ہیں اور بعض افاعی بلوطیہ یعنے بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنی پیاس لگانے واسطے ہوتے ہیں اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ میں ہیں جنکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادگی کا اختلاف ہوتا ہے۔ نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض سپیرے کی یہ راے ہے کہ مادہ ہی زیادہ بُری ہے اسلیے کہ اوسکو دانت زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مسن کے زیادہ بُرا ہے اور بنظر جسامت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ بُرا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور بنظر مکان اور جاے سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑ وغیرہ پر رہتے ہیں اونکی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت اونکے جو سرزمین اور ترائی میں خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت میں سانپ کی اختلاف پیدا ہوتا ہے بھوکھا سانپ زیادہ زہر دار ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ ور سانپ اگر حالت غضب میں کاٹ کھاے زیادہ بُرا ہے بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑوں کے یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور موٹا ہو اوسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مضادت اور مخالفت تاثیر سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اوسی کے بقا سے حرارت بدن میں ہے لہذا بعد فناء حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہے حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن میں نہ رہی اور قلب میں کسی قدر خفیف گرمی رہی کچھ ضرور نہیں کہ اطراف بدن میں وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے اونمیں کا زہر بارد ہے اور وہ خون کو جمع کر دیتا ہے او منجمد ہو جاتا ہے اور اسیطرح جسم منجمد بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہیں ہے ہاں چونکہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہے اور اوسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل زمستان میں وہ مرجاتا ہے اور جس کا مزاج گرم ہے اوسکی حرارت اور حرارت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل اون لوگونکی ہے جو اصلہ کو مزاج بارد کہتے ہیں اور جو کوئی کیوں نہ ہو اور کیسا ہی ہو بالیقین کیوں نہ ہو میرے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ یہ دعوی کہ حشرات صغار یعنے چھوٹے چھوٹے حشرات میں درست ہے لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہیں اونمیں اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ اوسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑوں میں مر جاتی ہے اور اوسمیں حس و حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جاڑونکی فصل میں اگرچہ مزاج اوسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہیں کرتا ہے اوسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اوسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہے اور اعتدال وہ مشہور

جو اوسے عارض ہوتے ہین **باسلیقوس کی کاٹنے کا بیان** اور یہ پہلی قسم ہے صم کی لیکن بجاگر اور جریانا کی بھی یہی قسم ہے اور مجھے یہ دریافت نہین ہے کہ جریانا اور صم ایک ہی قسم سے ہین یا انمین کچھ فرق ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکہ اسواسطے رکھا ہے کہ اسکے سر پر ایک چوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور آنکھین اسکی دونون سرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور جہان رہتا ہے اوس جگہہ گھاس وغیرہ نہین اوگتی ہے اگر کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اوڑکر نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہے سُن ہو کر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر اور آواز کے سننے سے ایک تیر کے پہنچنے تک جو آدمی خواہ جانور ہے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اسمین ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اوسکا بدن گھل جاتا ہے اور پھول کر صدید اور پانی پیدا ہو اوسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مرجاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جاے وہ بھی مرجاتا ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کی ضرر سے نجات پاتا ہے۔ ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اوسکو ہٹا کے خواہ چھوئے البتہ کمتر مضرت ہوتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مرگیا اور گھوڑے کی تھوتھنی مین اسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونو مرگئے یہ سانپ بلاد ترک اور نوبہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے **علامت ملکہ یا بجاگر سانپ کی کاٹنے کی** آدمی خود بخود بدون کسی سبب ظاہر کے مرجائے خصوصاً اگر ایسی جگہہ پر مرے جہان اس سانپ کے رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہے **حربان کا بیان** حربان کا ذکر ہمنے کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکے صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہین کہ وہ سیدھا نہین چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے سنانے سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسکا گوشت مہرہ ہوکر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اسکے قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حربان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے **علامات کاٹنے اوس سانپ کی جسکا نام خطاف ہے** اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہے جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسے ہچکی اور تغیر لون اور خدر اور برد اعضا اور سُبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اوسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور اوسے ہم بیان کر چکے ہین **علامات اوس سانپ کے کاٹنے کے جسکا نام اسقیدوس ہے** اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے یہ سانپ جسے کاٹے اوسپر وہی اعراض طاری ہوتی ہین جو خطاف نامی سانپ کی کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اوسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن مین عرق پیدا ہوتا ہے اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضاے بدن سرد ہو جاتے ہین اور پلکین بند ہو کر خشکی اونمین پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا وہی ہے جو صم کا علاج ہے **جزاقو اور استقلیوس کے کاٹنے کا بیان** جس کو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص عجیب حرکت بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اوسکی ابتداؤن احوال کے ہوتی ہے جو اسقلیوس کے باب مین مذکور ہوئی ہین

اور جاتی پے در پے اور آنکھوں کی بند ہونیکی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل ہوجاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہیں ہوتا ہے اور کبھی ابتدا میں ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اوسکے پاس موجود ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی انگلی حلق میں ڈالتا ہے تاکہ قے ہوجاوے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیوس اپنا سر اوٹھا کر زہر پھونکتا ہوا ب مجھ یہ بخوبی معلوم نہیں ہے کہ یہ قسم وہی ہے جسکا میں اوپر ذکر کرچکا ہوں یا اینکہ یہ دوسری قسم ہے اور اصنافات کی قسم میں داخل ہے لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھ گئی اور اوس جگہ ورم نہیں ہوتا ہے اور تھوڑا تھوڑا اسکا خون سیاہ اوس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجھہ اور فم معدہ میں درد پہلے پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد تغمیض بصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنی تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہیں رہتا ہے علاج اوسکا وہی ہے جو صمم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی صمم کی ایک قسم ہے طول میں ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک ہوتا ہے اسکے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کی ہوتی ہے اور اسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کے ہوتا ہے اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک اور سخت ہوتے ہیں چلتے وقت آواز کھڑکھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہیں ترچھے نہیں ہوتے اور اکثر ریگستان میں پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اسمیں ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہیں اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے قرن چھوٹے ہوتے ہیں اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسیقدر ٹوٹ کر گر جاتے ہیں اور اسکے بھی چند اقسام ہیں چھوٹے اور صغیر اور دونوں طرف کی جڑیں اسکے بڑی بڑی ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے اسے لحیانیہ بھی کہتے ہیں **علامت اسکے کاٹنے کی** ایسی چبھن مقام لسع پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑوئی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور گرم ہو گئی ہے اور تمام بدن اسکا گران اور بھاری ہوجاتا ہے اور دونوں پپوٹے سوج جاتے ہیں اور دوران اور ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا بھی صمم کا علاج ہے اور خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جاوے اور خصوصاً اگر قے ہو دوا پلا کر قے کرائی جاوے بہت عمدہ ہے اور قے ہوجانے کے بعد زیرہ ہندی اوسمیں بھی نافع ہوتی ہے شراب ملا کر اور جند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری ہمراہ شراب اور تخم ترب عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نمک رسانیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ میں کوٹا ہوا نافع ہے **اوس سانپ کا بیان جسکا نام افودرلیس اور کرسوذروس ہے** یہ سانپ اگر پانی میں پایا جاوے۔ اہل یونان اسکو اوذروس کہتے ہیں اور اگر خشکی میں پایا جاوے اوسکا نام کرسوذروس ہے اور اصلہ صمم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اوس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے اور اسکا غیر اور ضرر بھی نسبت اوسکے زیادہ ہوتا ہے اور جہاں کاٹتا ہے اوس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے بعد ازان وہ مقام سبز ہوجاتا ہے اور سیاہ ہوجاتا ہے اور جسمی کائی اوسکو دوار اور قے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مرجاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہیں پاتی اور اگر بوجہ اسکے کہ دریائی قسم میں زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جاوے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اور سمی اثر زیادہ نہیں ہوتا پھر بھی امراض ایسے لاحق ہونگے کہ اونسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا علاج پہلے علاج عام سے معالجہ کریں اور خاص معالجہ اوسکا ایک یہ ہے کہ جندبیدستر پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درہمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کریں اسیطرح زراوند دو درہم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمیں پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ مغز اسپیوں بھی مفید ہے اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی کا اور پو

بیج بلوط وغیرہ تنہا ایک جز خواہ سب کو ملاکر اور نیز آرد جو ملاکر بین آذریس کا بیان مین آذریس کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھ کو شبہہ اس بات کا ہی کہ آذریوس اور آذریس مین کچھ فرق ہے یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ شبہہ کی یہ ہے کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظون مین ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہوجاتا ہی لیکن شیخ نے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہے اوسکے مصنف نے اس کے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اور اس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے جراحت پیدا ہوتی ہے اور زخم جو بڑا ہوتا ہی اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اوس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہی اور علاج ان لوگونکا بہت دیر مین منتج ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہی اب مناسب ہو کہ اس مقام مین کوئی اور شخص تامل اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کرے کیونکہ یہ اشتباہ برطرف ہو جاوے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طریقہ ثانیہ کیطرف منتقل ہوکر بیان اوسکا بہ تفصیل کرتے ہین اور جتنے امور متعلق ہر لسع ہین اونھین مشروحًا بیان کرتے ہین **بیان عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا** بدترین افاعی اور بدترین اژدھی کی یہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے اسلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑجاوے اوسطرف جدھر سے کاٹا ہے اور کاٹنے کے ساتھ ہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برامد ہوا اوسکے بعد صدید یعنی غسالی نکلا اور کبھی ابتدا مین صدید مائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری مستحیل بطرف جوہر سم کے ہوکر نکلتا ہی اور رنگ بھی اوسکا زہر کا ہو جاتا ہے اور مقام لسع مین درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہی اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کے اور منہ مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اوسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اوسکے بعد بخضر ایسا نکلتا ہے اوسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بہ طرف سبزی کے ہو جاتی ہے اور زوال قوائے نفس کا ہیجان ہوتا ہی اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قے کسی خلط مراری کی ہوتی ہی اور عسر بول پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھے اور سر بھاری ہو جاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہوکر عرق بارد پیدا ہوتا ہی اور بدن مین کپکپی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے بچ جاتا ہو وہ تین دن کے اندر مرجاتا ہے اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہی علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ کرنا چاہیے اوسکے بعد قوی علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو کبھی تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہی اور کبھی ممکن نہین ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزائے تریاق خود آلہ سم ہو جاتے ہین کچھ مناسب نہین اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہی اور جو سم غریب ہی اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اوس سے ممکن نہین ہے کہ استعمال آلات کرے ہان اگر طبیعت اور امر غریب دونون کا ہیجان واقع ہو اوسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو۔ اگر مار گزیدہ بکثرت استعمال ثوم یعنی لہسن اور شراب کا کرین شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہوجاوے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ شراب اگر یوم ہیجم نہ پہنچے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ آئل یعنی گوزن بہشتی اگر کھا لین فورًا مفید ہوتا ہی حرمل بھی ایسی دوا ہی جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب الترنج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہے انیسون انکسوفاقن یعنی مائیس درہم فلفل چار درہمی پوست زراوند مدحرج عنبر سپید سیر ہر واحد ایک درہمی بجدبیدستر طالا یعنی دو مثقال انگور مطبوخ

سے معجون کریں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ۔ ایضاً مرمکی جندبیدستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک درہم تخم شبت دو اوقیہ طلا کے ذریعہ سے معجون کریں ۔ ایضاً تخم خندقوقی زراوند دحرج سداب بری اور وہ حرمل نہیں ہے جیسا بعض لوگوں نے غلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہے واجب ہے کہ مسک بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پرانا کہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے اور آبزن میں دودھ کے بٹھائیں اور بہ تکلف اوسے فربہ اور بیدار کرتے رہیں اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں اور بعض اوقات میں حمام معرق کرائیں یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہوا اور اوسے چبا کر نگل جاے اوس رطوبت کو جو اوس میں ہے اور پھوک کو ضماد استعمال کرے تو مقام لسع میں ہرگز ورم نہ ہوگا ایک اور قوم نے شوربا مینڈک کا بڑا تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اوسکے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور نیولے کا گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جاے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں ۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ جو چیز اگر کسی ٹوکرے وغیرہ میں لٹکائیں وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے بیان تمام مشہورات مجربہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگوں نے لکھے ہیں کہتے ہیں کہ فس صحرائی جسے سمریون خواہ سمرنیون کہتے ہیں اوسکا پینا بھی بہت مفید ہے اور بیج ترکی کی جڑ اور برگ زراوند اور بیخ زراوند اور بیخ مر اور بیخ فاشرا اور فاشرستین اور غار لقون جو دوائیں سے بہم پہونچے شراب شیرین ملا کر بقدر ایک درہم کے پلائیں اسیطرح عصارہ ابانغاس یعنے اذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنے زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ کعب یا قسط ہمراہ ابولوبیس اور بیخ بنجو زر محیم خواہ بزر کا سم خواہ بیخ کا سم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کو یا ہیشنیان کا ۔ ایضاً انفحہ ارنب اور دقیق کرسنہ خاص کرکے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ حسرا اور بیخ خرنبل جو جواہی از معروف ہے وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خندقوقی بھی اسیطرح مفید ہے ۔ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ بریدہ یعنے کو جسوقت شیر دوشیدہ میں ملا کر استعمال کریں خوب نفع کریگی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان میں تریاق فاروق وہی ہے اور کوئی شئی بھی نافع ہے سانپ کی بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور جنطیانا ۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کر کے ڈالیں اور پلادیں اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزیں خصوصاً جوف نیولے کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہیں اونمیں سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ جو دیکرا اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں ضمادات جو باہر سے لگائے جائیں یہ ضمادات وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات اصل اور حب الغار اور بابونہ اور اسقیل بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملا کر استعمال کریں فرفیر زرانیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور اور مرغ کا پیٹ چاک کرکے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جاے اسیطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کرکے اور ادہان میں روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جسمیں ورق الغار کو پکایا ہو بیان اون سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون رواں کر دیتے ہیں جیسے امورولیس اور سطلس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے اسکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے جو قروح جسم مین کسی زمانہ مین ہوئے ہون اور مندمل ہوچکے ہون وہ بھی از سر نو شگافتہ ہو کر ان سے خون روان ہوتا ہے اور درد متصل پیدا ہوتا ہے اور قے الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے۔ قدماے اطبا نے بیان کیا ہے کہ یہ دونون سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے انکے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور انکو بدن پر نقطہ ہاے سپید ہوتے ہین اور طول نقطون کا بقدر طول نقطہ ہاے متفرقہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکی دم انکی سے چھوٹے ہین اور سر اور دم انکی باریک رنگ انکا خاکستری یا بیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور انکے سر پر ہین سینگ ناک متقاطع ہوتی ہین اور انکے دانتون مین آواز کڑکڑانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے یعنے پوست اندرون دانتونکا خشک ہوتی ہین جیسے کوئی غضب مین آکر دانت پیسے اور چال انکی بھاری ہوتی ہے دانت انکے ہموار اور برابر ہوتے ہین یہ شخص جسنے ان حیات کے یہ صفات بیان کیے ہین انکو طبقات اولی مین داخل کرتا ہے اور رکھتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زبون ہین اور انکے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہین اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہین اور اونسے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہین رکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہوچکے اونسے بھی کھل کھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہے بلکہ آنکھون مین جو رطوبت ہے وہ بھی بہ بہ کر نکلجاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور زحیر عارض ہوتا ہے اور بالجملہ معدہ مین درد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مقام لسع مین ورم پیدا ہوکر سیاہ ہو جاتا ہے اور اوسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برابر ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہین اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے حبس بول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا مسترخی اور ڈھیلے ہو جاتے ہین اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت اکڑ جاتے ہین اسکے بعد وہ شخص مر جاتا ہے۔

علاج ان لوگونکا قریب بہ علاج ان لوگون کے ہے جنھین اسمامات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہنچا اسطرح کہ شراب کثیر پلا کر قے کرائی جاے بعد غذا دینے کے اور غذا اونکی طریخ یعنی ایک مچھلی سے جو کہ بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کے ہوتی ہے اور حلب مین اوسکا شکار کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور لہسن بھی تجویز کیا ہے اور بکر اوغلین نے کرائی جاے اور اسکے بعد روٹی مچھلی کے ساتھ کھلائی جاے جو انگیٹھی وغیرہ پر اولٹی کر کے سینکی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جاے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ تخم [illegible] ہمراہ اصل السوس کے جو آسمانگونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی اونھین نفع کرتا ہے اور کبھی بزر تزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بارتنگ یا بازدار و داغ وغیرہ سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہوجاتا ہے اور داغ اسمیان کردش اور اجوائن اور سداب سے ہمراہ آرد جو او سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہین جیسا مسطر کہتے ہین کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اوسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہے اور اوسکے بدن پر نشان ہاے سیاہ بہت سے ہوتے ہین اور سر اوسکا چھوٹا گردن اوسکی سوئی اور حلق اوسکی موٹی گردن سے شروع ہوکر دم تک باریک ہوتی جاتی ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیہ اور شام مین ہوتی ہے اور صورت اوسکی مثل افعی کے ہوتی ہے اور رنگ اوسکی کچھ [illegible] ہوتا ہے اور جسم اوسکا [illegible] ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قسم اکثر [illegible] پیدا ہوتی ہین جسے یہ سانپ کاٹا اوسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور التہاب اور سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اوسکی پیاس کسیطرح نہین بجھتی ہے اور پانی سے کبھی [illegible]

نہین بہتا اور پسینہ پانی پتلا بہتا ہی اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کسیقدر نہین آتا ہی بالکہ پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی اور تمام بدن پھول جاتا ہی اور تمام سر کو نہین پانی بہر جاتا ہے علاج بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کی اور قے کرانے کی پہر خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ تنقیہ اور رطوبات اندرونی کا اخراج کرین اور پانی جسقدر پایا گیا ہے اوسے نیچے کی طرف جذب کرین اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور اسارون اور ہیپا لیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائین اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کرین اور وہ ضماد لگائین جیسے ہم لوانی سکے کے کاٹنے مین بیان کرینگے قفازہ اور طفارہ یہ سانپ چھوٹی اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہین اور اکثر یہ سانپ درختون پر لٹکے ہوتے ہین اور جو شخص اون اشجار کے نیچے ہو پہنچتا ہے اوسپر اپنے تئین گرا دیتے ہین اور حملہ آور ہوتے ہین اسطرح جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارے مین کہتا ہون کہ ایک قسم ان سانپون کی مین نے خود دیکھی ہے اطراف دہستان مین مائل بسرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون ہے کہتے ہین کہ اوسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن مین پیدا ہوتا ہے اگر اوس قسم کا ہو جیسے ہم نے دیکھا ہے اور بسا اوقات کبہی عارض ہوتی ہے کہتے ہین کہ علاج اوسکا مشترک ہے مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اوسکا امفیسا ہی اور کہتے ہین کہ وہ دونون طرف سے چلتا ہے اور جب کرتا ہے یعنی سر اور دُم دونون طرف سے حرکت کرتا ہے اور مجھکو تحقیق اسکی نہین ہے کہ فقط یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے مگر اتنی صفت اوسکی وہ لوگ کرتے ہین کہ اوسکی سر اور دُم برابر ہوتی ہین یا کہ گندی ہین اور شاید ہین ہوگا اور گندہ ہوتا ہے اوتنا ہی سر اور دُم کے پاس ہوتا ہے اور مجھکو گمان قطعی نہین ہے کہ جیسے مین نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہین بلکہ طرح جیسے فرو بہی کہتے ہین یہ سانپ اون پتھرون کے نیچے رہتا ہے جو گھر وغیرہ مین رکھے ہوئے ہوون اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اوسکے بدن کی کھال اوتر جاتی ہے اور جو شخص اوسے مس کرے اوسکے بدن کی جلد بہی اوتر جاتی ہے خواہ جو اوسکی دوا کرے یعنی دوا کرنے کی وجہ سے اور اوسکا بدبو پیدا ہو بو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بد ہوتی ہے اور جو کوئی اسکے قتل کرنے پہ ہو کر پلائے تب بہی بدبو پیدا ہو سکے اوسکا پتا لگ جاتا ہے اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوسکتے ہین وہ کہا اسکے کاٹنے سے بہی پیدا ہوتے ہین علاج وہی ہے جو افاعی کا علاج ہے اور خاص ان لوگون کو زراوند طویل کا شراب مین ملاکر پینا اور اسطرح لیکہ ہو گیا مشہور ہے اور افاعی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اوسے شراب کے ساتھ پلائین اور تخم بلوط کی تنقیہ کرین یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کہ اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اوسے اعراض زردی بلا رکی ہوتے ہین جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بہی بعینہ اوسیطرح کیا جاتا ہے بیان اوس سانپ کا جسکا نام رقشا سیسطالی ہے کہتے ہین کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونون طرف سے ہوتا ہے یعنی مونہہ اور دُم کیطرف سے ہوتا ہے اور سے زیادہ چپٹا اور قاتل ہے اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہین اور علاج بہی وہی ہے جو بیان ہوچکا جیسے رقشا جسکے رنگ مختلف ہوون بعض نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہے کہ دوسرے دن جگہ لسع کا سڑ جاتا ہے اور اعضا ریزہ ریزہ ہوکر گر پڑتے ہین اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہے جو افاعی صعبہ کا علاج ہے بیان باسیطالیس اسکے سانپ کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہین بلکہ مقام لسع مین انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہوجاتی ہی اور التہابات عارض ہوتے ہین اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اوسی مقام سے عارض ہوتا ہی اور تغیر عقل مین بہی بصر اور کزاز مہلک عارض ہوتا ہے علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے اور مین نے اس سانپ کو اس مقام پر تنبیہاً ذکر کیا

ہین اسے پہچانتا نہین اور نہ اسکی طبیعت کو پہچانتا ہون اور اسکی جنس کو تحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر مکرر ہوا ہو یعنے کسی اور قسم مین داخل ہے انہین فیجز نیقوس کہتے ہین اسکا کاٹا شبیہ لسع افاعی کے ہے مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور استرخا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہے اور سبات اور نسیان اور استقام جگر اور امعاء صائم اور قولون مین لاحق ہوتے ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو ارسطالیس مین کہا ہے یعنے مین نے اسی بھی تخمینا ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین اسکا ذکر نہین ہوتا ہے بلکہ طبقہ منقفعہ مین ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے **انمودوطس اور دواعوس کا بیان** طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکی مثل ریگ کی اور انکے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اوس سے روان ہوتا ہے اور مثانہ مین اور جگر مین اور مراق بہت شدید اور پایدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کی عارض ہوتی ہے اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت نہین ملتی علاج اوسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جو ان اودیہ مین سے ہے بوزن دو درہم کے ہمراہ شراب کے علاج خاص انکا ہے اور بیخ زراوند خصوصا زراوند طویل کی منفعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اسیطوخ اصل شوا یعنے مشک الجن خواہ اوسکا عصارہ خاص کر اور بیخ جنطیانا بھی علاج خاص ہے اور ضمادات مین شہد کو پکا کر غلیظ کرین اور کوٹ کر لیپ لگاوین اسیطوخ انار کے چھلکے اور اسیطوخ قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جو دوا مخفف ورم منعفنہ ہین وہ بھی انکو مفید ہین وہ سانپ جسکا نام ہمسر ہے اور یہ معفنہ ہے کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردنین پتلی دم چھوٹی پیٹ انکی گول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور انکے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلتے خواہ چلتے ہین سیدھے وہ لکیرین اور خط سیدھے نہین رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اوسے ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے درمیان افاعی کے اور اسکے بعد علاج اون اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض ہوا ہے کرنا چاہیے **اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے** اس قسم مین وہی سانپ معتد بہ ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین یعنی اژدہے کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہے کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہے اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدائش اطراف نوبہ اور سندھ مین زیادہ ہوتی ہے اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبہ جو بلاد حبش مین ہوتا ہے چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا ہوتا ہے کہتے ہین اوسکے اوصاف وہی ہین جو ہمنے بیان کیے ہین اور چہرے اوسکے زرد اور سیاہ اور ہونہہ بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسی ہوتی ہین کہ آنکھون کو ڈھانپ لیتی ہین اور گردن اوسکی کو تفلیس یعنی گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے مین تین تین دانت ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اژدہا کہ اوسکی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور ترچھے اوگے ہوئے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور ہر قسم اژدہے کی

اژدہا وغیرہ کے زیادہ عجیب ہے — میں کہتا ہوں خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سوای ہندوستان کے اور بلاد میں بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ کا ہے فقط اتنا فرق ہیوں اور ہے شاید یہ بھی اقسام سے اژدہے کی ہے کہتے ہیں جیسے افعی ہیوں کا ہے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہیں اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہیں اور سیر کا حال یہ ہے کہ اوسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہیں اور اوسکا خاصہ یہ ہے کہ جسے کاٹتا ہے اوسکے گوشت میں بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اوسکا قرحہ اوس علاج کا محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ میں لکھا آیا ہے دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان گندھک اور سرکہ اوس مقام پر لگائیں جہاں اسنے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہے اور طرابلا نامی ایک مچھلی ہے اوسکے ساتھ قلعی کے اگر مقام زخم کے مالش کریں یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا میں ہمنے لکھی ہیں خصوصاً تریاق اول اور بادزہر اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے دو حیوان دریائی ایسے ہیں کہ اونکو بعض علما نے ذکر کیا ہے اور مجھے گمان یہ ہے کہ وہ دونوں دریائی اژدہے کی قسم میں داخل ہیں خواہ اوسمیں داخل نہیں ایک کا نام سموریا ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو افعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افعی کے مناسب ہو دوسرا طروغوروں ہے اوسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طروغوروں کاٹے وجع شدید اور برودت کثرت عارض ہوتی ہے اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اوسطرح کرنا چاہیے جو مثل زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول نیم گرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہے اور مالش روغن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہیں اور جن روغنوں میں قوت متحلل اور انجرہ کی ہو اور مشروبات انکو واسطے فسردہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مر اور فلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درمی کے مقدار شربت تجویز کریں اور تریاق اول جو باب رتیلا میں مذکور ہوا ہے اوسکا استعمال کریں چوتھا مقالہ آدمی اور چوپایوں کے کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ میں وہ آفات بیان ہونگی جو آدمی اور کتے اور بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہیں خواہ اور درندے اور تمساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قلا مرغابی کو کہتے ہیں بیان عام کاٹنے کے علاج کا بہت برا وہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہو آدمی بھوکا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکا کاٹے جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عرض پر ایک کپڑا زیت میں ڈبوکر رکھے خواہ فقط زیت ہی اوس مقام کو لگائے اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو تو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کریں لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ ضماد کریں کہ اسطرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے ـ ایضاً طلا مرداسنگ کا اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ماؤف میں اور کسی طرح کا فساد نظر آئے پہلے اوسے پاک کریں چوسنے کے ذریعے سے خواہ پچھنے سے خواہ کسی دوای جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اور پاک کر سکنے کے اوسے چھوڑ دیں اور نگران رہیں اگر پیپ اور ریم اوسمیں زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا نہیں ہوا تھا پھر اون ادویہ جاذبہ سے علاج کریں جسکا باب لسوع میں ہمنے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور میں فساد کسی طرح کا نہو اوسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کو التئام کی بھی تدبیر کرے عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا ہو اوسکے واسطے مرہم خراطین گل کے گیٹے اور بچھو کے ڈنک کے کاٹنے کے واسطے وہی مرہم اسود ہی کیا ہے اسکا
استعمال بوجہ جذب فساد موضع مجروح کے کیا جاوے نہ بایں لحاظ کہ اوسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھو
ضرور ہے آدمی آدمی کو کاٹے اور اگر زخم ہو تو اوسمیں کچلا ہوا پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملا کر اور ایک دن اور ایک رات ایسا
اوسی طرح رکھا رہنے دیں بعد ازان علاج اوسکا مرہم اسود سے کریں جو موم اور چربی اور زیت سے تیار کیا جاوے اور بارزد کا لگانا آدمی
کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ میں ملا کر بطور ضماد کے لگائی جاوے اور پیاز اور شہد ایضاً دقاق کندر
ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ گاو اس قدر جلائیں کہ سپید ہو جاویں شہد میں ملا کر ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ
اور مر اور صمغ البطم کبھی زخم میں پھٹکری خشک ملا کر بھرتے ہیں اور باندھ دیتے ہیں اور خاکستر کرنب کو اوسپر طلا کرتے ہیں کبھی آدمی
کو کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتی ہوں اور ان حبوب میں سے بھی خصوصاً اگر
مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کاٹ کھاوے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع
عضہ کو زیت سے پونچھیں اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کریں اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائیں
ایضاً۔ دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے۔ ایضاً استخوان بچہ خر کا اس قدر جلائیں کہ سپید ہو جاوے بعد ازان شہد میں ملا کر
استعمال کریں۔ ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مر اور صمغ البطم کا ضماد کریں کبھی زخم میں پھٹکری جلا کر سوکھی ہوئی بھرتے
ہیں اور باندھ کر اوسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہیں پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیے کا کاٹنا ان دونوں کا
علاج قریب اوسی کے ہے جو قانون عام میں پہلے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونوں کے کاٹنے میں
بکار آمد ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دیں اور چند مرتبہ اوسپر کوفتہ
سے تھپکی دیں بعد ازان نو دن اور سرکہ اوسپر لگائیں اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کریں اور خصوصاً اگر خوف
عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور
بارتنگ ہمراہ نمک کے اور ککڑی کا چھلکا اور کھیرے کا چھلکا اور فودنج شراب میں کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً بارتنگ کا طلا
کرنا اوسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو مٹر کا آٹا ہمراہ شہد کے لگائیں صعتر بری ہمراہ نمک
اور شہد کے اور مری جو سرکہ میں بنائی گئی ہو اور جس سرکہ میں نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلی دو قسم کے واسطے
بھی مفید ہے دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی کہے
ہوئے کبھی اونمیں ایک بیماری جسے کلب کہتے ہیں عارض ہوتی ہے کہ اوسی عارضہ اور اس مرض کے سبب ایک حیوان انمیں
سے دیوانہ اور باولا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا مزاج سوداوی خبیث کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے
اور اوس خلط میں سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور
اور شربت کے یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط میں احتراق پیدا کرے
پس خریف میں دیوانہ ہو جاوے یا برد شدید خون کو منجمد کر دے کہ مائل بہ سوداویت ہو جاوے پس ربیع میں دیوانہ ہوگا غذا اور شراب
سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہاں قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہیں اور خون مجتمع ہوتا ہے جیسے لکھنؤ میں بوچڑ خانہ

کی گڑھیان وہان یہ کہ کتا خواہ بھیڑیا پہونچی اور سڑی ہوئی چیز کہا کر سڑا ہوا پانی پیے اسوجہ سے اوسکے اخلاط کل بسوداویت ہوجاتی ہیں اور سوداے متعفن پیدا ہوا اوسکی علامتین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال مین بروقت تغیر مزاج کے پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اوسکے بدن کا خاکستری ہوجاتا ہے اور سبب فساد مزاج اوسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہین اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک مین کچھ کہاتا ہے اور نہ بروقت پیاس کو سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہے ڈرجاتا ہے اور پینا اوسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اوسکے جوڑبند مین رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تھرتھری اوسکے چہرے کی جلد مین ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مرجاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچی آنکہہ مین اوسکے غشاوہ اور پردہ پڑجاتا ہے اور ہمیشہ لہو مین بحالت جنون مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیون کو ہرگز نہین پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کے سرخ آنکھون سے بغور غصہ ورون کی طرح اونہین دیکھتا ہے اور بری صورت بناکر گھورتا ہے زبان اوسکی ہروقت باہر نکلی ہوئی لعاب اوس سے بہتا ہوا اور کف موںہہ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھہ بہتی ہوئی دونون کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھہ مین کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسیطرف کج ہوگیا ہے خواہ اوپر کیطرف کجی پیدا ہوئی ہے۔ دم کو پیٹ کیطرف دبائے ہوئے چلنے مین ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مغموم چلے اور قدم قدم پر اوسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اوسکی نظر مین آتی ہے اوسپر جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہیے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کی ساتھ نہین ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہین بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ ہمیشہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے آواز اوسکی بیٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے مین نہین نکلتی ہے۔ جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے ہین اور اوسکے قریب نہین آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہوا ادھر رخ نہین کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اوسکے قریب پہونچ جائے دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور خوشامد کی حرکات کرتا ہے اور اوسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکہہ بچے اور کب بھاگ بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ برا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت مین قریب بھیڑیے کے ہے اور شغال یعنے گیدڑ کے قریب ہے باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہوجاتے ہین بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہوجاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا خچر دیوانہ ہوگیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اوسی قسم مین سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوگیا اور اوسکا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا

احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین

جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اوسوقت تو سوائے اوس زخم کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا جسمین درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خوابہای فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہین اور ایک حالت مثل حالت غضب کی پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیان اپنی اینٹھتا ہے اور اطراف بدن کو کھینچتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ مین اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی موںہہ کی اور ازدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرتا اور کبھی بعض صورتون کو بالخصوص ناپسند کرکے اور اونکی دشمنی پیدا کرنی اعضا مین سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ مین اور پھر چہرہ مین قرحہ پیدا ہوتا ہے

اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رویا کرتا ہے آخر مین پانی سے بلکہ سب تر چیزون سے ڈرنے لگتا ہے اور جو شے اوسکے قریب جاتی ہے اوسے کتا خیال کر کے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہین مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو نا پسند کرتا ہے اور کبھی سیلان منی بلا شہوت اوسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار مودی بہ طرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہے اور سرد پسینا نکلتا ہے اور غشی طاری ہو کر مر جاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مر جاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اوسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب مونہہ کے لیجاتا ہے ناگوار ہوتا ہے اور پھینک دیتا ہے اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا ہے تو اچھو ہو جاتا ہے اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہے اسی وجہ سے مر جاتا ہے اور کبھی کتون کی طرح بھونکتا ہے اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا پڑا ہوا اور کبھی آواز اوسکی بند ہو جاتی ہے اور مثل مسکوت کے ہو جاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہین دیتا ہے اور کبھی اوسکے بول مین ایک شے لحمی عجیب طرح کی برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہے کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے پلے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین اور اکثر اوقات اوسکا بول رقیق ہوتا ہے اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہے اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اوسے قدرت پیشاب کے دفع کرنے کی نہین باقی رہتی ہے اور پیٹ اوسکا اکثر خشک ہوتا ہے **عجائب احوال** سے اوسکے یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر حد لیس اور بعد ہیجان اس مرض کی اگر کسیکو کاٹ کھائے اوسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اوسکا جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھالے اوسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہوا اور اوسکی نوبت یہ پہونچی کہ پانی دیکھکر ڈرنے لگے پھر اوسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہین ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اوسکا حال پہونچ جاے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اوسکے خیال مین کتے ہر وقت متخیل ہوا کرین اور جدھر دیکھے اوسے کتے ہی نظر آئین وہ بھی قابل علاج کے نہین رہتا اور اطبا نے ایسے مرضا مین سے دو شخص ایسے دیکھے ہین کہ اس درجہ پر اونکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن یہ دونون مریض ایسے تھے کہ انہین یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب مین تھا اوسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل از انکہ پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اوسکا علاج قریب بہ نفع ہے اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض مر جاتا ہے جیسا اکثر کم و بیش ہو اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جنکی صداقت بخوبی ظاہر نہین ہے اونکا دعوی یہ ہے کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے اور مٹی کیچڑ مین لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہے کہ یبوست اور خشکی چونکہ اوسکے مزاج مین مستحکم ہو گئی ہے لہذا منافی اور ضد اوس مزاج جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہے اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزومند ہوتا ہے اور اس قول کیطرف میرا میلان خاطر نہین ہے اور نہ مجھے دلیل پسند ہے اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات ہے دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اوس مریض مین سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہے جسکے مقام زخم سے خون بکثرت جاری ہوا اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے جو شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچ [illegible] مر جاتا ہے یعنی اس بدارث حال کو اوسکا انجام نہین ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے حیوانات کے کاٹنے مین** کیا ہے کبھی بعض آدمیون کو کتا کاٹتا ہے اور جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہین اونمین سے کوئی اثر اوسپر طاری نہین ہوتا ہے اور فقط اوسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج مین زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کرنا

پہلا اسیقدر ضرر ہوتا ہی اور کچھ نہین لیکن اگر زخم کا اندمال کرین اور اوس زخم کو متقیح نہونے دین چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے سے پڑگیا ہی اور اوسکا متقیح ہونا ضرور ہے بایں نظر یہ علاج منافی اوسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے درپیش ہوتا ہی کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوای زخم کے ظاہر نہین ہوا اور آیندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہی اور جب اون آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح مندمل کر دی تو ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت مین حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش کیجائین جنسے اوس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہوجای ایسی مریض کی علامات مین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز ملوکی لیکر خواہ کوئی اور جوز زخم پر رکھین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلائین اگر مرغ اوسے سونگھ کر چھوڑ دی اور نہ کھاوے تو معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مرجاوے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہی یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے ٹپکتی ہو اوسمین ترکرکے اور کتونکے سامنے پھینکتے ہین اگر سونگھ کے چھوڑ دین دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اوسکی بیان کرتے ہین کہ اگر کوئی میٹھی چیز اوسکے بدن تک پہونچے بدن مین سخونت پیدا ہوگی مین کہتا ہون یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہین رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اوسکا زخم پورنے نہ پاوے بلکہ زخم کو بڑھاتے رہین اور پھیلاتے رہین اگر خوب چوڑا ہو اور رطوبات چوسنا اور سینگی کا لگانا جو جو تدبیرین باب لسع مین مذکور ہو چکی ہین اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا مین جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجاوے اور پھر زخم پورنے نہ پاوے کہ اس سے عمدہ کیا تدبیر ہوسکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہوگیا واجب ہی کہ انگور زخم کا اکھاڑ ڈالین اور اندمال باقی نہ رہنے دین اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر مین کرین اور مفتحات کا ضماد اوس پر اوائل ایام مین کرین جیسے جاوشیر اور جوز اور توم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکہ کے لیجے کسیقدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پرانا ہو اور خالص ہو اوسمین زفت ایک رطل اور جاوشیر تین اوقیہ ملاکر استعمال کرین پہلے جاوشیر کو سرکے مین بھگوتین تا اینکہ گلجاوی بعد ازان اور ادویہ کو ملائین اگر ایسے مقام پر لہسن اور پیاز بھی کافی ہوجاتی ہین اور جو چیز بھی ادبالی ہوتی ہی اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیقہ بھی اور کبھی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہو اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہی جیسے فلوفیون اوسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے زخم کی پھیلانے والی ادویہ مین سے ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو اصل جریان نو جزو شراب چار جزو لبسد دس جزو نحاس محرق چار جزو زنگار تین جز تخم فراسیون دو جزو سبکو پارچہ بیز کرکے مرکب کرین اور ابتدا مین تعریق یعنی پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجاوے چلنے پھرنے سے خواہ حمام مین لیجانے سے اور ایام اول مین استفراغ پر جرات نکرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کو کرنا چاہیے اسلیے کہ استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کی ہوجاتا ہے۔ اور اگر جذب بقدر امکان کرچکین اوسکے دو دن خواہ تین دن بعد اوس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کیطرف نفوذ کرگیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اوسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلای خون پایا جاوے تو فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہین ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہین ہے کہ جب رنگ بدل جاوے بند کرین بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اوسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسہل سودا ہو تا اینکہ اگر ضرورت ہو خربق کا استعمال بھی کرسکتے ہین خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

مجبیب النشج ہو اور قثاء الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے صفت مسہل حب بلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفایج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سبکی گولیان بنالین مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کرچکین ضرور ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا بھی استعمال کرین کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذریعہ ماء الجبن اور افتیمون کے کرنا واجب ہے کہ غذا اوسکی بعد اسہال دراریج اور فراریج کے تجویز کرین بشرطیکہ وہ چوزی فربہ اور طیار ہون اور بعد اسکے مزورات لطیفہ کا استعمال کرین اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا یعنی دوشاب انگور الغرض دودھ اور شراب کی منفعت زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر یہی ہے ۔ اور یہ دونو باتین اسطرح حاصل ہوتی ہین کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خربزہ جواری آب سرد مین توڑکر استعمال کرین اور جس پانی مین چند بار لوہا بجھایا ہو اوسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے ۔ مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہی اور قطع سمیت کیکی بد سی اوسکو دفع کردیتی ہے ۔ اسکا استعمال یاد رکھکے ضرور کرنا چاہیے ۔ اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام دوا مین بھی داخل ہین یعنی غذای دوائی ہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوای سرطان جو اسی مرض کیواسطے خاص ہے اور قرابادین مین مذکور ہوگی اوسکا استعمال فوراً کرین بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہین کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس ضرر مین زیادہ ہے اسیطرح تریاق انافع جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہی اور سرطان نہری کھانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلاکر یا اوپر کوئلہ کے سیاہ کرین انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہو اور جب اسقدر سوختہ ہوجاوے کہ پیسنے کے قابل ہو اوسے جداگانہ رکھکر جنطیانا کا کو بلا بھی اسی آگ مین بناتین اور اسیقدر وہ بھی اختیار کرین اور دونون کو پیسکر ہمراہ شراب خالص کی استعمال کرین اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقے کے یعنی چار انگلی سی جاگہ کے قابل مقدار شراب تجویز کرین اسی شراب مین اور دونون دوا کو بطور سرمہ کے باریک پیسین دوسرا نسخہ کہ سرطانات نہری کا شکار کرکے جمع کیے ہون اوسوقت جبکہ آفتاب برج اسد مین ہو اور بعد شکار کے اونکو پانی سے دیگچہ وغیرہ مین رکھکر کسی تنور مین بقدر معتدل جلایا ہو اور اونکی خاکستر سے پانچ اجزا لین اور جنطیانا بھی پانچ جز اور کندر ایک جز ان سبکو پیسکر کسی برتن مین حفاظت رکھین اور ایام اول مین مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنی چمچہ پانی اور گھی کے ساتھ اور بعد ایام اول کو دو چمچہ اور اسیطرح جون جون زمانہ بڑھتا جاوے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا اینکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہین جنکی صفت اسطرح کی ہے کہ وہ بھی اس مرض مین نافع ہین یہ وہ دوا ہے جیسے دار الذراریح کہتے ہین اور اسکا عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دوای سرطان کا استعمال زوال ایام مین کرنا چاہیے ہان مگر جب اسکا اطمینان ہوجاوے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہوگی اور کبھی اسکے حجم مین جنطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہین ۔ اور اگر دلیل سے یقین ہو کہ پاس تغیر کے روز پہونچا ہو واجب ہے کہ دوای ذراریح کی دوہی مقدار پلانے یہ بنسبت اسکے کہ اگر پیشاب روز عادت کرتا اور یہی حال اور دواؤنکا بھی ہے یعنی وہ ادویہ جنکا ذکر ہم آیندہ سطور مین کرینگے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت صفائی کی آئی ہو تو اسوقت مقدار دوا کی اوس سے دوچند سہ چند تجویز کرنی چاہیے ۔ اور معتدل طریق کی تجویز بھی لگانے چاہیین اگر نیند ایام مین طبیب مریض تک نہ پہونچا ہو اسکے

اور پچھنے بھی گہرے ہونے چاہئیں اور خوب طرح سے اوس مقام کو چوسنا چاہیے تا کہ سمیت ساری نکلجاے اور مریض کی خبرگیری کی بعد زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اوسوقت زخم کے سونہہ بڑھانے مین زیادہ فائدہ متصور نہین ہے اور نہ زیادہ تفر لینا اور کمی کرنا بھی چاہیے ورنہ بیمار کو ایذا یا فائدہ پہونچیگی ہان اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا رہے اور بند نہ ہوجاے اسلیے کہ زخم کے بڑھانے مین زیادہ فائدہ اسوقت نہین ہے جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول ہین گذر چکے ہون اسلیے زہر کا انتشار انہین ایام مین اور قریب مین انہین ایام کے ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کرین اور جتنی تدبیرین معلوم ہوچکی ہین اونکا استعمال کرین یعنے تریاقات مذکورہ کو پلاوین اور استفراغات معلومہ کا استعمال کرین زہر کے پھیلنے کو اکثر بشرطیکہ قوی ہو شاید چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر سانپون میں روز قتل کرتا ہے اور اس صورت مین انتشار سم کا بیشک میعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ مین ہوگا۔ جو اوس مین داغ وغیرہ سے بہتر کوئی چیز نہین ہے تا ایام اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف محتمل ہو بعد امتداد زمانہ کی بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگادینگے شاید انجاح مرام کی امید قوی ہوگی اسلیے کہ جس طرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی نہین ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور عائق پیدا ہو اون دواونکا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہین جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ مجربہ مثلاً ضماد خردل وغیرہ اور ایسے زمانہ مین علیل کو حمام مین داخل کرنا چاہیے نہین اسقدر کہ بدن اوسکا تر ہوجاے اور طبیعت مین اوسکے خواہش پیدا ہو اسلیے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کراوین گویا اوسکے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہین کہ ابزن مین علیل کا بیٹھنا نفع مین کرتا ہے اور مجھے گمان غالب یہی ہے کہ شاید اوایل ایام مین اسکا فائدہ کچھ ہوگا ہر دو صورت سے بہر حال مریض کا مزاج ہے اور کبھی اوسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اوسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہے جیسے اوپر مذکور ہوچکا پھر اگر قراین سے دریافت ہوجاے کہ رطوبت ہے اوسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی نیم گرم اوسکی بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اوسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اوسکا حال اس درجہ کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین جبتک وقوع اس حالت کا بالفعل ہوجاے اور یہ کیفیت طاری نہ ہوجاے کہ اوسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھکر اوسے کتے کی صورت آئینہ مین متخیل ہوتی ہے بہر حال اوسکو لوہا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کے پلانے مین جو تدبیرات اور حیلے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین اونکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اوسمین فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پانون باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تضمید مبردات کی کرنی ضرور ہے تجربہ مین آچکا ہے کہ شراب مین نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے الفنجوار سنب اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لائی ہوئی ہون حب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درہمی حب الغار مرکی ہر ایک آٹھ درہمی شہد مین معجون کرین مقدار شربت ایک باقلاے مصری کی چاہیے۔ ایضاً سرطان نہری مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جزو اور الفنجوا ارسنب مقتیہ جنبر زراوند دحرج حب الغار مرکی حماما تخم سداب بری ہر واحد تین درہمی شراب شیرین مین اسے گوندہکر تدبیر کرین اوسکے بعد شہد او بمقدار شربت بقدر ایک باقلا کے ایضاً گل مختوم آٹھ مثقال حب دہمست یعنے حب الغار آٹھ مثقال الفنجوارسنب سولہ مثقال شیشم اصول جنطیانا چار مرکی جابالان

جمع کریں کہ شہد ملا کر رکھیں اور بمقدار شربت بقدر چنے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کرو اور بعض آدمیوں نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا دانت جو شخص لٹکائے رہے اوسکے سامنے سے دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہے اور اوسکی طرف رخ نہیں کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اوسکی طرف سے بھاگ جاتے ہیں اور گرد اوسکے نہیں بھٹکتے ہیں لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہیں ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہے ادویہ مفردہ بسیط یعنی مفردہ پس جیسے حضض اور حلتیت اور افسنتین اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ اسکا نام لغت یونانی میں ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمیں کتے کے کاٹنے کے معنے پیدا ہوتے ہیں اور مر کی بھی جو جدید ہے پلاتے ہیں اور لیپ کرنے میں کہتے ہیں کہ جنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہیں ہے اور کمافیطوس کا بھی فائدہ اسیقدر بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ حکایت کرتے ہیں کہ چشم ہای سرطان اگر پیس کے پلائی جائیں اوسکا فائدہ یہی ہے اور انفع اشیا بہ نسبت اس مرض کے جو دوا ہو بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھچھوندا چوہا جو دیکھنے میں نہیں ہوتا ہے اوسکا انفحہ اگر پانی میں ملا کر پلائیں فوراً تسکین حاصل ہوگی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھکو اسکے استعمال پر جرات نہیں ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اوسکا دل بھون کر کھلانا بھی سودمند کہتے ہیں خصوصاً جس شخص کو اوسی کتے نے کاٹا ہو اوسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے کہتے ہیں جب پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچ گئی ہو اوسکے بعد جگر مذکور اوسی طریقہ سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ مفید ہو جاوے کو بھون کر کھلانا چاہیے کہتے ہیں اگر اوس مریض کو ماہی دانہ ہمراہ جندبیدستر کے ایسے وقت کھلائیں اور اسی کا شیاف بطور حمول کے استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا ادویہ مرکبہ منجملہ اوسکے دواء جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب اونھیں اجزا کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سرطان نہری سوختہ اور جنطیانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فودنج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم بہار بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیم گرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کریں نسخہ دواء الذراریح کا جو خاص ان لوگوں کو نافع ہے ۔ ذراریح یعنی تیرہ زہردار اور جسکے بدن پر خال سرخ اور سیاہ ہوں اونھیں سے جو خوب فربہ اور بڑے ہیں پکڑیں اور قوائم اربعہ یعنی ہاتھ پاؤں اور سر اور پر و بازو توڑ ڈالیں اور صاف کریں انمیں سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اوسکے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم نرم پیسیں خصوصاً ذراریح کو اور پانی میں گوندھکر قرص طیار کریں بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیم گرم کے استعمال کریں اور اگر مثانہ میں پیچ اور مروڑ سے پیدا ہو جوشاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں بعد اس طبیخ کے پلانے کے اور آبزن میں اتنی دیر تک بٹھائیں کہ اوسمیں پیشاب کر دے اور غذای مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہای مرغ فربہ استعمال کریں اور شیرہ کو پلائیں اور سردی سے بچائیں نسخہ مختصر دواء الذراریح کا ذراریح اوسی طریق سے جو ابھی مذکور ہوا ہے لیکر دہی میں ایک شبانہ روز بھگوئیں اوسکے بعد وہ مقدار جسقدر کی گرا کہ تازہ دہی چھوڑیں اور پھر ایک شبانہ روز بھگا رہنے دیں اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلیں اوسکے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنے کے ہموزن عدس مقشر ملا کر پیسیں اور پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں مقدار شربت دو دانگ ہمراہ شراب یا آب نیم گرم یا شکر ساتھ اور آبزن میں اسکے استعمال کی ایسی تدبیر کریں کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اوڑھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرجہ کے زیت خواہ روغن زرد پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کریں اور اوسمیں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جاوے پانی کو

ڈسنے کا خوف جاتا رہیگا ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہین حلتیت کا ضماد جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہین دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد اوسکے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا نے اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور لہسن کا ضماد کرنا اور شربا استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے منجملہ ان ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کرتی ہین دوا ہے کہ مقام پر افشان گزیدگی کے پیشاب اوس لڑکا کا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور تنقیع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہے۔ برگ قثاء بستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہی کہ مقام گزیدہ پر ریشم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کرین۔ ایضاً چیونٹی کوٹ کر ضماد کرین۔ ایضاً نمک اور زنگار ہمراہ چار جز چربی بچہ گاو کی تازہ جز بطور مرہم کے استعمال کرین۔ ایضاً لبلاب تین جز بورق دو جز سمندر پھین ایک جز دبا کی چربی دس جزو اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت کے پانی پلانے کا طریقہ مختار ایک شخص نے اوایل اطبا مین سے ذکر کیا ہے جسکا نام فیلغرو ہی کہ جب علیل کلب لگا کے پانی سے ڈرنے لگے اوسوقت اوسی پانی پلانا سوسمار کی کھال مین مناسب ہی اور دوسرے طبیب نے کہا ہو کہ جس برتن مین پانی پلاوین اوسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہے نیچے اوس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ یا کپڑہ رکھا ہو۔ اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہین ہین۔ بعض لوگون نے پانی پلانے مین المریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طلائی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بنا کر اوسکے حلقمین رکھے اور اوسمین پانی دور سے گرا دی کہ پوشیدہ اوسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگون نے سونے کی انبوبہ اور نل بنائی اور اوسمین پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلون کے ایک حیلہ یہ بھی ہی کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد مکھی کے چھتے کے خانے خواہ موم کی ٹکیہ بنا کر اوسمین پانی بھرین اور علیل کو پلاوین یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور باڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے زخمونکا علاج** یہ جانور درندہ خواہ انکی مثل جثہ مین اور جانور مثل صحیح کتے اور آدمیون کے نہین ہین بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہین ہین اگرچہ بجای خود صحیح اور سلیم ہون اسلیواسطے اول علاج اوس شخص کا یہی ہے جسکو انکے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جای اوسکے بعد زخم کے التیام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب کرنے مین کافی ہوتی ہے **تمساح کی کاٹنے کا بیان** جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے کے کاٹنے مین یعنے جو کتا دیوانہ نہ ہو اوسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکسان ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت سے خالی نہین ہوتا ہے اور جذب اسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہوجای روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم مین بھرنی چاہیے شہد ملا کر اور اوسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التیام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو لحمی وغیرہ چبالیا ہو اور بدن مین کمی پیدا ہوئی ہو اوسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جای بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہون اور جذب اوسکا بضمید سے اودیہ ذیل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

اور ورم مین سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور تفتیح ورم کی شہد اور کلونجی اور شراب اور شہد سے کرنی چاہیے بلّی کے کاٹنے کا علاج کبھی بلّی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہوجانا بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگونکا وہی علاج عام پہلے طریقہ سے کرکے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے مین بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے۔ نیولے کے کاٹنے کا علاج کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ مین کمودت عارض ہوتی ہے۔ علاج اوسکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور کھائین بھی اور انہین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونون کو کھا کر کرنا چاہیے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود بندر کا پوست اور دھنیے اوسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دلوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگاتے ہین فوراً صحت حاصل ہوتی ہے موغالی کے کاٹنے کا علاج اور اوسکو عِلا بھی کہتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ تیرگی یا لطافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور موہنہ اوسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھکے جست کرکے اوسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اوسکی نسبت کی یعنے ریڑھ اوسکی بطور بارہ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے تین طبقہ رکھتے ہین ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کبھی کبھی اوسمین ہوتی ہی اور ہر کیطرف کہتے ہین اسکے کاٹنے سے اوجاع شدید اور نخس پیدا ہوتا ہی تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہان جہان اوسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمت رکھتے ہون اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانہ پڑ جاتے ہین اونمین رطوبت دموی بھر جاتی ہی اور قواعد یعنے نہلین اون دانون کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب بیچ کیطرف سے چاک کیے جاتین سپید رنگ گوشت بیچ کیطرف جھکا نہ برہ نکلتا ہے اور کبھی اوسمین کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑ کر گر جاتا ہے۔ کہتے ہین کہ پہلے اس زخم سے قیح صدیدی برامد ہوتا ہی بعد ازان متعفن ہو کر سڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ ہوا مین مغص اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہی علاج واجب ہی کہ موضع گزیدہ پر تنہا نمک خواہ سرکہ ملاکر رکھین اور آب شور کو گرم کرکے نطول کرین اور جو طریقے تمام معالجات کے اوپر مذکور ہوچکے وہ سب عمل مین لائین یا اوسپر آرد جو اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھین خواہ چوپایہ کی آگ چیر کر زخم مذکور پر باندھین اور گرد زخم کے عاقر قرحا پیس کر چھڑکین خواہ ثوم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پیسی ہوئی چھڑکین اور یہ سب تدبیرین جب کرنی چاہئین جب ورم نہو اور اگر ورم ہوئے تو اناس کے چھلکے پکاکر ضماد کرین پلانے کی دوا مثلاً شبیح ارمنی شراب مین جوش دیکر اور جرجیر اور نمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقر قرحا اور تخم جرجیر اور قرطم ان دواؤن سے اقوی یہ ہے کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ حنظل یا ناانخواہ جدی اور الفیہ حروف یعنے بیر ایالیکہ کا یہ دونون بہت عمدہ ہین اور دودھ ہمراہ سکنجبین شکری بھی بہت نافع ہے۔ بعض علمای فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیسوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے میوہ بھی بہت عمدہ ہی اسکے واسطے اگر ملاہین اوسکا استعمال کیا جاوی اور ہمراہ شراب کے پلائی جاوی اور اسیطرح اگر اشیای مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھالین وہ بھی مفید ہین اور جسوقت گوشت فاسد گر جاوی قرحہ کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب مین گذر چکا ہے مقالہ پانچوان ختم ہوئی

کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور بچاؤ انکا **اقسام لسع حشرات کا بیان** اس مقالہ مین ہم بچھو اور رتیلا اور زنبور یعنی شہد کی مکھی اور بھڑ وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو جو علاج متعلق ہر ایک کو ہے اوسے جداگانہ لکھین گے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے

اصناف عقرب کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اسلیے کہ نر بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہی اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہی۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہین جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہین اوس شخص کے بدن مین جسے ڈستا ہے اور مقام لسع پر ٹھنڈا اور تمام بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سر و سینہ بھی نکلتا ہی۔ وہ بچھو جو بال و پردار ہی جثہ مین بڑا ہوتا ہے اور اکثر اوسے ہوا اوڑنے مین گرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کیطرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرہان اور حلقے پیدا ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھہ عدد گنڈے ہوتے ہین کہ اونمین چمک ہے زمانہ طلوع شعری عبور مین جو عین بھادون مین ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہین رہتا ہے مترجم کہتا ہے ایک جانور جو بامشابہ بچھو کے جسے چھنبا کہتے ہین اوسکی سمیت البتہ ہندوستان مین اسقدر مشہور ہے جیسا شیخ نے ذکر کیا ہی۔ متن بعض بچھو کی دم پر چھہ عدد سے کم مثلاً پانچ خواہ چھہ گرہان ہوتی ہین ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہین سپید زرد سرخ خاکستری اور بعضے یعنے سرخی سیاہی مائل ہوا اور سبز شہدی جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگون ہوتی ہی اوسکو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اوسمین کاہی ٹیکا ہو کر چھپتے ہین اور زرد مٹی سے پیدا ہوتا ہی ایک قسم خاکی رنگ کی ہوتی ہے اور اوسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے **اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہین** جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہوکر اوسمین درد اور تمدد پیدا ہوتا ہی اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدنمین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہی جیسے اوسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتہً گرد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین اور اوسکے بعد پسینا نکلتا ہی اور مونہہ مین اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے مین خواہ لعاب کی طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے کہ نکلنے کے ساتھہی منجمد ہوجاتی ہے اور قشعریرہ اور بلند ہوجانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور اکثر [illegible] مین تھرتھری پڑجاتی ہے دونون پرہ یعنی اونچے ہوجاتے ہین قضیب لانبا ہوجاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر ڈنک بیچ کے اعضا مین لگا ہو بغلونمین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہین خصوصاً اگر ڈنک اوپر کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہوجاتا ہی اور بچھو نہایت ردی اور زبون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط حادث ہونگے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑجاوے گی اور مونہہ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہوکر اوسپر بستہ ہوجاوے گی اور آنکھہ سے رطوبت نکلے گی اور اوسکے بعد کیچڑ جم جاوے گی دونون کوئی مین اور سحنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آوے گا اور مقام براز باہر نکل آوے گا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہوجاتی ہی اور دانت پر دانت بھنچ لگتے ہین اور اعضای اصلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہی اور کبھی دانت پر دانت بھنچ جاتے ہین پھر اونکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہی جالینوس کہتا ہی اگر بچھو کا ڈنک خصیان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پیٹھہ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور بابونہ

وغیرہ سے کرین اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کرین اور نشتر وغیرہ اوسکے سب ملحوظ رہین جو اکثر بیان ہو چکے ہین اور جتنے طریقے
جذب کی مذکور ہو چکے وہ سب کام مین لائین اور ادویہ حادہ لطیفہ جنسے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا
کا استعمال کرین اور ہندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھہ کا بیج اور جس گھاس خواہ بیج کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور زمین
پر بشکل مدور پھیلے اور قطر اوسکا ایک بالشت کا ہو اور اوسکے مزے مین لزوجت ہو اور بعینہ مزا اوسکا
بہق یعنے سیب کا ہو وہ سیب جو تازہ ہوتا ہے اور اوسکو پانی مین پیسکر پلاتے ہین پس درد مین سکون پیدا
ہوتا ہے اطبانے بہت سی چیزین اور بہت سی درخت نام بنام ذکر کیے ہین کہ ہم اونہین اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور حکیم ایک
درخت کا ذکر کیا ہے کہ اوسکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیان برابر برابر اوسکے پیدا ہوتی ہین اور قریب
ایک ذراع کے بلند ہوتی ہین اور اوسکا پھل مثل برف کی ایک شی منجمد ہوتی ہے مزہ اوسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اوسکو
پلانے سے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسقیل بھی
عجیب النفع ہے اگر اکلا استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق عزیزہ نامی حکیم کی اور تریاق اربعہ اور سکنجبین اور
دوای حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور باشترا اور حرمل آج کل تجربہ مین آئے ہین اور قیرطم بربری ایسی ہی کہ شہادت حاذقین
اوسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن مین باندھو ہیجانی درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قیرطم از قسم شیافت
خاردار کی ہے اور مہر حکیم کے نزدیک حیت حنا جیسے بعض بلاد مین ایسا جاتا ہے کہتے ہین شاید اس سے مراد وہ قاتن لعض
لوگ کہتے ہین کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کرین سکون درد مین پیدا ہوگا اور اوسکی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اسقدر
مقدار قاتل ہی نہین ہے اسلیے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہے اور بہتر اوسکے لہسن ہے شراب کے ساتھ اسیطرح
کہ پہلے لہسن کا استعمال کرین اوسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائین خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ اوسیقدر جو ہو اور ہر روز قدر
ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہان پر وہ پنکھی وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا نہ پہنچے
کچھ اوڑھا کر اسے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اوسے اوٹھائین یعنے نیچے سے گرمی بخار
آب گرم کی اوسے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیرون سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے کیونکہ پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مادہ
کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کرکے پسینا نکالا جاوے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی
چاہیے تریاق جدید خاص ایسے لوگونکے واسطے یہ ہے زراوند طویل جنطیانا حب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل فستین نبطی عود قرح
صعتر فارسی اسکو شہد ملاکر معجون کرین دوسرا تریاق بھی جدید ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم جندقوقی ہر واحد کو
بقدر ایک اکسوثافن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمین سرکہ بالزوجت ہو جاوے سب ادویہ کو جمع کرین اور مقدار شربت کی
ایک درہم ہے اوس سے زیادہ خطرناک ہے ہان اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو تو بعد نصف گھنٹے کے نصف درہم پھر دینا چاہیے
تریاق دیگر یہ بھی جدید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جزو برگ سداب بالس اور حلتیت اور مر کی ہر واحد نصف جزو بیجکے ہوے
انجیر مین معجون کرین اسے دھو کر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کی تریاق جدید جندبادستر فلفل ابیض مر افیون ہر ایک
اسکو قرص بنا لیا کرین مقدار شربت تین الولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے ایضاً

رتیلا کے کاٹنے مین بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ ایضاً۔ جاوشیر مرکی قنہ جند بادستر فلفل سپید کو مہیعہ اور شہد ہموزن مین معجون کرین دوا مسکہ ہی اور اوسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے خنظل بیخ کبر افسنتین زراوندین قسط خشقوق ان سب اجزا برابر لیکر ملایا کرین مقدار شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ مشروبات منجملہ ادویہ مشروبہ حلتیت ہے۔ ایضاً فاشرا اور قردمانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنے ناگرموتھہ اور حب الآس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم حماض بری اور طرخشقوق اور کاسنی سکبینج یہ سب اور یہ بلاتے ہین اور طلا کرنے مین مفید ہین اور قنبیج بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیر مادہ خر کے پلائین وہ بھی مفید ہے اہل عرب گزدم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہین اوس سے بھی نفع بین ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کفدست کے بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان سبز جب روغن گاو مین کوٹ کر اور چھان کر پلائین اور اوس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نو باشہ کے استعمال کرین بہت نافع ہوگی اور جو ہو گی خواہ بادروج کا جھکا ہوا وسی عقرب سے ضرر نہ پہونچیگا جرادہ جسکے بال و پر نہین ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اوسکا نام خرکوک ہی جب سوکھا کر ہمراہ شراب کے پلائین وہ بھی نافع ہے۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اوسنے افیون اور بزرالبنج ہموزن شہد ملا کر کھلائی اور نافع ہوئی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے خار الیقوون کی منفعت عجیب ہے۔ ثمرہ خنثی اور اوسکی کونپل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خندقوقی اور برگ ترب اور کاکنج حرا یعنے انار پختہ بھی شرباً نافع ہے۔ ایضاً زراوند گلو بیخ جاوشیر بزر جرجیر اجزا ہموزن لیکر مقدار شربت دو درہمی ہمراہ شراب کے استعمال کرین۔ ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جزو فلفل نصف جزو محروث یعنی ربع جزو اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے۔ ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد مین معجون کرکے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے۔ ایضاً۔ مرکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جزو ان سب سے اقراص طیار کرین۔ ایضاً۔ قشور بیخ زراوند طویل عاقرقرحا ہر واحد ایک جزو بقدر واحد ان اجزا سے استعمال کرین بعض اطبا نے کہا ہے کہ دردی شراب چھ جزو کبریت زرد آٹھ جزو تخم سداب تین جزو جند بیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون مین یکجا کرین اور پلائین اور ایک درہم پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کرین **اطلیہ اور اضمدہ کا بیان** خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت عقرب کی بوجہ مشاکلت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے۔ ایضاً۔ ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی دم سی ہوتی ہے اوسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اوسکی یہ بھی خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت مین کسی مقام پر بدن کے اوسکا ضماد کرین خدر اور سن پیدا کرتی ہے اور جسقدر خون اوس مقام پر ہے اوسے مردہ اور بحس کر دیتی ہے جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہے۔ اور چوہے کا پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر رکھین باجماع سمیت مفید ہوگا یعنے تمام زہر کو ایک ہی جگہہ کھینچ لیتا ہے اور پھیلنے نہین دیتا اور اسیطرح مینڈک کا بھی حال ہے اور ہمنے خود تجربہ کرکے دریافت کیا ہے کہ طلاے مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد مین سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح کچی انجیر مین جو رطوبت سپید مثل دودہ کی نکلتی ہے اور جند بیدستر اور بلادر بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور تجی ہمراہ سرکے کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنے کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتینج کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک مالح کا اور لہسن مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا۔ ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونون یکجا کرکے ہمراہ نمک کے۔ ایضاً دقیق شعیر عصارہ سداب کے ہمراہ خواہ اوسکا جوشاندہ۔ ایضاً جو کی بھوسی اور پنچال کبوتر کو پختہ کرکے ضماد کرنا بادروج بھی اطلیہ نافع سے ہے کہ فی الحال

مسکن وجع ہوتی ہی اسیطرح بیخ حنظل اور بیخ کاسنی اور طرخشقوق اور حنا ہمراہ بادروج کے طلای جید ہے اور خشک مرزنجوش بھی نافع ہے ملح البول بھی ایسی دوا ہی کہ اوسکے بعد کوئی دوا نافع نہین ہے ایک یہ بھی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ مین گرم کرکے اوسپر سرکہ ڈالین اور جو دھوان اوٹھے اوسے مقام لسع تک پہونچائین منجملہ نطولات خاص کے یہ ہے کہ طبیخ سحالا اور طبیخ اشنان اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریای شور گرم کرکے اوسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ خندقوقی خواہ اوسکا طبیخ بھی عجیب النفع ہی اور نفط ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت مین چھپکلی پختہ کرکے اگر مقام لسع پر ٹپکائین زیادہ مفید ہوتا ہی عجیب النفع ہی

فصل بیان مین عقرب جرارہ کے ۔ اقسام جرارہ مثل اون بچھوؤن کے ہوتے ہین جو اہجدان مین ہوتے ہین اور [illegible] ہوتی ہین دم انکی کھچی ہوتی اور زہر انکے تیز اور اکثر گروہ پر خواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہی اور مقام اوسکا بھی ہین اور صعاون اہجدان مین بھی پیدا ہوتا ہی جسوقت ڈستا ہی فوراً کچھ اثر ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ دوسری دن خواہ اوسکے بعد اوسکا زہر منتشر ہوتا ہی اسطرح کہ اوسپر کرب ظاہر ہوتا ہی اور لون مین تغیر پیدا ہوتا ہی اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہی اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام لسع پر قرحہ پڑجاتا ہی خون کا پیشاب کرتا ہے اور کبھی طبیعت مین حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اوسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہی اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا مین نمودار ہوتی ہی اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکہ سے اوسکے علاج مین سستی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اسکا زہر نہایت ردی اور برا ہوتا ہی معالج بعد علاج عام اور مشترک کے افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دین اور مشروبات مین سے آب کاسنی تلخ اور طرخشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت جگر مین شدت ہو اوسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہی کہ سویق تفاح آب سرد کے ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جعدہ پانی کے ہمراہ پلائین وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوای جید ہے جیسا لوگ کہتے ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دوای جید ہے نسخہ تریاق عسکری کا پوست کبر جنطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق بار سب کو ہموزن پیسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا تریاق انہین لوگون کے واسطے طرخشقوق یابس اور برگ تفاح ترش کشنیز سب اجزا ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور بقدر تین کفدست کے مقدار شربت ہی اگر التہاب مین شدت زیادہ ہوگی آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات سرد فواکہ کے ہین اونکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا تو آب تفاح شامی اوسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور دوغ ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب مین شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ [illegible] کے جو ہضم کر لیا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول الدم کا ہو وہ کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہو اوس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائین اور اگر مقام لدغ مین آکلہ پیدا ہو دوای حاد سے اوسے دفع کرین اور اوسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کرین اور قروح خبیثہ کا علاج جو مذکور ہو چکا ہے اوس سے علاج کرین

بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا رتیلات کے اقسام ارباب تجربہ اور اطبا نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہین بہ تفصیل مین ہر ایک صنف کو اور صفات مین اونکی عبارات مختلف ہوتی ہین بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اوسکی جسکا نام رافیون ہے مدور الشکل ہوتی ہی اور عنابی رنگ اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہین جو سرخ مائل بسیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم جسم مین چوڑی زیادہ ہوتی ہی پہلا قسم سے جسکو ہمنے مدور الشکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہین اونمین گرہان سی ہوتی ہین اور منہ پر

اوسکے تین چیزین بلند نمودار اور متخلخل جلکی جلکی ہوتی ہین تیسری قسم سوسفسون ہے اونکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہے وہ بڑی چیونٹی جسکا نام عجروف ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ خاکستری اور اوسکے بدن کو چھوٹے اجسام اونچے اور سرخ رنگ ڈھانپے ہوئے ہین جنکا ہر وقت اوسکے ظاہر ہونے کے۔ چوتھی قسم سقیلوقولون ہے اسکا سارا بدن اور سر سخت اور باصلابت ہوتا ہے اور اسکے بازو چیونٹی کے ایسے ہوتے ہین وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ پانچوین قسم سقولیقون اوسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اوسکے بدن پر نقطہای چند خصوصا سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قرانولیطس ہے طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنے سوئی کے اوسکی گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جسنے اقسام رتیلات کی یہ سب بیان کیے ہین سبکے اعراض یکسان ذکر کیے ہین اور اور لوگون نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سوائے اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ رتیلا ایک قسم ہے مشابہ اوس عنکبوت کے جسکا نام حنید ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنے جس مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہے اور اسکے مشابہ رتیلا ہے۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام رتیلات کے بہت ہین اور بنا بر قول جالینوس کے اقسام رتیلا کے بارہ ہین سب سے بڑی قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے اونہین اقسام مین سے سرخ رنگ ہے گویا کہ گول مکڑی کی ایسی ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے سیاہ رنگ و نانی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے رقطا ہے اور اونہین اقسام مین سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور منہ اوسکا چھوٹا اور اونہین اقسام مین سے کوکبہ ہے اور اوسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اوسپر نمایان براق ہوتی ہین اور اونہین اقسام مین سے زرد رنگ اور ایسی ہوتی ہین کہ خطوط زرد و سپید اوسکے سامنے آتے ہوے نظر آتی ہین اور اونہین اقسام مین سے عنبیہ ہے جو اوسی نام سے خاص ہے اور اوسکا منہ اوسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہے اور اوسکے پاون چھوٹے چھوٹے پیچھے کی طرف پھرے ہوتے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے دونون پر فقط زور دیکر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت منہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہے اوس سے زیادہ الطف ہوتی ہے اونہین اقسام مین سے ایک قسم نملیہ بھی ہے مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہے اور پشت اوسکی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اوسکے بدن پر ہوتے ہین اونہین اقسام مین سبز درتو اور اونہین اقسام مین سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کرکے اوسی شخص نے ہر قسم کی اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور اونہین اقسام مین سے کرسنیہ ہے اوسکا نام کرسنیہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے منہ اوسکا چھوٹا پیٹ اوسکا اشقر اور قوایم اوسکے سپید رنگ اور چھوٹی بھالی زیادہ اور مصریہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اوسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اوسکا بڑا ہوتا ہے اور اوس مکھی سے مشابہ ہوتی ہے جو چراغ کی گرد اوڑتی پھرتی ہے شب کو رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اونکا بیان اجمالی اور تفصیلی یہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کا ڈنک اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا گہرا لگتا ہے اسیوجہ سے پسینا اسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل چھہ قسمین ہین اور اون چھہ قسمونکو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا ہے چنانچہ اونکا بیان ابھی ہوچکا ہے وہ سب قسمین اس بات مین شریک ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کمتر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مایل کہ اوسمین کھجلی زیادہ اوٹھتی ہے اور جو مقام اوسکے گرد اور قریب کا ہے اوسمین بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

پہونچتی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہین کہ نتو اوس بلندی ورم مین زیادہ نہین ہوتی اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہے اور اول شخص جسنے چھہ قسمین بیان کی ہین اوسکا قول یہ ہے کہ اعضای عصبیہ اور ہڈیون مین سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ لیعنے ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیان ہاتھ پاؤن کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اوسوقت رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور بے چین کرنیوالا پیدا ہوتا ہے اور سہر لیعنے بیداری مفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہے آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ اونمین رطوبت پیدا ہو آنسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل بطن خصوصاً پیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہین ہے اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہے او نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے۔ کبھی اسی مادہ مین ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالے کے برامد ہوتی ہے اور دونون چڈھون مین اور انثیین مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل مین تقبض اسی طرحکا پیدا ہوتا ہے جس طرح تشنج مین ہوتا ہے اور برابر انبساط اونمین نہین ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برامد ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والون کے سر مین ہوتا ہے اور اطبا نے علامات مین یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن مین گرانی اور بول مین حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ [illegible] بھی اور کبھی بالہمہ مشابہ مین ایک شی مثل عنکبوت کی برامد ہوتی ہے اور قضیب اور رفانہ اور رکبہ مین تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح معدہ مین بھی اور زبان مین انکسار اور بستگی اور جماع مین شدت پیدا ہوتی ہے پھر اول حکیم جسنے چھہ قسمین کی ہین وہ کہتا ہے کبھی قسم فرالیطس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ مین اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ [illegible] ونجر نے جو تفصیل ذکر کی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حمر لیعنے سرخ رنگ کی کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہے جسمین سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور سود او قطا کی کاٹنے سے وجع شدید اور تھرتھری اور سردی و رعشہ اور رانون مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اوسکے ڈنک سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مروڑی کے اور استرخای شکم اور اختلاف بطن بھی عارض ہوتا ہے اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور تھرتھری اور صداع اور گرانی سر اور استرخای بدن عارض ہوتا ہے اور غلبہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربت مین اور برودت بدن مین اور اقشعرار اور انعاس اور کزاز اور عرق سیال وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور سن تمام بدن خاصکر پیٹ مین ورم اور قضیب تو تر لیعنے سیدھا کھڑا رہنا اور لعوظ اور ایک شی بد بو اوسکے قضیب کیطرف سے نکلتی ہے اور بول مین کدورت پیدا ہوتی ہے۔ اور درد سیاہ قسم جو خاکی رنگ کی ہے [illegible] اوسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہچکی متواتر ہوتی ہے اور درد سر اور کھانسی بہم اور تھکاوٹ اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد بلا عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جسکا پچھلا [illegible] ہے اوسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگون نے عنبیہ کے کاٹنے مین چند اعراض اور بھی لکھے ہین کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چندان معتبر نہین ہے کہ ہم اوسکی رعایت کرین نملیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اوسمین کم ہوتا ہے۔ اور فزوجیہ سے تمام بدن مین آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع مین اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف

دونون زانو مین پیدا ہوتا ہے کہ سینہ سے کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عقنبیہ کے بیان ہو چکے
لیکن عقنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہین مضرہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اوسکے بعد موت عارض
ہوتی ہے علاج انکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جاے یعنے جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع [illegible]
آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب مین مذکور ہین اور حمام اور آبزن سے بہت جلد سکون انکے اعراض
مین ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے اسلیے کہ یہ لوگ ادھر آبزن مین بیٹھے اور درد مین سکون پیدا ہوا اور ادھر آبزن سے باہر نکلے اور پھر درد
پیدا ہوا لہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرائے جائین تریاق جدید رتیلا و تنین بحری اور سانپونکی اکثر اقسام کو مفید ہے کہتے
ہین کہ سموریا اور طرعون کے کاٹنے مین یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی ناردین عاقرقرحا دوقو فرفیون
سیاہ زیرہ حبشی ورق یبوس افیطرون انار کی ٹھنیان پنیر مایہ خرگوش دارچینی سرطان نہری صمغ عصارہ خشخاش حب بلسان واحد
ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر مین گوندہ کر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درمی ہے اور یہی اوسکی مقدار شربت بھی
ہے کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین ۔ اور بعض نسخو مین اصل السوس ابیض اور دونون لکڑیان بلسان کی اور تخم حندقوقی اور جوز السرو
اور تخم کرفس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کی حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت ذلب اور اوسی کے چھلکے اور تخم حندقوقی اور
نخود سیاہ خصوصًا بری یعنے جنگلی چنا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم فیسوم تخم شبت زراوند ثمرۃ الطرفا عصارہ حی العالم
کاہوی بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن سے دو مثقال ہے جسے چاہے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جس شراب مین
جوز السرو خصوصًا دارچینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربای سرطانات اور شوربای مرغابی جوشاندہ بیخ لیمون ہمراہ شراب کے عمدہ
مشروبات مین سے مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین تریاق
مجرب اسیواسطے ہے کلونجی دس درہم دوقو کمون ہر واحد پانچ درہم ابہل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے مقدار شربت
بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملاکر اور نمک
اور قلقدیس اور اسفنج سرکہ مین ڈبو کر اور پھر نچوڑین اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور برگ بالم اور گندنا و عصا الراعی
اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ مین ملاکر بعد دہونے زخم کے استعمال کرین اور زخم کو پانی اور
نمک سے دہوڈالنا چاہیے ۔ نطولات جو مفید ہین منجملہ اونکے آب دریای شور ہے گرم کرکے اور طبیخ حشیش اور طبیخ جوز السرو کبھی مفید ہے
یشب کا بیان اور علاج اوسکا یہ جانور بڑی مکڑی کی ہمصورت ہوتا ہے چارون قوائم اسکے بڑے بڑے اور لامبے ہوتے ہین لیکن تیز
جسے یہ کاٹتا ہے اوسے درد معدہ اور قی اور حبس البول اور عسر انزال عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہونچ جاے پھر قاتل ہوتا ہے اور اوس شخص کے
بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم مصری اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس قسم مصری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی ہے
جو باب رتیلا مین مذکور ہو چکا ہے یا کوئی اور شی ہے علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے **عنکبوت کا بیان اور اوسکے علاج** عنکبوت
جس شخص کو کاٹے اوسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اوسکا
مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانی سے بھی اونکو نفع پورا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اوسکا استعمال چلا جاے اور حمام
مین شراب پلا کر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کوفی بھی [illegible]

شریک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہیں کہ بعض اہل علم نے اونکا ذکر کیا ہے اسطرح کہ وہ دونوں بھی اونہیں حیوانات
کے اقسام میں سے ہیں جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنے زہر دار حیوان ہیں مگر چونکہ ان دونوں کا حال کچھ بھی دریافت نہیں اور نہ میں اس امر
سے آگاہ ہوں کہ یہ دونوں مذکورہ حیوانات کے اقسام میں داخل ہیں یا نہیں اور اونہیں اور گذشتہ حیوانات میں کچھ فرق ہے یا نہیں کہ ان
چار جڑونکا حیوان اوسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اوسکے پاؤں سپید اور سر پر دو
دو بلندی بصورت چوٹی کی ایک مقدم سر کے اور ترقی پہ سیدھی اور دوسری اس پیچھے سے درمیان میں انقطاع کرتی ہے اور اسکی
انقطاع کیوجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اسکے دو موہنہ ہیں اور چار جڑے ہیں اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونوں چوٹی کے اوسکی
سر پر دو خط ہوتے ہیں اور اوسکی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو موہنہ اور چار جڑے رکھتا ہے اور دونوں قسم کے کاٹنے سے وہی
اعراض پیدا ہوتے ہیں جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہیں اور درد شدید اور پسینہ جاری ہوجانا تمام بدن سے اور نیز تمام جسم کی رنگت
کی سپیدی اور پیلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا کے علاج
میں جتنی ادویہ مفید ہیں اونہیں سے چار دوائیں اونکو اس سے زیادہ خصوصیت ہے حبق اور بیخ جاوشیر اور جندبیدستر اور [illegible]
ایک اور حیوان ہے جسکا نام [illegible] ہے اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وجع شدید
اور حمرت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند میں مبتلا ہو اوسے ثمرة الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور [illegible] اور [illegible]
اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے **قملة النسر کا بیان** جسکا نام فارسی میں ششپش دال اور جسکو یونانی میں [illegible]
کہتے ہیں یہ بھی مثل جون کی ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان — جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے
اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہیں آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا اودھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری
ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہیں اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور دانتوں کی جڑ
بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہیں رہتی ہے علاج اسکا تو وہی ہے
جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے پہچانا جاوے تو فادزہر کو طلا کریں اور عصارہ
کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کریں اور پلانے میں شیر دوشیدہ لبن ماعز اور مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور
اوسی کا عصارہ اور اسبغول اور لعاب اسبغول اور تمام ادویہ ملطفہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیارہ وغیرہ طبیوع اور **حیوان طیارین**
کا بیان اس جانور کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہیں جو قملة النسر
کی فصل میں بیان ہوئے **زنابیر کا بیان** زنبور ہندی میں بھڑ کو کہتے ہیں اسمیں تسخین اور گرمی شہد کی مکھی سے زیادہ ہوتی ہے
اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں یعنے اونکے سر کے
گرد سیاہ دوائر سے ہوتے ہیں یہ قسم مہلک ہے اور جب زنبور کی گزیں زیادہ ہوں کسی قسم کی کیوں نہو وہ سب سے زیادہ قاتل
ہوتی ہے اور اسیوجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونوں زانو میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے
بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑ جاتے ہیں اور زبان میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ مقام
پر اوسکے کاٹا ہوا اوسے بطور معلوم خوب سا چوسیں اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہوں تو ایکدرہم تخم مرزنجوش پلاویں

کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد مین بھی سکون پیدا ہوگا ۔ یا تین کفدست بھر کشنیز خشک کا استعمال کرین جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہین اونکا بھی استعمال کرنا اپنے وقت مین بہت مفید ہے ۔ کبھی برف کا شیاف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلاے خبازی بھی استعمال کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملا کر طلا کرین عجیب النفع ہے اور اسکا نفع بالخاصیہ ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور جولائی اور نکوی خشک اور کنجد سائیدہ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکہ اور گل خوشبو جسے طین الحر کہتے ہین اور آب انگور اسیطرح ادحہ گاو کا خصوصا سرکہ کے ساتھ لگانا اسیطرح برگ تمام اور ورق غار تازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے ۔ پارچہ کتان کو سرد پانی مین ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھین اور اوسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین ۔ اسیطرح طحلب یعنے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے ۔ اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہے بنا بر قول بعض اطبا کی اونکی تکمید پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے ۔ درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہے ۔ دیوارون پر جو لونا پھولتا ہے مثل شورہ کے اوسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا کبھی ان چند پانیون سے اور سلافات سے اقسام اقسام کے نطول بنائی جاتی ہین اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جامہ کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹے تک رہنے دین اور کیبارگی اوسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین سرکہ ملا ہو فوراً اوسکے درد مین سکون پیدا ہوتا ہے ۔ مکھی کی مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فوراً سکون درد پیدا کرتی ہے **فصل** بیان مین نحل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہے ہان اسکا ابرہ یعنے ڈنک کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہے اوسکے نکالنے کی تدبیر ابرہ زنبور کی سی ہے **فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیان مین** اور ایک شی جو اوسی کے مشابہ ہے اور اوسکا حال قریب بہ حال نحل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنے ایذا کم دیتی ہے ۔ مین کہتا ہون کہ منجملہ اون پرندون کے جو کہ نیش اور ڈنک رکھتے ہین ایک وہ بھی شی ہے جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جثہ مین اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرے کی برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اونچی نہین ہے اور اوس کی پاون زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاون سے بڑی اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اوسمین بہت سے دروازے ہوتے ہین زرد و زرد اور تجویف اسکے لیے ہے وہ چھوٹی ہے اور اسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچہ دیتی ہے اور جب اپنی آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے کسی نے اسکے پر نوچ ڈالے ہین اوسکے بعد اوڑنے لگتی ہے ۔ میری راے مین اوسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا **فصل سام ابرص وغیرہ کے بیان مین** جب کسیکو یہ دونون کاٹتے ہین چھٹے سے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اوس جگہ رہجاتے ہین جب اون دانتون مین سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اوس مقام پر درد رہتا ہے اور پڑپڑاتا ہے اور کھجلاتا ہے تا اینکہ زخم پھر سے تازہ ہوے اون دانتون کو نکالنا ہو تو ایسی لیس ریشم وغیرہ سے اون دانتون کو لیکر الگ جھاڑ دے اوسیوقت درد مین سکون پیدا ہوتا ہے اور کبھی اون دانتون کو روغن اور راکھ سے چھوڑاتے ہین اور بعد ازان اوسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق رتیلا کا استعمال کرین **فصل اربعہ اور اربعون کے بیان مین** اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اوسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے یعنے پیٹھ کی طرف گھوم ہوتا ہے اور بعض لوگ اسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک رہتا ہے

اور فوراً سکون پاتا ہے زہرۃ الخنفسا اسکی تریاق ہے اور بیشتر اسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے **فصل بیان سالامندر اسکے کاٹنے کے** میرے زعم مین یہ ایک جانور شبیہ عظایہ کے ہوتا ہے کہ اوسکے چار پاون ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ جو طرح سم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہے اگر چولہے یا انگیٹھی مین ڈالدین اوسکی آگ بجھا دیتا ہے جسے کاٹتا ہے درد شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہوجاتی ہے اور تھتھہ یعنی اکثر حروف کو ہم اور ہے بولنا اور لرزا اور خدر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہوجاتا ہے کہ وہ سیاہی باسنداریت یعنی گول ہوتی ہے یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے علاج کہا ہے کہ اوسکا علاج جوزہ ہائے مرغ کہلانا اور خاص تر علاج اسکا یہ ہے کہ رانتیج جس صنوبر کے درخت کا گوند کہتے ہین ہمراہ شہد کے اور طبیخ کمافیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ ترلیس اور زیت اور بعض لوگونکو مینڈک پکا کر کہلائے جاتے ہین کہ فقط شوربا اونہین پلایا جاتا ہے اور مینڈک کا شوربا کہلا کر بوٹیون کا ضماد کیا جاتا ہے اور کچھوا بحری اور بری کے انڈے بھی پکا کر کہلاتے ہین **فصل سولہوین مینڈکون بری اور بحری کے بیان مین** مجھے اسکی شناخت نہین ہے اور کچھ بعید نہین کہ وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہوچکے ہین اطبا نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو اور دریائی نہ ہو مقام گزیدہ مین کدورت اور تیرگی آجاتی ہے اور گونہ گلابی رنگ ہوکر رہجاتا ہے خوب سرخ نہین ہوتا بلکہ زیادہ سمرت آجاتی ہے اور درد شدید پیدا ہوتا ہے اور کھجلی بدن مین اوٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بحری ہو اوسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہے اور شاید اوسکا علاج قریب بہ علاج رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیے یا خاکستر اور شراب یا راکھ کو سرکہ عفص مین ملا کر یا کبریت سوختہ اور شراب کا ضماد دیا پہلے زیت سے نطول بکثرت کرین گرم پانی ملا کر بعد ازان یہ دوا اوسپر رکھین **فصل دریائی بچھو کے بیان مین** میرے گمان مین یہ ہے کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اوسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور استسقا کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اخراج ریح اوس سے بلا ارادہ ہوتا ہے واجب ہے کہ اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجائے اور اسکا علاج مثل بحری اور رتیلا کا ہے اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہین ہے اونہون نے کہا ہے کہ عقرب بحری کا سم حار ہوتا ہے **فصل ضفادع یعنی مینڈک دریائی کے بیان مین** جو سبز رنگ ہوتے ہین ایک گروہ علما نے کہا ہے کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کا موقع نہین ملتا تو پھونک مارتا ہے کہ اوس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہے جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہے کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے **فصل بیان مین جملہ دریائی ہوام کے** جنکے زہریلے جانور ہونیکے ہین اونکے علاج مین اطبا کا یہی قول ہے کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم بارد کا جو علاج ہے اوسی سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل رتیلا مین اور جو تریاقات اوسکے بیان ہوئے اونسے علاج کرنا لازم ہے الحمد للہ وحدہ

* * * * * * * *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت مجملی بیان زینت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہے پہلا مقالہ شعر یعنی بالون کے بیان مین اور اسمین خضاب کا بھی ذکر ہے **فصل پہلی** ماہیت شعر کی یہ ہے کہ بالونکی پیدایش بخار دخانی سے ہوتی ہے جسوقت

[illegible]

وہ بخار مسام مین بستہ ہو جاوے پس وہی بخار بستہ ہوکر بال کی شکل پیدا کرتا ہے اور پھر جسقدر بخار دخانی اوس جگہ آتا جاتا ہے اوسی بال کی طرف مستحیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجت ہو اور اوسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ اوسمین طینیت کی خواص نہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہے اونکی بیخ زیادہ نہین پھیلتی ہین۔ کتاب اول یعنے فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیون آتی ہے اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اونکے اسباب کو بتفصیل وہان بیان کردیا ہے۔ مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اونمین سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ جمے ہون اونکو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالونکو اوکھڑکے دور کردینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کردینا اگر کم ہون یا بہت گھنے ہون اونکو کسی تدبیر سے کم کردینا (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون اونکو موٹا کرنا یا موٹے ہون اونکو باریک کردینا یا اون کو دراز کردینا (۴) یا شکل بالونکی سیدھی کرنی یا گھونگھر والے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ اونکو سیاہ کردینا خواہ میگون اور سپید بنانا الغرض اس مقالہ مین ہم انہین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے

فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان مین

بالون کا جاتا رہنا یا کم ہوجانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ دخانی سے انکی پیدائش ہے اوسی مین کوئی فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی اور مقام مین فتور پیدا ہوتا ہے جو مقام بالونکے اوگنے کا ہے۔ مادہ کو فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین کمی ہوتی ہے یا آنکہ یکبارہ مادہ پیدا ہی نہوتا ہو کبھی مادہ مین یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہے یا آنکہ جو حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے اوسکو تغیر بدخان کرتی ہے وہی کم ہوجاوے یا جوہر بخاری مین فعل تولد کم ہوجاوے جیسے کہ بخار دخانی لڑکون اور عورتون مین بہت کم ہوتا ہے اسلیے کہ بخار رطب کی اونکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے۔ اسی سبب سے داڑھی اونکے نہین ہوتی اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی امر عارض کیوجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر امور طبیعیہ الٓہیہ سے ہے یا وہ امر امور خارج از طبیعت سے ہو امور غیر طبیعیہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جنپر اون پر تعب امراض طویلہ کا گذرتا ہے خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت ہین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہوکر نقیہ ہوجاتے ہین اب اونمین مادہ ہی باقی نہین رہتا جیسے بالون کو غذا پہونچے لہذا اونکے بال گر پڑتے ہین اور نئے بال نہین اوگتے اونکے بالونکی وہی کیفیت ہے جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دیتے رہین جب سینچنا موقوف کردین نہ تو وہ شے ہری ہوگی اور نہ بڑھے گی اور نہ اوسکی بیل پھیلے گی۔ یا جیسے خواجہ سرایان اور بعضے لوگ نس کٹے وغیرہ کہ اونپر رطوبت اور برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہے کہ اگرچہ اونمین بالون کے نکلنے کا امکان ہے لیکن اونکی برودت اعضا یہان تک بڑھ جاتی ہے کہ اعضای شریفہ تک پہونچتی ہے پس اونمین بھی برودت پیدا کردیتی ہے اور اسی سبب سے اونکی رطوبات کی تحلیل نہین ہوتی کبھی امر مخالف کیطرف اور جسقدر اونکی رطوبت مین تحلیل ہوتی ہے وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہے کہ مسامات مین باقی نہین رہتی بلکہ نکل جاتی ہے۔ اسیطرح جو لوگ بڑے بڑے بھاری عمامے سرون پر باندھتے ہین اونکے بال بھی اسیوجہ سے کم پیدا ہوتے ہین۔ چونکہ بالونمین بوجہ اصل طبیعت کی ہوتی ہے جیسے صلع یعنے کھوپڑی صاف ہونا کہ یہ امر اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالونکی پیدائش ہے اوسمین براہ اصل خلقت کمی ہوتی ہے یا آنکہ دماغ کو استخوان قحف سے ایسی چسپنگی ہوتی ہے کہ اوس حالت اتصال مین مادہ شعر یہ وہان رک نہین سکتا۔ جو سبب مقام روئیدگی مین بالون کے ہوتا ہے اونکی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اوس جگہ مادہ کو نفوذ نہ کرسکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کرسکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف مستحیل ہوجاتا ہے۔ نفوذ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اوسمین تلزز زیادہ ہوتا ہے یعنے گھنے بال ہونا اگرچہ مسام بند ہون جسطرح کیفیت

معین پر حدوث مرض صلع ہے اور بہت جلد حار مزاج کے آدمیون مین پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے خوجہ سعد صلع کم ہوتے ہین اونکے بدن پر اور سینہ پر بالونکی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اونکے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اوکھڑے جاسکتے ہین باکئی ہین بالونکا سبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع مین یعنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے ۔ جس شخص کو بدن مین مادہ شعر یہ منابت یعنے مسامات مین نہین ٹھہرتا ہے بسبب شدۂ تحلل کے یا بسبب اسکے کہ مسامات اوسکے زیادہ وسیع ہین چنانچہ یہی ایک سبب اسباب مانعہ سے داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر بال داڑھی مین باقی رہین وہ بہت اور باریک ہون اور بسہولت اوکھڑ جائین ۔ اور آخر عمر مین چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام مین تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج مین رطوبت ہوتی ہے حرارت کی قلت کا اثر اس امر مین ہے کہ صلع نہین ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کیا جاتا ہے جس شخص کے بدن مین بالونکے مواد فاسد ہوجاتے ہین یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہے جو ردی اور اکال ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام قرع مین یہی سبب ہوتا ہے ۔ صلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کے محض بروقت ظہور آثار اور علامات مقدمہ کے اوسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا ظہور بہ تاخیر ہو ۔ بقراط کے کلام مین جو یہ امر مذکور ہے کہ اگر صلع کو جب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہے گا اور بال اونکے اوگین گے ۔ اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگونکے بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کیطرف آجاویگا اب اونکے بال اوگنے کا کوئی مانع نہ ہوگا لہذا اونکے بال اوگ آوینگے ۔ بچون اور پلکونکے بال بہت جلد جو نہین گر پڑتے اسکا سبب یہ ہے کہ منبت یعنی جاے رویدگی بالون کی انہین استوار اور عضو غضروفی ہے مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم حبشہ یعنے حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کا اسلیے کہ اونکے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالونکو گرنے سے بچاتی ہے ۔ جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برامد ہونے بالون کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیون مین باعث پیچیدگی بالون کی ہوتی ہے ایسی جب بال نکل آوین پھر بھی سخت جلد بالونکی بوجہ سختی گرنے سے حفاظت کرتی ہے اور جو لوگ الثغ ہین یعنے سین کو ثاے مثلثہ اور راے مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو یاے حطی بولتے ہین وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیے کہ اونکے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اونکو ذرب یعنے اسہال کا مرض زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے ۔

فصل تیسری بیان مین اون ادویہ کے جو حافظ بالون کی ہین جن دواؤن مین لطیف حرارت ایسی ہے کہ اوسکی جہت سے قوت جاذبہ کی اونمین حاصل ہے اور قوت قابضہ بھی ہے وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہین اور بعض ادویہ بالخاصیت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہین باب ادویہ مفردہ مین ہم نے رسالہ اول کو بہ تفصیل اونکا ذکر کیا ہے اور قرابادین مین مرکبات اسی قسم کے لکھے ہین اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہین ۔ ادویہ بطور جلالی حافظ شعر کے ہین اور جسوقت بال گرنے شروع ہون اونکا استعمال اس مرض کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اون امور کی رعایت کیجاوی جو شروط کہ آگے چلکر ہم بیان کرینگے تدبیر حفظ شعر مین ۔ منجملہ اونہین ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ ہلیلہ کابلی مر پرسیاوشان اور تخم ان ادویہ مین مازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور قلقطار بھی زیت کا خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ اونکی

آس اور روغن مصطگی خواہ ماء الآس یا عصارہ برگ ارا دورخت اور نمکین پانی کتان سوختہ کا سع اوسکی تخم کے کسی روغن کے ہمراہ
طلا کریں ایضاً قشور جوز سوختہ روغن آس ملا کر یا شراب قابض آمیختہ کریں کہ یہ خصوصاً صبیان کی واسطے مرکبات ادویہ
حب الآس اور بازو اور نمک کور دغنگل اور روغن آس میں پختہ کریں۔ ترکیب معلوم ہے اور استعمال کریں ایضاً۔ برگ آس تازہ اور تر اور لادن
اور عفص سبز اور اطراف سرو اور حب الآس سب سرمہ بطور غلاف کے چڑھا میں زیت میں کوٹ کر۔ ایضاً حب الآس اسود تخم کرفس اور اطراف
آس اور تخم خطمی اور اطراف عفص اور جیر پرسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جز اور شراب اسود چھ جز میں ادویہ کو بتدبیر طبخ کے ہمراہ
کریں تا آنکہ ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اوسکے بعد زیت کو بعدر اوس کل ہر واحد دو جز سے مخلوط کر کے از سر نو پھر طبخ دیں کہ تمام جوش آجائیں
بعد ازاں پانی روغن دار دواؤں سے خوب نچوڑ کے جدا کریں اور کسی برتن میں رکھکر خوب سا ہلائیں اور بوقت حاجت کے
استعمال کریں کہ یہ دوا حفاظت بالوں کی بھی کرتی اور سیاہی بھی لاتی ہے۔ ایضاً۔ تخم کرفس تخم خطمی پرسیاوشان کندر ہر واحد
دو اوقیہ جوز بندرہ عدد قشور صنوبر ایک رطل رات بھر سب کو تنور میں بریان کریں اور جس برتن میں دوا بھری ہو اوسے گل حکمت
ہو اور اسقدر آنچ دیں کہ سب ایسی جل جائیں کہ قابل پیسنے کے ہو جائیں بعد ازاں پیسکر ایک رطل چربی اور سینے ریچھ کی اوسمیں داخل کریں
کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوائے مذکور کو اوٹھا رکھیں بوقت حاجت خوشبو
روغن ملا کر استعمال کریں یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے۔ ایضاً۔ ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر
سوختہ دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو طلا لینے ماہی لوہ دو
میں پختہ کریں اتنا کہ وہ گرم ہو جائے پھر اوس سب دوائیں ڈالیں اور مخلوط کر کے اوٹھا لیں جب حاجت ہو اوسمیں سے تھوڑی
سی دوا لیکر کسی روغن خوشبو میں ملا کر استعمال کریں اور بہتر یہ ہے کہ روغن ناردین کے ہمراہ طلا کریں اور بیدون آمیزش روغن
کے بھی طلا کر سکتے ہیں۔ ایضاً۔ ایک خفیف دوا ہے مر اور لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری ہے اور ماء الآس
اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہیے جو مشاہدہ حکم کرتا ہے اور طلا کریں۔ ایضاً۔ ورق شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر
میں اور رات بھر رہنے دیں بعد ازاں نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالوں کی سیاہی کی محافظت کرتی ہے۔ ایضاً
پرسیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب بازو سرو اسقدر جو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملا کر استعمال کریں
۔ ایضاً مہندی کٹی ہوئی اور مثل غبار کی باریک پسی ہوئی نصف رطل اور بازو پسا ہوا دس درہم دونوں کے ہم وزن
سرکہ کہنہ ماء ورق اور قرع انبیق سے مقطر کریں جو مقطر نکلے گا وہ حافظ شعر ہو گا۔ ایضاً پرسیاوشان اور لاذن ہم وزن لیکر بقدر کفایت
روغن آس شامل کریں۔ ایضاً۔ کندر اور سرو سمار کی پلیدی پینے غلیظ اور دریائی ساہی کا غلیظ ہر ایک بجز و ہم شراب قابض کے ساتھ
پیسکر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کریں۔ **فصل چوتھی ابرو کے بالوں کی حفاظت کی ادویہ کا بیان** ورد [illegible]
چار حصے اور رعی الحمام اور اوسکی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک انمیں سے ایک حصہ لاذن تین حصے پرسیاوشان دو حصے
سبکو پیس کر ہم وزن روغن مصطگی کے ہمراہ استعمال کریں۔ ایضاً بیخ فاشرا بیخ انجراس دو شیخ کے نزدیک مجرب [illegible] بیخ
خطمی ہے اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو لیدہ دو جز روغن خوشبو اسمیں ملا کر استعمال کریں یہ سب دوائیں
تو وہی ہیں جو اکثر مستعمل ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ان بالوں کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بدن کو

تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا ہو کہ جید الکیموس ہو اور ہلکی غذا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف مزاج کو مایل کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور کھٹی چیزون سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے اور جو شراب کہنہ ہو اوس سے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ لیجاے بلکہ اوس سے موے بدن کو نہ دھوے بلکہ اگر بٹنا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلی تخم خربوزہ اور مٹی اور بزر قطونا وغیرہ ایسی چیزین ملکر نہانا چاہیے۔ اور اگر مسامات بدن کی زیادہ بند ہو گئے ہون اوسوقت محللات کی ہمراہ ایسی دواؤن کی بھی احتیاج ہوگی جو تخلخل پیدا کرین پس غذا مین بھی مفتح چیزون کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلاے تافسیا اور خردل اور فوتنج اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیے حمام آبہاے محللہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور زبد البحر سے دھونا چاہیے۔ ایسے شخص پر واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنون سے اجتناب کرے اور اگر بالون کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اوسوقت وہ ادویہ مفید ہوتی ہین جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مایل بہ تضییق مسامات ہون اور اطلیہ اور ادہان قابضہ کا استعمال اور حمام مین جانا اور نیمگرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیمگرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے

فصل پانچوین بیانمین بالون کے دراز کرنے والی ادویہ کے

اکثر بالونکی طولانی کرنے والی دوائین وہی ہین جنمین لزوجت اور چپندگی ایسی کہ اونکا لعاب ہو بالی مثل تار کے کھینچ سکین جیسے برگ سمسم اور کدو کی تہی اور تیل وہ ہون جنمین حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کہ اوسمین سوم جلا کر ملائین یا جیسے روغن حنا اور روغن آس مین تطویل شعر کی خاصیت ہے اور کبھی بالون کی درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی مین بھگو کر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ مین گل حکمت کرکے بھرین اور ضیمری بیخ سے کو طلی کی اوسکے بالا ثبت کھولاتین روغن زیت کے ہمراہ سفوف کرکے اوسپر چھڑکتے ہین تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے یہ سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائین اور استعمال کرین۔ ارا درخت کی پتیون کو اس بارہ مین ورادیکی برگ کر عرق کو خاصیت جیدہ ہے۔ آلسی کو جلا کر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کرین اور مرکب دوام برگ ارا درخت پر سیاوشان رومی جو تازہ ہو اور مرا اور آملہ ان سب دواؤن کو سر پر تھوپین بروقت بعض اقسام انتسال مخصوصہ کے جو مشہور ہین۔ ایضاً خردل کو طبیخ چقندر مین ڈالکر اوس سے سر کو دھوئین اوسکے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالون مین لگائین۔ ایضاً تلخہ گاو اور تلخہ گرگ اور ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور سیاہ داران اور مازو مسلم ہر واحد ایک جز برگو سفالہ عصارہ عنب الثعلب مین سات دن تک بھگوئے رہ کرین بعد ازان خشک کرین اور ہمراہ طبیخ کے طلا کرین اور طلا کرنے سے پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے دھولین۔ ایضاً سے بریان تیس درہم آملہ پانچ درہم پانی مین خوب جوش دین کہ پانیمین انکا اثر آجاے بعد ازان اوس پانی کو چھان کر اوسمین روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک دس درہم انکو یہانتک جوش دین کہ پانی جلجاے اور تیل باقی رہجاے۔ نسخہ دوسرا جو کندی کیطرف منسوب ہے شیر آملہ بیس درہم پانیمین جوش دین جب چہارم رہجاے اور سیویلی باقیماندہ کو روغن ناردین اور شتر سفید اور تھوڑی سی لاذن ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجاے اور روغن باقی رہے

فصل نباتات موہا کے قوی کے بیان مین

اور اسی مین علاج اوس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار جو اسباب مذکورہ سے ہو دن کی بالونکو ایسے دوری کا علاج کرکے اونکا حفظ

اور رگڑنا کرنا وغیرہ ذلک ـ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داء الثعلب مین کیا جائیگا اور جملہ تدابیر مثل مالش سر اور اوسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر پچھنے لگانا استعمال کرنا اوسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب و تحلیل کی ساتھ ہی ہو کہ ایسی چیزون کو خاصیت ہے داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدابیر صلع مین بھی نافع ہین اور حاجب کے بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسی طرح داڑھی کے بالون کے واسطے مفید ہین بیخ غرب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت اور تولید شعر مین بھی خاصیت رکھتی ہے ـ جن ادویہ کے ذکر کرنے سے یہان غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ داء الثعلب مین بھی نافع ہین لیکن اعتبار اور لحاظ کرنے اون امور کے جنکو ہم نے آخر باب حفظ شعر مین لکھا ہے وہ دوائین یہ ہین ـ نسخہ ذراریح تازہ اوسکے سر اور پاؤن کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور روغن بنفشہ مین پیسین یا جوش مین پکائین اور استقدر جوش دین کہ غلیظ القوام ہوجاے بعد ازان جس جگہ چاہین اوسپر ضماد کرین پہلے نقطے نقطے سے ہو جائینگے بعد ازان بال اوگ آوینگے اسی طرح عسل بلادر جب ایسی مقامات پر لگایا جاتا ہے جہان کے بال اوکھڑنے سے گر گئے ہون یا انکی کنپٹیون کو روغن بیضہ مین پیس کر طلا کرین جہان چاہین اور ایسی فکر کرنی چاہیے کہ بال پیدا ہو جائینگے ـ دوسرا نسخہ سم حمار سوختہ اور سینگ جلا ہوا اوسکو روغن کنجد غیر مقشر کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی ہے چیونٹیون کی انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال اوگانے والی ادویہ مین شمار کیا ہے اور عامۃ الناس کی رای یہ ہے کہ یہ انڈے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ عظایہ جو ایک جانور شبیہ سالامندرا کے ہوتا ہے اور اسے [illegible] مین مرجاے اوسے خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ طلا کرین ـ ایضاً ـ آبگینہ فرعونی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کرین اور ایک سہل دوا یہ ہے کہ کھرل اوسپہ قلعی سی بنا کر اور اوسمین اونہین روغنون مین سے کوئی روغن جو مفید ہین بالون کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالین یا کوئی شحم یعنی چربی انہین چیزون سے ڈالین جو اوپر مذکور ہو چکین الغرض استقدر پیسین کہ قوت اوس کھرل کی جو قلعی سے ہے اس دوا مین آجاے بعد ازان مقام مطلوب کو اوسی دوا سے آلودہ کرین اور اوسکے بعد بر انجیر پختہ سے جو اچھی طرح مہرا ہو گیا ہو یا کسی قدر بریان کیا گیا ہو اوسپر ضماد کرین ـ ایضاً ـ پوست بندق یعنی ریٹھہ کا چھلکا لیں اور اوسے اور روغن شراب کے ہمراہ استعمال کرے ـ ایضاً ـ وہ لکڑی جسکا نام خرگوش او قضیب حمار اور اوسی کا طحال دونون لیکر بھون ڈالین اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن حبشی کی وزن مجموع کے پہلے لاذن کو شراب مین حل کرین بعد ازان سب دواؤن کو ملاوین ـ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے ـ سیپیہ کا و نمک کوٹی ہوئی چھیانوے درہم اشنان اور ثافسیا ہر ایک بارہ درہم مر آٹھہ درہم لاذن آٹھہ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قضیب حمار اٹھالیس درہم طحال حمار چھیانوے درہم طحال اور قضیب باریک کر کے تراش ڈالین اور ساری اجزا کو شراب سیاہ مین ملا کر درست کرین بعد ازان سر مونڈ کر اسی دوا کو طلا کرین اور پانچ دن تک لگی رہنے دین بعد اوسکے سر دھو ڈالین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر سر مین زخم پڑ جائے تو مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کرین ـ ایضاً قریطن کا نسخہ چھ عدد خرگوش کے پیٹون کو لیکر سایہ مین با خفیف گرمی مین خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طین نجار سے گل حکمت کی گئی ہو جلائین اور اوسپر برگ عوسج اور برگ آس اوسی کے ہموزن اور پرسیاوشان ۹ اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائین شیشہ کے برتن مین بعد ازان پیسین اور تین رطل ریچھ کی چربی اور اسیقدر روغن حنا ملا کر اوٹھا رکھین اور بر وقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملا کر ـ حب الغار اور تخم سپند انجیر کا روغن اور دار فلفل ہر ایک انمین سے بالون کی اوگانے مین اعانت کرتا ہے ـ ایضاً خاکستر برنجاسف حسب زیت کہنہ سے ملا کر داڑھی پر لگائی جاے کہ جس داڑھی کے

بال دیر مین نکلتے ہون جلدی بال اوگین گے ۔ کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ داڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجبون کے لیے بہت موثر ہے **ایضاً** خاکستر بیجا بسفائج اور بندق ہندی جلا کر اور لاذن اور ذراریح اور کچھ بھی کسی کنگر مین ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائین کہ سیاہ ہوجاے اور ہموزن اوسکے غالیہ یعنی خوشبو دوائین ملا کر پہلے اوس مقام کی خوب سی مالش کرکے بعد ازان طلا کرین **ایضاً** حواجب کے واسطے دو عدد جوز لیکر جلائین یہان تک کہ پس جائین اور اوسکے ہموزن خستہ خرما جلا کر ملادین مگر وہ بھی اسقدر جلے کہ پیسنے کے قابل ہوجاے اور پیاز دو دانہ مرچ ملا کر طلا کرین ہمراہ روغن گل کے **ایضاً** پرسیاوشان اور حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلائین کہ سیاہی آجاے بعد ازان ریچھ کی چربی اور روغن شرب ملا کر استعمال کرین **دوای آخر** جس سے حاجب کے بال اوگتے ہین کندر چار درخمیات غلیظ تمساح اور غلیظ قنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درخمی شراب قابض مین پیسکر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کرین **دوسری دوا** اگر ابرو کے بال جھڑتے ہون اور بدت سی یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اوسکا نسخہ یہ ہے ۔ شیح ایکجزو اور زبد البحر آٹھ جزو فربیون اور حب النغا تین تین جزو زفت تر چار جزو بروغن سوسن مین بھگو کر اور سیر فربیون کو ڈالین بعد ازان جملہ ادویہ کو ملائین **نسخہ دیگر** قصب یعنی نے سوختہ سات درہم خاکستر پیاز کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم زیج اشراس تین درہم روغن غار کے ساتھ پیس کر استعمال کرین

فصل بیان مین داء الثعلب اور داء الحیہ سے حفاظت کے ۔ تو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالون کی جڑ مین اوس جگہ بھرا ہوا ہوتا ہے جہان سے بالونکی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہے لہذا جہان ہی سر کو فاسد کردیتا ہے اور جس مادہ سے اونکی غذا پہونچتی تھی اوسکی بھی روک کردیتا ہے اور اس مرض کو داء الثعلب اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے داء الثعلب اور داء الحیہ مین فرق یہ ہے کہ داء الثعلب مین تو فقط بال منتشر ہوکر گرجاتے ہین اور داء الحیہ مین علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رقیق بھی گرجاتی ہے جس طرح سانپ کی جلد گرتی ہے اور بعض بعد گرنے بال اور کھال کے شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہے ۔ جو مادہ داء الثعلب اور داء الحیہ کا موجب ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر استدلال بعد حلق کے کیا جاتا ہے یعنی جب استرہ سے بال مونڈین جو رنگ جلد کا برآمد ہو اوسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملین ۔ اور کبھی تدبیر متقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتی ہین اونسے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سے خلط کا غلبہ ہے چنانچہ بارہا بیان ہوچکا کبھی دیر مین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھی ہوجانے کی بھی شناخت ہوتی ہے اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اوس جگہ سرخی آجاے اور خون کھینچ آئے معلوم کرنا چاہیے کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آسکے یا کمتر آسکے دیر مین علاج پذیر ہوگا ۔ علاوہ بران زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑجاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اوگنے کا ہوتا ہے **علاج** بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط غالب کا استفراغ کرین اور پہلے اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کرین جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی تاکہ حرارت اور حلاوت جو رقیق اور صاف ہو اوس سے تغذیہ بخوبی ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اوس خلط سے بدن

پاک کریں مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کریں اگر ضرورت ہو بعد ازاں خاص سر کا تنقیہ کریں جیسے کہ بیان ہو چکا ہے بعد
مسہلات اور نشوقات اور غرغروں سے کہ وہی نسخے ہیں جو باب امراض راس میں مذکور ہو چکے ہیں کہ ہر ایک فصل میں جدا
جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے بعد ازاں جلد کی اصلاح کیطرف متوجہ ہوں اسطرح سے کہ پہلے خاص اوس مادہ کو دور کریں کہ
کہ جو زیر جلد اوس مقام میں ان پھنسیوں کے ہے یا تحلیل اوس مادہ کی کریں مگر اسکی تدبیر میں جلدی کریں ایسا نہ ہو کہ جلد اس مادہ
کی خباثت سے کوئی کیفیت راسخہ حاصل کر لے کہ پھر اوس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار ہو اسمیں شک نہیں ہے کہ جن
دواؤں سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطع اور محلل ہوں گے مگر تحلیل اونکی اتنی نہونی چاہیے کہ تجفیف پہونچ جاوے اور
شدہ سخونت کی ایسی خشکی جلد میں پیدا کریں جو آئندہ جا کر سقوط شعر کا سبب ہو جاوے اگرچہ درست ایسی تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور
کر دیتی ہے مگر بال پیدا نہ ہونگے پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے تافسیا اور یہی تافسیا اس مرض کی گویا اصلی دوا ہے کہ اسکے بدون چارہ
نہیں ہوتا ہے لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کر لیں روغنہاے معتدلہ کو ملا کر اور ایسی آمیزش روغن کی کریں جو اس گرم دوا پر غالب ہوں لیکن
خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کریں تافسیا عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور تین سال کی پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے اور
نئی تافسیا کا استعمال مناسب نہیں ہے مگر کم مقدار سے ہو اور مزاج کی سورت حرارت توڑ ڈالی جاوے اور جس مقام پر اوسے لگائیں
جبتک پھپکے پھوڑا اوڑا دیں [illegible] اگر کہنہ اور ضعیف الاثر ہو اوسکے مزاج کی تعدیل کچھ ضرور نہیں اور نہ اوسکا
جلدی سے چھوڑانا چاہیے اور یہ واجب ہے کہ تب تک بس جاوے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اوسکی جلد میں نفوذ نہ کریگی۔ یہ بھی واجب ہے
کہ ان دواؤں میں تقویت اور منع کا بھی اثر ہو کہ پھر کبھی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہیں ہے کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت ہو
بلکہ قوت کہ مانع ہو ورود مادہ کو اوسی مقام خاص پر اور مسامات میں نفوذ کرنے سے منع کرے اگر دوا ردعی ہو جاوے۔ واجب ہے کہ ان دواؤں میں
جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اوسکے بدن میں پھیلاتی ہوں بعد ازاں کہ تحلیل اوس مادہ فاسدہ کی کردیں جو کہ جلد پر
تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اوسکی تحلیل کریگی اور جو مادہ صالح اوس
جگہ سے دور تر تھا اوسکو کھینچ لائیگی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جاوے لازم ہے کہ اونکی تاثیر
پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر نے قلت مقدار پر کیا اثر کیا پھر اگر
مریض کو متحمل اور اثر دوا کو جید پائیں اسوقت تھوڑی دوا کو بڑھا کر مقدار استعمال کریں اور اگر مریض متحمل نہ ہو اور اثر زیادہ پیدا ہو یا لو
مقدار میں اور کمی کردیں یا دوا ضعیف کو اوسی مقدار سے استعمال کریں اس مرض میں پوری کوشش رہے کہ زخم نہ پڑنے پائے اور نہ ورم
پیدا ہو خصوصاً اون ابدان میں جو بلغمی مزاج ہوں یا سن اور جنس اونکی نرمی بدن کی مقتضی ہے۔ پھر اگر بوجہ غلط زخم پڑنے خواہ
ورم آجانے کی نوبت پہونچے پھر چیزوں کو طلا کرنے سے اوسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بط کی چربی خواہ مرغ کی چربی یا قیروطی دودھ کی اور جب
ورم اور قرحہ میں سکون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کریں جب پھر اثر عظیم پیدا ہو
پھر آمادہ اوسی تدارک کا کریں اور پھر اسیطرح کرتے رہیں جب تک کہ مادہ فاسدہ کی بخوبی تحلیل ہو جاوے اور خون جدید کا جذب ہونے
لگے — دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض میں یہ ہے کہ دوا چھوڑ کر اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو ملیں سرخی جلد پر آجاوے کہ قبل
استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی۔ اگر مالش سے تبدیل سرخی کیطرف نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ

ابھی دوا بہت ضعیف ہو لیں اوس سے زیادہ کسی قدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے ۔ اور اگر چھیڑون سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر شدت سے دلک کریں کہ انقشار یعنی پوست چھلجانے کے قریب پہونچے بعدازان پیاز سے مالش کریں پھر اگر اس سے سرخی نہ آئے تو پچھنے لگانے کی حاجت ہوگی اور سرسون وغیرہ کی طلا کرینگے ۔ منجملہ اون امور کے جنکی حاجت تنقیہ جلد مین مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے وہ بال خورہ جو نہایت ردی اور خبیث ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کریں اور بہت سی سوئیان چبھوئین اور جلد اور پوست اور چھلکے اون ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہین اور پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین اور اوسے جدا کردین کہ بال نکل آئین ۔ تحلیل مادہ پر بالون کی نہی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہے اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہین کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تنقیہ ہوتی ہے ۔ واجب ہے کہ استرہ سے دو دو تین تین مرتبہ اور جب بال نکل آئین پھر فوراً مونڈنا چاہیے ۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اوسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہمنے بیان کی ہے کہ خرقہ باخشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملین کہ سرخ ہو جاوے اور قوت دوا اوٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جائین اور بشیز تمام قائمقام اس مالش کے اندر مین ہوتا ہے اور اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اوسوقت دوا کو رقیق لگانا چاہیے تاکہ عمق جلد تک پہونچے ۔ استفراغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ طبیخ ہلیلہ مین کسی قدر خربق اور افتیمون کی قوت دیکر استعمال کرین اور حب قوقایا اور ایارج فیقرا ۔ ایضاً ایارج شحم حنظل جو بیدعلاج تنقیہ ہے خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑا سی خربق سیاہ اوسمین ملادین اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے ۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونون جید ہین خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ مرض استفراغ ہی سے زائل ہو جاتا ہے ۔ اصناف ان مسہلات کے نوسابق مین نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہین ۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج فرکو شحم حنظل سے مرکب کر کے دینا چاہیے ۔ تربد کا استعمال مہینے مین تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو ۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہیے مگر بیچ مین دو استفراغ کی راحت دیدیکر آرام ۔ جب سر کی جلد اور رگین سرخ اور ممتلی معلوم ہون فوراً فصد کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اوسکے بعد فصد خاص رگہای سر کی اگر رای ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کے رگون کی اور اگر رای نہ ہو تو ان رگون کی فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص مین جسقدر خون ہوگا اوسیقدر اوسکی اصلاح وغیرہ کرنے کے علاج کارگر ہوگا ۔ غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پاچکے جب کہ علاج امراض رأس کا بیان کیا ہے ۔ ادویہ موضعیہ مین سے وہ مرہم لگانا سالہا سال توقی ہے بس فربیون کو اوسی قانون سے مدبر کر کے جو بیان ہو چکا ہے استعمال کرین فربیون کے بعد نافسیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اوسکے حریف اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جو زفت مین گوندھی جاوے یعنی زفت رطب مین یا مویزج کو روغن غار مین پیسکر اوسمین ہیرے سے نیچو جات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ اوکو بالخورہ پر اسطرح ڈالین کہ نقطے اور چھپیان پڑجائین بعدازان پوست کو ادھیڑین تاکہ اوسکے نیچے جو مادہ ہو وہ نکل جاوے جب پوست مثل چھلکے کے اوتر جاویگا اوسکے نیچے بال نمایان ہونگے داڑھی کے اوس مقام پر جہان بالخورہ تھا ۔ کنکج یعنی لٹھوری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن بسختی اور تیزی دوا سے بالخورہ پر رکھنی چاہیے جو قوی ہو اوسکے بعد کبریت اور دونو خربق اور تخم جرجیر اور کف بورہ کا اور دونون قسمین زبد البحر کی اور پوست قصب اور ذکی

جڑین جلاکر اور چوہے کی مینگنی جلاکر اور دارفلفل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور نکھٹی ہر ورق ناجیران اور قطران اور کبھی اسمین ناخن گاو بھی ڈالدیتے ہین اور اسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کا اور کندر جو چند روز تیز سرکہ مین بھیگی ہو اور خربق سیاہ بھی کہ اس مرض کی دوا ہے ــ افضل ادویات جو اس مرض مین قابل استعمال ہین روغن غار اور روغن بید انجیر اور افضل ادویہ شمعیہ یعنی آگ پر پگھلنے والی قطران ہے اور اسکے بعد زفت اور افضل سب چیزون مین ریچھ کی چربی اور خصوصاً اگر دریائی دستیاب ہو لطوخ جسمین جو جزو الیہ قطران کے ہمراہ مستعمل ہو صفت لطوخ قوی کی نافع ہین اور شفا دہ حب الغار ہر واحد دو مثقال کبریت زندہ یعنی جلی نہ ہو اور زرنیخ اسود ہو یا ابیض ہر ایک انمین سے ایک مثقال موم ملاکر قیروطی بقدر ضرورت سے ہم ملاکر بنائین ایضاً لیوین دارفلفل دو جز نوشادر ایک جز ان دونون کو سوختہ کر کے سرکہ کہنہ مین پیسین اور بعد ملنے مقام بالخورہ کے طلا بنا بنا کر لگائین اور تین گھنٹے کے بعد دوا بدل ڈالین کہ دوا اسوقت خشک ہو اور تین روز تک لگایا کرین پھر اگر پوست مین قطعاً سے پڑجاتے ہین وہی تدبیر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہے ایضاً ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب مین پختہ کرکے اتنا غلیظ قوام ہوجاے جیسا غالیہ کا ہوتا ہے بعد ازان اسی دوا سے بالخورہ کا مقام منقط کرین اگر مریض قوی ہو اور برداشت کرسکتا ہے اور ضعیف مزاج کے لیے اس دوا کی قوت کم کردین ایک دوا اس سے خفیف تر ہے اور نفع اوسکا عجیب ہے وہ یہ ہے نسخہ سرکہ کہنہ اوسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو لیکر ان دونون سے نطول ہونگا ہین بعد ازان محل مرض کو کھردرے کپڑے سے خوب سا ملین اور اسی دوا کو طلا کرین یا ایضاً الیہ غالیہ بالخورہ کو جسمین کسی قدر شافیا پڑی ہو نافع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطفال کو فقط پرہیز کرانا علاج بالخورہ مین کافی ہے اور جو طفل قریب بلوغ کے ہو اوسے نصف درہم حب قوقایا اور دو سالہ کے واسطے دو دانگ حسب مذکور بس ہے **فصل بال اڑانے والی دواؤن کے بیان مین** نورہ یعنی چونہ دو جز اور زرنیخ ایک جز دونون مین تھوڑا سا ایلوا ملاکر طلا کرنے سے فوراً بال اوتر جاتے ہین ــ اگر چونہ زیادہ ہو اور ہرتال وزن مذکور سے کم ہو نہایت قوی ہے اور چونے کی زیادتی سے عمل اور اثر مین دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا ــ کبھی چونہ اور زرنیخ دو جز اور ایک جز لیکر پانی مین پکاتے ہین اسقدر تیزی آجاے کہ پر کے بال اوترجانے لگین اور اگر بکری پانی مین پختہ کرین زیادہ اثر دار ہوگا گو دھوپ مین رکھنا بہ نسبت پکانے کے اچھا ہے پھر اوس پانی کو لیکر اسمین تھوڑا روغن اور بہت سا ہی پانی مین پکاتے ہین تاکہ روغن مین اثر تیزاب کا آجاے بعد ازان اوسی روغن کو طلا کرین کبھی اوس پانی کو اتنی دنون تک رکھ چھوڑ دیتے ہین کہ البتہ ہو کر نمک ہو جاے اور اس نمک کو پانی مین ملاکر استعمال کرتے ہین سب کا چونہ ہمراہ ہرتال کے نورہ بنانے مین بکار آمد ہوتا ہے اور لطیف ہوتا ہے ــ اگر چونہ کا پانی نتھار کر لیا گیا ہو دھوپ کی گرمی دیکر خواہ پکانے کے ذریعہ سے اور اس پانی مین ہرتال پیسکر ملائین بہت عمدہ ہوگا ــ کبھی سبز چونا ہوتا ہے جو زمین لیست کو پہنچ ہوتی ہے وہ بھی بیکار ہے اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہو تو نورہ مین خاکستر انگور کی ملانی چاہیے یا اوسے اور نورہ کو زیادہ اولٹ پلٹ کر لگائین بعد ازان آب زردآلو اور آب تازہ ہوا اور تخم خرفہ سے دھو ڈالین ــ کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور چاولون کی پیچ ہی ہوتی ہے اور کبھی اسمین مرداسنگ بھی ڈالتے ہین اور کبھی زبد البحر سے اعانت کرتے ہین **فصل علاج اوس شخص کا جو چونہ سے** جل گیا ہو واجب ہے کہ اوس مقام کو ہاتھ سے بہت اولٹ پلٹ نکرین اور جلد بیسو دھو ڈالین اور اوس سے پہلے روغن گل لگائین جسے گرم پانی سے دھو چکین پھر اوسی سرد پانی سے نہائین کہ یہ علاج بہت ہی جید ہے بعد ازان اوس جگہ پر مقشر کو گلاب اور صندل مین پیسکر طلا کرین خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہو پس مرہم اسفیداج کا لگانا ضرور ہوگا یا دوا انگ جو سپیدہ بیضہ مین بیرہ کیا ہوا اور روغن گل

اور کافور **فصل** بورہ کی بو کھونے کی تدبیر اور بورہ کا تدارک کر کے وہ مٹی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو میں گوندھی گئی ہو
سرکہ یا گلاب سے برگ شفتالو کو بورہ کی بو دور کرنے میں عجیب خاصیت ہے اور برگ انگور اور ملسی کی پتی ایسی ہی ہے اور مہندی
گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور ان میں قرنفل کا ملا لینا کہ خواہ جدا جدا استعمال کریں **فصل بال اوگنے کی**
دوا جتنے مخدرات باردہ ہیں وہ سب بال اوگنے کو منع کرتی ہیں مثلاً افیون ابتدا کریں کہ پہلے بال کو اوکھیڑ ڈالیں بعد ازان
افیون اور سرکہ اور شوکران ملا کریں یا شوکران تنہا اور اگر سرکہ میں جوش دیکر ملا کریں بہت اچھا ہو دیگر جرم اوس مینڈک کا
جو پانی میں سڑ گئے ہوں پانی سے برابر ہو وہ بھی بالنبات شعر سے ہے کہ اوسی جرم کو پیس کر لعاب اسپغول یا عصارہ بیخ اور [illegible]
اور بکری بھی تدبیر کریں بعضوں نے کہا ہے کہ جس روغن میں عظایہ کو بجنبہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گیا
بھی مانع ہے اور اسیطرح جس روغن میں سانپ کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہو اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس روغن سے خالی
سر لیفنے اگر بال نہ اوگتے ہوں تو اوگا دیتا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ قیموینا اور سپیدہ رصاص ہموزن اور [illegible] کی نصف جز کر
پیسیں ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا رویدگی مو کو مانع ہے کہتے ہیں
کا خون اور اوسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے ۔ اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب کی ہو کہا ہے کہ مینڈک کو جو نیستان کے
پانی کی ہو لیکر خشک کریں اور سوکھا ہوا گوشت اوسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھایا ہوا ہو اور [illegible]
اور [illegible] سوختہ سب اجزا ہموزن پانی میں گوندہ کر بعد اوکھیڑنے بالونکے عانہ یعنی کالے بالونکا مقام اور بغل پر لگائیں
روغن مناسب کیساتھ لبتوت بال اوکھیڑ تا ہے **فصل مجعدات شعر کے بیان میں** یعنی جو دوائیں بالون کو
میں ملتیی کا آٹا اور اوسکا روغن اور سدر ابیض اور [illegible] اور چوبینہ مرداسنج سب کو یکجا کریں بالعض کے استعمال [illegible]
ان دواؤں سے سر پر [illegible] ہیں ۔ کبھی ان ادویہ میں مرداسنج بھی پڑتا ہے اور روغن اوسکا بھی [illegible] کیا جاتا ہے اور کبھی [illegible]
ہوتی ہے ۔ نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہے اور تھوڑا سا جلا ہوتا ہو اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ میں شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ
کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کی سدر ملاکر پانی سے گوندہ لیں ۔ اسی طرح [illegible] کہ اوسکا [illegible] خوب طرح سے بالون کو گھونگروالے بناتا
ہے دوسرا [illegible] اور [illegible] یعنی سونے چاندی کا میل اور برگ سدر یا حب السمرو [illegible] جوزی یعنی
سر [illegible] والی مٹی اور [illegible] ایک جز [illegible] نصف جز [illegible] سے گوندہ کر استعمال کریں کہ یہ [illegible] اور
سیاہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل بالون کے سوختہ** [illegible] اسکا علاج وہی ہے جو بالون کی پھٹنے [illegible] کے علاج میں لکھا
[illegible] **فصل الشقق شعر کے بیان میں** اسکا
[illegible] استعمال [illegible]
برگ [illegible] **فصل الوان ادویہ کے بیان میں** جو بالون کو [illegible] کرتی ہیں [illegible]
[illegible] **فصل** [illegible] اور سیری کا بیان [illegible]
[illegible]
[illegible]

فصل بیان مین اون چیزون کی جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالونمین سپیدی دیر مین آتی ہے اونکی دو قسمین ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اوسکے ہین کیجاتین اور شیب کو روکین یعنے مادہ شعر مین ظاہر اونکا اثر نہ ہو بلکہ اوس سے پہلے جو چیزین بدنمین پیدا ہوتی ہین اونمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر مادہ شعر مین پہونچے اور اوسکی بابت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے خصوصاً بذریعہ قے کرنے کے جو کہ کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کیا کرین اور پھر حقنہ صاف دیکر اعادہ احتقان ہو اگر اوسکے بعد اون معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جاے جو شیب مین کہ جنکو ہم بیان کرینگے اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤنکا استعمال رہے کہ جید الکیموس ہین اور با اعتدال ہے جیسے خون محمود اونمین پیدا ہوتا ہے اقسام قلایا و مطجن اور کبابہ یعنے اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہے اور مشویات یعنے کباب سیخ کا اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی مین بھگی ہوئی روٹی جسکو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہے کہ غذا اوسقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہوجاے کہ یہ اصل تدبیر ہے اسلیے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ جس شخص کا مزاج بجدی مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور کوامیخ جو خاص قسم کا گوشت ہے اور تیز [illegible] نہار منہ اور جسقدر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور ترکاری جنمین ترطیب ہو اور دودھ اور مچھلی اور ہرلیسہ جو غذای خاص ہے ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اسی طرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اوکھیڑنے سے اور مسکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین یا لونگ الیسی ہی احتراز کرین اور آب شیرین سے زیادہ نہ نہائین اگر زیادہ نہائینگے بالونمین ایسی خشکی آئیگی کہ پھٹ جائینگے اور بہت جلد تر یہ عیب پیدا ہوگا علاوہ بران یہ بھی ہے کہ بالونکا دھونا قوت کا اونکی حافظ ہے پس اگر نہانے کا خوگر ہو تو تخم حنظل اور کلونجی اور بورہ اور تلخہ گاو سے بالونکو دھویا کرین معاجین اور عقاقیر جو مادہ بلغمی کو قطع کردین اور پیری دیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک ٹکڑ کو لیکر چبایا جاے اور نگلتا جاے مترجم بعض مجربین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک ٹکڑ بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اوسیطرح کم کرتا جاے اور بکر راسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی بالون کی دور ہوجاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان مین اگر تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اونکی بھی رعایت کرے تو غالباً ضرور مفید ہوتی اگر ہلیلہ کابلی کو اوسطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالونکی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھیگا۔ اسیطرح جو اطریفل چھوٹی اور بڑی ہڑون سے بنائی جائین اور وہ معجون جو خبث الحدید سے اور اوس سے بہتر وہ معجون جو سرو کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جزو عسل بلادر جو اوسی بلادر سے نکالا ہوا ہو اسکو روغن زرد مین ملاکر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون بہت قوی ہے لازم ہے کہ تھوڑا تھوڑا اسکا استعمال کرین ایسا نہ ہو کوئی اثر بد پیدا کرے۔ افقردیا نامی معجون بھی قوی ہے اور نشہ و دیطوس بھی قوی ہے تریاق بھی قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اوسکی پڑجاے حافظ شباب اور قوت کا ہے صفت معجون معتدل جسکی ہلیلہ سیاہ دارفلفل آملہ کبھی دارفلفل کی جگہہ خبث الحدید ڈالتے ہین اور شکر سے قوام درست کرین اطریفل۔ ایک اور دوا جید اور مجرب ہے زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دارفلفل ہموزن ملاکر چہار اخاص [illegible] ہلیلہ کابلی اور بیس درہم

خبث الحدید چار درہم خیار [illegible] پانچ درہم زنجبیل قرنفل دارفلفل ہر ایک تین درہم شہد مین معجون کر کے استعمال کرین ۔ واجب ہے کہ ان دواؤن کو پوری سال بھر تک استعمال کرین ۔ جو شخص بخواہش سیاہی بالون کے ان دواؤن کو استعمال کرے اوسے چاہیے کہ صبح کو دوا کھائے اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے

فصل بیان مین لطوخات مانع پیری کے

جنکا ادہان جاید مقوی ہین اور جتنی سیال اور تر چیزین مشابہ طبیعت روغنہاے گرم کے ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت غریزی پر نگاہ رکھتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑ مین پہنچتی ہے بشرط استعمال روغنہاے مذکورہ اور سیالات وغیرہ کو فاسد نہین ہونے پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کرے چار گھنٹے کے بعد حمام کرین اور یہ علاج اوس شخص کا ہے جسکے سر مین برودت ہو اسیطرح زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شونیز ان سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو تخم حنظل اور رائی سے کہ تیل سے بنایا جاے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسیطرح بنایا جاے کہ پہلے روغن خردل مین کلونجی کو جوش دین بعد اوسکے تخم حنظل کو یا تخم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش ہوا کرے تو سپیدی کو منع کریگا روغن جید زیت الانفاق تین اوقیہ اسنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ تفاح اذخر قصب الذریرہ [illegible] ہلیلہ روغن مناسب مین [illegible] کرین یا پانی مین بقدر [illegible] انکا اثر [illegible] پانی مین [illegible] زیت مین [illegible] کہ سارا پانی جل جاے اور [illegible] کہ زیت کی مقدار [illegible] اور [illegible] ایک اوقیہ [illegible] شراب مین [illegible] اور اس [illegible] شدہ مین اسکو ملا دین اور استعمال کرین روغن جید روغن بنفشہ دانہ [illegible] روغن آس اور روغن آملہ سب برابر [illegible] اور [illegible] جدا کرین اور [illegible] سنبل شونیز قرنفل تخم حنظل [illegible] قسط [illegible] تفاح اذخر قصب الذریرہ ہر ایک [illegible] اجزا [illegible] درہم [illegible] حنظل [illegible] اگر [illegible] عدد [illegible] پوست [illegible] چار رطل [illegible] جوش دین جب آدھا پانی جل جاے اوسپر روغن ڈالین اور پکاتے رہین تا اینکہ سب پانی جل جاے اور روغن باقی رہجاے پھر ان [illegible] استعمال کرین لطوخ جید [illegible] کہ [illegible] سپیدی بالون کی آنی [illegible] دور کر دیتا ہے اقاقیا [illegible] مازو [illegible] عصارہ [illegible] جو [illegible] خشک کر لیا ہو [illegible] شقائق النعمان خشک شدہ [illegible] کا چھلکا [illegible] بھنگری سیاہ ان سب سے [illegible] طلا کرے [illegible] بار [illegible] یکسان ہون خشک کرین اور [illegible] آب آملہ کے ہمراہ طلا کرین [illegible] سیاہ [illegible] دس جز [illegible] برگ آس [illegible] الآس [illegible] رطل زیت [illegible] تاکہ غلیظ ہو جاے [illegible] اسکا استعمال [illegible] مقالہ مین [illegible] کیا ہے [illegible] زمانہ مین بھی اسکا تجربہ ہوا ہے [illegible] استعمال کرین کہ اس [illegible] سپیدی [illegible] بجاے سیاہ بال [illegible] پیدا ہوتے ہین [illegible] قوت کی رطوبت [illegible] مزاج [illegible] واجب ہے کہ [illegible] استعمال کرین [illegible]

فصل بیان مین خضابات کے

بعض [illegible] روغن [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] خضابات [illegible] زیادہ قوت [illegible] غالب [illegible] بالون مین [illegible] حاصل [illegible] کہ [illegible] بالون تک [illegible] اور یہ [illegible] ان [illegible]

قوت اونمین ہو یا کوئی اثر خاص اونمین ایسا ہو کہ باوجود ضعیفیت کے بھی اونکا اثر زیادہ کرے اور اس بات کی توقع ادویہ اونسے ہو سکتی ہے کہ وہ اشیا قوی الصبغ ہون کہ اونکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائین اگر کسی روغن مین پکائی جائین اور بہ توسط ادویہ بدرقہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اونکا اثر بالاستغراق اوس روغن مین آجائے شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہے جو ایک گروہ آدمیون کا گواہی دیتا ہے اور میری سماعت مین بھی آیا ہے اور بہت سے لوگ کہتے بھی ہین کہ ایک عرق یعنی رگ شاخہائے جوز سے اگر اول ربیع مین قطع کرکے ایک شیشہ جس مین روغن بھرا ہو اوسی مین اسکو ڈالدین اور سب کو زمین مین دفن کردین تا اینکہ شیشہ مین خشک ہو جائے بعد ازان خرید لین اور اسکے بعد لین اور ادھی کہ پھر اوسی شیشہ مین بہت سا عرق اوسکا پیدا ہو اور بڑا ہو آجائے اور اسی سے خضاب ہو جائیگا ۔ اگر ایسے خضابات کہ روغن اگر ہو ہین تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ قویہ یعنی سے ہوتے ہین ۔ جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہین اونکی تین ہی قسمین ہین ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسری وہ جو اشقر رنگ پیدا کرین تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے ۔ اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرتے ہین

فصل بیان مین سیاہ کنندہ دواؤن کی

مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائین ہین جنکی نیکی پر تمام آدمیون کا اتفاق ہے اور اونکا اثر بحسب استعداد و مزاج کے مختلف ہوتا ہے کسیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسیکے کم پہلے تو مہندی کا استر لگاتے ہین اور بعد ازان جب مہندی کا رنگ آجائے اوسکو دھوکر وسمہ لگاتے ہین اور دونون استر اور وسمہ کے لیے ایک زمانہ مناسب مقرر کرتے ہین یعنی جنکے بال جلدی و دیر مین مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اوسی زمانہ تک لگاتے رہتے ہین کہ جتنا زیادہ دیر کرینگے اوتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملا کر ساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون کو یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنی بال اشقر یعنی سرخ زردی مائل کر لیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا ملا ہوا وہی رنگ بھاتا ہے وہ اسی پر اکتفا کرتا ہے ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اوسمین تطویس زیادہ ہوتی ہے اور شقشقت بہت ہوتی ہے ۔ اور وسمہ کرمانی دیر مین رنگ لاتا ہے اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر اوسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کی ہوتا ہے اور اوسمین تطویس نہین ہوتی ہے ۔ جسکو منظور ہو کہ وسمہ کی تطویس جاتی رہے اور سیاہی مشابہ ہو سے سیاہی کے پیدا ہو اور خضرت بھی اور سرخی حنا کی جاتی رہے حنا پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطویس جاتی رہیگی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا اگر اوسکے یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگائے اور جلد اوسکو دھو ڈالے ۔ بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دہی کے تور کے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی پانچون کو یکجا کرکے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مصل یعنی بہت کھٹا پانی دہی کا اور آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا جسمین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ جوش دیکر اوس کا پانی پہلے اوسے آگ پر خواہ دھوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ سوت کو سیاہ کردے اور اسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ گوندھ کر لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی عجیب ہے ۔ اگر خضاب مین سیاہ رنگ شریک کر دی جائے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا اثر دیر تک ہو نہ پہنچنے دیتی ۔ اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین گو خضاب نہ کرے اوسکا اثر گہرا وہ یہ ہے کہ کچولا مازو روغن زیت مین چرب کرکے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ اوسکو کسی ایسی ظرف مین سوختہ کرین جسمین کہ کمی ہو اور انتہا جلانے کی یہ ہے کہ مازو سیاہ ہو جائے اور اوسمین سوخت آجائے زیادہ اوسکے جلانے مین مبالغہ نکرین بعدہ دس درہم تو مازو لین اور دس درہم رسختج اور دو درہم

پھٹکری اور ملح اندرانی ایک درہم ان سبکو ملاکر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا اور سیاہی اسکی پایدار بھی ہوگی اس خضاب پر کا نسخہ یہ ہے صفت ایک رطل مازو کو بہت سی چربی کرکے بریان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاے اور روسختج اور پھٹکری اور کتیرا اندیرہ پندرہ درہم ملح سات درہم ان سبکو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملاکر لگائین اور تین گھنٹے تک لگاے رہین اور کبھی اسمین حنا اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین وہ نسخہ جو اہل اسکے مشہور ہے وہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونہ سے طین ماکول اور طین جوزی اور طین قیمولیا یا کوئی مٹی کیون نہ ہو بناتے ہین یعنے جو مٹی سر پر لگالی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملاکر خضاب طیار کرتے ہین اور برگ حنا بھی کہ ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہے کہ مرداسنگ خوب پیسا جاے اور اگر مرداسنگ کو اوس پانی مین پیسین جسمین کہ حنا اور وسمہ بلکہ جوش دیا گیا ہے یا دھوپ مین رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اوس پانی کو چھ گھنٹے تک ہونے دین اور اوسکی رطوبت کی حفاظت کرین **ایضاً** حنا اور وسمہ مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پیسا ہوا اور مازو بریان اور روسختج اور پھٹکری اور مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین سوا اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض کتب مین دیکھا ہے اور نہین وہ چند نسخے جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین اوسکے موثر ہونے کا ہے لکھتا ہون **صفت خضاب جید** حنا اور وسمہ و حبرورہ و سختج اور شب اور ملح اندرانی اور مازو بریان او خبث الحدید ہموزن ان سبکو سرکہ مین پیسین اور چھوڑدین تا آنکہ سرخ ہوجاے اوسکے بعد استعمال کرین — اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اوسکا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب مین لیا ہوا اسقدر سرکہ کی اتنی کہ چار او مثل خبث الحدید سے اور یہ خوب سا پیس کر یہان تک جوش دین کہ سرکہ جلجاے بمقدار نصف کی اوسکے بعد دو ہفتہ اوسمین خبث الحدید کو رہنے دین تا آنکہ سب اوسی مین ملجاے اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ سیاہ لیکر اوسپر بھی سرکہ ڈالین بعد ہفتے ہلیلہ کے اوسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کے قوام اوسکا غلیظ ہوجاے پھر تخم فاروق بروزن ہمو ایک قسم کی دوا ہی خوشبودار ہے جو مرکب چند ادویہ سے کہ مکہ سے نکالی جاتی ہے بعد ازان روغن حنا سے بھی اوسمین بہت اتنا ملاتے ہین کہ اوسکے اوپر تک بھرجاے اور پھر رگڑتے ہین کہ قوام اوسکا مثل غالیہ کے ہوجاے اور اگر جی چاہے تو اب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکاتے ہین — یہ دوا بالون و سنیت کو رنگ سیاہ کرتی ہے تو سبب اسکا قوت جرک آہن کی ہے **ایضاً** کہتے ہین چاندی کا میل سرکہ مین پکایا ہوا البتہ خوب جوش دیاجاے بالون کی سیاہ کرتا ہے اور یہ مین داخل ہے اور مجھے پسندیدہ یون ہی کہ بجاے سرکہ کے حماض نارنج خواہ حماض اترج ہو اور بعوض طبخ کرنے سے اوسکے کہ حماض مذکور مین مدت تک بھگو رکھین — کہتے ہین اگر کسی قنینہ یعنے ظرف مین شاخ شقائق النعمان اور دو ساق شبت یعنی سویہ کی اور سکب اور شبت کی مقدار اسقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دو اوقیہ دونون [illegible] مین دفن کردین سب اجزا منحل ہوکر خضاب طیار ہوگا — کہتے ہین سراج اگر تازہ ہو کا درخت مثل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ نصف اوسکے شب ملاکر سرکہ مین گاڑدین کسی شیشہ کے ظرف مین اس کا سب سیاہ پانی خواہ [illegible] ہوگا — کہتے ہین اگر کدو تازہ جو انگلی سے [illegible] مین لگا ہوا ہو اوسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اوسکے مغز اور تخم وغیرہ ہون نکالڈالین اور پھر اوسمین تک اور قدرے خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کیے تھے اندر اوسکے اوسپر گل حکمت کرکے چھوڑدین ساری اجزا پانی ہوکر خضاب سیاہ بنجاینگے اور سیاہی اور مدار طیار ہوگی — کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین خصوصاً [illegible] کے دودھ مین جوش دین تا آنکہ ثلث باقی رہ جاے اور رات کو سر پر لگا رہنے دین بہت عمدہ خضاب

ہوگا اور میری رای مین یہ ہے کہ یہ دوا نافع سوداوی ہوگی خضاب نیل کی ۔ جالینوس نے شہادت اثر خضاب سندرخیہ ذیل کی دی ہے کہتا ہے کہ وہ گلی جو مثل خوشہ کے درخت جوز مین ہوتی ہے اوسکو لیکر زیت کے ساتھ پیس ڈالو اور تھوڑا سا قفر رطب یعنی چیز سیاہ ڈالکر طلا کرین اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر اسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائین بہت جید ہوگا ۔ کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ اوجا کو (جو ایک قسم کا بید کا درخت ہے) زیت کے ہمراہ پیس کر لگائین تو بالونکو سیاہ کردیگا اور میری رای یہ ہے کہ اگر غرب یعنی اوجا کے ہمراہ صباغ بھی ہو تو بدل روغن زیت اوسکا اثر ضعیف کردیگا اور اگر زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جاے بہتر ہوگا اور یہ طریق میرا قول ہے اور اس خضاب کے بارہ مین عیوفوریس نامی حکیم نے لکھا ہے کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیسکر مثل غالیہ کے ہوجاے لگائین خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی معنی ہین تو کسی مفہوم کی شرکت ضرور ہے جیسے پھٹکری سے ۔ اور اسیطرح قول اطبا کا روغن کو پرورده کرین پوست جوز کے ساتھ یا روغن کو پکانا آب جوز مین اور اوسپر تھوڑی سی پھٹکری داخل کرنا کہ ان سب دواؤن کو مین صحیح الاثر پاتا ہون ۔ اسیطرح سے روغن کو آب شقائق النعمان مین اسقدر پکانا تا کہ سارا پانی جل جاے اور مقدار روغن رباعی یا سدسی ۔ اطبا کہتے ہین کہ روغن کو جو لیکر تین عدد آملہ اوسمین پکائین اور ایک [illegible] نرم نرم آنچ دین اور پھر صاف روغن کو لے لین اور ہر نیم رطل روغن کیواسطے چہارم حصہ مین [illegible] اسکی لیکر پھر نرم نرم جوش دین اسقدر جوش کرین کہ پگھلنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اسے ہلاتے رہین بعد ازان اوتار کر رکھین [illegible] اگر یہ روغن اثر سیاہی کا اچھی طرح ظاہر نہ کرے ۔ مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنے مین زیادہ تر اسباب کے لائق ہے خصوصاً اگر اوس پھٹکری بھی شریک کیجاے ۔ کہتے ہین اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اوسکو بند کردین اور [illegible] جو روغن پیدا ہوگا اوس سے خضاب ہوجائیگا ۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس دوا کو [illegible] مین سمجھنا چاہیے ۔ کہتے ہین کہ اگر شیشہ سیاہ کو پاک کرکے باریک پیسین کہ سرمہ سا ہوجاے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک شیشی مین رکھکر زمین مین دفن کردین خضاب طیار ہوگا اور اس خضاب کو لگانے کے بعد داڑھی کا رنگ اچھا پیدا ہوگا ۔ یہ خضاب ایسا ہی گویا ہے کہ اسمین [illegible] اتفاق ہے کہ [illegible] کا اثر خضاب قوی ہے اسیطرح کلانگ کا اثر ۔ ہمارے زمانہ مین درعہد حیات ملک شمس الدولہ عجیب اتفاق ہوا کہ ایک سرکاری [illegible] مین سے ایک چیتہ کی کھال اوڑھی گئی اور ایک چیتے والا اوسکے پہلو مین غافل پڑا سو رہا تھا اوسکی داڑھی سے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی اور داڑھی کا وہ مقام سیاہ اور خضاب ہوگیا ۔ فصل غالیہ کے بیان مین ۔ اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح کی ہے کہتے ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل آس تر و تازہ کا پانی جو اوس سے نچوڑ کر نکالا ہو اور چار رطل آب باران مین جوش دینا کہ نصف جل جاے بعد ازان آگ پر سے اوتار لین اور پچاس درہم [illegible] اور چند عدد [illegible] اور شامی وسمہ اور تخمیناً بیس عدد مازو بریان اور دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ ہر ایک اوسمین ڈالا جاے اور پکایا جاے تا قوام غلیظ کیا جاے اور مشک اور خوشبو کرین اوسکو لیکن چڑھا دین جس مقام پر [illegible] ہو اسقدر کہ بالون سے اوپر اونکی جڑ تک آسکے ۔ کہتے ہین کہ روغن پنبہ دانہ مین دس درہم اقاقیا ہمراہ اسپ اور برنج ہندی اور [illegible] ہمراہ حنا اور درہم ملاکر اسکو خوب پیسین اور چھوڑ دین تاکہ سیاہ ہوجاے بعد ازان جوش دین اور مشک سے خوشبو کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلا کے چھلکے اور بادام کے چھلکے ہین اور یہ خضاب مین مستعمل ہوکے داخل ہین اسیطرح پوست جوز سے ہم نے ادویہ خضابی کا بیان تجربت ادویہ مفردہ مین کیا ہے ۔ اصل اور امہات ادویہ خضابی اسیطرح اور [illegible] اور خردل اور بکائن اور خرنوب اور [illegible] اور آملہ پیپل اور شنان اور شقائق حنا اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور جوز [illegible] آب پوست باقلا کی

قشور جوز اور انکا پانی اور اقاقیا علیق یعنی بھی چقندر تخم چقندر اور آس اور حب الآس لادن اور اسکے چونہ اور سرگین کی سب قسمیں اسپ ادہا کے اجساد معدنیہ بھی۔ **فصل ان ادویہ کے بیان میں جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرین** کہتے ہیں کہ قسط بطی جوبانسہ اور تر ہو اسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کریں تو سنہرے رنگ کا خضاب پیدا کریگا۔ اسیطرح چھلکا آملہ اور انار اور انفاج کی خضاب سنہری ہے اور اوسمی وسمہ لگایا جاتا ہے جیسی دیرپا حنا کو لگاتے ہیں اور وسمہ شراب کے ساتھ ہم وزن اسکے ہمراہ اور تھوڑی سی اجر ... حنا کو طبیخ کندس ہے کو ملاکر خضاب لگائیں کہتے ہیں کہ پھٹکری اور اسفرک اور زعفران یا مرسک کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑین اور کبھی چند روز تک اسی طرح رہنے دیتے ہیں اور اگر اس دوا کو بکر طلا کرین اسطرح کہ زیتس کو ہمراہ کہ شراب ہے بین کو ملاکر اس دوا کو ملائیں۔ ایضاً زیتس مسحوق دس درہم ہر پانچ درہم ربع الدبا فیمن یعنی شورہ اور لونا ولیوا دون کا تین درہم درد شراب سے گھلا یا ہوا اور جلایا ہوا انکین درہم آب خاکستر شاخہای انگور بقدر کفایت محمر قوی سماق دو اوقیہ بابونہ تین اوقیہ آذریون زرد دو اوقیہ پرسیاوشان دو اوقیہ اور روغن افسنتین ایک اوقیہ زیتس قشر بالبس و کف دست بھر سبکو باریک کوٹ کر دس رطل پانی میں چند روز تر کریں بعد ازان نیم گرم سر پر ضماد کرین کہتے ہیں کہ جوشاندہ سعد اور کندس کا پانی جوکہ خوب طرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے سکتے ہیں کہ درد شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن از خر سے ملاکر کبھی ہو سکتا۔ **فصل ان خضابات کے بیان میں** یعنی جو دوائیں بالوں کو سپید کردین لنبان خطاطیف اور ازانجملہ سندرین اور اسیطرح یعنی ہونگ از انجملہ ... سپید ازانجملہ ہیولی کے چھلکے اور نانخواہ اور بخار کبریت اور اقاقیا کبر اور نفاخ زیتون جدا جدا یا سب کو ملاکر خضاب ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثر دار یہ ہے کہ گندھک سے اسکو دھواں دیں ایضاً تخم ریاتین اور ہیولی کے چھلکے سوکھے ہوئے اور پھٹکری کو سٹے ہوئین لیکر انکے نصف وزن ہمراہ ایسی دوا کے ہم وزن انکی کہ مسحق حرملی ملا دین ایضاً برگ نسرین اور قشر خشخاش اور لفاح اور اگر ان دونوں کے عوض بنگ ڈالین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب طلا رہوگا اور اگر اسمین کافور اور گلاب شریک ہو تو نہایت عمدہ ہو جائیگا کبھی بالوں کو گندھک سے دھونی دیتے ہیں اور رات بھر رہنے دو مرتبہ اسیطرح کرتے ہیں **فصل تدارک احوال جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہیں** اکثر اقسام خضاب کو دماغ میں برودت پیدا کرتی ہیں اور مفسد ہیں دماغ کے اور اسکو ایسی حالت میں کر دیتے ہیں کہ استعداد نوازل کی دماغ میں بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کی عارض ہو کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے ان مضرتوں کا علاج اون ادویہ سے ہے جو خضاب میں داخل کی جاتی ہیں کیا چاہیے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبو جیسے مشک اور لونگ وغیرہ لگائی جاے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ کر شکل گھونگھی کے ہو جاتے ہے اور اوسکی وضع اور شکل قبیح اور بھدی ہو جاتی ہے اسکا تدارک اسطرح کرتے ہیں کہ خضاب میں ایسی اجزا داخل کرین جوکہ بالونکو نرم کردے اور بالوں میں خم پیدا اور گھنگروالی صورت پیدا کر دے جیسا ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشن ہیں اونکے نرم پیدا ہوگا انکا تدارک بھی کرنی چاہیے کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ جاتے ہیں اور ڈاڑھی چھوٹی ہو جاتی ہے اور بال ٹوٹ جاتے ہیں اسکا تدارک یہ ہے کہ خضاب کو روغن بنفشہ اور روغن خیری سے کیا چاہیے کبھی خضاب لگانے سے جلد میں بھی سیاہی آجاتی ہے عوام الناس جلد کو آب اطلیا وبیسن وغیرہ سے دھوتے ہیں حالانکہ روغن گل سے زیادہ تر اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ کبھی ایسے خضاب کے نزول

عارض ہوتا ہے اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ بال ایسے ہی کہ جیسے تھے رہتے ہیں بہتر یہ ہے کہ دوا جو ایسے وقت مستعمل ہیں یہ ہے کہ اوسی خضاب سے بقدر ایک تجربہ لیں اور خشک کریں خصوصاً اوس خضاب سے جس میں توبال نحاس سوختہ کی شرکت سے ہے پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہیں آئی ہو یا قریب ہے کہ اب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک کے لیں اور اوسے تر کرکے اوسکے کنارہ پر اوسی خضاب سے جو پستہ اور منقوڑ ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اوٹھا کر اون مقامات پر لگائے جائیں جہاں بدرنگ نظر آئے۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جب یہ اوہاں اثر کرتے ہیں نصول جاتا رہتا ہے اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے فصل خزاز کے بیان میں بھوسی اور ابرا کو خزاز کہتے ہیں کیفیت خزاز کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہے اسلیے ہم بھی کہتے ہیں کہ خزاز وہ ابریہ یعنی بھوسی ہے جو سر میں پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر خفیف ہے کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہے اور خاص کر یہ فساد سطح اعلیٰ میں جلد سر کی پیدا ہوتا ہے اور بدترین اقسام اسکی وہ ہے کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہونچاتی ہے اور بسا بسبب شعر یعنی مقامات رویدگی میں بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی مادہ حاد بورقی سے ہے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونوں کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک سوء مزاج سر میں ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ صالحہ سر میں پہونچتا ہے اوسی کو فاسد کر دیتا ہے۔ کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہے اور کبھی بشرکت بدن بھی خزاز پیدا ہوتا ہے علاج خزاز خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی دوا سے ہو جاتا ہے اور سر کے خزاز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہے اوسکے ازالہ میں ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اوسکے ترطیب اور تعدیل کریں۔ ایک قسم خزاز کی اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تقرح کی آتی ہے اوسکے علاج میں واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی حاجت ہو کریں اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خزاز کا امتلاء بدن ہو یا وہ سے بعد ازاں جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کریں اور اوسکے بعد روغن سے ترطیب کریں فصل ادویہ ملینہ خزاز کی کہ جنہیں [illegible] بالکل نو جو خزاز قریب العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اوسکے رفع کے واسطے فقط آب چقندر اور [illegible] کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب بطیخ اور بیسن چنے کا یا آرد عدس اور باقلا اور تخم خطمی زیت میں بھگا کر اور لعاب بیدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوزی اور قیمولیا خصوصاً عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کرکے عصارہ برگ بید سر پر ڈالیں کہ نہایت نافع ہے اور تمر ہندی اور کرفس اور عصارہ کرفس اور طبیخ آزاد درخت اور برگ شاہدانج اور برگ کنجد اور یہ دوا اخیر کی دوائیں کبھی خزاز قوی پر لگائی جاتی ہیں یا اینکہ لطیف ہیں اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بیسن چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اوسکو آب چقندر میں تھوڑے سرکہ کو ہمراہ سیکر لگاتے ہیں ایضاً تخم کدو مقشر اور خطمی سر کو ہیں ملا کر ملا کریں۔ یا سر پر نرم نرم کنارہ ہائی شہتوت کی پھیک جیسے مثل غبار کے باریک ہو جائے مثل خطمی کے استعمال کریں یا خطمی کو زیت میں پرورہ کرکے یا کندر کو شراب میں محلول کرکے زیت بنفشہ ملا کر دو تک برابر استعمال کریں۔ ایک دوا لطیف اور سہل الحصول یہ ہے کہ سر کو آب برگ بید سے دھوئیں اسلیے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہے اور بے ضرر ہے اور یہ واجب ہے کہ جس دوا سے سر کو دھوئیں اوسکے بعد شب کو تیل ضرور سر میں لگائیں جیسے روغن گل یا روغن بنفشہ فصل خزاز قوی کی ادویہ کا بیان بورق اور کبریت اور زرنیخ کی ادویہ تخم حنظل اور دردی شراب اور رائی اور

سونیج اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور ثافسیا وغیرہ کو سرکے دھونے مین استعمال کرین ایضاً تھوہر لیا کو لیکر تلخہ گاو ملاتین اور استعمال کرین اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین یا حب البان اور آرد باقلی برابر وزن مین لیکر پانی مین جوش دین اور سر کو اس سے دھوئین ایضاً دُردی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چار درہمی سب کو یکجا کرکے سر مین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے بیسن سے دھو ڈالین اوسکے بعد روغن آس کو طلا کرین۔ کبھی سر مین گائے کا اوجھہ پیسکر طلا کرتے ہین وہ بھی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام دیکر دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور مادہ شتر کی پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی کا پیشاب زیادہ نافع ہے پسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خزاز ردی کی قوی دوا ہے۔ اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور بونیج پڑتا ہے۔ یا کف بورہ کا اور قلقند برابر لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو منڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کے ہمراہ جمع کر دیتے ہین۔ یا بونیج کو زیت مین ملا کر ملتے ہین ایضاً کبریت اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن مصطکی مین گھلا کر سر مین ڈالین اور کبھی اسمین خربق بھی ملاتے ہین

فصل ایک دوا کے بیان مین ہے جسکو بعض جدید اطبا نے دعوی کرکے لکھا ہے کہ اوسنے تجربہ کیا اور عمدہ برآمد ہوئی نسخہ زرد فانی تازہ نصف جزء بطکی چربی ایک جزء روغن خیری ایک جزء چہارم جزء لاذن دو جزء پہلے سر کو صابون اور آب گرم سے دھوئین اوسکے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جاے بعد ازان اونہین اجزاء مذکورہ کو یکشبانہ روز لگائے رہین پھر بعد دھو ڈالین

دوسرا مقالہ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کے

فصل بیان مین لون و اسباب لون کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور حبس شدید اور کم نہانے اور نمکین اشیا کھانے اور خون مین سوداویت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے

فصل رنگ کو زرد کرنے والے اسباب امراض اور ہموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنی درد کے اقسام اور ہوا شدید کا صدمہ بدن پر اور ٹھہرا ہوا بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات مین اجوائن کی خورش اور بہ کثرت اوسی سونگھنا بلکہ بقول بعض اوسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے زیرہ کو بطور مشروبات یا بطور مطبوخ کے لگاتار کھانا مگر یاد رکھ جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی زیادہ کھانا کہ رگون مین سدہ ڈالدے اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہنچ پاوے بلکہ کسی قدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہنچے اور زردی پیدا کرے

فصل اون اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے کی پیدا کرتی ہین۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اوسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور چمک پیدا ہوتی ہے اور ان اوصاف کی معین وہ شی ہوتی ہے جسمین جلا و تحلیل خفیف کی قوت ہو جیسے بخار صفراوی کہ جلا کرتا ہے جلد باریک تر ہو جاتی ہے اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہے اوسی جلا کرنے والی شے کے سبب بلطافت چھیل چھیل کر الگ ہو جاتی ہے اور جدا ہو کر اوتر جاتی ہے اور اسیطرح چھلجاتی ہے اگرچہ اوسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط تحلیل مین رنگ بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہے اسمین احتیاج اسکی بھی ہے کہ بسبب کسی پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوای خارجی سے جلد مستور بھی ہو۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہونچاتی ہین اونکا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلیے کہ خون جید اور رقیق ہے بسبب کثرت

پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب بھی ہر جگہ پہونچیگا دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کردیں تیسرے یہ کہ اوسی قوت کو منتشر کردیں اور حرکت دیں کہ اوسے پھیلا دیں اور خارج بدن کیطرف خون کے آنیکی جو راہیں اور مجاری ہیں اون سا ہوں تک پہونچا دیں کہ اون مجاری کو وسیع اور کشادہ کردیں چوتھی یہ فعل کہ خون کو بحرکت قسری اندر سے باہر کیطرف کھینچ لیجائیں ۔ رنگ کی خوبی پیدا کرنیوالی اشیا بطریق اول یعنی رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزیں ہیں جیسے کہ تیہو کا استعمال کرنا یا بیضہ نیم برشت اور ماء اللحم اور شراب ریحانی یا انجیر کی خورش کہ یہ سب چیزیں خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہیں جو جلد تک کھنچ کر آجاتا ہے اور اسی سبب سے رنگ کو نکھار اچھا کردیتا ہے مترجم اور بعض نسخوں میں یقول لہا فند وارد ہے اوسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے فربہی پیدا ہوتی ہے یعنی خون صالح کے آنے سے ۔ پس اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے بگڑ گیا ہو اور دبلا پن آگیا ہو اور اوسکو خواہش ہو کہ اوسکا وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہوجاوے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ بسد یعنی کچھ تر ماسکے کھانا شروع کرے یہ دونوں میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتی ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھاتی ہیں ۔ اعادہ لون اصلی کو واسطے یہ بھی مجرب ہے کہ چند روز نہار منہ شراب اور دودھ پیا کرے خون کو صاف کرکے جو اشیا رنگ کو خوب کردیتی ہیں اونکی مثال جیسے اطریفل صغیر اور ہر کام سے کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور ہلیلہ کابلی کا اطریفل سے بھی قوی تر ہے ۔ جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہیں اور پھیلاتی ہیں جیسے حلتیت اور فلفل اور سعد اور قرنفل جب طعام میں ڈالی جائیں یا جیسے زعفران کہ زعفران سے خون میں رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً تشنج میں مترجم یہ لفظ تین احتمال رکھتی ہے تشنج یعنی جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہوجاے تشنج یعنی وہ شخص جو تشنج کی بیماری سے لاغر ہوگیا ہو اور رنگ اوسکے جسم کا بدرنگ ہوگیا ہو اور تیسرا احتمال قوی یہ ہے کہ تشنج ہو یعنی زعفران تشنج میں ڈاکٹر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے اوسکے مفردات میں مذکور ہے [illegible] مقدار شربت زعفران کی ایک درہم تک ہے اور زوفا بوزن دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ شکر کے استعمال کریں [illegible] ایک نباتات [illegible] لون اسپر [illegible] یعنی [illegible] ایک درہم سے دو درہم تک جب سکنجبین [illegible] کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو بشرہ تک کھینچ لاتی ہے اور سویق سے تعدیل کی ضرورت اسلیے ہے تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے ۔ بقول [illegible] جیسے [illegible] اور کندر اور بصل اور کرنب خاص کر کے اور ہمیشہ کرنب اور لہسن کا استعمال ۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزایش کریں خوش عیش اور دلخوش رہنا اور غیظ و غضب اور جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا ایضاً سرور اور طرب اور مطالعہ [illegible] رو برو اون افعال اور اعمال کا جو مانوس ہوں جیسے خوش آواز کے گانیکو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع [illegible] ہوں اونکی صحبت میں یا ظریف اور [illegible] لوگوں کی صحبت میں رہنا یا تیراندازی کی جیت ہار اور تیروں کے ہدفوں کو اندازہ مخصوص [illegible] خواہ [illegible] دوسروں کو دیکھ کر دلخوش ہونا اور اسکے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو انتعاش [illegible] باعث ہوں جنکا باب ریاضات میں مذکور ہو چکی ۔ جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہیں وہی اشیا ہیں جو کہ جذب کرکے خون کو اندر سے باہر لائیں اور جلا بھی کریں [illegible] لطوخات اور غسولات جو آرد باقلی مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ [illegible] اور نشاستہ اور آرد گندم خصوصاً جنگلی جس سے روٹیاں بنائی جاتی ہیں مسور کا آٹا اور چاول کا آٹا [illegible] اور کثیرا اور مصطگی روغن مصطگی پوست بیضہ [illegible] اور اسفیداج [illegible] پرانی [illegible] بھی اس بارہ میں قوی ہے ۔ بادام شیریں اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم [illegible] اور تخم [illegible] اور تخم کدو [illegible]

بہت سے لوگ جنکی اونچی جگہ چہرے صاف ہون بالون وغیرہ سے اونکو نشاستہ اور کتیرا وسدہ ملاکر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے عصارۂ قثاء بری اور زردہ عصفر یعنی کسم کا زرد پانی اور دودھ کو باگرم جسوقت کہ دوشیدہ ہوتے ہین اوسی گرمی سے اور جوشاندہ غلاف اور عجاجیل جسمین وہ مہرا ہو جاتی اور کبوتر شاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ تیجی اور اکلیل الملک مغسول جید یا قلاء مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربوزہ نخود نشاستہ اس سے غسول یا اوبٹنا طلا کرین **نسخہ جیدہ** آرد باقلا آرد جو ہر واحد دو جزو بین ایک جزو عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جزو زعفران اتنی کہ رنگ آجاے شب کو طلا کرین اور صبح دم بادام اور بہانیکے واسطے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کرین **دوسرا نسخہ** بادام شیرین کتیرا صمغ عربی آرد باقلا عربی السمک جملہ اجزاء ہم وزن لین اور عربی السمک کو بقدر کفایت پگھلا کر جملہ ادویہ اوسمین آمیختہ کرکے طلا کرین **دوسرا نسخہ** آرد باقلا اور جو اور نخود اور سمنہ یعنی شاہدانہ بری سپیدہ بیضہ مین ملاکر طلا کرین ملبوس جو بصل الزیر ہے اور بصل اور لوبیا اور ادویہ ہمراہ شہد کے طلا کرنیمین قوی ہین اور اشق اور روغن بابونہ اور صمغ تازہ بشدت مجلی ہین اور کراث زرنیخ فضلہ سیمار اور بیخ نرگس بھی **نسخہ دوسرا** زردہ عصفر یعنی کسم کا زرد رنگ یہانتک پختہ کرین کہ غلیظ ہو جاے اور اوس غلیظ القوام سے ایک اوقیہ لیکر مثل قوام طلا کی ان ادویہ کو گوندھین بہجال کنجشک قیق ترمس مغز تخم خربوزہ بزر البنج مقشر اور خوب سائیدہ کرکے طلا کرین **نسخہ دوسرا** اکثیر از حاج شامی جو مثل غبار کے پیسا ہوا ہو زعفران ترمس لب حب القطن ہر واحد سے ایک مثقال روغن بادام ملاکر طلا کرین اگر تمام شب چہرے پر طلا کرو دل سپید اور زرنیخ سپید اور زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کرین اور صبح کو منہ دھوتین چہرہ خوب سرخ ہو جاے گا یہ سخت اور بقوت مجلی ادویہ اوسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتے ہین جو کہ ابتداء جذام مین بدرنگ ہو گیا ہو اور تلکہ اور بثور اوسمین ایسے ہون کہ پھول گیا ہو اور دانہ سے ابھر آے ہون اور کبھی جسوقت اوسپر لگایا جاے گا ان سبکو دور کر دیگا بروقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہین اور کف بورہ کا استعمال ایسی جگہہ جرم بورہ سے بہتر ہے **ایضاً** ایک رطل صابون اوسی کے برابر اشق تین رطل پانی مین حل کرین گھلا کر بعد ازان اوسمین سات سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملاکر سبکو پیسین شیشہ کی کٹورے وغیرہ مین جب خوب پس جاے رات کو استعمال کرین **ایضاً** مٹر کا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلی اور آرد جو اور ترمس اور رائی سا بیخ نرگس سب اجزاء ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سبکو پیسکر قرص بنالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور برش اور آثار بیماری وغیرہ اور کمودت خون کو مفید ہو اوسکا نفع تحسین لون مین بھی اقوی ہے اور اوس دوا کی تھوڑی سی مقدار اوسکا بیان کافی ہے

فصل بیان مین حفظ جلد کی دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے گزند پہونچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہے کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا سپیدہ صاف پانی مین بھگو کر دو سکے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ مین ڈالکر مونہہ پر ملے

فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا سیاہ نشان اور جھائین کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چیز کے ساتھ طلا کیا جاے دور کر دیتا ہے یا لباب خشخاش ملاکر مرداسنگ کا لگانا اوسکو دور کر دیتا ہے اسی طرح سیاہ مرچ مین جو تیزی نکالتا ہے اور وہ مشہور ہے وہ بھی نافع ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جاے وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہین اور اسطرح برگ

اور کندر اور ہولی اور فوتنج تازہ وتر ہمراہ زرنیخ کے یہ سب مثل آب کشنیز اور کرفس کے ہیں اگر اوس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ ہمراہ سرکہ کوہنہ کے لگائیں نشان مذکور جاتا رہے اگر سبز رنگ کا ہو اسیطرح کندر اور نطرون کا لگانا بھی مفید ہے ایلوہ کے لگانے سے وہ نشان جو بادنجان کے رنگ کا بھی ہو گیا ہو مٹ جاتا ہے اور افسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح علک البطم اور لاذن بھی اور دوا جس میں یہ کہ اوس نشان پر چند روز لگی رہنے دیں۔ اور مرہم داخلیون بھی جید ہے طلاء جید اسی کے واسطے بادام تلخ مقشر ایکدرہم صدف سوختہ عرف ابیض ہر ایک دو درہم بارق مقشر نصف درہم تخم سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم زبد البحر ایکدرہم نہایت پرانی ہڈیاں خشک شدہ ایکدرہم انزروت ایکدرہم آب جو اور شکر ملا کر طلا کریں آب زوج کی ساتھ ایضاً اینٹ یا اوس مٹی کے برتن پر جو لونا جم جاتا ہے اوسکو طلا کریں اور کبھی روغن جوز کے ہمراہ ایضاً نطرون اشق مرکب زرد ہموزن لیکر سرکہ میں طلا طیار کریں تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جاوے اور تیزی کم ہو جاوے اور زخم نہ ڈالے۔ اسیطرح قیمولیا اور پتال کبوتر و صابون اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ میں ملا کر طلا کریں ایضاً بارہ سنگھا سوختہ کرکے جب سپید ہو جاوے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ آرد باقلا سب ہموزن نوشادر بادام تلخ بقدر ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے حصہ ایک انمین سے کثیرا صمغ عربی ربع وزن ایضاً پہلے علک البطم سے ضماد کریں بعد ازان نطرون اور چونہ خاکستر انگور کی بیل سکو شہد کے ساتھ جمع کرکے طلا کریں یہ دوا نمش کو اور زخمون کے نشان کو بھی مفید ہے۔ کبھی حفظ جلد میں پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہے

فصل چیچک کی داغون اور زخمون کے نشان کا بیان

جتنی قوی ادویہ اوپر کی فصلون میں مذکور ہو چکی ہیں وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے سبب سے پڑ جاتی ہیں مفید ہیں اور بیشتر آثار قروح کیواسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ گدھے کی چربی یا عصارہ اصل القصب جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملا کر یا حبق یعنی پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کرکے۔ فاشرا کو اگر زیت میں پختہ کریں جب غلیظ ہو جاوے استعمال کریں اور یہ مجرب ہے۔ اسیطرح یہ ضماد بھی مجرب ہے صدف اریسا اور قسط اور مرتک مغسول بارہ سنگھا جلایا ہوا اشق کوٹ کر استعمال کریں نمش اور کلف پر بھی موثر ہے ایضاً اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان بوسیدہ ہر واحد دس جزو بیخ قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جزو کوزہ برتن مٹی کا دس جزو نشاستہ دس جزو ترمس پانچ جزو روغن تخم خربوزہ روغن ارز مقشر ہر واحد دس جزو ببین دس جزو حب البان پندرہ جزو آب شعیر میں گوندہ کر طیار کریں اور اگر اوسمین قسط اور مر اور زراوند ہر واحد دس دس جزو بڑہا لین نہایت عمدہ ہوگی۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے بیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہیں

فصل خون مردہ اور ریش اور کلف اور نمش کا بیان

خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر رہ جاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگہای لیفی سے منہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہو گئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اوسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہنچتی ہے۔ جو خون مردہ مائل بہ حمرت ہو اوسے نمش کہتے ہیں اور سیاہ رنگ کو ریش اور لاطینی یعنی جو خون لیتھڑا ہوا سا معلوم ہو اوسکا نام کلف ہے جسکو ہندی میں جھائیں کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہیں۔ اکثر اوقات میں صاحب نمش کے دو اون ہفتہ کمبخت باقی رہتی ہیں اسلیے کہ اوسکے مزاج پر سوداویت غالب ہوتی ہے۔ ان سب امراض مذکورہ کے علاج میں بہت جلدی کرنی چاہیے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلیے کہ بستگی اور سیاہ ہو جانے کے بعد علاج

بدشواری ہوتا ہے ۔ خون مردہ اور بہش کو تو ایک مبضع یعنی آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم ہونے نہ پائے ۔ پھر اگر اوس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے بہ نرمی اوسے نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو تو اوسے بہ نرمی بہا دینا چاہیے بعد ازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی آ در جلا پیدا ہو ۔ خود سبز نمش اور بہش کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا بھی استعمال کرین تاکہ کوئی رگ سوزش سے پھر دوبارہ خون نہ برامد ہو ۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اونکے ہمراہ بھی غرغرات ادویہ قابضہ کی رہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتدائے کلف کے علاج مین اس امر کا لحاظ کرنا بہت ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشدت لذع پیدا کرتی ہین اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اوسکے علاج کرنے مین اس امر کا جو اوپر بیان ہوا خوف نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج مین دوائے محلل و دوائے لذاع کا استعمال دونون طرح کی دوائین ضرور ہے کہ ملکر جائین یا اکٹھا کئے جائین اور پے در پے یہی طریقہ جاری رہے ۔ کلف مزمن اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اوسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی مزمن نہین ہے ۔ کبھی ابتدائے زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اوس پانی سے نطول کیا جاوے خصوصاً اگر اوس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہم پہلے نطول وغیرہ سے تکمید لگا دیتے ہین ۔ کبھی شیاف مرار و شیاف وردی بھی اگر گھس کر طلا کیا جاوے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کی یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالین اوسکے بعد دن بھر مین دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہوئی دونون دوائین ہین اگر آب چلبہ کے ساتھ مستعمل ہون ۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اوسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین ۔ زرق سرکہ مین بھگویا ہوا انجیر بشیر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا ۔ اور بیخال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملا کر ۔ ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دھو ڈالین بعد ازان صمغ بطم کا ضماد کرین اور چھ روز بندھا رہنے دین بعد اوسکے دھو ڈالین اور سوئیان چبھوئین تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برامد ہو بعد ازان خون کو پونچھ ڈالین اور چھ روز تک یونہین چھوڑ دین بعد ازان نمک سے مالش کرین اور آدھی گھنٹی تک رہنے دین بعد ازان اس دوا کو اوسپر پانچ روز تک رکھین کہ سارا خون نکال لیگا وہ دوا یہ ہے کندر نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو پگھلائین شہد کو ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو تاکہ ضماد کرین اور دن بھر مین تین چار خواہ پانچ مرتبہ استعمال کرین اور موضع ماؤف پر لگی رہنے دین پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جو داغ گودنا گودوانے سے رہتے ہین جیسے ہندوستان کے ہندوؤن مین رسم ہے پڑ جاتے ہین اونکو بھی دوا دور کر دیگی ۔ ادویہ مفردہ مین سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب تخم اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب جرجیر تخم گاودسکے ہمراہ اور اکثر دیر تک بیروج کہ نمش جلد جاوے اور دیگر ایک ہفتہ بھر اور مرزنجوش بھی نطوخ جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہین کہ اونکا ذکر اوپر گذشتہ مین ہو چکا ۔ ایضاً قردمانا اور مر اور شاغیا اور بصل الزیر یعنی بلبوس جسے نانخواہ کہتے ہین ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف جعد ۔ جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ جونک چسپین یعنی جونک لگائین اور جو اچھا لگنا اور ہموار خوب باریک پیسکر رات بھر یا سیر ایک باندھا جاوے اور پھر اوسی کو دوبارہ باندھین ۔ ایضاً دانہ شہدانج یا شیر استین اور تخم سینہ لاسے آب انگور اور حب البان اور یاسمین

یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونون قسم کے خربق اور دارچینی ۔ حماض اترج بھی اسکے لیے مفید ہے ۔ ایضاً سکبینہ جسکو خندقوقی کہتے ہین و بیخال کبوتر اور بیخال گنجشک اور بیخال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایکجزو اور چونہ دو جزو زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزو شہد مین گوندھکر کسی کوزہ مین اوٹھا رکھین بوقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نشترون سے دھو ڈالین پھر تباج کا ضماد پانچ روز تک کرین بعد ازان اوسی مقام کو سوئیون سے گودین اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پونچھین اور پھر اوسپر نمک چھڑکین اور دوای مذکور جو کوزہ مین رکھی ہوئی ہے اوسپر لگاکر پانچ روز تک صبر کرین اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے ہین کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وشم یعنی گودنا کا دور ہو جاتا ہے۔ ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالین اور سرکہ ملاکر ضماد کرین اور صابون سے دھوئین یا کدو خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملاکر استعمال کرین ایضاً طین قریطی اور حب القلقل کو آب صابون مین پیسکر طلا کرین کہ نمش اور کلف اور آبلون کے نشان ان سب کو دور کرتا ہے اسیطرح ذرد نبت کو جلاکر۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس جزاً ہموزن لیکر طلا کرین۔ خفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتے ہین جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ سدکلف کی دور کرنیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو دس انجیرین جو سرکہ مین بھگویا گیا ہو کوٹکر ضماد کرین یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا داغ کرے اور زخم ڈالے اور آثار کو دور کر دے ایضاً قسط اور دارچینی کسوم کی زرد پانی مین جسکو بہو کہتے ہین ملاکر طلا کرین ایضاً تراب زنبیق اور تخم خربزہ اور محلب اور بادام تلخ کو استعمال کرین ایضاً زرد پانی کسوم کے مقل اور تخم جرجیر کو ملاکر طلا کرین ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ مین پیسکر لگائین اور جب ان ادویہ کی تیزی سے کچھ پیدا ہو چھوڑا ڈالین اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائین ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپیدہ ہر واحد ایکجزو اور تھوڑی سی زعفران اور ریچہ کی پلیدی اور کتیرا کے فضلہ کو مع آرد باقلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزو اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو۔ و داخالیون مشہور اس نسخہ کے لئے ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ مین پکاکر حب الحلبہ یا جاہورا کی لعاب اور تیھی کا لعاب ہموزن ایکبار ایک اوقیہ مقل اور مر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائین پیسکر پھر لعابات کو ملائین اوسکے بعد سب کو خوب پیسین بعد ازان زیت مذکور ملاکر دیا خلیون تیار کرین قرص جید یادریون چار درہم سپیدہ رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم انکو پانی مین گھولین کہ قرص ہنجامی دوای ایجاد حکیم ساہر نامی کی جید ہے سنگ سپیدہ جسکو تخم بنولا اور تخم حلکوندہی کہتے ہین دو درہم بورہ ایک درہم تخم ترب استخوان بوسیدہ حب البان حجر فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ ہر اسی قرص تیار کرین اور استعمال کرین۔ یہ دوا ایسی کامل ہے کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل مین لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کرین کھرل مین اور تین درہم بادام تلخ چھیل پیستے پیستے اتنا باریک ہو جائے کہ اوسکا اثر باقی نہ رہے اور کھرل سیاہ ہو جائے بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائین اور طلا کرین پوری ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کرین ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایکجزو رطبین قیمولیا جو سبز ہوتی ہین خرکندر ایک جزو بورہ دو جزو صمغ البطم ڈھائی جزو مرہم سات اجزا اسیطے موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائین اور تین قیمولیا کو آب گرم سے محلول کرین اور سب اجزا ایکجا اور تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کرین مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائین کہ زخم ڈالدیگی۔ اطبا نے کہا ہے کہ چہرہ کی چھائیون کو فصد رگ ارنبہ کھولنی بھی دور کر دیتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سفیدی کی ایسی ہو جاتی ہے فصل وشم

اور اوسکی دوا کا بیان وشم گوندنا گودانے سے جو داغ پڑتے ہین اوسے کہتے ہین وشم کے داغ کی دور کرنیوالی دوائین تو ہمنے باب نمش مین بیان کر دی ہین اور بشیر قفط نطرون سے دھونا اور اوسکے بعد ملح العظم ایک ہفتہ اوسپر لگانے سے بھی یہ داغ چھپ جاتے ہین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جاے اور نمک سے مالش کیجاے اور پھر ملح العظم کو دوبارہ اوسی طرح لگائین یا اینکہ داغ سب چھوٹ جائین اور اوسکے ہمراہ سیاہی وشم کی بھی دور ہوجائیگی ۔ اگر یہ ترکیبین موثر نہون پھر سواے اسکے کچھ چارہ نہین کہ سوئی سے اوس جگہ کی جلد کو چھید کرین اور پلادر سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے دین

فصل بادشنام اور حمرہ مفرطہ کا بیان بادشنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہین جو ابتداے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصا جاڑون مین یا اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی یعنے بادشنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتے ہین اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دموی کثیر المقدار بوجہ برودت کے محتقن ہوکر نکلنے نہین پاتا ہے اور سرخی پیدا کرتا ہے علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلو چسپان کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی چاہئے جو کہ واسطے ابتداے جذام کی جاتی ہے اور اوسکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہے

فصل بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کی فرق بہق اور سپید داغ مین یعنی جو برص حقیقی ہو یہ ہے کہ دونون بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک جگہ کا رنگ اوسی غذا مین پیدا کرتی ہے جو اوس جگہ پہونچتی ہے اوس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہمرنگ جلد کے نہین کر سکتی اگرچہ بہق والے بدن مین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو سطح جلد پر پھینکتی ہے اور برص کا مادہ غلیظ بھی ہوتا ہے اور قوت دافعہ بھی ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ باطن مین رہ جاتا ہے کہ پھر جو غذا وہان پہونچتی ہے اوسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیر لون مین مشابہت پیدا کرتی ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اوس جگہ پہونچے جسطرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد کی بھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنے کر لیتا ہے بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہ بوئے جاتے ہین اور وہین سمیت ہوتی ہے تبدیل مغرس یعنے جاے لگانے بدن درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اونکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہوجاتی ہین اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ اونکو لاکر لگاتے ہین ماکول میوہ دار درخت زہریلے ہوجاتے ہین چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک درخت جو بنام بلیخ فارس مین ایسا مشہور تھا کہ اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر مین لاکر لگایا بجاے اون کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانے کے ہو گئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے بسبب خلاف بلاد اور امصار کی بدل جاتے ہین ایسا ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضاے مختلفۃ المزاج کے رحام اس سے کہ وہ مزاج صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہوجائین اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے جو کل بسیط یعنے کرہ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہوگیا اسی سبب سے برص مین ہوجاتا ہے اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہوجاتا ہے پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچے مزاج عضو اوس مادہ کو

بلخ

اپنے مزاج بلغمی کی طرف پھیر دی اور رنگ اوسکا سپید کر دی (اگر کیسا ہی مادہ صالح کیون نہ آیا ہو) دونون بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض مین یہ تفرقہ ہی کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اور ابیض کا خام بلغمی ہے لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اوسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہین ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہے بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوبای منتشرہ ہے (جیسے کھنٹہ ہندی مین بھنبسا داد کہتے ہین) اور وہ داد ایک قسم کا شکافتہ ہونا جلد کا ہی کہ با اینہمہ خشونت شدید بھی اوسمین ہوتی ہے اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اوترا کرتے ہین جیسے فلوس ماہی کہ بدن پر ہوتے ہین اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد مین سما جاتی ہے اور مقامات قریبہ سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور وہ تشرب مادہ اور لے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اوس مادہ کی سرایت موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی مین اوسکا اثر نہین ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہین۔ یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہے اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اوسپر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہین ہوتا۔ اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کر وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہی اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے لگانے کے مقامات پر بھی ظاہر ہوجاتا ہی اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونیکا سبب اکثر یہی ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ جوش کے وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہین ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح چونکہ اپنے افعال مین ضعیف ہوجاتی ہی لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہین کرسکتی علامات بہق اسود کی شناخت کچھ امر اہم نہین ہے دشواری اگر ہے تو اسی مین ہے کہ وضح یعنے بہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا جاے اوسکو اچھی طرح پہچاننا چاہیے۔ منجملہ اور امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جس جگہہ ہوتا ہے وہان پر بال اپنے اصلی رنگ پر اوگتے ہین اگر سیاہ بال اوس جگہہ کے ہونے چاہئین سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی پر کے بال بھی سپید اوگتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح مین بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ ایضاً سوئی چبھونے سے وضح مین خون برامد ہوتا ہے اور برص ردی مین بجاے خون کی دوسری چیز یعنے رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہین ہوتی ایضاً۔ جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کرے اوسکے زوال کی امید کرنی اولے ہی کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے۔ بہق اسود اور برص اسود مین فرق یہی ہی کہ تقشر اور تفلس مع تحرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود مین ہوتا ہی بہق اسود مین نہین ہوتا۔ پھر یہ بھی ہی کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہی بعض قسم تو اوسکی با خشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے۔ مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق برا ہے اور چکنا ہونا برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہے اسلیے کہ چکنا پن دلیل بہق کی ہی اسود مین بعض اقسام برص اسود کے لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے۔ جو برص اسقدر گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلنا اوسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید نہین ہوتی۔ اسیطرح جو برص کہ ساعت بساعت بڑھتا جاے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اوس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اوسکو پھیر لاتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے۔ **فصل علاج مین بہق اسود کے۔** ابتداے علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون مین

کثرت ہو اور استفراغ خلط محترق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون ہلیلہ سیاہ بسفایج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور از قبیل ادویہ بھی ہیں حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ میں داخل کیجائیں بہت بہتر ہوگا — حب لاجورد اور ایارج لوغاذیا اور ایارج روفس وغیرہ بھی منجملہ استفراغات رقیقہ کے ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدح ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ بآسانی تنقیہ کر دیگا — کبھی اچھی اچھی غذا اونکا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جنکا کیموس جید ہے اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے سفوف جو بہق اسود اور برص اسود دونوں کو نافع ہے — ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایکجز بورق ارمنی نصف جزو ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کریں اور جب بدن میں گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑ دیں پھر دوبارہ استعمال کریں — واجب ہی کہ زیادہ تر توجہ اونکی طلاء کی اصلاح میں رہے اگر کسی قسم کا فساد اوسمیں آگیا ہو یا جذب سوداء اوس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہ ہو سکا اوسکے بعد طلاہائے قاشرہ جنمیں قوت جلا کی مجذوبی ہو لگائی جائیں اور ایسی طلا ہوں جو خون کھینچ کر کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچائیں اور جب طلا کے لگانے سے چھید پیدا ہو جائے اور دانہ دانہ سے پڑجائیں چند روز صبر کریں تاآنکہ جلد اور کھال اودھڑ کے گر پڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائیں اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور بہتر اپنی ویسا ہی دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سی پڑجائیں بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اوتار ڈالیں تاآنکہ سکون ہوجائے پھر اعادہ کریں — یہ ادویہ بھی ہیں کہ راتینج اور فلفل اور حرف اور خردل اور حرف اور آبلہ کرنے والے یتوعات کے دودھ اور شیطرج اور حرمل اور تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلا کیلئے بیخ لٹومری کی بھی بہق میں نافع ہے اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو لٹومری خوب جذب کرلیتی ہے اور بوسیدہ ہڈیوں کے واسطے اور پرانی گٹھلی جو دیواروں میں چنی جائے وہ بھی مفید ہے اور جملہ ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار میں لکھی ہیں جو سیاہ کہ بہق میں اونسے طلا کیجاتی ہے جیسے آب قثاء بری اور طبیخ حنظل صفت طلاء جید تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹکر بہق اسود پہ حمام میں طلا کریں ایضاً تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ گوندھکر بہ سرکہ میں بھگائی جائے صفت طلای جید شونیز اور شیطرج فارسی ہر واحد دس جزو شب یمانی تین جزو زاج اور زرنیخ ہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچ درہم سرکہ کہنہ ملاکر طلا کریں پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو چکی ہو تو روغنوں کی دودھ سے تدارک اوسکا کریں جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہیں اور باب برص میں مذکور ہو چکے اور بہق وغیرہ میں بکار آتے ہیں وہ سب بہق اسود کو بھی نافع ہیں

فصل بیانمیں علاج وضح اور برص کے واجب ہے کہ ان دونوں امراض میں فصد سے احتیاط کریں جب تک کوئی ضرورت شدیدہ نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کریں ہاں گاہے ماہے نہار منہ حمام کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور شراب سے بھی اجتناب کریں فقط خالص شراب کی اجازت ہے — حمام میں بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسی مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہو چکا ہو اور قے کا بھی استعمال کیا جاتا ہے بعد ازاں ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کریں اگر تنقیہ سے بدن پاک نہ ہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات جیسے ایارج کبار و صغار ایارج شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جنکی تاثیر مشابہ انہیں ادویہ کے ہو — ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسمیں افتیمون اور بسفایج اور زبیب اور ہلیلہ کی کثرت ہوتی ہے — حب المنتن میں اخراج خلط فج اور برص پیدا کرنیوالی میں عجیب خاصیت ہے جو مسہلات ان لوگوں کو موافق ہیں اونمیں سے ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے مرکب ہو یا کا اصلاح اوسکی ترکیب ہو صفت شافی شاخہا ہلیلہ مصطکی اسارون زعفران سانج سنبل ہندی فو شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم شہد بقدر ضرورت

ایکدرہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم یا اسکے مسہلات موافقہ سوداکے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ کابلی ہر واحد ایکجزو زبیب
تین جزو اور سب جزو کو اس ترکیب میں ایک وقیہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کریں مقدار شربت
تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہوسکتی ہے — اور مجھے پسند یہ ہے کہ اسی دواے مرکب میں زنجبیل ایک وقیہ بھی اضافہ کیجائے معاجین
اطریفلیہ اور ہماری نسخہ کے مطابق جوارش ان اوزان سے استعمال کریں نسخہ ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد ایکجزو زنجبیل ربع جزو شیرہ زبیب
سے معجون بناویں اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کریں ایضاً ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفا ڈیڑھ جزو ہر روز تین درہم
استعمال کریں اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑدیں ایضاً معجون دار فلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز حب النار بالسویہ لیکر شہد
سے معجون کریں اور ایکدرہم استعمال کریں — کتاب خصارات میں ایک دوا اسطرح لکھی ہے باریک غبار جو چھاننے سے خوب پھٹکی
ہوئے گیہوں کے ستو سے اڑتا ہے اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو پھر سے برشتہ کریں اس باریک
غبار کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ شربتی نبیذ کا استعمال کریں اور پیاس کو ضبط کریں دوپہر دن چڑھے تک — زوفا اور اسکے تخم کو
ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض میں خاصیت عجیبہ رکھتا ہے — عصارہ اطراف انگور ترش ہر روز ایک قدح روز پینے سے برص
کے داغوں کی جگہہ کا رنگ متغیر ہوجاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے — تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع
ہے — آفراطمل فاتکی بھی نافع ہیں وہ معجون ہوا کرتے ہیں درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہیں اونکی ترکیب اس طرح ہے —
ترکیب تخم زوفا دو جزو ہلیلہ ایکجزو نصف جزو صبر ربع جزو شہد سے معجون کریں اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال کیا
جاوے — بعض لوگ اسمیں سج اور افتیمون کو ملادیتے ہیں — ایضاً کاکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایکدرہم افتیمون دو دانق پوری سال بھر
اسکو استعمال کریں — اسی کے قائم مقام ایک دوا ہے مگر بہ نسبت اسکی قوی تر ہے اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے
کے لائق وہ بھی ہے جسکی یہ ترکیب ہے نسخہ وج چھ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفایج ہر ایک دس درہم عاقرقرحا دس درہم عسل صعتر میں معجون
کریں اور ایکمثقال سے دو مثقال تک تناول کریں از قبیل ایک دوا کندی کی بھی ہے نسخہ بزر حرف ثمن کیلجہ یعنے قریب ۱۵ صبر
بربری کے زوفا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد میں ڈالکر قوام درست کریں اور قبل غذا اسکے بقدر حاجت تناول
کریں سویق کے ہمراہ اوسکے اوپر تین جرعہ نبیذ کو پی لینا اور سر کی حفاظت پوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کریں اور
بعد ازان غذاے اسفیداج کو اختیار کریں — ہمیشہ زوفا دیا اور شادریطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلا قریب
نصف درہم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم — ایک گروہ کو اس بیماری میں یوں نفع ہوا کہ داغوں کو برص کے دغوا دیا اور
اچھے ہوگئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار میں چل سکتی ہے — اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہوچکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہوگیا
ہو اور دیستمرو ہر کا استعمال اوسوقت ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کبھی آفت کو مدد کرتا ہے اور کم سے کم آفت
یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا ہے اور خون اور روح دونوں کی زیادتی علاج برص میں درکار ہے مگر ایسے
وقت نقاہت بدن اور اعتدال مزاج میں حفظ ادویہ خارجیہ از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے — اور غذاے مبرودین سے ایسی
تجویز کیجائے جسمیں لزوجت ہو اور نہ چکناہٹ — ترکاریاں اور ہریسہ وغیرہ جو گوشت شتر کی آمیزش سے پکائے جاتے ہیں اونسے
بھی پرہیز کرنا لازم ہے — وضح اور برص کی ادویہ موضعیہ میں اونکے درجات مختلف ہیں اوسکی وجہ تو یہ ہے کہ اونمیں جالیہ شدیدہ

اور جذب خون بشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچائین اور اسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ متقرح اور متقشر جلد ہون ادویہ وضعیہ مین ایسی بھی دوائین ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین (جنکو ہندوستان مین خضاب برص بولتے ہین) ہم پسندیدہ تر یہی ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک او ربالش کے مستعمل ہون اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجاوے اور یا شر برگ انجیر سے اسقدر رگڑنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجاوے اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے ــ تاثیر ادویہ پر یہ بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھ کر دوا لگائی جاوے جو از قسم ملطوخات کی ہو ــ بہترین ادویہ برص وہی ہے جو قرحہ ڈالنے والے خواہ نقطے نقطے سی جلد مین اوٹھا دیتا کہ ادہ یہ ہو کہ نکلجاوے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین ــ اور کبھی وہی دوا جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ او ہر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑ ڈالی گئی اور پھر بعد آرام اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے ــ ادویہ برص باعتبار اول یعنی جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون خربق اور چوبا اور زرنیخ اور کندس اور مویزج اور بیخ فاشرا اور حبنطیانا اور ابہل اور بیخ دم الاخوین اور بیخ خنثی اور زبد البحر اور حلتیت بیخ کبر حرمل تخم ترب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر فوہ فاقلیا ذریون زراج اور فلفل قد نگار کبریت قطران بیخ ال کبوتر ملبوس قسط زراوند شقاقل اکثر نافع ہین اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ مین پیسے ذریعہ طلا کرنا اور بصل الزعفران بھی مجرب ہے سوزش نوشادر اور روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف عجیب النفع ہے اور بیخ نیلوفر وضح کے واسطے اور دم اسود سانپ یعنی کالا سانپ جو کینچلی چھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور برگ راسن اور انجیر غارب ہر واحد یعنی تنہا دوائین جیسے بحر اور بوروج قرطم یعنی کسوم کا ررونانی آب قثاء بری آب ملبوس اور آب حنظل خاص کرکے اور آب مرزنجوش خصوصاً اوس جزو بچھو کے نشان پر ہوگیا ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کی گوشت کا شوربا ــ اطلیہ جیدہ سے تریاق اور مترودیطوس اور لوہنا یا آفتابہ دشتی کے ہمراہ ــ ایضاً ــ شیطرج کوٹ کر اور شیطرج رائی کو تک کبھی یہی دونون کافی ہوجاتی ہین مگر یہ اوسوقت جب ہو کہ سپیدی درمیان ہین دونون جلدون کی ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو ــ ادہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اسمین شیطرج سوختہ لگائین اور اسکو بعد زاج کو ملائین ــ اطلیہ جیدہ مین سے ذراریح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تروتازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین اگر پہلے سانپ کو ذبح کرکے اوسکے پیٹ کی آلایش دور کرین اور پھر دو ڈورے سے اوسے ٹانکہ دین اور سانپ کو برشتہ کرین تا اینکہ پھول جاوے بعد اوسکے اوس شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہوگی ــ نسخہ مجربہ برگ تازہ کنیر کو زیت مین جوش دین تاکہ خشک ہو جاوین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک اوسپر چھڑکین کہ مثل مرہم کے ہوجاوے اور دھوپ مین طلا کرین طلای شہد کی ــ قسط اور شیطرج اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر ایک ہفتہ رکھ چھوڑین کہ پیسنا اسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے اور بعد ازان کہ مزاج پکڑ جاوے داغون پر لگاکر دھوپ مین کھڑے ہولنا بہق اور ابتدای برص کو بھی دور کرتی ہے ــ سجی اور چونہ برابر پیسا ان شیر خوارہ مین بگھوئین اور سات روز تک تازہ پیشاب اسمین ڈالا کرین پھر اوسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہوجاوے طلا کرین تا اینکہ قرحہ پڑ جاوے بعد ازان زفت اور موم قطران اور پوست جوز سوختہ اور روغن بچہ کبوتر اور روغن حنا ملاکر پختہ کرین تاکہ سب ایک دم ہوجائین بعد ازان طلا کرین تا اینکہ رنگت بدن مثل اصلی رنگ کے ہوجاوے ــ اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ مین جو نہایت سخت ہو اس دوا کو لگاتے رہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ

یعنی جب سانپ بہت پیر ہو

مادہ کا لینے مریض کے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے۔ بارز الاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کے باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے۔ آخر کے مسہلات میں حب منتن کا استعمال کریں اور پھر بارز الاصول دو ہفتہ تک پلائیں اور خون بڑھانے کی تدبیر لحوم حارہ سے کریں جیسے طائروں کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزیں غلیان اور جوش خون میں پیدا کرنے والی ہیں اور نیز ترشی کے جملہ اقسام ترک کرا دینا چاہیے اور مرق لینے چکنے شوربے وغیرہ سے (سوائے زیرباج کے اور وہ بھی کبھی کبھی) پرہیز کریں پانی سے زیادہ اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں۔ واجب ہے کہ ہر وقت بمقام مرض کو کھر کھرے کپڑے سے ملا کریں تا کہ خون اوسی جگہ جذب ہو کر آیا کرے۔ حمام میں جانا بھی مبروص کو مضر ہے۔ غذائے غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے۔ جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح پر آجاے کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہیں یعنے برص نہیں ہے اسی طرح جو سپیدی گرد پھنسی کے داغوں کی آتی ہے وہ بھی **صفت طلاے کثیر الاخلاط** کی جو معتصم کیواسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہیں تین اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنے چت کبرا ہو یا اثم یعنے سیاہ یا خون الغت کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ ورشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور نفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کر رکھ چھوڑیں۔ اور تازہ اندراین کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی ہانڈی میں پکائیں اور بکار تر وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقر قرحا کندش افسنتین فلفل ملیحہ یا ذراوند بیخ قثاء الحمار خربق سیاہ جاوشیر دار الیسن حب دو ثلث پانی جل جاے اوسکو چھان ڈالیں اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر پکائیں تا اینکہ رطوبت اسکی خشک ہو جاے بعد ازاں آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیوں پر چھڑک کر کہ جملہ بوزن آٹھ رطل کے ہوں اور سکبینج حلتیت منتن اور محروث اور اشترغار اور دونوں قسم ہڑتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ ملا کر ان آبہاے مذکورہ میں جوش دیں تا اینکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازاں اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اونھیں ادویہ اور خونہاے مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جاے اور پانی ڈالتے جائیں اور پیستے بھی جائیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت خشک ہوگی بعد ازاں اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک سہل الوصول جو تاثیر میں اس سے قوی تر ہو استعمال کیجاے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے **طلاے جید** جو ساباط نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق شقاقل نیم کوفتہ ہر واحد ایک جز شیطرج حضض دو دو جز مرزنجوش ہر واحد نصف جز دھوپ میں ٹھہر کر ملا کر **طلاے خفیف** جید جو دافع برص ہے کہ شقایق اور ہزار چشاں کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں **ایضاً** فوۃ الصبغ اور زبد البحر اور تخم ترب کندش سرکہ شراب میں پیسکر استعمال کریں **ایضاً** شبہ یعنے پھول جو ایک مرکب دھات ہے اوسکا برادہ اور خربق سیاہ اور جعفر یعنی پتیل جلا ہوا اور ذراریح ہر واحد ایک درہم پہلے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگائیں بعد ازاں ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر چھڑکیں **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے ارپاسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ سرخ [illegible] شیطرج زنگار ذراریح پیسکر سرکہ ملا کر قرص طیار کریں اور سکھا رکھیں اور بروقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکر طلا کریں اوسکے بعد خمیر کو اوس پر خوب سا لگا دیں

الیضاً کتاب لزینۃ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ زرنیخ ابیض اور اسود فاشرا لیفہ ہیچ مازریون کبریت زرد زاج زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر سرکہ اسقدر سحق کرین کہ مثل خلوق کے گاڑھا ہوجاے اور شیشہ کے ظرف مین اوٹھا رکھین اور وقت حاجت حمام مین بیٹھ کر پہلے بدن کی خوب مالش کرین بعد ازان یہ دوا لگائین **دوسرا نسخہ** جو حکیم ہرمز کی طرف منسوب ہے کبریت اور فرفیون اور زرنیخ ہر واحد درہم بلادر دو درہم عاقر قرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملا کر طلا کرین **الیضاً** کندش ثافسیا مازریون مجیٹھ شیطرج خربق سیاہ عاقر قرحا ہموزن ان سب کو خون مار سیاہ مین جو کینچل جھاڑ چکا ہو ملا کر قرص طیار کرین اور بوقت ضرورت مجیٹھ کو خوب جوش دیکر اوسکے پانی مین ملا کر حمام مین استعمال کرین **الیضاً** مجیٹھ شیطرج ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملا کر بعد حمام کرنے کے طلا کرین **صفت دوا بلکی** برگ مازریون اور تخم مازریون مقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ مین جوش دین کہ دوا اوسمین ڈوبی ہوی رہے تا اینکہ مہرا ہوجاے پھر اوسمین زاج اور ذراریح اور برادہ آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکائین تا اینکہ جوش آجاے اوسکے بعد طلا کرین اور پے در پے لگاتے رہین دھونہ ڈالین جہانتک دھونے کا تحمل ہوسکے اور یہ دوا ثفالات کو بھی دور کرتی ہے طلا اسکے جسمین عسل بلادر سات درہم عاقر قرحا ثافسیا ہر ایک تین درہم فرفیون چار درہم شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملا کر طلا کرین ہمارے **تجربہ کی دوا** یہ ہے کہ عسل بلادر اور کمیلہ برگ حماما ذراریح شیطرج تخم ترب تخم خردل مجیٹھ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملا کر استعمال کرین جو ثفالات اور زخم پیدا ہون اونکا علاج بعلاج قروح کرین اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائین تا اینکہ برص زائل ہوجاے مخیفے کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دشتی اور آب سبز نخود اور مجیٹھ اور شیطرج کو آب لقیم ملا کر طلا کرنے سے دور ہوجاتا ہے **اصباغ** اور رنگ جو برص پر طلا کیے جاتے ہین کہ چھپ کر ہمرنگ جلد کے ہوجاے اونکے اوزان اور مقدار کی صاف صاف تعین کردینی ممکن نہین ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دوا صبغ کی کمی اور بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے بلکہ ادویہ صبغ کو استعمال کے قوانین بیان کر دینے چاہیین کہ اونہین کو اولٹ پلٹ کر کیا کرین ازانجملہ شورہ اور مرا اور دردشراب یعنی سرخ مٹی اور مجیٹھ اور شنجرف کو مرکب کر کے طلا کرین یہ صبغ ہمارا مجرب ہے کہ پوست جوز اوسکے برابر وزن مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ **الیضاً** چونہ اور ہڑتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جز مجیٹھ دو جز آب پیاز ملا کر استعمال کرین اور مقدار مناسب وہی ہے جیسی قابلیت جلد کو ہو **صبغ اخضر** زاج قلقند یعنی سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ ملا کر پہلے دھوپ مین مقام برص کی مالش کرین اوسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ سبز ہے **صبغ احمر** قرط شیح مرداسنگ چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملا کر طلا کرین **الیضاً** شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیٹھ پوست انار سرکہ شراب مین اسقدر پیسین کہ سیاہ ہوجاے اور مرات کثیرہ طلا کرین یا قیرات دیدہ کو پیسکر لگائین اور پھر استعمال ہو قوت کرین اور پھر لگائین **غذا مبروص** کی بریان کی ہوئی چیزین اور قلایا اور مطنجنات اور کبابات اور انکے ہم جنس سے جو نمک مین اور ابازیر کی شرکت سے طیار ہوتی ہین اور فقط شراب پر بجاے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعا متروک کر دینا یا تھوڑا سا پانی پینا اور پکایا ہوا پانی شراب ملا کر استعمال کرنا **علاج برص اسود** کا وہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین تنقیہ بدن کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی اخلاط کا بقوت کرنا چاہیے اوسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جالی رکھتی ہو اوسکا لگانا چاہیے اور کبھی الیسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہو جاے تو بغیر علاج

مرض جذام کا کرنا چاہیے مقالہ تیسرا اون امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہیں رکھتے ہیں

فصل سعفہ کے بیان میں

اور شرنیج البلخیہ اور بطم کا بیان سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہے ۔ عادت اطبا کی اکثر کتب میں یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زینت میں لکھتے ہیں ۔ سعفہ کی ابتدا بثور سے کہ یعنے سخت پھنسیوں سے ہوتی ہے جو پوشیدہ اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتے ہیں بعد ازان اون پھنسیوں میں قرحہ پڑتا ہے خشک لشیہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ اوس پہ سرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اون قروح سے نکلتی ہے اوسوقت اسکا نام شرنیج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے ۔ کبھی داد سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنے داد ہوکر سعفہ کے بثور بن جاتے ہیں ۔ اور بیشتر سر میں اس مرض کا بڑا زور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے ۔ سبب موروث مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جو حاد اور اکال ہو خون میں ملجانا اور اخلاط غلیظہ ردیہ کا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہوکر ریم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہوجاتا ہے ۔ خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہوا اور اوس میں رطوبت حریف اور تیز ملجاوے اور بعد ملنے کے جلد کی طرف اوسے طبیعت دفع کردے اسی سبب سے جلد میں فساد آجاوے اور سڑنے کی نوبت پہونچے ۔ بلخیہ ایک قسم سعفہ ردیہ کی ہے اور بطم وہ قروح سوداوی ہیں کہ ساق میں یا اون کے مادہ دوالی سے بعینہ پیدا ہوتے ہیں اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہے علاج سعفہ کا علاج او داد کا قریب قریب ہے اور عنقریب ہم اوسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہیں کہ سعفہ یابسہ کے علاج میں خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے طبیخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمیں صبر اور سقمونیا بھی داخل کریں اور اوس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کرین جو فقط بقایای مواد کو خارج کردے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن اور یہ اتریج مجموع دونو سے بقدر ایک رطل کے لیوین اور دونوخن ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد سے ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم یک نقطی دو دانگ اسکے بعد اسی پر اقتصار کرین کہ تیس درہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر برداشت ہوسکے اور تیز چیزون کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط پھیکی بے مزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اوس خلط میں لذع نہیں ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہای مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کراتا رہے بالخاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو یا دون کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام لجنہ ہے مرض سعفہ میں اور یہ رگ سر میں واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد میں سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگیں بالای سر ملتی ہیں اور حجامت بھی مفید ہے اگر پچھنے سر پر لگائی جاویں اور اگر یہ مرض اعضای سافلہ میں ہو اوسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہوچکے اوسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہانتک کہ خون نکل آوے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اوس سے برامد ہو اوسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد خون برامد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے ۔ سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے درپے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ مکث کرین اور دیر تک حمام میں نہ ٹھہرین اور عضو ماووف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیم گرم دن بھر میں چند مرتبہ پہونچانا اور ادہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہیں مواد سعفہ میں حاجت استفراغ اخلاط سوداوی کی خصوصاً ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرنے کے بعد بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنابر ایک قول کے زلو چسپان کرنے میں قریب موضع ماوف کے کچھ مضایقہ نہیں ہے

پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اوسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون
رگہای قریب سے مرض سعفہ میں فصد کر کے لینے سے برآمد ہو جیسے اگر سعفہ سر میں ہو اور پس گوش کی رگوں کی فصد کا خون لیکر تمام سعفہ
طلا کریں یہی خون اوسکے علاج میں بکار آمد ہے اوسکے بعد آب چقندر اور نراج سے دھو ڈالیں ۔ ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے
اگر ابھی مرض کی ابتدا ہی ہو یا بدن رطب اور وہ نرم ہو ایسے ان جو لیم اور شحم سے مرکب ہیں ایسی جگہ توحنا اور دسمہ اور بارزد کی سوختہ اور [illegible]
ایسی کو استعمال کریں کہ بہ تجربہ ہو یا مثل ایسی دواؤں کے جو قوابض مجففہ سے بنائی جاتی ہیں جیسے پوست انار سرکہ کے شراب میں ملا کر
روغن گل اور کبھی ادویہ میں مرداسنج بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کبریت [illegible]
درجہ کو سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور شونیز ان سے سر کا اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود بھی گر جاتا ہے اسی درجہ ابتدا کی
ادویہ میں توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل ۔ یا مرتک اور چرک فضہ
اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کریں اسیطرح بیخ سوسن آسمانگونی اور جعدہ [illegible]
اور کور عکوک یعنی خرنوب یا کرنب اور حب اللبان سائیدہ ۔ ایضاً ۔ عدس اور [illegible] ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً بادام تلخ اور بازو کی [illegible]
دونوں پیسکر طلا کریں سرکہ ملا کر یکجا اس دوا کو دھوپ میں رکھکر قوام درست کریں ۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو [illegible]
کے ہمراہ پیسکر رکھیں اور اسی کا سعوط کریں تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہو اوسکا سعوط کریں ۔ جو سعفہ مزمن ہو یا بدن میں خشونت
اور درشتی ہو اوسکے علاج میں حاجت قلقطار اور قلقند اور شونیز اور نراج حبر اور نمک اور کبریت اور شراب زیتی اور عروق
صباغین کی ہوتی ہے اور ذوالفرابیس ہمراہ توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہے ۔ ایضاً ۔ مثل
مرداسنج اور اسفیداج کی بھی موثر ہے ۔ حرف بابلس بھی مجففات قویہ سے ہے ۔ بیخ بال کہو تحلیل قوی ہے کہ جلا اور تجفیف پیدا
کرتا ہے اسیطرح سرگین ریچھ کا اور فضلہ زوازیر کا جو ایک طائر معروف ہے خصوصاً جو چاول کھا کر فضلہ کرے ۔ مرہم عروق کا ان
لوگوں کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے ۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفرا اور حنا اور زراوند پوست انار [illegible]
مرداسنگ اضافہ کر کے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب میں مذکور ہوگی صفت دوای جید کی قلیمیا کبریت زنجار خاکستر [illegible]
کو شحم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ میں طیار کریں ۔ کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریاں اور حنا سرکہ اور روغن گل میں ۔ ایضاً خاکستر چوب
انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور بازو [illegible] سرکہ اور روغن کے ساتھ ۔ صفت دوای جید [illegible] سعفہ کو [illegible] دھو کر توبال نحاس اور [illegible]
[illegible]
حاجت [illegible] ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی [illegible] استعمال ادویہ [illegible] گوشت [illegible]
[illegible] زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کو [illegible] سرکہ اور زیت اور علاوہ
سعفہ [illegible] کے اور اقسام کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا ۔ ترطیب بدن کی غذا اور اشربات اور حقنہ [illegible]
کرنی بھی نافع ہے ۔ صفت دوای جید جو سعفہ خشک و تر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد [illegible]
سکنجبین سرکہ [illegible] ہر واحد تین مثقال عروق صفر [illegible] ہر واحد نصف مثقال دونوں کو خوب پیسکر دونوں
روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائیں اسطرح کہ پیستے جائیں اور ملاتے جائیں اوسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائیں اور [illegible]

اور قوبا اور تمر الشعر اور داء الثعلب اور خزاز اور بابیہ جو سعفہ ردی کی قسم زبون ہے ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہے بشرطیکہ جسم تمام
یہ دوا وہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ میں ہوا ہے متن بیشتر سبب سعفہ کا یہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی مچھر زہریلا کاٹے اور اوسکا
علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہماری خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے ـ زراوند اور زنگار اشق
مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر چنبیلی کے روغن اور اوسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کریں **فصل قوبا کے**
بیان میں قوبا داد کو کہتے ہیں قوبا اور سعفہ میں چنداں فرق نہیں ہے ہاں ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونوں میں ہے خصوصاً سعفہ
یابسہ میں اور داد میں بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبای خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہے اور زیادہ اکال
اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب سوزش بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمیں حدت
زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اوس غلظ کا غلظ مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے
جسمیں یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو ـ بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھیلنے اوسکے کھجانے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اسلم ہے اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کی استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ
بلغم احتراق کی وجہ سے مستحیل بسودا ہو جاتا ہے ـ اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چھلکا اوڑتے ہیں اور یہ تقشیر
بسبب شدت یبوست اور زیادہ غائر ہوئی مادہ کی ہوتی ہے ایسا داد مثل برص اسود کی ہے اور جیسے [illegible] اور بعض قسم اسکی متقشر
نہیں ہوتی بعض قسم داد کی ساعی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہے کہ تمام بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ اپنی جگہ سے دوسری
جگہ نہیں دوڑتی ـ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن کہنہ بھی لیکن جو ایسا داد اور زیادہ ردی ہے ـ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کی طرف
نسبت ہے کہ اوسمیں زیادہ ہوتا ہے **قوبا کا علاج** قوبا کے علاج میں دراصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جسمیں قوت تحلیل اور تلطیف
کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بسبب مادہ
رقیقہ کے کرنی چاہیے اور جیسے قدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونوں مادوں سے ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے ـ جونک لگانی داد
کی مرض میں ایک اچھی دوا ہے ـ تنقیہ ہوا اور جو امور تنقیہ کے تابع ہیں ان سب میں حاجت بار بار اوس قدر ہوتی ہے جسکی تعیین
مشاہدہ مریض خاص پر موقوف ہے ـ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا میں اوسی قدر ہے جتنی سعفہ میں ہوتی ہے ـ
اسیطرح حمام کرانا ایک اعلی معالجہ قوبا کے واسطے ہے ـ کبھی ہوای خشک کو چھوڑکر تبدیل مکان کرنا ہوا مرطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہے
ـ ایک قوم کی تجربہ یہ ہے کہ جملہ اقسام داد کی حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہو چکا ہو اوسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال
لک مغسول کا جو لطوخ صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ [illegible] کے نافع ہے ـ جب قوبا تمام بدن میں پھیل جاوی اور بکثرت
ہو جاوے پھر اوسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے **معالجات** موضعیہ جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ میں سے
حماض اترج کافی ہے اور تھوہر داد کو بھی کافی ہے ـ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلو بخارا
سرکہ ملاکر اور عسل لبنی سرکہ ملاکر خاصیت درجہ مفید ہے ـ مار کبریتی پینے اور اوس چشمہ کا پانی جہاں گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور
آب شقود اور زبد البحر اور لعاب یا برش کرنا ان کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا ان کو فائدہ سے ہو اور ایسی ہی شخص کے
دانتوں سے جو خون برآمد ہوتا ہے اوسکے بھی ہیں ـ چھلکے پسے تخم خربوزہ اور بیخ اشترس روغن بادام تلخ بھی جید ہے برگ کبر اور

سنگ پیو کو سرکہ میں ملا کر کہ یہ ایک قسم کو داد کی نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے ۔ اقاقیا اور صمغ اور روغن نخود کو ملا حسب ضماد
کی ہو ہر ایک بدن کی داد کیواسطے خواہ بدن باقوۃ یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے ۔ ابتدا ہو قوبا ہو ہمیشہ اور ہر دم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ
سے مالش کریں اور ہمیشہ یہی کرتے رہیں ۔ ماء الشعیر کا طلا کرنا بہتیر قوبا کو ابتدا ہی کو دور کر دیتا ہے خصوصاً ہمراہ جوز ماثل کی اور سعفہ رطبہ کو بھی
نافع ہے اور لعاب اسبغول یا عصارہ اسبغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ اجاص لڑکون کے داد کو مفید ہے دوائی جید صمغ لوز اور
عربی جلوز اور میعہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً نجار یعنی برہئی جس سریش سے لکڑی جوڑتے ہین اوسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ
یکجا کرکے خوب سائیدہ کرین اور استعمال کرین ۔ جو داد مزمن اور کہنہ ہوجائے اور قسم ردی سے ہو اوسمین ادویہ قوی کی ضرورت ہے جیسے
عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن نخود کا یا چاولون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصاً یا روغن صمغ
لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونون عجیب النفع ہین اسیطرح ہمیشہ اور پرانا سپیدہ کا
طلا کرنا یا فضلات حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جنکا ذکر باب سعفہ میں ہوچکا ہے اور تخنگشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب البان اور
تافسیا خاصۃ اور خصوصاً اگر اسکی مرہم طلی بنالین یہ روغن خردل میں اور سنگ پیو اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور فربیون اور کندش اور جاورس کی راکھ اور
کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر اور بلادر نہایت مفید ہے مرکبات فربیون کو لیکر پیسین اور روغن نخود اور راکھ لہسن کی اور اسمین
اور کبریت کو صمغ بطم اور حب البان سرکہ کے ہمراہ لگائین یہ دوا قوی ہے اور قوبائی متقشر کو بھی نافع ہے دوسرا نسخہ کندر اور زاج اور
کبریت اور صبر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً بورہ ارمنی نصف مثقال روغن نخود تین درہم حماض اترج
قفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑہ درہم خربق سیاہ ڈیڑہ درہم زاج سوختہ ڈیڑہ درہم اسی کا طلا طیار کرین ایضاً سنگ سودہ
سرکہ میں ملا کر طلا کرین اور زاج اور مر اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دہان انسان میں گوندہ کر طلا کرین دوائی جید حب البان
دس جزو اور کبریت اصفر سنگ سپیدہ یا ایک جزو خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمین داخل کر کے طلا کرتے ہین ایضاً کبریت اور
دقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر ایضاً فضلہ سگ اور اشنان جس سے دہوبی کپڑے دہوتے ہین اور کبریت زرد سب ایک جزو ہمراہ
سرکہ اور زیت مین آمیختہ کر کے طلا کرین فصل شور لبنیہ کا بیان کبھی ناک اور رخسارون پر سپید سپید دانے ایسے برآمد ہوتے
ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپکا کر جم گئی ہون ایسی دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح کیطرف
بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہے ان بثور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اوسکے
ایرسا ان دونون کا لطوخ بنالین یا السی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے فصل جرب اور حکہ کا بیان
(خارش کھجلی کو جرب کہتی ہین اور خشک کو حکہ) جس مادہ سے جرب کی پیدائش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہے جو ایسے صفرا سے مل گیا ہے
جسکا استحالہ قریب ہے کہ سودا کیطرف ہوجائے خواہ تھوڑا اوسمین سے مستحیل بطرف سودا ہوچکا ہے ۔ یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ
کہ اوسمین بلغم شور بورقی کی آمیزش ہے پہلے قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلظت
بھی وہی مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے ۔ اکثر اس مرض کی
پیدائش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا انہین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے
جو قسم جرب کی بدن مین پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب طب مین داخل ہے ۔ اور بشرت زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کردورسے دکھائی دیتا او جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالون کے زیادہ ہو اوسکی خلط زیادہ حاد او تیز سمجھنی چاہیے — جو دانے چپٹے اور چوڑے ہون اور اونمین حدت اور بیقراری نہ پیدا ہو اونکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہے — جو اسباب پیدائش مادہ جرب کے ہین وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کو اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب اسباب تولد قمل او سعفہ او بثرات او قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے — جرب اور حکہ مین فرق یہ ہے کہ حکہ مین دانے اور بثور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین تکون اور تبثور ہیئت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اوسمین سکون بمقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہے جو او ایک ہی جگہ جمع کردیتا ہے سبب کہ طبیعت اوسی طرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہون اونکے بیچ یعنی مسامات جلد مین یا مادہ مدفوعہ نہ ہو — یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر مین اکثر امراض کی خارش جاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ — یا بسبب غذا ہای غلیظ او ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ ایسی غذا سے کیموس ردی تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے — یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے — حکہ کبھی محض چھلکے اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان او داغ کہ جلد وغیرہ پر باقی نہین رہتا — سن شیخوخت مین جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے بس اوسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایان ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جرب تقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین — اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ حکہ کا دونو جلد کے درمیان مین مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن مین بھی کسی قدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے — جملہ اقسام کی تیزی سے حکہ پیدا ہوتا ہے — جرب کی پیدائش زیادہ تر اونگلیون کی گائی مین ہوتی ہے یا درمیان دو اونگلیون کے اسلیے کہ وہان کی جلد ضعیف ہے — جرب عظیم اور فاحش کی دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہین اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ او قوبا کے ہوتے ہین — جملہ اقسام کے روغن ان لوگون کو مضر ہین اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال ہو اوسکے خوف ہیج اسہال کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اوسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جاوے دوا مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کردیا جاوے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر طب کی فکر اوسی طریقہ سے کرین جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب مین اور استعمال ایسی چیزونکا کرین جو تر اور [illegible] ہون اور [illegible] اونکو منفعت پہنچا خوف نہ ہو جیسے [illegible] اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور جماع کو بالکل ترک کردین اسلیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شخص جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اوسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے ہر بار پیدا ہوتی ہے — اور یہی سبب ہے کہ ہم بر وقت غسل جنابت کو بدن ملنے کا حکم دیتے ہین — مستفرغات جیدہ مین سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون بلیلہ زرد او رشاہترہ او سنا او بسفائج اور افتیمون ملا کر اوسمین گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسمین ماميران بھی ترکیب کیجاتی ہے — ایضاً حب حنظل او سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد بیس درم تین رطل پانی مین جوش دین کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کرین کہ ایک سے دو ثلث کی انداز سے ہوتا ہے کی ماہیت سے دو ثلث رطل لے کر اوسمین خیار شنبر بیس درم خوب بھگو دین جب اچھی طرح بھیگ جاوے چھان کر اوسمین غاریقون ملاکر

استعمال

استعمال کرین حب جید اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچدرہم صبر سقوطری
سات درہم سقمونیا پانچدرہم آب شاہترہ مین دواؤن کو سفوف کرکے گوندھا کرین اور سوکھائین اور تین مرتبہ اسی طرح کرین اور
ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالین کہ مثل غشو کے نم ہوجاے بعد تیسری بار کے اسقدر رہنے دین کہ قوام مین حب بستہ کرنے کی لیاقت آجاے اور
گولیان بنالین دوای قوی جرب ہر سن کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ اور آملہ اور برنج کابلی منقشر ہر واحد ایکدرہم تربد دو درہم [illegible]
مین گوندھکر قرص تیار کرین مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم سے پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے اور کبھی
اسمین سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے۔ کبھی جرب ودی مرض سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہفتہ پے درپے
تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کرین پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر پانچ روز متواتر
پینے کے بعد چھوڑ دے بعد متواتر تین روز استعمال کرین یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دیکر استعمال کرے جسطرح مشاہدہ تحمل کرنے کا ہو
اور اگر سیج اسہال اس دوا کے استعمال سے حادث ہو اوسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کرین یہ تدبیر بار ہا نافع ہوا اور جرب کی بیخ کنی اس
سے ہوجاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی مین بھگو کر اور تھوڑا سا آب مازریون بھی شریک کرلے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہو
مقدار صبر کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا متحمل نہو تو ترک کردے منقوعات اجاصیہ بھی اس مرض کو
نافع ہین ایضاً رب ہلیلہ زرد جو اوسکے مطبوخ کی مائیت دھوپ مین سکھا کے طیار ہو اس رب سے واسطے جرب رطب کے پانچ درہم
سے دس درہم تک ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب طرب و لون کے واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب
جملہ مسہلات جنفیہ سے اسطرح لیا جاے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کرکے بھی ہوسکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کرکے
اونکے ربوب اور حبوب طیار کرتے ہین۔ ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی جید ہے اگر روزانہ استعمال کیا جاے جسطرح اور ابواب مین
اوسکا طریقہ مذکور ہوچکا اوسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور عصیر شاہترہ کے چند روز پے درپے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے
ادویہ منقیہ جو ہر روز تنقیہ کرتی ہین اور اونکے قائم مقام یہ دوا بھی ہے کہ حب [illegible] سقمونیا اور زعفران ملاکر ہر ایک مقدار
شربت بوزن پانچ حمصہ کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایکدرہم کتیرا اور ورد ہر واحد ایکدرہم زعفران
تین درہم ایضاً وہ دوای قوی جو اوپر مذکور ہوچکی ہے جسمین برنج داخل ہین اوسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم کے نیم
درہم تک استعمال کرین۔ ایک گروہ نے کہا ہے جب تنقیہ پے درپے ہونے سے کچھ بھی کمی نہو اور مرض بدستور باقی رہے پس
اولی یہ ہے کہ تخفیف کرین اور فقط چنے کا ستو اور شکر سپید ہمراہ مریض کو کھلایا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جایگی۔ کہتے ہین کہ صاحب
یابس اور حکہ شقیقہ کو بھی نافع ہے کہ تین روز شیرخشت بمقدار ایک سیر تین درہم اور نصف وزن اوسکے سکنجبین وغیرہ پلائی جاے اور بعض اطبا اسکو
دوا مین عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہمنے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرر ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا
ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہے خبث فضہ اور مرداسنج اور صندل اور عروق صفر سرکہ مین گوندہ کر اور
روغن گل ملاکر طلا کرین اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سبک تر یہ نسخہ جید ہے گل ارمنی اور کافور زعفران
ہر واحد نصف درہم سرکہ ملاکر آب پیاز ہمراہ روغن گل عام دوای تخفیف کے واسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اوسکے واسطے تخم
رازیانہ سرکہ اور روغن گل مین پیسکر استعمال کرین حمام مین بیٹھ کر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ دوا ہے

جسمین قوت تنقیہ بھی ہو یعنی اندر کے چھلکے اور مغز وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جاوے۔ اسیطرح آرد عدس اور بکائن کی گٹھلی اور سرکہ ملاکر دھوپ مین رکھین تا آنکہ خوب گرم ہو جاوے اوسکے بعد طلا کرین۔ معجون جو اس مرض مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قوبا کو اور اصحاب سعفہ اور بعض کو لائق ہین میری مراد اون معاجین سے ہے جو نرم ہون اور قوی نہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ افسنتین کے ایضاً مثل اس معجون کے جسکے سنا اور شاہترہ ہر واحد دو درہم بلیلہ زرد چار درہم مشمش منقیٰ [illegible] چند جمیع ادویہ کے۔ ادویہ مفیدہ واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے ماء الملوکیہ و رماد حماضہ اور چقندر اور جیسے بھوسی اور سبی گیہون کے آرد کی جسے سمید کہتے ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور حب بطیخ اور مغز حب بطیخ مسلم جیسا کہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کرفس طبیخ حلبہ آب پوست خشخاش کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی ہو جیسے شحم حنظل اور [illegible] لعاب ملاکر اور رتیانج کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور نفطی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور شاہترہ و سرکہ جسمین نفطی بھگوکر بعد ازان شیرج کو اوسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے۔ کبھی ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کردے اور افراط حدت کو منع کرے۔ پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے — مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلائین اور سمت دھوپ مین بیٹھکر اس روغن کی مالش کرین اور کسی حلقی ہولی بھٹی کے قریب بار بار جائین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے۔ دوای جید مرداسنگ اور زاج جبر ہموزن لیکر سائیدہ کرین سرکہ تیز مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پوری ایک مہینہ تک اسی حال نداوہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تری کا فعل ہو پہنچاین بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بذریعہ خمیر کے اور بوجہ حل نداوہ کے اگرچہ بھی اسمین کم ہو جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ اشیای حادہ بعد محلول ہونے بوجہ حل نداوہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی ہین — کندس اور زیبق مقتول اور زہت فضہ اور زراوند اور کبریت اور فتیل و زاجی و مس سوختہ اور معاث اور نوشادر اور تلخ منشور اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گاذران اور پلیدی سنگ اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے اور قشار الحمار ازخما و پوست چوب انگور سوختہ کہ موضع جرب پر چھڑکین اور پہلے اوس جگہ مسکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر جلد پر رکھے اور مسکہ اسی طرح ملین تا آنکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہو جاوے۔ کبھی قنبریا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال ایسا عجیب ہے کہ کافی ہوتا ہے۔ مرکبات جیدہ مین سے یہ ہے زیبق مقتول برگ کبر اقلیمیای فضہ مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملاکر طلا کرین شب کو اور دوا لگا کر سورہین صبح کو حمام مین جاکر بدن کو دھوئین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملاکر بعد ازان آب سرد سے دھوئین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین۔ دوا سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین رکھین اور بروقت حاجت کے طلا کرین ایضاً گندھک سیماب اور [illegible] آملہ بیرالنج اور قسط سب اجزا ہم وزن ایضاً کندش ایک جزو بکائن کی گٹھلی تین جزو سرکہ ملاکر طلا کرین۔ جب ادویہ قویہ جو محللہ اور خشک اور کھال کو ڈھیلی ڈالی ہین استعمال کیجائین اونکے بعد روغنہای معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کو علاج مین یا وہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہے۔ جرب رطب مین ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تخفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے۔ جب دوا

سیماب پیستا ہی جتنی المقدور اوسکو اطراف معدہ اور اعضا کے لیے دور لگانا چاہیے — حکہ یابسہ کا علاج اگر استفراغ کی اگر تنقیہ کی حاجت بھی ہو او تقلیل ادویہ سے کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مثلاً گاے کے دہی کا توڑ جو خوب ترش ہو یا نیم گرم پانی سے نہانا اور سیر خاصکر دھنیہ کا استعمال کرنا از قسم ادہان بارد خصوصاً اگر ادن ادہان میں عصارہ کرفس بھی داخل کیا جاوے — جرب یابس اور حکہ یابسہ کا علاج قریب قریب ہی ہے — نرم اور سکہ ادویہ میں سے خشخاش سرکہ میں پیس کر استعمال کرنا ہے ایضاً برگ سوسن ایضاً صبر کو آب کاسنی میں اور نشاستہ بھی ان ادویہ میں پڑتا ہے اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی ادویہ قویہ میں ایک قیروطی ہے جس میں افیون داخل ہو بدن میں لگائی جاتی ہے اور خارش میں اوسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہے — ادویہ قویہ میں سے یہ ترکیب ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کر کے اوسمیں نوشادر اضافہ کریں کے سرکہ ملا کر طلا کریں خصوصاً خصیوں پر ایضاً بکری بریان اور قطران اور یہ دوا اوس کھجلی کو بھی نافع ہے جو اندرون سرین و شرمگاہ کو اوٹھتی ہے بطور شیاف کے لینی چاہیے — مشایخ کو علاج حکہ میں جو خاص اونکو عارض ہوتی ہے اس دوا سے نفع ہوتا ہے کہ دردی شراب کو تازہ سوسن کے ہمراہ لگاتے ہیں — استفراغات اور نہانے کے بعد ایسی جو ادویہ دیا حکہ اور جرب کو مستعمل ہیں جیسے آب دریا کو گرم کر کے نہانا خواہ اوسی طرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا — غذا واسطے مریضان جرب اور حکہ کی ایسی تجویز کرنی چاہیے جس میں ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور جانب مائل برطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب حکہ یابسہ کو استعمال روغنہاے مرطبہ کا کھانے میں استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام اور روغن پستہ وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حجامت ساقین کی جرب ساقین کو نافع ہے

حجامت ساقین
جرب سوقین کو نافع ہے

فصل حصف کے بیان میں

کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانے یا نہانے کے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگوں کے بدن میں ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنی خاردار پیدا ہوتے ہیں گویا وہ بثور ایسے جوادث سے پیدا ہوتے ہیں جو کسل اور تعب پیدا ہیں بسبب اپنے ثقل کے پیدا کرتے ہوں اور وہ مادہ ایسا سریع اور تفتیت پیش زایل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرق برابر ہوتا دفع ہو جاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تفرق نہیں ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد میں محتبس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بثور لیسے ہیں کہ اثقال اور گرانی کا اثر سبب جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا چاہیے — اور کبھی اس بے عنوانی سے بثور تو ظاہر نہیں ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد میں ہو جاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر کثرت ہو تو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا ہے اونکو وجہ سے ہو وہ احتیاطاً استفراغ اخلاط عادۃ کیا کرے حصف کی پروا اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہے اور اگر پیدا ہو گیا ہے تو زائل کر دیتا ہے بعد ازاں سرد پانی سے نہانا — اور حمام میں بدن کی مالش تربوز کے مغز اور مسور کے آرد سے بعد جو پسینہ برابر ہونے کے بعد اوسکے شانہ سر کی مالش بھی نافع ہے ایضاً مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا — صندل بھی حصف کو روکتا ہے کبھی کھجلی بھی اوٹھتی ہے صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اوٹھیگی — مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے میں ایسی چیزیں جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلو بخارا ہیں اونھیں کو بدن اختیار کرنا چاہیے — استعمال کل ایسی اشیا کا جو پسینہ لانے کو مانع ہوں جیسے طبیخ آس اور گلشکر اور آب کشنیز — لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص کا جلا ہو گرم پانی بھی اسکو نافع ہے — کبھی حصف ایسے پانی جسمیں اشیاء قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہیں — حرکت اور رفتار کو

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہان پسینا زیادہ نکلتا ہو وہان نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوادار پنکھے کچھ اگر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور راتب سرد سے نہانا۔ ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور ککھن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہے اگر لگایا جائے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملا کر۔ ایضاً وہ مسوحات جنمین مجیٹھ اور مرداسنج اور خبث الحدید اور توتیا خاص کر سرکہ اور خاکستر برگ آس اور دہ بیرہ آس سے اور ورق غار جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر۔ کبھی غوری ا پینے سے بہ تسبہ ابھی حصف کو نافع ہوتا ہے یا انہیں گگول کرے۔ اور شدید حصف قوی مین استعمال ہونیج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر حصف کی وجہ سے قرحہ پڑجاتا ہو اوسکا علاج عروق صفر اور مازو اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور مرہم اسفیداج بھی مفید ہے۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہوجاتے ہین اور فساد اور رداوت انکی زیادہ ہوتی ہے اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہے اور اگر یہ قروح مستحکم ہوکر بیٹھ گئین پھر اسکا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہے **فصل نبات اللیل کا بیان** اندھیریان جس شخص کے بدن کی کھال کھردری مدت تک رہی ہو اور انسداد مسامات ہو اور ہضم اونکا جید ہوا ایسے شخص کو رات کے وقت یا سردی اور رات مین ایک قسم کی کھجلی اور ادرار خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو نبات لیل اور ہندی اندھیریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس اور رکجانا اوس مادہ کا ہوتا ہے جسکو متحلل ہوجانا چاہیے اور احتباس دراصل بوجہ ضیق اور تنگی مسامات کے ہوتا ہے جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہے کہ تکثیف پیدا کرکے اور بھی مسامات کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کردیتی ہے۔ خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت بعد ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو اور اس سوء ہضم اور کثرت احتباس مادہ کی تابع کثرت بخارات وہوا کے سینہ جو اکثر ٹھنڈی بھی چلتی ہے ہوجاتی ہے اور اسی وجہ سے اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے اسلیے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہے۔ خاص حالات ہی اس مرض کو یہ بھی ہے کہ ابتدا مین تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہے اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا ہے علاج توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کرین اور تمریخات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہین اونکا استعمال کرین اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہائے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کرڈالین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہوچکا ہے اور اگر تخلیہ عروق کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کرین۔ ادویہ موضعیہ مین صبر کہنہ اجود ہے اون سب دواؤن مین جنکو اس مرض سے خصوصیت ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور طلین۔ اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملا کر۔ آب کرفس تر اور دیہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے۔ تنہا دردی سرکہ بھی اس مرض کی مفید دوا ہے اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی **فصل ثالیل کے بیان مین** مشہور کو تالیل کہتے ہین یہ مساری بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا انمین گرہی ہوتی ہین اور عفونت مزمنہ لیے پیدا اور چھلکے ہوسکتے جو کبھی ہوسکتے ہین سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہے اور جو اول امر مین اسکی پیدائش کا فاعل ہے وہ قوہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ اس مرض کا مادہ سوداوی ہے جو کبھی نہایت خشک بلغم سے مستحیل بہ سودا ہوتا ہے جسوقت ایسا بلغم خون مین بکثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہوجاتی ہے بسبب احتقان اور اکثر کا اور نیز دوسرے اسباب تعفن کے وہ خون پوست اور پرورش پیدا کرکے مستحیل بہ سودا ہوجاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگون مین کہ دمون بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہین ہوتا ہے اور ردی خون مین رگہائے کے گرم کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین تعفن

مجففہ زیادہ ہوتی ہے کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مثل یبوست کر دیتے ہین لہذا عفونت جو لازمہ رطوبت ہے
پیدا نہین ہونے پاتی خصوصاً جبکہ خون اپنے اصلی جوہر اور ذاتی حالت مین زیادہ حار نہ ہو ۔ کبھی ایک مسہ بڑا سا پیدا ہوتا ہے اور بھی
بڑا ثؤلول بسبب استحالہ کا اوس بخار کی طرف اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف اوس غذا کو مستحیل کر لیتا ہے جو بذریعہ
بخار کے اوس عضو مین آتی ہے جہان وہ ثؤلول پیدا ہوا ہے پس اس غذای استحالہ شدہ مین یبس اور برودت پیدا ہوتی ہے
اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثآلیل بھی بکثرت پیدا ہوتی ہین جب وہ بڑا مسہ اوکھڑ کر پھینک دیا جاوے یا کسی اور تدبیر سے فنا کر دیا جاے
وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہین ۔ جو بڑے بڑے مسے ہون اور اونکے سرے اور نوکین جیسے کیلون اور میخون کے سرے
ہوتے ہین ایسی ہون اور جڑین اونکی باریک اور پتلی ہون اون مسون کا نام مسامیریہ ہے اور جو مسے طولانی اور پیچدار ہون
یا کسی طرف جھکے ہوے ہون اونکا نام قرون ہے ۔ بعض قسم ثآلیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہے اگرچہ واجب ہے
کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام سے متمیز کر لین اور جب وہ سکاندہ اور ریکم وغیرہ شگافتہ ہوکر برامد ہو چاہیے کہ اور زیادہ شگاف دیکر
اوسے نکال ڈالین اور باقی نہ رہنے دین علاج بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے
یہ تو امر لابدی اور ضروری ہے اگر مرض مین زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جاے اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور
تدابیر جو کہ بیان ہو چکین ۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی اور قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثآلیل کے واسطے
جیسی مالش مسون کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظلہ جو صاف کرکے تین روز تک ٹھہر جانے کی غرض سے چھوڑ دیا جاے
اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے الضاً بورق الکبر او بجوز السرو اور زیتون خام اور جوز انج بھی جید ہے
اور تازہ برگ آس ثؤلول خفیف اور قوی دونون کے واسطے اور جوز تر کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب بالینکہ اسکو لگاؤ کسی
ایذا بھی کم ہوتی ہے بڑے ثؤلول مین لگانے کے لائق ہے اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ یا سے غرب کو اور اوس
کی راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ ۔ ادویہ جیدہ بالغ النفع مین سے یہ بھی ہے کہ حرمل اور حنا کو باریک کرین اور منخل مین چھان کر
آب سرد کے ہمراہ استعمال کرین بطور ضماد ۔ قوی ثآلیل کے واسطے چونہ اور ہڑتال اور سجی سے طلا طیار کرین خصوصاً اگر بیما
گشنیز اور علی الخصوص خاکستر بید اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور بلبوس کو سمینہ کے فضلہ کے ساتھہ الضاً زراریح
ہمراہ زرنیخ کے الضاً عسل بلادر مسہ کے اوکھیڑ ڈالنے مین قوی علاج ہے اور شیر یتوع یعنے درخت شیر دار سپی جیسے مدار اور
تھوہر وغیرہ کا اگر بکرار و سہیر لگایا جاے وہ بھی گرا دیتا ہے ۔ سجو دمعہ یعنے پانی درخت انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہے اور کبیکج بہت
اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہے ۔ کلونجی کو پیشاب مین پکا کر لگاو مین عجیب الاثر ہے اور تلہ مرغ بھی اسیطرح ۔ اور حلتیت اور مرہم
جاوجس سے دبیلات شگافتہ ہو جاتے ہین اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے ترکیب معتدل پوست جوز تر
اور زنجار اور چونہ جو زندہ ہو ہر واحد کوٹ کر چھان ڈالین اور سمسہ پر رکھین الضاً زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درہم تخم حنظل
چھ درہم نوشادر چار درہم سجی اور ہڑتال ہر واحد آٹھہ درہم ناخن گاو چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کوٹ کر آب ہمابون کی
ہمراہ اوسپر طلا کرین ۔ منجملہ معالجات ثآلیل کے یہ بھی ہے کہ اوسے موچنہ وغیرہ سے اوکھاڑ ڈالین کبھی پر [illegible] چونگی یا جائبی اور
وہ جسکو باریک باریک مثل ایسے کہ مسون کی مقدار اونمین سما جاے مگر بدشواری کہ پھر از خود اوسکا نکل آنا دشوار ہو اور باندھ

اون ثلیون کی تیز اور شکل اونکی موہنہ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو یعنے پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے اندر لیں اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائین کہ وہان سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجاے۔ یا موچنے اور سنسی سے مسے کو کھینچین کہ اوسکی جڑ کھچ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑمین گڑو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوسپر روغن زرد لگادین۔ ایضاً جب کوئی دواے حاد اوسپر لگائی جاے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرے اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اوسکے بعد اوسی دوا کو لگائین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جاے کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مثقب یعنے گہرا ہوتا ہے جیسے گولا بنانے کی ترکھانی جو نجارون کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کا رندا م اوسکے بعد اوسی مسہ پر دواے حاد لگاتے ہین۔ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا اگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے نپانے بعد ازان مقام مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جاتا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی رہگیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا

فصل قرون کے بیان مین

قرن سینگہ کو کہتے ہین اور یہان مراد اون فزونیون سے ہے جو اطراف پر مفاصل کے ایک شئی مثل ناخون کے کثیف اور سخت بڑہ جاتی ہے کثرت عمل و محنت مشقت کرنے سے جیسے ورزش کرنیوالون کے ہوا اور وہ مینہا گٹھے پڑ جانا بولتے ہین علاج اونکا یہ ہے کہ جسقدر اونمین سے مردار ہو جاے کہ چٹکی لینے اور کھینچنے سے کچھ اوسمین ایذا نہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور ہوچکین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گر جاے بعد اوسکے روغن زرد لگائین

فصل شقوق کے بیان مین

جلد کا پھٹ جانا اور ہونٹھون کا اور اطراف بدن کا ان سبکا سبب یبس و خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی حرارت اخلاط کی یا مادہ حاد کو جو مجفف ہے اور تیز بھی ہے بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہوای گرم جیسے لو ان ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہے ہوا سے اوس زمین مین خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین پر سایہ درخت اور گیاہ کے کھلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کیواسطے اوسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً بسبب آبہای قابضہ کے اور وہ پانی جنمین قوت شب اور نمکینی کی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائین اور برخلاف اور بالضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جسمین قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جسمین قوت قیر یعنے رال کی ہو۔ ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور و خواست کے پانی سے اس خاصیت مین اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہے **علاج** عموماً شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو تو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور اوہان مرطبہ کا اکثر استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کنجد ہفتہ مین ایک اوقیہ تک ہر روز آب کدو شیرین کے ہمراہ یا نقیع زبیب شیرین کو چند روز پے در پے اسیطرح سرطانات نہری کو پانی اور شلغم کے ساتھ اور ہمیشہ کہانا کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اوسکے لیے اقاقیا بہت مفید ہے ایضاً طبیخ شلغم اور خود شلغم اور برگ چقندر اور اوسی کا جوشاندہ خصوصاً اقروطی جو برگ چقندر اور معروف چیزون سے طیار ہوتی ہے اور پانچ حیوانات چند سے بنائے جائین اور

زفت رطب اور قطران اونمین انفع ہو اور اگر تشقق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہے قیروطی ہای بارد رطب جو عصارات باردہ رطبہ سے بنائے
جاتے ہین اونکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا **ہونٹھ پھٹ جانے کا
علاج** سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد مین گھس جای اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری
اوسکی خالی رہے یا برودت زائد ہو یعنی یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے تشقق ہونٹھون مین پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا
پہلے ایسی تدبیر جو مانع تشقق ہو یہ ہے کہ قبل ازینکہ خشکی زائد ہو ہونٹھ مین پیدا ہو اور بسبب تشقق اسباب مذکورہ مین سے اپنا اثر ظاہر
کرے قیروطی اور شحوم اور مخ اور روغن گل ہمراہ روغن تر و تازہ کے استعمال کرین اور یہ ادویہ مذکورہ اگر بعد تشقق کے استعمال
کرین تب بھی اکثر زوال تشقق ہو جاتا ہے۔ پوستہای سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یانی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لہسن
اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی ہونٹھ کے تشقق کو روک دیتا ہے۔ جب تشقق پیدا
ہو جاے اوسکے لیے دوای جید یہ ہے اروی شراب کو بریان کر کے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد
لگاتے ہین یا مازوی خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جای صمغ البطم کو آگ پر گلاکر سحیق مذکور کو ملاتے ہین اور استعمال کرتے
ہین بعض کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھایا روئی کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھون کی ترقید کو نافع
اور بہت مفید ہے اگر ترقید ہو گئے ہون **پاؤن کا پھٹ جانا** کبھی بسبب بخرہ ردیہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب یبس
اور خشکی اور نشف جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ قبض او واث پاؤن پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اوسکا تحمل دشوار
ہوتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کرین کہ آب گرم مین پاؤن کو رکھین اور تمریخ ادہان اور
چربیون کی کرتے رہین خصوصاً روغن بید انجیر اور روغن اکارع اور روغن حنفی بدرجہ غایت مفید ہے چربیون گاے اور بھیڑ کی چربی اور
حرام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملایا جای کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور ایسے شگاف کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شے نکلتی
ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے۔ مہندی ملنا خصوصاً جوشاندہ حنظل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر
یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ مخدرہ ملانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑے جیسے کہ بعد استحمام کے اسیطرح معالجہ
کرتے ہین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤن آب گرم مین رکھتے ہین پس ایسی دواؤن مین کتیرا جو خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جا
عجیب النفع ہے **ایضاً** موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو پکا کر کے ملغمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے
ایضاً قطران ہمراہ طحینین یعنی پیسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہای مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ
نافع ہے **ایضاً** سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے کہ ہاتھون کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد
مفید ہوتی ہے **ایضاً** پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اوسمین گھول دین اور ہاتھون کے
پھٹ جانے مین استعمال کرین **ایضاً** بید انجیر کا مغز تھوڑے سے پانی مین پیسکر ضماد کرین اور بید انجیر کا تیل بھی شقاق کو
جو متقرح ہو اوسکے لیے نافع ہے **ایضاً** مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد برابر وزن لیکر بطور قیروطی کے قوام مین
لاتے ہین یا سرطان نہری کو تشریح کے ساتھ پختہ کرین **ایضاً** روغن زیت کا اور بطک کی چربی اور علک البطم ہماری مجرب
بہت عمدہ یہ دوا ہے کتیرہ کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اوسکے نصف وزن پیج بسفایج اور کہربا اور کندر کی

بھی بلسین اور علک البطم کو ہموزن کتیرہ کے لین اور سب کو روغن بید انجیر کے ساتھہ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تدہین کا خوگر ہو اوسے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچیگی **مترجم کی مجرب دوا** پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جو کوب کرکے پانی مین جوش دین جب خوب اوسکا اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاؤن کو ڈبووین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہوجاتی ہے مین نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پاؤن کا جو سجی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا اور مفید ہوا **فصل ہاتھون کے پھٹ جانے کا بیان** علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پا کے ہے جو خفیف دوا سے ہو یعنی سخت دوا سے علاج ہاتھون کو پھٹ جانے مین نکرنا چاہیے **فصل انگلیون کی گھائیون کا پھٹ جانا** اسکا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفایج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین **فصل تقرح قطاۃ** یعنی پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج ۔ قطاۃ اور ریڑھ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصاً بحالت بیماری کے سرخ ہوجاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے ۔ لازم ہے کہ جسوقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہو اوسی وقت سے چت لیٹنا ترک کردین اور روادع کا استعمال شروع ہوجاوے ۔ اگر مریض کی ایسی حالت ہوجاوے اوسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنی شاخہاے بید کو جدا کرلین ورنہ وہ خود چبھین گی یا باجرہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ پڑے اور جب قرحہ پڑ جاوے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین **رائحۂ منکرہ کا علاج** بری بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات شنیعہ اخلاط اوسکے معین ہوتے ہین یعنی جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کو ترک کرنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جب کہ بو پھیل چکے اور بہتی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ یا لحمی یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین ۔ بخر یعنی گندہ دہنی کی بو بھی بدبو کا علاج تو امراض فم مین مذکور ہوچکا **جلد کی بدبو کا علاج** جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوتی ہو پہلے بذریعہ استفراغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین جو جید الہضم ہو بنظر اپنی کیفیت کے یعنی بنظر مقدار اور کمیت کے یعنی غذا سے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جاکر خوب نظافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو ۔ نہار منہ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ کھینچتی ہین جیسے سلیخہ اور قلنجہ یعنی پان برگ الجلّا کرفس اور حرشف اور ہلیون ۔ جو چیزین ادرار بول کرتی ہین خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہے جیسے ہلیون بدبو جلد کو نقیع مشمش یعنی خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین بدن پر آب الآس اور جس پانی مین شب یمانی اور سیسوس اور طبیخ نمام اور نعنع اور فودنج اور مرزنجوش گاہی برگ بید ملا ہو اسیطرح آس کا جو پیسا ہوا اور خصوصاً صندل کی مرتخ اور سعد اور فقاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گل سرخ

خاص کر سگی اور مرزنجوش اور شاہسفرم اور سپغولہ برگ اترج اور پوست اترج اور اسکی چھلکہ اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہے **ایضاً** اقراص ورد ہمراہ سک کی **ایضاً** مناسب ہیں اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرداسنگ اور توتیا برگ سوسن پھٹکری وغیرہ اور مرمکی اور صبر اور روغن آس اور روغنگل **فصل بیان میں صنان کے** اور صنان کا علاج بھی اسی فصل میں مذکور ہوتا ہے صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ صنان لقبیہ سے اوسی منی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس آدمی کی خلقت ہوئی ہے اسطرح کہ وہ لقبیہ زیر بغل کی طرف آگیا اور جلد میں انفوذ کر گیا اور یہ رای قابل اعتماد کے نہیں ہے البتہ صنان کی پیدائش مناسب اور اولی یہ ہے کہ اوس مادہ سے منسوب کیجای جو انسان میں مستحیل بہ منی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان بن جاتا ہے ـ علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہے کہ توتیا اور مرداسنگ مربی سے کرین اور اقلیمیا معلومہ اور خاکستر آس سے اور جب پانی میں پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ میں صندل ملا دیتے ہین اور کافور بھی مخلوط کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مُر اور ساذج اور گلسرخ ہر واحد ایکجز توتیا اور مرداسنگ سفید کیا ہوا ہر واحد تین جز کافور نصف جز گلاب کے ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین **ایضاً** ورد احمر اور سک اور سنبل اور سعد اور مُر اور شب ہر واحد سے دس جز لیکر قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور نطوخ کے استعمال کرین **فصل صفت** ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جاے اور گرم مزاجون کے واسطے نافع ہے سعد اور ساذج فقاح اذخر میوہ شامیہ جو یونی زبان کا مشہور ہے ہر واحد دس درہمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درہمی سعد اور فقاح اذخر اور ساذج کو شراب ریحانی میں تر کرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلین اور پیسین پھر اوس گلسرخ اور اطراف آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سوکھانے کے بعد پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضاً** کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والون کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہای سلیخہ ہر واحد تین درہمی قسط اظفار سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درہمی شاخہای مرزنجوش سنبل سوریہ ہر واحد چار درہمی یونی زبان کی اسکو شراب مین حل کرکے باقی ادویہ کو آب نمام مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جو مذکور ہو چکا **اور دوا** ہے جو پسینہ کی بدبو کو دور کرتی ہے دارچینی سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنے وہ گل مختوم جس پر بحیرہ کی مہرین لگی ہون اور اوسکو طین قیملس بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد [illegible] اوقیہ خشک [illegible] آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کرکے آمیختہ کرو **فصل بول اور براز کی بوی بد کا بیان** اور ریح کی عفونت کا بیان ہے اور اوسکا علاج ان تینون چیزون مین بوی بد عفونت اخلاط سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انمین پیدا کرین جیسے [illegible] اور لہسن اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور ہینگ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جو دست سعتر اس اثر کو دور کرتی ہے اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کو دفع کرتی ہین جیسے ہلیجی کہ پسینا اور پیشاب کو بدبو کرتی ہے اور براز کی بو سے بد کو دفع کرتی ہے اور شراب [illegible] براز کی بدبو کو دور کرتی ہے **فصل بیان مین**

پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کے جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے بھی ہین ایضاً مدرات جیسے بلیون وغیرہ کہ رائحہ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہو چکا

فصل قمل و صئبان کے بیان مین

جو مادہ رطب ایسا ہے کہ خاص اوسی مین کسی قدر حرارت ہے یا اوسکے ہمراہ کسی اور شئے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہے جو پسینا ہو کر بہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو متحلل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلائے طبقات مین محتبس ہو جاتا ہے کہ اوس سے خزاز اور حصف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اوسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوسمین رداءت کمتر ہے اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اوسمین نہین ہے اور نہ اوسمین بسرعت عفونت زائدہ ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوسمین قبول حیات کی بھی ہے تب عطا کنندہ حیات کی موہبت سے اوسپر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قمل یعنی سپید جون پیدا ہو کر رینگتی پھرتی ہین اور قمل بنکر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ سے بھی قمل بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صئبان کہتے ہین۔ کبھی قمل کے تولد پر غذاہاے جید الکیموس بھی معین ہو جاتی ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کی طرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اوسپر اعانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسے حرکت جماع کی کبھی صفائی بدن کا میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور تفتیح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتیح پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دے کر مستحیل کر دے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ متعفنہ کا استحالہ نہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہین۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہے علاج قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ اونکی نسل منقطع نہو اور بڑھتی ہی چلے جائین اونکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فصد کرا کے اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر مذکور بھی ہو چکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت نافع ہے۔ اگر پہلے آب شور سے نہائے اوسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے۔ کپڑے بدل بدل کر پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین کبھی شرب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے افتیمون کو طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اوسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی ترکیب کرنی لازم ہے منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے ایضاً برگ حماض بھی اور اوسی کی بیخ یا شبث ہمراہ زیت کے یا برگ ریحان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ تر کتان یا قصب الذریرہ اور دواء الجینی اور روغن قرطم یعنی کڑ کا نافع ہے اور نانخواہ

مسہل ہے اور روغن ترب عجیب الاثر ہے پوست سلیخہ اور زراوند عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور تمام او جعدہ اور انیسون اور [illegible] تخم انجرہ اور برنجاسف قردمانا ترتیب جیسا بشیاف مامیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب ادویہ کے سب کو یکجا کرکے طلا کریں دھونی کی ادویہ میں طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہے اور طبیخ سداب اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر مرارات تینوں تلخ چیزیں جسوقت غشولات میں پڑیں نہایت عمدہ ہیں بخورات میں تخم کندش اور مویزج کی ہرتال کے ساتھ اور خصوصاً سکبینج کے ہمراہ اور گندھک منجملہ قوی دواؤں کے یہ دوا ہے مویزج اور زرنیخ سرخ اور بورہ ان سب کو سرکہ اور زیت میں پیسکر سر پر طلا کریں اور خربق سپید اور بورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل ۔ رائی اور کندش دو دانگ پیسکر تھوڑا سا سرکہ اسپر ڈالیں اور پارہ اسی مرکب میں پیس پیسکر کشتہ کر ڈالیں یہ دوا قوی الاثر ہے اسیطرح وہ دوا جو مرکب ہو گندھک اور ہرتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے ایضاً کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران تلخہ گاو اتنا کہ جسمیں یہ دوا مخلوط ہو جاوے یہ طلا بھی قوی ہے ایضاً قطران جنطیانا اور ہرتال اور روغن سوسن ایضاً مویزج اور برگ دفلی اور شب یمانی ایضاً حمام میں شیاف مامیثا ایک جزو بورق نصف جز قسط ایک جز نشاستہ ہموزن سب اجزا کو اور بعد خوب گرم ہو جانے بدن کے استعمال اس دوا کا کریں سرکہ ملا کرے یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہیں انکا لگانا بعد تبخیر اور دھونی لینے مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غشولات کی ابتدا اوسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہیں چوتھا مقالہ اون احوال کے بیان میں جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہیں اور اسی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہے فصل

مقالہ چہارم از کتاب الزینۃ

ہزال یعنی لاغری کے دور کرنیکا بیان (۱) لاغری بدن میں بوجہ نہونے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذاے ملطف سے جس سے خون کثیر بدن میں پیدا ہی نہیں ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳) یا فقط تدبیر غذاے پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہے مترجم اس فقرہ میں دو احتمال ہیں ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا النسخہ (علی ما عداہ) کا ہے وہ بظاہر درست نہیں ہوتا ہے اور بے ربط ہے مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کریں کہ خون جید پیدا نہو (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا میں تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ میں یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ میں ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا بسبب سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام معمولی بعد ریاضت معتادہ کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کی جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طبائع میں جذب غذاے معتدل کبھی نہیں ہوتا ہے (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن میں پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اوس سے بغض اور نفرت ہے یعنے اوسے قبول کرکے تغذیہ بدن نہیں کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ [illegible] کے (۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب ہوتا ہے اور قوت کبد میں ضعف اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان یعنے کیڑے اندرون

بدن مین پڑکے جریان غذا سے اعضا کو روکتے ہین اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی رداءت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ مسامات تہ بہ تہ لبسۃً اور منطبق ہو جاتے ہین اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جوکہ اگر وہ مسامات کے کسی خلط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی ہے اوسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہے لہذا یبس و خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسنے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہین باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کی اونکا پتہ علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے پٹی وغیرہ کی پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندھی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کر دے کہ جذب غذا نہو سکے۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہین اونکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جسقدر غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہے بوجہ ریاضات سریعہ کے فوراً متحلل ہو جاتی ہے اور عضو مطلوب التغذیہ مین ٹھہر نہین سکتی جیسے ہموم اور غموم یعنی رنج اور افکار ہین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہے۔ جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے ہین اون ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین اونپر فربہی کا عود کرنا دشوار ہے اونکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض ابقاء قوت اور بہ مدارات ضعف کی ہو سکتی ہے کہ اگر غذاء کثیر کا استعمال ہو و تحمل کر سکین اور ہضم ہو جاوے جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تمدید یعنی کھچاو اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسی ہی بدن مین ہے جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اوسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہین ہو سکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے۔ ایسی تدبیر کرنی جس سے غذا ہی اعضا محتبس ہو جاے اور نفوذ اعضا مین نکر سکے اور محتبس ہو کر غذا سے مذکور متعفن ہو جاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے۔ فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ اونہین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کی حالت اعتدال مین عمدگی ہوتی ہے پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہو اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت مین ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پاے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعۃً اچانک پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ مقام پر مفصل مذکور ہوگا۔ جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہو جاے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہو کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب دہ گانہ مذکورہ بالا مین سے کونسا امر باعث لاغری کا ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کرین اور ازالہ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا ہی

اقتصار نکرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہے کہ وہ متحلل ہو جاتا ہے اور جزو بدن نہین ہوتا ہے (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہے تو اوسی قوت کی تحریک اور تقویت کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع مین ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوتی سے ونجھکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہے۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکین اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لائین اور جاذب کرین اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جب دونون اعضا کے جانبین مختلف ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو اوسوقت ضرور ہے کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کی طرف سے پٹی باندھو مگر بندش پٹی تنگ ایسی نہو جو ایذا دے بلکہ اسی قدر کہ مسامات مین تنگی پیدا کرکے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاوے گی اور قوت جاذبہ کو مالش سے متنبہ کرین خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور مین گرمی آجاوے ترک کرین اور پھر جب گرمی مٹ جاوے مالش کرین (۳) اگر مسامات بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تو تفتیح مسامات کرین۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان مین بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہے اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور اسخان کے لازم ہے جو بذریعہ تسخینات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کرین اگر بوجہ برودت تنگی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات مین تنگی بوجہ حرارت کی ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہون۔ بہتر ہے طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہے کہ پہلے اوس عضو کی مالش کرین بعد ازان اوسپر محمر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شئے رکھین (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کرین (۵) اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کرین اور سارے دیدان نکال ڈالین اونھین ادویہ سے جو باب دیدان مین مذکور ہو چکی ہین اور بعد اخراج دیدان کے آسائیش اور آرام و سونے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاون پر سولانا اور سایہ مین ٹھہرانا اور نشاط یعنی دلخوش کن امور سے ہر وقت دوچار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈی مشروبات پلانا چاہیے کہ یہ جملہ تدابیر مجدد سے مقوی قوای طبعیہ ہین کہ تصرف طبعی کو تغذیہ مین اور دفع فضول مین پیدا کرتی ہین اور یہی ہر مبداء اسباب فربہی کا ہے۔ شراب غلیظ بھی شربا اور طعام جید الکیموس جو قوی اور مقوی قوت جاذبہ ہو کہ منہضم ہو جاے سے سمین بدن ہے جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اوسمین قوت لحمی مختبس ہو جاتی ہے اور گوشت سخت پیدا کرتی ہے۔ اور پکایا ہوا گوشت تو لحم متخلل یعنی ڈھیلا اور منتفش یعنی پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے جو پلپلا ہوتا ہے۔ بطا کا گوشت مسمن بدن ہے اسیطرح گوشت چوزہ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہے اسیطرح لبوب ہمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر نہانے والے کے جگر مین سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنی پتھری کا ایسے لوگون کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ بار بار یکبارگی از روی حماقت کے ہین اور بعد طعام کے حمام کرتے ہین اونکو مرض سدد اور حصات مین مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سب آدمی

بعد غذا کے حمام کرنا [illegible]

یہ حکم ضرر کا عام نہین ہے۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہے کہ مفتحات سدد کو
جگر جو معروف اور مشہور ہے اونکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کرین اور سکنجبین بزوری
بھی استعمال کرتے رہین تاآنکہ ثقل مذکور زائل ہوجاوے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اول طعام کے وقت ہو کہ غذا
منحدر ہوچکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکلکر افضل اسباب فربہی سے ہے۔ کیا خوب تدبیر فربہی کی
اکثر آدمیون کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً اون لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہون۔
واجب ہے کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنے جسوقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہوچکی سواے چند اشیاے غذا کے کہ اونکے ہضم
استحمام مضر ہے۔ محرورین کے واسطے دوغ جو تلیچھ وہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن شے ہے۔ منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا
پٹی کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہے (چنانچہ ابتداے صفحہ ماقبل مین مذکور ہوچکا
اور پٹی کی بندش نیچے عضو کی کرنی چاہیے اگر سوے عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب نہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست
لاغری سے بچا ہوا ہے اوسوقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تو لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہین
اوسوقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بہ ریاضت ہین۔
ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور بطی ہو یعنے دیر مین کیجاے اور معتدلک حد اعتدال پر ہو اور دلک سریع کی
جو پارچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت اعتدال
واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہوجاوے
اور مالش کی حد اسیقدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجاوے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یابس یعنے سوکھی مالش کرا کے
بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب وہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب وہوا کی
خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے۔ مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کی
مالش وغیرہ سے لگائی جاتے ہین۔ جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا
روغن جو زفت کو سیلان مین لاوے استعمال کرین کہ لیتھڑ جاوے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب پگھل جاوے
استعمال کرتے ہین کہ چمٹ جاوے اور جب منجمد اور بستہ ہوجاتا ہے چھوڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اور اوسی
عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جاوے اور غذا کو اوسی عضو مین بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر
برودت بسبب ضعف کے عارض ہو اوسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کے سبب برودت عارض ہوئی ہو اوسے بھی
زائل کرتی ہے اور لزوجت اور سخونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر بوسعت مسامات ہوجاتی ہے گویا کہ مستحیل ہو گئی جزو عضو کیطرف
کر اوس سے جدا نہین ہوتی۔ جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور
جاڑون مین دو مرتبہ۔ اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی چسپیدگی عضو مین بسہولت ہوتی
ہے یا دیر مین اور عضو مذکور مین سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطوء کا خیال کرین۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسہولت
ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑانے مین دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ ہمیشہ تو اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم

ادھر اسکو لگایا اور ادھر جب سرد ہوگئی چھوڑ الیا۔ کبھی زفت کو لگانے سے پہلے دلک سریع اور خفیف جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد ازان طلاء زفت کرتے ہین۔ یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اوسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصاً اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائین کہ عضو مہزول سرخ ہو جاوے اور پھول جاوے اوسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش و زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے جو خلاف مقصود ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگاوین جس وقت منجمد ہو جاوے اور سرد ہو دفعتہً چھوڑ الینا چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین کسیقدر لنبع بھی ہو ڈالا جاوے بعد اوسکے زفت کا لطوخ کرین۔ آبہائے کبریتی اور قفری یعنے پانی زمین ہائے گیاہ کو یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا اطراف بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کر دیا کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ سرین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا۔ جسکو بوے زفت ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچا دے یا عضو خاص پر۔ بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہے جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاوے کہ اوسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر پیدا نہ کرے گھبرانا اور نا امید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہو نہ جانا چاہیے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہائے سخت سے دلک اور مالش کرتا رہے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اوسکے بعد ہاتھ سے مالش کرے اوسکے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سوا مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقر قرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کیجاتی ہے۔ اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے ذکر کرنے مین غذاے معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلیے کہ اونمین حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پا جاتا ہے اور فربہی آنے مین مادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ تناول اور حقنہ ہائے مناسبہ کو بیان کرین۔ کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا مین معین ہون اور حبس غذا کا معدہ مین کرین امعا مین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد بعد ازان اوس غذا کو لیتہ کرنا عضو مہزول مین درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت بہتر اشیا ہین تشیب حمید باوام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملا کر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پئین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے ایضاً ایک مکول ارد سمید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکی قرص بنالین اور صبح شام کھایا کرین۔ یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر پیلا لینے جو ہے اوسکی نصف شکر قند سپید

ہموزن سکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کریں بلین درہم تک ترتیب جو منسوب ہے
حکیم کندی کی طرف چہارم کیلیچہ بار ہم سپید انجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسیں اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اوسپر
ڈالیں جتنا زیادہ آٹا اوسمیں گوندھ سکے گوندھیں اور پھر اوسکے قرص برابر یعنے ٹکیاں بنالیں کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کا
ہو اوسکے بعد پختہ کریں اور سوکھا ڈالیں ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کریں ترتیب جید جو لاغری منی کی خورش اور
سدہ یا سے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنے مرض یرقان سے پیدا ہوا اوسکے واسطے یہ نسخہ ہے ۔ زبیب جید لیکر اوس پر
بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالیں اور اتنا جوش دیں کہ آدھا پانی جلجاوے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید
اور ایک کف ابہل اور ایک کف دست برابر شکر اور ایک کف دست صعتر ڈالیں جب دو روز یا تین روز خوب تر ہو جاے ہر نہار
بقدر ایک نصف رطل کے پی لیں اور تین گھنٹہ کے بعد روغنی ہمراہ کامخ کبر اور کراث کے تناول کریں اور نبیذ قوی اوسکے اوپر
بقدر ایک ربع رطل کے استعمال کریں پھر جب سات گھنٹہ گذر جائیں گوشت فربہ کا استعمال کریں اور اوسپر تین رطل نبیذ
تناول کریں کہ یہ ترکیب قوی فراخوں میں تاثیر عجیب کی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے الضماد کبر اور تخم خشخاش اسود
جزء چندم اور بھنی ہوئی اور کبر اور کبریا اور زرنباد اور منافث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹکر شکر میں جوش دیں اور اوسپر
آرد نخود اضافہ کریں اور ہر روز بقدر تلیث درہم تک تناول کریں اور ہمراہ اوسکے روغن زرد میں دودھ اور شکر ڈالکر حسو پختہ کریں
اور بعد اوسکے تناول کے استحمام خفیف بھی کرنا چاہیے الضماد منافث پچاس درہم خربق بیس درہم کبریا چالیس درہم زرنباد تیس درہم
چالیس اور سوم حصہ مجموع کے خربق سپید اور سقمونیا یعنے ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی
اضافہ کریں اسکے ہر روز بقدر [illegible] درہم مجیٹ کے دودھ میں اور شیرہ انگور کہ دونوکا وزن ایک رطل کا ہو حسو بنا کر استعمال کریں
ادویہ قوی اوسکی تفصیل میں منتخب بھی لکھی ہیں اور روٹیاں دوا والی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصا ہمراہ سویق کے
اور کسیلا دواوہ نفع لیتیں کہ سویق کے نفخ کو دور کرتا ہے اور جب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ میں دیر تک ٹھہرتا ہے
اور منافث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہوں جیسے ملبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے
گویا انواع فربہی پیدا کرتی ہے شہد بھی بلکہ خشک کریں اور کوٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کریں اور گرم مزاج کو بہت
مفید ہے [illegible] واسطے مہزولین کے دوغ رائب حلو یعنے میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح بستہ نہ ہوا ہو اور نہ
اوسمیں ترشی [illegible] کی سوزش ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور وہ ہیئت اوپر آ رہی تھی اوسیوقت اوسکی
چھاچھ [illegible] تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہو ایسے شخص کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جاے اور تین گھنٹہ
صبر کرے تاکہ یہ [illegible] خوب ہضم ہو جاے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو جو غذا
فربہ مزاج کی غذاؤں میں اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا
کے استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بقدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے
نکل کر غذا [illegible] تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیگر نخود کو لیکر دودھ میں تر کرے ایک شبانہ روز تک
اور پھر [illegible] دودھ [illegible] ایک شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ میں پرورده کریں یہ بھی جائز ہے اور کوٹ کر

بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش مدقوق اور گندم اور جو پسے ہوئے ہوں ہر ایک پست اخروٹ ہر واحد دس درہم اور بادام مذکور پانچ درہم سبکو بھگا کر تین پہر روز اسی کے بعد بیس درہم شکر تبرزد یا روغن مناسب یا گھی پر بھونین اور سب کو پانی پر بعد ازان آب ران مین استمام کرین اسقدر کہ متحمل ہو ایضاً روغن جلیسا ایک رطل پانی مین نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جلجاوے اوسمین ایک وقیہ قند ملاکر اور ایک وقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد اسیقدر ڈالکر پھر جوش دین اور بطور حسو کے بنا کر تناول کرین ایضاً آرد نخود اور باقلی اور جو اور چاول سبکو ہموزن لیکر مثل مقشر خشخاش سپید سوختہ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک اجزای مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جزو شکر دو حصہ طیار کرین پھر کے دودھ مین اور صبح کو تناول کرین ایضاً بھنگ کو پہلے پانی مین شبانہ روز تر کرین بعد ازان پانیمین جو پختہ کرین اوسکے بعد پانی اوسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالین اور سایہ مین سوکھائین اور بعد خشک ہونے کے ایک ہنڈی مین بھر کر تنور مین کسی اینٹ پر رکھکر نکالین تر جب رنگ اوسکی سرخ ہوجاوے گویا کہ گدر جاتے دوا مذکور کو روئی سے نکالکر پیسین اور اسمین دو مثقال اوس قند سفید روغنی مین آمیختہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہے اور صبح شام تین کف اسمین سے تناول کرین **دوای عجیب** بھنگ کو پانی مین بھگو دین ساتھ تر کرکے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور مسکہ اوپر اوسکے چپڑ دین اور اسقدر بریان کرین کہ پینے کے قابل ہوجاوے پھر بعد پیسنے کے چہار وزن اوسکے لوز مقشر اور اوسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائین اور ہر وقت سونے کے پانچ درہم تناول کرین۔ یہی حمص لین اور لاغر آدمی انکو کاکنج وعنب الثعلب اور پکا ہوا اور توت اور گوشت تیہو یہ سب اشیا کنندہی اور انکے لیے ہین۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہوگئے ہین اونکو علاج مرطب کی (جنکا بیان مرض دق مین ہم کرچکے ہین) حاجت ہوگی **ازین قبیل یہ دوا** سرد مزاج والون کے واسطے ہے۔ خرلوق سپید تودری کا ۔ تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ حب الصنوبر ہر واحد تین درہم حب الصنوبر چار درہم سورنجان ہر ایک پانچ جاقو جاخولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم نخود ابیض ایک کیل پہلے نخود کو دودھ مین بھگو دین کہ پھول جاوے بعد ازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل سویق کے پیسین اور سب اجزا کو یکجا کرین اور آٹھ مغز بروغن گاو اوسپر ڈالین اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین اور اوسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا و نخود ہر واحد ایکجزا کسیلا و زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جزو سبکو پیس کر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن اوسکے شکر سپید اضافہ کرین اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربای روغن دار مین ڈال کر قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب الحصین** کے واسطے کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ ہر کہ جسمین ترشی نہو ڈالین اور تین قدح اوسکی تناول کرین صبح اور شام یعنی رات کو سونے کے وقت اور ہر قدح ایک ایک پیا کرین اور اوسکے بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے۔ لبلبہ بریہ سویق مین ڈال کر زیادہ نافع ہے کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر اوسمین حرارت زیادہ ہے۔ ازین قبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہوگئے ہین اونکا علاج مرطبات معلومہ اور تدبیر مذکورین سے کرنا چاہیے اوسکے بعد وہ تدابیر جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہے اور جن لوگونکو ہمراہ حس کے برودت بھی ہو لازم ہے کہ دق ہرم یعنی دق شیخوخت کا علاج کیا جاوے حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو فربہی دین جیسے بچھڑے وغیرہ کا دودھ خصوصاً اگر اوسمین تھوڑا اسا گندہ بروزہ شہریا اور حقنہ ہای مرکب اسی اثر کے باوسکے

مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون حقنۂ فربہ بکرے کی سری لیکر خوب صاف کرین اور اوسکے بعد خوب کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اوسمین اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارزن اور نخود اوبلے ہوئے ہر ایک چہارم رطل اسطرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملائین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالین اور پھر سبکو پکائین تنور مین تاانکہ خوب گل جاے اور سری بھی گل جاے اور سبکو چھانین اور شوربا ہی روغن دار تین اوقیہ اور سم دو اوقیہ رقیق لوز اور ارد جو تین سر واحد ایک اوقیہ بڑھا کر احتقان کرین اور فوراً اوسی حالت سے سورہین

فصل تسمین عضو عضو کی جداگانہ ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاون مونھہ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا عضو کی فربہی ممکن وہی سبب ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی۔ البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اوس عضو کیطرف جذب کرین اور اوسی عضو مین ٹھیرا دین اور غذا کو بطرف طبع عضو مذکور کے پھیر دین کہ مناسبت پیدا ہو جاوے۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک محمر باخشونت سے ہوا اور یہ محمرہ پھر دلک محمر پھر دلک قوی کرنے سے اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ علق بری کو جو کہ مہاسے سرخ مین قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اور عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاوے اور اسی عضو کیطرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنے جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسی جگہہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجاوے اور دوسری طرف کی بند کیجاوے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنے لوہے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے مونھہ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہے۔ اطبانے کہا ہے کہ اگر مونھہ اور ناک ناقص ہون لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین ہے اور سخت ہو گیا ہو اوسے کاٹ ڈالین پس مونھہ بڑھ جائیگا اور تقلص یعنے سمٹاین اوسکا جاتا رہیگا۔

فصل فربہی کے عیوب کا بیان حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہضت یعنی برخاست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کی حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کے ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہوا ہمیشہ سے پہونچنے نہین پاتی کہ اوسکے مزاجون مین فساد آجاتا ہے اور ہمیشہ خواہ اکثر اونکی نسبت یہی خوف رہتا ہے کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برامد نہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعتہً اوس سے نکلتا ہے کہ اونکو قتل کرتا ہے اور اثناء روانگی مین آے خون مہلک کے خواہ اوس سے کم قدر یہ ضیق النفس اور خفقان اونھین عارض ہوتا ہے۔ پس ایسی حالت مین انکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے۔ ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون حالی اونکی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین۔ اور جو فربہ کہ حد بالغ فربہی کو پہونچ گئے اونھین موت جلد تر آتی ہے خصوصاً اگر ابتدا سے سن مین فربہ ہوئے ہین کہ اونکی رگین بہت باریک

اور تنگ ہو جاتی ہین اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کو بھی ہوستے ہین ذرب یعنی اسہال کا مرض اونکو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین — بھوک اور پیاس پر بالکل انھین صبر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ منافذ روح مین اونکے تنگی ہوتی ہے اور برودت مزاج پر غالب ہو اور خون مین کمی ہے اور بلغم کی کثرت ہے — کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہونچیگا مگر یہ کہ بارد مزاج ہوجا اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع اونمین کمتر ہوتی ہے اور منی بھی اونمین کم پیدا ہوتی ہے یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی ہوجاتین تو اسقاط جنین کر دیتی ہین اور شہوت بھی اونمین ضعیف تر ہوتی ہے — ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر اونکا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاوے اثر دوا کا رگون مین ہو کر اونکے اعضا تک غالبا نہین پہونچنے پاتا ہے مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ جسم کی قوت اونکی ضعیف ہو فصد کھولنی اونکی دشوار ہے مسہل دیتے ہین اونکے خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہوجاتی ہے اور بعد تحریک کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہین کہ تنگی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے اونکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہے پھر اگر دوای مسہل نے کسیقدر تحلیل بھی کیا سوای ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہوگا اسلیے کہ حرارت غریزی اونکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہے — اور ہمنے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت مین وہی ہے جو لاغری اور فربہی مین معتدل ہو خصوصا سن پیری مین اگرچہ کد اور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہے مگر اوسکو ہمراہ جو دلایل رطوبت کے ہوتے ہین اوسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنے کی تدبیر

فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلا غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدیدہ کرنا — اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو یا از قسم غذا ہو خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہین ردی اونکو خبز خشکار اونکو دینی ممکن ہو اور لازم ہے کہ توابل حارہ اونکی غذائین بروقت پکانے کے زیادہ ڈالی جائین — اون لوگون کی تقلیل غذا بھی زیادہ چرب اور روغن دار کھانے سے بھی ہوسکے علاوہ اون اوصاف کے جو اوپر مذکور ہوچکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا بہت جلد آدمی سیر ہوجاتا ہے خصوصا یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک ہی قسم کا ہو یعنی بدفعات نہ دیا جاوے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات خفیفہ اور ورزش سے بدن اوسکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہیین کپڑے خشونت دار اور کھردرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہوای سرد کی جگہ ہواے گرم تکثیف مسامات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہوجائین اور بدن منقبض ہو کر اپنے سمٹ کر قشعریرہ پر آمادہ ہو پس قبول غذا نہ کریگا اور تحلیل معتدل سے اونکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحلیل مقدمہ انجذاب ہے غذا وغیرہ کا بہتر اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلیل زیادہ ہو کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلیل پیدا ہوگا — اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہے اسلیے قے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری

پیدا ہوتی ہے ۔ جو مزاج سوء قریبی کا کسی بدن میں ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا اصلاح تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ سوء قریبی کی ہو تو اوسکا ازالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر غذا کہ از حد ذبحی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور بدبو وقت ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہیں ۔ واجب ہے کہ اونیز تحمل ریاضات سخت اور درشت کا اور استفراغ کا حکم کیا جاوے اسلیے کہ یہ دونوں تدبیریں اخلاط میں تین طرح کے اثر کرتی ہیں اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرتی ہیں لیکن یا معین ہے ۔ (۱) اثر یہ ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرتا اور التقا و چپکے لیسدگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی مرض تحلیل میں آجاتی ہیں (۲) اثر یہ ہے کہ ادرار پیدا کرے اخلاط کو خصوصاً عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہے کہ خون میں ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اوس خون کو قوت جاذبہ نا پسند کرتی ہے اور جذب بدن نہیں ہوتا ہے اور دیگر ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائیں ہیں جو ادویات مفاصل میں بکار آمد میں تجویز کیجاتی ہیں اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہیں ۔ مگر وہ ادویہ مقدار لینی چاہئیں کہ جب خلط بہ غذا ہوجاتا ہے غذا کو ہمراہ لیکر عروق کیطرف توجہ کرین اور توجہ ہوا کی روا عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نکل سکیں ۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہوں تو البتہ ملکہ بدرقہ غذا اگر اور اسوقت اونکا فعل اولی ترجیح ہوتا ہے ۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہاں مناسب ہیں جو اخلاط سے ممیز رہیں اور جذب اخلاط کریں سوائے جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہیں اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے میں درکار ہیں عروق سے صادر ہوں ۔ نیز ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہیں اور بقوت مدر حیض ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرتی ہیں بعض عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے حنظلیا اور تخم سداب زراوند مدحرج فطراسالیون جعدہ سندروس میں بھی قوت لاغر کرنے کی ہے جو لطیف قوت کرتا کے ۔ اور لک مغسول میں قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسی طرح تخم کرفس ہے ۔ اور زاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اوسکے استعمال میں خطرہ ہے مرزنجوش بھی شربو لاغری پیدا کرنے میں مترجم ایک نبات ہندی جو بنام چپٹ چپٹ مشہور ہے اور کہیں کہیں اونکو جھاڑ ابھی کہتے ہیں اوسکی بالیاں جو کپڑوں میں لپٹ جاتی ہیں اونکے اندر مغز نکلتا ہے جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ میں پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ فقط چلہ کشی لیتے ہیں اور جوع کلبی میں مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یادگار مترجم سے درج ترجمہ ہوئی ہے الحق مرکبات ادویہ ملطفہ صفت دوائے مرکب زراوند مدحرج ایک درہم فنطوریون دقیق دو نارشت درہم سکے حنظلیا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الاناجی ہر واحد تین درہم سداب ادویہ ایک خوراک ہے دوائے قوی بیخ قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیر ان سب کو بوزن ایک درہم لیکر استعمال کریں ایضاً تخم ناتخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر یک مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جز لک مغسول ایک جز مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے ۔ ادویہ ملطفہ سے سرکہ اور مری نہار استعمال کریں مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جسکے زخم میں کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہے کہ سرکہ سے پرہیز کرے ۔ نہار او بکثرت شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اوسکے بعد مستعمل ہوگا

اوسکو تبول ذکر کرینگے۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہون قوت جاذبہ کسلمند ہو جاتی ہے اور عروق کو خوگری ہو جاتی ہے کہ جو غذا وغیرہ اونمین ہے اونسے حرکت سے اوسے خالی کر دیتی ہین اور بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ ملینہ کے ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جائیگی۔ تذبیت ادویہ ملینہ کی ہو جائیگی منجملہ ادویہ متخمہ یعنے لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کے تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ ملح الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے۔ دواء کرکم اور معجون فلافلی اور سنجرینیا اور انقردیا اور دودالک اور آثاناسیا اور امروسیا اطریفل صغیر طلا کرنا دواون کا ان لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہے جو مبرد ہون اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور اونمین ادویہ مین کسیقدر سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادہان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہے استعمال کرنی چاہین۔ واجب ہے کہ استحمام اون لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائی استحمام ہوائی نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اسکی پایدار ہو نہ اینکہ فقط جذب پیدا کر سکے اوس استحمام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر بعد استحمام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اوسکے بعد غذا اسکو یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے

فصل تنزیل اعضای خبیثہ

جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس امر مین بھی اونھین احوال اور شروط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تنزیل مطلق کے باب مین مذکور ہوچکے اور اعانت بعضی مخصوصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین ورتبرید خواہ پٹی باندھنی اون راہون پر جدھر سے غذا اس عضو کی طرف آتی ہے اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو اونھین مسالک پر رکھنا کہ اوس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہے نسخہ اسکا قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال رہے۔ یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے ایضاً طین حرا اور بازو دونون کو پیس کر ایک وزن شہد ملا کر طلا کرین اوسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین روز سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اوسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بفصل سوسن ابیض ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین

فصل بیان مین داحس کے

(ہماری زبان مین لبھری داحس کو کہتے ہین) داحس ورم گرم ہے بطور خراج کے ناخن کی تہ مین پیدا ہوتا ہے اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہے اور درد شدید اوسمین ہوتا اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑ جاتا ہے اور سڑ جانے کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی داحس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہے اوسوقت اونگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور شدت ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرور ہے علاج مین داحس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقسام اورام کا ہے یعنے رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور انحطاط کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہوچکا یہان بھی کرنی ضرور ہے ادویہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہے کہ اونگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ تدبیر شدید النفع ہے اور شکشت باشد ابتدا مین بہت النفع ہے خصوصاً ہمراہ نخالہ یعنے سبوس کے ہمراہ سویق جو کی اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے طیار کیا جاتا ہے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسپغول مین جو سرکہ مین نکالا گیا ہے وہ بھی زیادہ نافع ہے بارہ گونہ ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطرح حضض ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع سواد اس ورم کا رکتا ہے تنہا حضض جید النفع ہے اور اسی طرح سماق اور برادہ عاج اور اقاقیا جسکو چاہین ہمراہ سکنجبین کے ضماد کرین اسی طرح مازو شہد مین ملا کر یہ بھی استحکام مرض کو مانع ہے اور ہمیشہ آب سرد مین اوسکو ڈبوئے رہین اور تسکین درد کے واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے اور لعاب اسپغول ایسے وقت مین بھی نافع ہے یا مازو اور پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب مین یا جالا مین گوندھ کر ضماد کرین اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمین لگنے نہ پاوے بیخ سوسن اور کندر ریسائیدہ تنہا یا اوسکے ساتھ کوئی اور شئے اور حب الآس رب عنب الثعلب مین پختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم گھٹ جاتا ہے **دوای مرہم داخس** صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملا کر استعمال کرین یہ کچھ واجب نہین ہے کہ مبردات ادویہ پر اختصار کرین اسلیے کہ ادویہ باردہ جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو تھکا کر ایک ہی جگہ ٹھہرا دینگی اسی سبب سے درد مین شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت مین جو حرارت ظاہری داخس مین پائی جاتی ہے اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تخفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم مین ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور مکرر اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے۔ زمانہ وسط یعنے تزید مین کندر پیسکر داخس پر رکھنا چاہیے یا زنگار لاسے کا اور کلونجی یہ بھی ایسی ہی ہے **ایضاً** لعابات ملینہ اور چربیان اسی طرح قرصہای انزروت اور موساسس اور چرک گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہو جاوے پھر اوسپر تخم مرو اور بزر قطونا دودھ ملا کر رکھنا چاہیے۔ اور قیر زیادہ انتہا کر اور جب مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلا کر زیت مین گوندھ کر ضماد کرین اس سے درد مین تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جاوے اوسوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ جسقدر آلایش اوسمین ہے خارج ہو جاوے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کرین جو قوابض ہین جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنے بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور۔ اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسمین مفید ہے اور جب متقرح ہو جاوے پس صبر کا استعمال بہتر ہے ادویہ سے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سفیدہ ملا کر اور انزروت کے کپڑے مین جو شراب سے تر کیا ہوا ہو واجب ہے کہ اوسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف سے چھوڑا دیا کرین اور جو گوشت ناخون چھوڑ دیا کرے اوسکو کاٹ ڈالا کرین **مرہم** جید جسکو فولس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جز زنگار نصف جز شہد مین ملا کر مرہم طیار کرین **ایضاً** مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملا کر داخس پر لگا دین اور جب بند کرین پانی اور تیل سے بچائین **مرہم** جید زاج سوختہ کندر ہر واحد ایکجز زنگار نصف جز ماء العسل ملا کر مرہم طیار کرین اور داخس پر رکھین اور بیشتر جب تاکل اور پڑنا داخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال قلقند لقون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب ہوتا ہے کہ یہ دوا قرحہ داخس کو سوکھا دے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جبوقت داخس متقرح ہو کر بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری انگلی کو سڑا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کر چکے تھے

ب دوبارہ بیان ذکر کردیا ہے **فصل** داء الفار اور شگافتگی ناخون کے بیان مین اور تقشر اظفار اور جرب اظفار بیان ہے یہ امراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین ۔ جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونیکی ایسی ہے کہ اجزا زیادہ جدا ہونیکی نوبت پہونچے اور گوشت ناخون سے اوسکو لگاو پیدا ہوجاے اور چبھنے کی ایذا ہونے لگے اوسکو داء الفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اسمین ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کی یہ ہین کہ اشراس بیخ خنثی کو نمک خمیر کے ساتھ ورد شراب ملا کر ضماد کرین یا بصل الفار کو بریان کرکے خصوصاً روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کرکے خوب استواری سے بندش کرین اور حرف اور نمک خوب کوٹکر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور قوبا ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس اور نمک اور ورد شراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہے **فصل** تشنج اور تعقف اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور اوسکے عروض سے ناخن پلٹ بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قالع یعنے اوکھیڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پایداری کا ارادہ ہوتا ہے ارادہ پورا ہونے نہین پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانے کے وہ کیفیت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخون بدقطع اور بدنما ہوجاتا ہے اسلیئے جو غذا حصہ مین ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اوسکا ہونے نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہوجاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوص اور متقشر کا چربی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتا ہے اور ورم شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہوگئے ہون جب بھی تنقیہ تمام کرنا ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے ۔ جو شخص سطیلج کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکو ناخن برابر ہوجاینگے ۔ اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کردیا ہے اوس وقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اوسکی پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنالو ۔ اسیطرح ضماد کرنا ثفل فقاع کا کہ یہ بھی ناخن کو ہموار کردینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہوسکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچنے دین اور جب نرمی آجاے ناخن کو درست کرین ۔ صمغ سرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے ۔ بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر باندھا جاے وہ بھی تلیین کریگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کرر لگاتے رہین تا انکہ ناخن نرم ہوکر آمادہ ہمواری اور درستی ہوجاے **فصل** حیلہ ناخن اوکھیڑنے کی یعنے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہوجاے اور سب طرح کے عیوب

اوراسکو شیخ نے [illegible] فصل مین بیان
دو [illegible] ذکر کیا ہے ×

اوسمین پیدا ہون او سی او کھیڑین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاے۔ صمغ ہو لیکہ جو ناخن کہ خراب ہے اور درد بھی دیتا کرتا ہے اوسمین چند روز اسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہو جاے پھر کینچی وغیرہ سے اوسکی جڑ کو اوکھاڑین کہ اوس سے خون کثیر ہوگا اوسکے بعد لہسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لہسن کی بندش کرین کہ اسی طرح وہ گر جاےگا۔ ہمیشہ بیخ خشخاش کی تضمید بھی اگر ایسے ناخن کو تھوڑی سی تاخیر سے آوے تو بلکہ دیتی ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین یا کبریت چربی کے ساتھ اگر پیسکر ضماد کرین۔ قوی ادویہ ناخن کے اوکھیڑنے والی کنتیج یعنے لومڑی ہے ایضاً دقیق بلوط اور تافسیا اور زرنیخ اور زرانیخ سب کو سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین ایضاً زرنیخان یعنے سرخ اور زرد ہڑتال اور زرد گندھک اور علک البطم سرکہ ملاکر ضماد و طلا کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے **فصل** مراعات اوس گوشت اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھڑنے کے جمتا ہے۔ واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اوسکو نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نہ پائے اور اسیطرح کسی چیز سے چھو نجاے اور اوسکو اسی حال پر چھوڑ کر بھول جائین گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی نہین بہت مناسب و مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کردے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت کے منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھپادین اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کی طرف سے دور رہے اور اوسکی اونگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور اونگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اوسکو حال پر ایک ماہ کامل بے خبر ہو جائین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخون جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برص کا بیان اور اوسکا علاج۔ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملاکر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کو دور کر دیگی اسیطرح تخم کتان ہمراہ حرف کو اسیطرح کندری سوختہ ہڑتال سرخ اور رال یعنے زفت تازہ اس مرض مین عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے یا ہمراہ جوز السرو کے اور غری السماک بھی عجیب ہے اور بہت اثر کرتی ہے او بیخ حماض بھی سرکہ سے طلا کیجاتی ہے **فصل** زردی جو ناخن پر آجاتی ہے مازو اور پھٹکری اور بط کی چربی طلا کرین خواہ ملح کو ملاکر استعمال کرین یا جرجیر پیس کر سرکہ ملاکر طلا کرین **فصل** رضّ اظفار کوفتہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو کوفتہ پتی جو نرم ہو اسپر طلا کرین بعد ازان طلیات کا استعمال کرین پھر اگر بعد انتشار پیدا ہو گیا ہے یا پھٹنا اوس ناخون تک پہونچا ہے اور ابھی انتشار در آیا ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج تمدد مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہیے **فصل** خون مردہ ناخون کے نیچے کسی صدمہ کوفتگی وغیرہ سے اگر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے اوسکا علاج دقیق کو زفت ملاکر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام نہو بلکہ دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ آسانی ناخن کو چاک کرین اور چاک اوریب ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکل جاے اگر اس چاک کرنے سے ناخن اوکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زمین سے خوب ملادینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی کے ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور درد نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسے دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم پڑ گئی ہو ناخن کو ہلاکر یا چاک کرکے نرمی سے ریم کو نکالدین اور بدستور پھر اوسی درست کر کے باندھ دین یہ چاک کرنا گوشت تک پہونچے ورنہ اوسمین شدید ایذا ایسی ہوگی کہ داغنے سے زیادہ ایذا ہوگی بلکہ جو جلد اوسکی ایک جھلی ناخن پر چڑھتی ہے اوسیقدر شگاف دینا چاہیے اور جگہ مرہم روغن بعد ازان لگانا چاہیے اور آخر علاج مرہم اسلیقون ہے فقط والحمد للہ تعالیٰ

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین خلف الصدق مترجم ✤

لائق حمد و ثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق سے ہے کہ جسنے قانون مکونات ما فی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہیژدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا — کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ و عناصر متضادہ کے ساتھہ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رساے عقلاے جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران ہے ہرچند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر آسمان پیما سے علم تشریحات و کشوف اسرار الہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین دقیقین اوٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہے جس جگہہ انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف عجز و قصور ہون و ملائک درک کو الف قدرت قادر قدیر سے معذور رہ جاے انسان ضعیف البنیان بہر حال (ع) خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ✤ سزاوار صلوۃ بے حد و سلام بے عد کی وہ ذات تقدس صفات حکیم حاذق و معالج امراض روحی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکے ادنے خدام نسخہ نویس مطب فیضان صحبت بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے — صدہا مردے صداے قم باذن اللہ سے جلا گئے اور تحیۂ درود و سلام اوس حضرت کے آل عظام و اصحاب کرام پر ہے کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی و اجراے احکامات ربانی مین کمال جد و جہد کی اور جان و مال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ تزلیغ و زلل کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بے غائلہ غرض و عوض بمقتضاے فرمان واجب الاذعان كُنتُم خَيرَ أُمَّةٍ أُخرِجَت لِلنَّاسِ تَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان اسقام ضلالت و مریضان آلام غوایت نے شفاے کلی پائی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد ماہران فن طبابت و کاملان علم و حذاقت و شائقان علوم و فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہے محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم ہین ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان بس بقول حکماے دانشمند کہ علم ابدان مقدم ہے علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بخوبی کل بحیثیت ادا نہین ہوسکتی — اس صورت مین علم ابدان یعنے علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہے کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہے ہرچند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی زبان عربی و فارسی و اردو و ہر اسم یا ترجمہ ہو کر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہے یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی و حسن نیتی مالک مطبع نے ہمیشہ سے ہمت اوسکی مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہے و فائدہ رسانی تمام خلائق مد نظر ہے چنانچہ بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم ابو علی بن سینا** کہ باتفاق حکما و اطبا زمانہ کی بہت معتبر او مستند ہے اور فن طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہے ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا بجانب مطبع اردو مے معلے مین فاضل کامل طبیب حاذق مولوی سید غلام حسنین صاحب نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر و نایاب یعنے قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین سابق طبع ہوا ہے جلد ثانی مفردات مین

جلد ثالث معالجات مین جلد رابع حمیات مین جلد خامس قرابادینات ومرکبات مین جلد سوم معالجات کا ایک ثلث کاتہ پہلے بعد فراغ و اتمام ترجمہ یہہ جلد سوم بہی چہپکر ملاحظۂ شائقین مین گذریگا جلد چہارم یعنے کتاب ہذا مشتمل ہے سات فن پر اول مین اسو فصلین ہین فصل پہلی مین پانچ مقالے ہین ۔ فن دوسرا بثورین یعنی پہنسیان کوئی وشناخت احوال امراض اور احکام مین اسکے فن مین دو مقالے ہین ۔ فن تیسرا اورام وبثور کے بیان مین اور اس فن مین تین مقالے ہین ۔ فن چوتہا تفرق و انفصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر وکسر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین فن چہٹا سموم کے بیان مین اور اسمین پانچ مقالے ہین ۔ فن ساتوان کتاب الزینت اسمین مجمل بیان زینت کا ہے اور اس فن مین جا ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک مرض کا بیان بشرح وبسط تمام مذکور ہے باممعان نظر اگر غور کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہے جسکے فہم وادراک سے فہوم وعقول حکماے متقدمین وعلماء ماہرین عاجز وقاصر رہی اور اسکے مطالب رکیکہ ومقاصد زکیہ کو اونکے اذہان عالیہ نہ پہونچ سکے چہ جاے اطباے درجہ اوسط وادنے جنکو مہارت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر استفادہ کر سکین ظاہر ہے کہ تصنیف وتالیف کتب ہر علم وفن سے افادۂ عام واظہار کمال ملحوظ ومد نظر ہوتا ہے جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منطوی کرے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اوسیقدر اوس شخص کے علم وفضل کا شہرہ ہو رہتا دور زمان مشہور آفاق ہوتا ہے فی زماننا اوسقدر زمانہ ہوا فوق ضروریات خورد ونوش سے فراغت کہ حصول علم وہنر کی طرف کما ینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ وسامان باعث استعمال نہ وہ ذوق وشوق ورجحان طبیعت نہ عمر کفایت کرتی ہے کہ نتیجہ وثمرہ اوسکا حاصل ہو بس مقصود اصلی وعلت غائی ادن اساتذہ وعلماء وفضلاء کی اور نام ونشان اونکا بالکل صفحۂ عالم او ٹھا جاتا تہا لہذا اکثر اسے عاقل ودانا کامل ہر علم وفن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ وبول چال وقت وفہم وعقل طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اردو مین ترجمہ ہونا اولے اور انسب ہے بنا برین علے ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ وانتخاب ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی واعلی کو بہی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنا برآن وہ عموم وخواہش خاص وعام بصرف کثیر وسعی بلیغ ہر ایک کتاب کا اختصار وانتخاب وترجمہ ہوکر طبع ہوا واشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ جاوید ہوا بالفعل یہہ کتاب نایاب بکمال حسن وصفائی ولطافت زیبائی واہتمام مہتممان وکارگذاری عرقریزی سے لکہنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک ودور منشی نول کشور مین بصحت لائق ودقائق سید محمد علی صاحب خلف الرشید حضرت مترجم کاغذ سفید پر بخط روشن وواضح ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۹ء مطابق ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۶ ہجری چہپکر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسند ومقبول عالم ہو بمنہ وکرمہ ۞

بعون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و آسمان

آئینۂ کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد چہارم حمیات

قانون شیخ ابو علی سینا مترجم

۱۲۹۶

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سابق مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع رنگین مطبوع جہان ہوئی

اطلاع اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ بسلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہے یہ فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب طب اردو فارسی و عربی و لغت درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب طب اردو

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ جات ملکی مصنفہ حکیم قاضی الٰہی بخش۔

رسالہ زبدۃ المفردات۔ (نظم) بارق مولفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ بلیغ۔

زبدۃ الحکمت فصول اربع مین روز مرہ چیزون کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم قیصر علی [illegible]

سفید الاجسام۔ مع فوائد عجیبہ ہر قسم امراض کے نسخے مولفہ سید فضل علی [illegible] ڈاکٹر۔

علاج الغربا۔ اسکی کوڑیان کی دو اینٹی کام کرتی ہی مترجمہ حکیم غلام امام۔

ترجمہ طب اکبر۔ یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہر ایک مطالب دقیق کو صاف محاورہ زبان اردو مین لکھا ہے نام تاریخی اسکا مظاہر العلاج ہے مترجمہ حکیم محمد حسین۔

قانون عشرت۔ عموماً ہر قسم تپ کا علاج وخصوصاً تپ دق و تپ مزمن کا مصنفہ حکیم عشرت حسین۔

تحفۃ الاطبا۔ اسم بامسمی ہے مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی۔

قرابادین شفائی۔ اردو مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان مرادآبادی۔

قرابادین ذکائی۔ فارسی مصنفہ حکیم ذکاء اللہ خان اردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔

انیس الاطبا۔ تالیف حکیم مولوی محمد صادق علی

مجربات اکبری۔ اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمہ حکیم واحد علی موہانی۔

طب نبی۔ جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہے انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ مرزا نواز اکبر قدیر

رموز الحکمت۔ اون علامتون کا بیان جس سے ابتدائی مرض سے تا آل بخوبی معلوم ہوتا ہے اور اوسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی۔

معالجات احسانی۔ دلائل تشخیص ہر امراض و اسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی۔

علاج الامراض۔ اردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔

رسالہ قارورہ۔ شناخت رنگ و قوام و رائحہ بول مین عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام نبی۔

مرکبات احسانی۔ بطور قرابادین ہر مرض کی تشخیص مع ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔

اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو و شرح القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے مترجمہ حکیم محمد نور کریم۔

عجالہ مسیحی۔ معالجہ امراض وبائی و سو مرض عمومی مولفہ حکیم سید محمد علی۔

کیمیائے عناصری۔ ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم۔

تشریح الاجسام۔ علاج اقسام پھوڑا پھنسی مولفہ سید افضل علی ڈاکٹر۔

مجمع البحرین۔ یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین ہم مطالب ہے اس عنوان کی کتاب اب تک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ [illegible]

ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی۔ کلیات و معالجات طب مین اعلے درجہ کی کتاب جو زبان فارسی مین تصنیف حکیم اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی جرجانی تھی اوسکا ترجمہ اردو مین جناب مستطاب حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم مین فرمایا ہے تین جلد ہین۔

۱۔ حصہ اول و دوم و سوم و چہارم یکجائی
۲۔ جلد پنجم و ششم و ہفتم یکجائی۔
۳۔ جلد ہشتم و نہم و دہم یکجائی۔

تریاق مسموم۔ نسخے محقق اقسام سانپون کے علاج مین مع اونکی شکلین اور تصاویر اور مقام پیدائش کے مولفہ حکیم محمد حبیب الدین احمد۔

ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس۔ بوعلی سینا کے جلد اول کلیات فن طب مین مترجمہ مولوی غلام حسنین

مستشفاء الامراض۔ مخصوص ہر ہر عضو کے امراض کا علاج مولفہ حکیم محمد نور کریم۔

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	کتاب چہارم حمیات اسمین سات فن ہین۔	۲۱	فصل ۲۵ حمی ورمی کا بیان اور علامات۔	۴۴	سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر
״	فن اول مین پانچ مقالے ہین۔	۲۲	فصل ۲۶ ـ حمی یوم قشفیہ کا بیان۔	״	تدبیر سیلان صفرا کی۔
״	مقالہ پہلا فن پہلا مشتمل ہے اسی فصل پر	״	فصل ۲۷ حمی حریہ کا بیان اور علامات۔	״	درد شکم کے دفع کی تدبیر
״	فصل اول عام حمیات کا بیان۔	۲۳	فصل ۲۸ ـ حمی استحصافیہ جو سردی سے ہوتی ہے	״	خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر
۴	فصل دوم اوقات اربعہ حمیات کا بیان۔	״	فصل ۲۹ حمی استحصافیہ جو قابض پانی سے ہوتی ہے	۴۸	ہچکی جو درمیان آوے اوسکی تدبیر
۶	فصل ۳ ـ بیان اوقات مرض کا بیان۔	۲۴	فصل ۳۰ ـ حمی یوم شرابیہ کا بیان۔	״	درد سر اگر محموم کو عارض ہوے اوسکی تدبیر
۸	فصل ۴ ـ بیان حمیات یومیہ بطریق کلیہ	״	فصل ۳۱ ـ حمی یوم غذائیہ کا بیان۔	۴۹	کھانسی جو محموم کو عارض ہو اوسکی تدبیر
۹	فصل ۵ ـ بیان علامات خاص حمیات یوم کا جو اور	״	مقالہ دوسرا فن پہلا کتاب چہارم سے اسمین ابتدا	״	بطلان شہوت طعام محموم کی۔
	حمیات سے انکو جدا کرین۔		حمیات عفونت سے کرکے حمیات دموی اور صفراوی تک	״	بولیموس جو محموم کو عارض ہو۔
۱۰	فصل ۶ ـ بیان انتقال حمی یوم کا۔		ختم کلام کیا جائیگا۔	״	سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو۔
۱۱	فصل ۷ ـ معالجہ بطور عام حمیات یومیہ کا۔	״	بحث حمیات عفونت کی عام طور پر۔	۵۰	شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو۔
۱۲	فصل ۸ ـ بیان اصناف حمیات یومیہ کا۔	۲۸	بیان علامات حمیات عفونی کا عام طور پر۔	״	غشی جو محموم کو عارض ہو۔
״	فصل ۹ ـ بیان حمی یوم غمی کا۔	۲۹	علامات حمی لازمہ کا بیان۔	״	ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو۔
۱۳	فصل ۱۰ ـ بیان حمی یوم ہمیہ کا۔	״	چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان۔	״	شدت کرب جو محموم کو عارض ہو۔
״	فصل ۱۱ ـ بیان حمی یوم فکریہ کا۔	۳۰	اعراض حمیات کی دلائل کا بیان۔	״	دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو
״	فصل ۱۲ ـ بیان حمی یوم غضبیہ کا۔	۳۱	نافض اور برد اور قشعریرہ اور کسر کا بیان۔	״	برد اطراف جو محموم کو عارض ہو۔
۱۴	فصل ۱۳ ـ بیان حمی یوم سہریہ کا۔	۳۲	عام طور کا معالجہ حمیات عفونت کا۔	״	بیان عام حمی صفراوی کا۔
״	فصل ۱۴ ـ بیان حمی یوم نومی وراحتی کا۔	۳۸	محمومین کے غذا دینے کا بیان۔	۵۱	غب مطلق کا بیان اور اوسکو [illegible]
״	فصل ۱۵ ـ حمی یوم فرحیہ کا بیان۔	۴۱	بیان قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا۔	۵۲	فرق میان غب خالص اور غیر خالص کے۔
״	فصل ۱۶ ـ حمی یوم فزعیہ کا بیان۔	۴۲	معالجہ حمیات حادہ کا۔	״	غب لازم کا بیان۔
۱۵	فصل ۱۷ ـ حمی یوم تعبی کا بیان۔	۴۴	جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتی ہین	۵۳	غب خالص کا علاج۔
״	فصل ۱۸ ـ حمی یوم استفراغی کا بیان۔		اونکا بیان۔	۵۵	غب غیر خالص کا علاج۔
۱۶	فصل ۱۹ ـ حمی یوم وجعیہ کا بیان۔	״	لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر	۵۶	حمی محرقہ جسکا نام قاوسوس ہے
״	فصل ۲۰ ـ حمی یوم غشیہ کا بیان۔	۴۵	تدبیر افراط عرق کی حمیات مین۔	۵۸	علاج تپ محرقہ کا۔
״	فصل ۲۱ ـ حمی یوم جوعیہ کا بیان۔	۴۶	رعاف زائد کی تدبیر	״	حمی دموی کا بیان۔
״	فصل ۲۲ ـ حمی یوم عطشیہ کا بیان۔	״	تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو۔	۶۳	حمی بلغمیہ کا بیان۔
۱۷	فصل ۲۳ ـ حمی سدیہ کا بیان اور علامات۔	۴۷	اسہال مفرط کی تدبیر	״	علامات بلغمیہ دائرہ کے۔
۱۹	فصل ۲۴ ـ حمی تخمی امتلائی کا بیان۔	״	پیاس کی تدبیر	۶۵	علامات بلغمی لازم کے۔

صفحہ	مضمون
۶۵	چند حمیات جو اکثر از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین
رر	حمی برودت اندرونی اور گرمی جسم ظاہر ہین
۶۶	جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی ہو
۶۷	تپ جسمین اندر باہر دونون جگہہ گرمی سردی ہو
رر	حمی غشی خلطی کا بیان
۶۸	حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا بیان
رر	بیان حمی لیلی و نہاری اقسام بلغمی کا اور علاج تپ بلغمی کا
۶۹	نسخہ دوای تریبہ کا
۷۱	قرص جو بہت نفع مند ہو اور شدت لرزہ کو مستعمل
۷۲	زیادتی ستے کا تدارک
رر	تدارک اسہال مفرط کا
۷۳	علاج حمی بلغمیہ لازمہ کا
۷۰	علاج انفیالوس اور لیفوریا کا
ر	علاج حمی غشیہ خلطیہ کا
۷	علاج حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا
۸	تدبیر حمی لیلی و نہاری کی
	ربع دائرہ کا بیان
ر	بیان اون نسخجات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج ہوتی ہے
ر	حب شفیقتا نافع و مجرب اگر پانچ و نمبر ایک تپ استعمال
	تغذیہ اصحاب ربع اور علاج ربع لازمہ کا
	حمی خمس اور سدس و سبع وغیرہ اور انکا نام
	فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوار وبھی کہتے ہین
	علاج اصناف حمیات اقسام مذکورہ کا
	حمی دق کا علاج
	علامات دق کے
	علامات ذبول کے اور علاج
	ادویہ مبردہ کا بیان
	بیان ادویہ کا جنسے مرطوب کو مزاجین ترطیب پیدا ہو
	تغذیہ اصحاب دق

صفحہ	مضمون
۹۲	تدارک احوال تابع دق کا بیان
رر	دق شیخوخت کا بیان
۹۳	علاج دق شیخوخت کا
رر	حمیات وبا کا بیان
۹۴	علامات حمی وبائی
۹۵	علامات وبائی کا بیان
رر	علاج حمی وبائی کا
۹۶	طریقہ احتراز کا وبا سے
۹۷	چیچک کا بیان
۹۹	علامات ظہور جدری کے
۱۰۲	بیان حفاظت و رعایت کا جدری حصبہ سے
۱۰۳	طریقہ دفع نشانات جدری کا
رر	حمیات ورمی کا بیان
۱۰۴	ذکر علامات و احکام حمیات اورام کا
۱۰۵	ذکر علاج حمیات ورمیہ کا
رر	حمیات مرکبہ کا بیان
۱۰۷	ذکر شطر الغب کا
رر	علامات شطر الغب کے
۱۰۹	شطر الغب کے علاج کا بیان
۱۱۰	فن دوسرا پیشین بینی اور پیشین گوئی شناخت امراض
	و امراض کے اور احکام بحران کے بیان
۱۱۱	مقالہ پہلا بحران کا بیان طرق استدلال
۱۱۴	قول کلی علامات بحران کے ذکر مین
۱۱۷	علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحران مین
۱۱۸	تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے
رر	حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص
۱۱۹	علامات میل مادہ کے نیچے کی طرف
رر	علامات میلان مادہ کو اعضاء بول کی طرف
۱۲۰	علامات میلان مادہ طرف براز کے

صفحہ	مضمون
۱۲۰	علامات اوس بحران کی جو بطریق رحم ہو
رر	علامات بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کے
رر	علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو
۱۲۱	علامات انتقال کی بطرف اسافل جسم کے
رر	علامات انتقال اعلے کی طرف
رر	علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف
رر	علامات بحران خارجی کے
۱۲۲	بیان احکام خراجات کا
۱۲۳	علامات وقوع تشنج کے
رر	علامات واقع ہونے لرزے کے
رر	علامات دلالت بحران جید
رر	علامات دلالت بحران ردی
۱۲۴	احکام اون علامات کے جو دلالت بحران ردی پر کرتے ہین
رر	علامات نضج و احکام علامات نضج
رر	احکام علامات بسبیل اطلاق
رر	ذکر علامات جیدہ کا
۱۲۵	احکام علامات ردیہ کے
رر	ذکر علامات ردیہ کا
رر	ذکر اون علامات کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہین
۱۲۶	علامات ردی جو باعتبار رو و سر کے ماخوذ ہین
۱۲۷	علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین
رر	علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جائین
۱۲۸	علامات جو ناک سے متعلق ہین
رر	علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہین
رر	علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہین
رر	علامات جو زبان اور منہ وغیرہ سے ماخوذ ہین
۱۲۹	علامات ماخوذہ بحالات حلق و مری و قصبہ
رر	علامات فم معدہ
رر	علامات ماخوذہ از اعضای تنفس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۹	علامات جو رنگوں کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین	۱۳۵	علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین۔	۱۴۸	تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے۔
؍؍	علامات رویہ استرخاء بدن اور بُری طرح لیٹنے کے	۱۳۶	علامات ماخوذۂ نبض۔	۱۴۹	غذا ناقہ کی۔
۱۳۰	علامات رویہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین۔	؍؍	احکام نکسیر پھوٹنے کے۔	۱۵۰	حرکات امراض کا بیان۔
؍؍	علامات جو جلد سے ماخوذ ہین۔	۱۳۷	دلائل ماخوذۂ رعاف۔	؍؍	مقالۂ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور
؍؍	علامات ماخوذۂ شکم و ڈاڑھی سراشیمت۔	؍؍	دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین۔		دورے بحران کی ابتداء مرض مین اور اون حساب بحران کا
۱۳۱	علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین۔	؍؍	احکام براز کے۔	؍؍	سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا۔
؍؍	علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کے حال سے معلوم ہوتے ہین	؍؍	علامات ماخوذۂ براز	۱۵۵	مناسبات ایام بحران کے۔
؍؍	دریافت علامات بواسطۂ رحم۔	۱۳۸	احکام متعلقہ قے۔	۱۵۶	ایام بحران واقع فی الوسط کا بیان۔
؍؍	علامات اطراف بدن۔	؍؍	علامات ماخوذۂ قے۔	؍؍	قوت وضعف ایام واقع فی الوسط۔
؍؍	علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین۔	؍؍	بیان احکام متعلقہ بول۔	۱۵۷	بیان ایام نیک و بد ترتیب بحران خواہ ایام انذار
؍؍	علامات جو ہاتھونکی کاسون سے دریافت ہون۔	؍؍	علامات مبنی قلت و کثرت بول۔	؍؍	بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول
۱۳۲	علامات باعتبار درد۔	۱۳۹	علامات ماخوذہ رقت بول۔		یعنی بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران
؍؍	علامات جو زور زور سے بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین	؍؍	علامات ماخوذہ بول کدر و غلیظ القوام۔	؍؍	ایام انذار کا بیان۔
؍؍	علامات بحالات عقل۔	؍؍	علامات ماخوذہ رنگ بول۔	۱۵۸	معرفت ایام بحران بروقت اشکال کے۔
؍؍	علامات بحرکات مریض۔	؍؍	علامات سیاہی بول بوقت حمیات۔	۱۵۹	بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے۔
؍؍	علامات ماخوذۂ جمائی و انگڑائی۔	۱۴۰	علامات ماخوذہ حمرت بول بامراض حادہ۔	۱۶۰	فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین۔
؍؍	علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھائی دین	۱۴۱	علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین۔		اور اسمین تین مقالے ہین۔
؍؍	علامات ماخوذۂ بھوک و پیاس۔	؍؍	علامات از احوال باجتماع چند دلائل لون قوام وغیرہ	؍؍	مقالہ پہلا اورام حارہ اور فاسدہ کا بیان۔
۱۳۳	ذکر اون احکام کا جو بطریق قانون استدلال پر محمول ہین	۱۴۲	علامات ردیہ ماخوذہ بخروج بول۔	؍؍	بیان اورام اور بثور کا۔
؍؍	علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین۔	؍؍	علامات ردیہ جو بول مین پائے جاتے ہین۔	۱۶۱	فلغمونی کا بیان اور علاج
؍؍	علامات جو پھوڑون پھنسیون سے ماخوذ ہین۔	؍؍	علامات ردیہ احتباس مثانہ۔	۱۶۴	حمرہ کا بیان۔
۱۳۴	علامات جو لرزہ سے ماخوذ ہین۔	۱۴۴	علامات طول مرض کے۔	۱۶۵	نملہ جاورسیہ کا بیان۔
؍؍	حکم استفراغ کا۔	؍؍	علامات اسکی کہ مرض بذریعہ بحران تمام نہ ہوگا بلکہ بطریق تحلیل	؍؍	علاج نملہ کا۔
؍؍	احکام پسینے کے۔	۱۴۵	احکام نکس کے۔	۱۶۶	علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام مین۔
؍؍	بیان وجہ زیادتی عرق کا۔	؍؍	علامات نکس کے۔	؍؍	حمرہ اور نار فارسی کا بیان۔
؍؍	بیان اعضا کا جنمین عرق زیادہ اور جنمین کم آیا ہو	؍؍	اسباب موت کے۔	۱۶۷	علاج نار فارسی اور حمرہ کا۔
؍؍	بیان اوقات کا جنمین عرق زیادہ برابر ہو یا کم۔	۱۴۶	اقسام موت بوقوع حمیات و علامات کیفیت موت مریض	۱۶۸	نفاطات اور نفاخات کا بیان اور علاج۔
۱۳۵	ذکر اون ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو	۱۴۷	علامات موت بغیر بحران کے۔	۱۶۹	دوائے مرکب کا بیان۔
؍؍	وغیرہ استدلال کے بذریعہ عرق کے۔	؍؍	بیان اون حالات کا جو ضعیفوں اور نقیہ لوگونکو لاحق ہون	؍؍	دوائے مجرب قدما و اطبائے متاخرین۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
١٦	شہری کا بیان۔	١٩١	صلابت مفاصل کا بیان۔	٢١٦	ادویہ ملحمہ جراح کی۔
رر	علاج شہری کا۔	رر	مسامیر کا بیان۔	رر	ادویہ مدملہ جراحت وغیرہ کی۔
١٧	اکلہ و فساد عضو و فرق میان عنغانا و سقافلوس کی	رر	سرطان کا بیان۔	٢١٧	مرہم کتان۔
ر	معالجات۔	١٩٢	سرطان کا علاج۔	٢١٨	صفت مرہم جو مشائخ کو مفید ہے۔
١٧	طواعین کا بیان۔	١٩٣	تدبیر اسہال کی۔	رر	ادویہ منبت لحم خراج و قروح۔
١٧	طواعین کا علاج۔	رر	بیان ادویہ موضعیہ کا۔	٢١٩	جراحت سحاج کا بیان۔
ر	فصل اول اورام کے بیان مین جو غدد مین پیدا ہون	١٩٤	اورام ریحی و انتفاخات عضل کا بیان و علاج۔	٢٢٠	مقالہ دوسرا شجہ اور رض اور فسخ اور
					سقطہ و صدمہ و نزف الدم کا بیان
١٧	خراجات حارہ کا بیان۔	١٩٥	عرق مدنی کا بیان اور علاج۔	رر	فسخ اور ہتک کا بیان اور علاج۔
١٧	دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر۔	١٩٦	مقالہ تیسرا جذام کے بیان مین۔	٢٢٢	پتھر لگنے اور دیوار گرنے کا صدمہ۔
ر	دلائل نضج و علامات نضج۔	رر	ماہیت جذام اور اوسکے سبب کا بیان۔	٢٢٣	صفت دوای مرکب مع اقراص۔
ر	احکام مدہ کے۔	١٩٩	جذام کا علاج۔	رر	صدمہ اور ضربہ جو شکم اور احشا مین پہونچے۔
	باطنی پھوڑے کے دلائل۔	٢٠٣	ادویہ مرکب جو مجذوم کو نافع ہین۔	٢٢٤	حال اوس شخص کا جو کوٹھے اور زینہ سے گر جاوے۔
١	دلائل تفجیر خراج باطنی کے۔	٢٠٤	صفت معجون سلاجہ ہندی از قسم بزرجلی۔	رر	ادلی کا بیان۔
	دلائل جو قریب پھوٹنے پھوڑے اندرونی کے پیدا ہوتے ہین	رر	صفت احراق فولاد کی۔	رر	موچ وغیرہ کی رگ لگنے کا بیان۔
	ظاہر کے پھوڑون کا علاج۔	٢٠٥	صفت سلاجہ عنبری۔	٢٢٥	ذبح اور خزق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان اور
١	تدبیر نضج پیدا کرنا اور حیلہ انفجار کا ظاہری پھوڑون مین	رر	صفت دوا کی جو نافع ہے جذام کو۔		ہڈی کی کرچ چبھنا۔
	تدبیر ظاہری پھوڑون کی بعد نضج کے۔	رر	صفت طلا کی واسطے جذام کے۔	٢٢٦	زہر مین بجھاے ہوئے تیرون کی تدبیر۔
	پھوڑون کی شگافتہ کرنے والی دوا۔	رر	غذا مجذومین کی۔	٢٢٨	ادویہ جاذبہ و ادویہ جو انہین مرکب۔
	اندرونی پھوڑون کی تدبیر۔	٢٠٦	فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان علاوہ جبر کے	رر	قانون علاج آگ سے جلنے کا۔
	داحیس کا بیان اور علاج۔		اور اسمین چار مقالے ہین۔	رر	ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول۔
	توثہ کا بیان اور علاج۔	رر	مقالہ پہلا۔ جراحات اور زخمون کا بیان۔	٢٢٩	ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم۔
	مقالہ تیسرا۔ اورام باردہ کا بیان۔	رر	بیان عام تفرق اتصال کا۔	رر	دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا۔
	ورم رخو بلغمی کا بیان اور علاج۔	رر	مجمل بیان جراحات کا۔	رر	پانی سے جل جانا۔
	سلع کا بیان اور علاج۔	٢٠٧	بیان عام جراحات لحمیہ کا۔	رر	نزف الدم اور حبس دم کا بیان۔
	غدد کا بیان اور علاج۔	٢٠٩	ادویہ منبت لحم و ادویہ خاتمہ و اکالہ کا بیان۔	٢٣١	قانون علاج نزف الدم کا۔
	ثبور غددیہ کا بیان اور علاج۔	٢١٠	زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کے واسطے۔	٢٣٥	بیان ادویہ بسیطہ و مرکبہ القوت حابس نفث الدم۔
	فوجیلا کا بیان اور علاج۔	رر	تدبیر اون زخمون کی جنمین ورم اور درد ہو	٢٣٦	مقالہ تیسرا۔ قروح کے بیان مین۔
	خنازیر کا بیان۔ اور علاج۔	رر	جراحات احشا ظاہری باطنی کی تدبیر کلی کا بیان	رر	بیان عام قروح کا۔
	اورام صلبہ کا بیان اور علاج۔	٢١٤	کیفیت جراحات کو بندش کی۔		

صفحہ	مضمون
۲۳۸	علامات موت سریع مع الفصل الاول۔
۲۴۰	قانون علاج قروح کا۔
۲۴۴	علاج قروح صدیدیہ کا۔
۲۴۵	علاج قروح وسخہ کا۔
//	علاج قروح غائرہ وکہوف ومخابی کا۔
۲۴۶	قروح کے کیڑون کا علاج۔
//	قروح مین گوشت پیدا کرنیکی تدبیر۔
۲۴۷	دوائے جید جمیع قروح کی۔
//	علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ کا۔
//	علاج قروح متعفنہ ردی کا۔
۲	علاج قروح عسیرۃ الاندمال و قروح جرودیہ۔
	دوائے جید وصفت مرہم ذہبی۔
۲۵۱	علاج قیاحیلہ و بیاض جلد دنکا جو سپید ہو جاتی ہین
۲۵۲	جراحات پر گوشت زائد کا بیان۔
۲۵۳	تدبیر قروح جو بعد اندمال کے پھول جاتی ہین۔
۲۵۴	بعد قروح اچھے ہو چکنے کے جو نشانات باقی ہون۔
//	مقالہ چوتھا۔ پٹھے اور ہڈیون کا تفرق اتصال۔
//	فصل بیان جراحات واجسام عصبانی وتفرق اتصال کا
۲۵۵	قانون علاج تفرق اتصال عصب کا۔
۲۵۸	ادویہ خراج عصب وقروح عصب کے۔
۲۵۹	اورام عصبی بحالت جراحت۔
//	پٹھہ کا کوفتہ او پیچ جانا اور بیکار ہونا۔
۲۶۰	حکم عصب فاسد کا۔
//	عصب کا سخت ہونا اور بیحس ہو جانا۔
۲۶۱	سیخ شوکہ وفساد استخوان کا بیان۔
//	علامات فساد استخوان کے۔
۲۶۲	صفت نشتر عظم فاسد کی۔
//	ہڈی کی کچھ اوپر پوست جو قروح [illegible]
//	ہڈی کا ٹوٹ جانا۔

صفحہ	مضمون
۲۶۳	فن پانچوان جبر کے بیان مین اوسمین تین مقالے ہین
//	مقالہ پہلا۔ خلع کا بیان۔
//	بیان عام خلع کا۔
۲۶۴	علامات خلع تام کی مع علامات میل۔
//	مفصل کا طول زیادہ ہو جانا بدون خلع کے۔
//	علاج میل اور خلع کا۔
۲۶۵	علاج طول مفصل کا۔
۲۶۶	جبڑی کا اوتر جانا۔
//	جنبر گردن کا اوتر جانا۔
۲۶۷	منکب کا اوتر جانا۔
۲۶۸	علامات عضد کے اوتر جانے کی۔
۲۶۹	شانے کا اوتر جانا۔
//	چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوتر جانا اور علاج۔
۲۷۰	مرفق کا اوتر جانا اور علاج۔
//	مفصل رسغ کا اوتر جانا۔
۲۷۱	اونگلیون کا اوتر جانا اور اوسکی علامات۔
//	انفکاک رسغ کی ہڈیون کا۔
//	مہرہ گردن کا اوتر جانا اور ٹل جانا۔
۲۷۳	عصعص کے اوتر جانے کا بیان۔
۲۷۴	ورک کا اوتر جانا۔ مع علامات وعلاج۔
۲۷۷	خلع رکبہ کا بیان۔ وعلاج۔
//	رضفہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈھکنا ہے۔
//	پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوتر جانا۔
۲۷۸	قدم کی ہڈیون کا اوتر جانا۔
//	مقالہ دوسرا۔ قواعد کلیہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے انفکاک کا بیان۔
//	بیان عام ٹوٹ جانے کسر کا۔
۲۷۹	اشکال انجبار اور ضد انجبار کے۔
۲۸۰	قواعد کلیہ جبر اور رباط کے۔

صفحہ	مضمون
۲۸۴	تعصیب مجبور کا بیان۔
۲۸۵	رباطات اور زوائد کا بیان۔
۲۸۶	بندش کی کیفیت کی تفسیر وتفصیل۔
۲۸۸	کیفیت بندش کا بیان۔
۲۸۹	تفصیل کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اوسکی۔
۲۹۰	کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر۔
۲۹۱	کسر عظم کا بیان۔
//	کسر کیواسطے کون کونسے طلا وغیرہ مفید ہین۔
//	طلا مانع ورم اور دفع خارش۔
۲۹۲	بیان طلاؤن کا جو دشبد مین صلابت پیدا کرتی ہین
//	بیان تدبیر تعدیل دشبد کا مع صفت مرہم جید۔
۲۹۳	بیان ایسی چیزون کا جو استرخا پیدا کرین۔
//	استعمال آب گرم اور روغن کا۔
//	مجبور کے تغذیہ کا بیان اور تنقیہ کا۔
۲۹۴	صفت غذای موافق جسکا استعمال بوقت انقباض کیا جاوے
//	مقالہ تیسرا عضو کی ٹوٹ جانے کے بیان مین۔
//	بیان عام قحف کی ٹوٹ جانے کا۔
۳۰۰	لحی کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۲	جنبر گردن کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۳	کتف کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۴	استخوان سینہ کا ٹوٹ جانا۔
//	پسلیون کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۵	بوجہ کسر جو حوادث پیدا ہوتے ہین۔
//	عضد کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۶	ساعد کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۷	رسغ کا ٹوٹ جانا۔
//	اونگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا۔
//	چوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۸	ران کا ٹوٹ جانا۔

صفحہ	مضمون
۳۰	فلکہ کا ٹوٹ جانا۔
ر	ساق کا ٹوٹ جانا۔
ر	کعب کا ٹوٹ جانا۔
ر	پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا۔
۳	پاؤن کی انگلیون کا ٹوٹ جانا۔
	فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم مشروبہ کا بیان اور اس فن مین پانچ مقالے ہین۔
	مقالہ پہلا سموم مشروبہ کا علاج۔
	بیان عام سموم مشروبہ کے پہچاننے کا اور علاج اونھین سموم کا عام طریقہ سے۔
	بیان عام سموم مشروبہ کا۔
	استدلال اقسام سموم پر۔
	علامات ردیہ کا بیان۔
	قانون علاج زہر خوردہ کا۔
	نسخہ تریاق طین مختوم کا۔
	ادویہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے۔
	مجملا بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا۔
	بیان مرتک و برادہ رصاص اسفیداج کا۔
	بیان چیون شنگرف و سنکھیا و برادہ آہن خبث الحدید و ہڑتال و چونے کا مع علاج۔
	بیان آب صابون زاج و شب کا مع علاج۔
	بیان مجمل سموم نباتیہ کا اور علاج۔
	بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہین۔
	مجمل بیان ادویہ سمیہ بارد از قسم نباتات۔
	مقالہ دوسرا سموم حیوانی کا بیان۔
	جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہین۔
	قسم دوسری جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے۔
	جنس دوسری سموم حیوانیہ کی۔
	جنس تیسری از قسم حیوانات کے۔

صفحہ	مضمون
۳۳۱	مقالہ پہلا تدبیر عام نہش یعنی کاٹنے سے جانوروں کے جو زہر پیدا ہوتا ہے۔
ر	ابتدائی قول نہوش کے بیان مین۔
۳۳۳	ادویہ مشترکہ بعد کاٹنے حیوانات کے۔
۳۳۴	طلاؤن کا بیان۔
ر	ایسی طلاؤنکا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آسکین۔
۳۳۵	طرد ہوام بالکلیہ کا بیان۔
۳۳۶	درندہ جانورون کی ہلاک کرنیوالی چیزین۔
ر	سانپ کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔
ر	بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے۔
ر	کھٹملون کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	پسو اور جھینگر کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	جوؤن کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا۔
ر	چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر۔
۳۳۷	مکھی کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	کنکھجورے کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	دیمک کے بھگانے کی تدبیر۔
ر	سوس کے نکالنے کی تدبیر۔
ر	اقسام سانپ کے۔
۳۳۸	باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان۔
ر	علامت ملکہ یا سیاگر سانپ کے کاٹنے کی۔
ر	جریان کا بیان۔
ر	علامات کاٹنے اوس سانپ کے جسکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم میں ہے۔
ر	علامات اوس سانپ کے کاٹنے کے جسکا نام [illegible]

صفحہ	مضمون
	اور یہ بھی سیاگر کی قسم مین ہے۔
۳۳۹	بزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان۔
۳۴۰	مقرنہ کا بیان اور علاج۔
ر	بیان اوس سانپ کا جسکا نام اودلیس اور کدوسوزروس ہے۔
۳۴۱	آذریس کا بیان۔
ر	بیان عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا۔
ر	علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے۔
۳۴۲	بیان تمام تصریحات معہودہ کا جو سانپ کے کاٹنے مین لوگون نے لکھے ہین۔
ر	ضمادات جو اوپر سے لگائے جائین۔
ر	بیان اون سانپون کا جو کل مسامات سے خون جاری کردیتے ہین جیسے اسریس
۳۴۳	حیہ سطلیہ کا بیان اور علاج۔
۳۴۴	طبوطلیہ جسکو دروینوس افعی کہتے ہین۔
ر	بیان اوس سانپ کا جسکا نام رقاصیہ طالی ہے
ر	حیہ رقشا جسکے رنگ مختلف ہون۔
ر	حیہ مارسلالیس کا بیان۔
۳۴۵	فیجز نیوس کا بیان۔
ر	انمود و طسرل در لواعر و سس کا بیان۔
ر	افعی ہمسر کا بیان۔
ر	اون سانپون کا بیان جو بوجہ حرارت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے۔
ر	تنین و ریشۂ اژدرہم کا بیان۔
۳۴۶	دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان۔
ر	داوخوردون وغیرہ کا بیان۔
ر	مقالہ تیسرا آدمی اور چوپایہ کے کاٹنے کا بیان اور علاج۔
ر	بیان عام کاٹنے کے علاج کا۔

صفحہ	مضمون
۳۴۷	آدمی کو آدمی کاٹے اوسکا بیان اور علاج ۔
〃	پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہ ہوا اور بھیڑیے کا کاٹنا ۔
〃	دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفت کا بیان
۳۴۸	باقیماندہ حیوانات دیوانہ شدہ کا بیان ۔
〃	احوال جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے ہوں ۔
۳۴۹	عجائب احوال ۔
〃	فرق دیوانے کتے کے کاٹنے اور باوسے صحیح کتے کے کاٹنے میں ۔
۳۵۱	صفت مسہل جدید ۔ مع نسخہ دیگر
۳۵۲	ادویہ مشروبہ ۔
	ادویہ مرکبہ ۔
	نسخہ دوا ذراریح کا ۔
	نسخہ مختصر دوا ذراریح کا ۔
۳۵۴	مداوات جہت جذب سمیت و تلیین طبیعت [illegible] ۔
〃	پانی پلانے کا طریقہ بشارت
〃	چیتا اور باڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور اونکے پنجونکے زخموں کا علاج ۔
〃	تمساح کے کاٹنے کا بیان ۔
〃	بندر کے کاٹنے کا علاج ۔
۳۵۵	بلی کے کاٹنے کا علاج ۔
〃	نیولے کے کاٹنے کا علاج ۔
〃	سوغالی کے کاٹنے کا علاج ۔
〃	مقالہ پانچواں ۔ حشرات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان ۔
۳۵۶	لسع حشرات کا بیان ۔
〃	اصناف عقرب کے ۔
〃	اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا پیدا ہوتے ہیں ۔
۳۵۷	تریاقات جید و مجرب ۔
۳۵۸	مشروبات و اطلیہ و اضمدہ کا بیان ۔

صفحہ	مضمون
۳۵۹	فصل بیان میں عقرب جرارہ کے ۔
〃	بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا ۔
۳۶۰	رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں
۳۶۲	تمام اقسام مشروبات کے ۔
〃	لیشب کا بیان اور علاج ۔
〃	عنکبوت کا بیان اور علاج ۔
۳۶۳	دو حیوان غیر معلوم اور چار جبڑون کا حیوان ۔
〃	موعزتنیا کا بیان ۔
〃	قملۃ النسر کا بیان ۔
〃	طبوع اور حرز الطین کا بیان ۔
〃	زنابیر کا بیان اور علاج ۔
۳۶۴	فصل ۔ بیان میں نحل کے کاٹنے کے ۔
〃	فصل ۔ [illegible] کے بیان میں ۔
〃	فصل ۔ سام ابرص و عظایہ کا بیان ۔
〃	فصل ۔ اربعہ اور اربعون کا بیان ۔
۳۶۵	فصل ۔ سالاسندرا کے کاٹنے کا بیان ۔
〃	فصل ۔ سولوقندریون بری و بحری کا بیان
〃	فصل ۔ دریائی بچھو کا بیان ۔
〃	فصل ۔ مینڈک دریائی کا بیان ۔
〃	فصل ۔ جملہ دریائی ہوام کا بیان ۔
〃	فن ساتواں ۔ کتاب الزینت ۔
〃	مجمل بیان زینت کا اور اوسمین چار مقالہ ہیں
〃	مقالہ پہلا ۔ شعر یعنی بالوں کا بیان ۔
〃	فصل اول ۔ ماہیت شعر کا بیان ۔
۳۶۶	فصل دوم ۔ حالات شعر کا بیان ۔
۳۶۷	فصل سوم ۔ بیان [illegible] شعر ۔
۳۶۸	فصل چہارم ۔ ادویہ موفرہ شعر ۔
۳۶۹	فصل پنجم ۔ بالوں کی دراز کرنے والی ادویہ
〃	فصل ۔ نبات مو اور قوی کا بیان ۔

صفحہ	مضمون
۳۷۰	قریطون کا نسخہ ۔
۳۷۱	ادویہ حواجب کے واسطے ۔
〃	فصل بیان میں داء الثعلب و داء الحیہ حفظ کے واسطے
۳۷۴	فصل بال تراشنے والی ادویہ کا بیان ۔
〃	فصل علاج جو شخص چونے سے جل گیا ہو ۔
۳۷۵	فصل نورہ کی بو کھونے کی تدبیر ۔
〃	فصل بالوں کی اوگنے کی روکنے والی دوا ۔
〃	فصل تجعدات شعر کا بیان یعنی گھونگروالے بال بنانے کی ادویہ ۔
〃	فصل ۔ بالوں کی سرخ ہونیکے بیان میں ۔
〃	فصل تشقیق شعر کا بیان ۔
〃	فصل ۔ باریک کرنیوالی بالوں کی ادویہ ۔
〃	فصل ۔ جوانی اور پیری کا بیان ۔
۳۷۶	فصل ۔ بیان اون چیزوں کا جو دیر میں پیری کو آنے دیتی ہیں ۔
〃	صفت معجون معتدل جید کی ۔
۳۷۷	فصل بیان لطوخات مانع پیری ۔
	فصل خضابات کا بیان ۔
۳۷۸	فصل ۔ بالوں کی سیاہ کرنیوالی ادویہ کا بیان
۳۷۹	صفت خضاب جید ۔
۳۸۰	فصل غالیہ کے بیان میں ۔
۳۸۱	فصل اون ادویہ کا بیان جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کریں ۔
〃	فصل مبیضات کا بیان ۔
〃	فصل ۔ تدارک احوال جید جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہیں ۔
۳۸۲	فصل حزاز کے بیان میں ۔
〃	فصل ادویہ ملینہ حزاز کی ۔
〃	فصل حزاز دور کرنے کی ادویہ کا بیان ۔

صفحہ مضمون
۳۸۴ فصل ۔ دوا مستخرجہ اطباے جدید ۔
〃 مقالہ دوسرا ۔ احوال جلد بنظر رنگ ۔
〃 فصل ۔ بیان مین اون اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین ۔
〃 فصل ۔ رنگ کو زرد کرنے والے اسباب ۔
〃 فصل ۔ اون اشیا کا بیان جو رنگ کو اچھا کرتے ہین ۔
۳۸۵ فصل ۔ بیان حفظ جلد کا دھوپ اور ہوا اور [illegible]
〃 فصل ۔ آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا ۔
۳۸۶ فصل ۔ چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان
〃 فصل ۔ خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان ۔
۳۸۹ فصل ۔ وشم اور اوسکی دوا کا بیان ۔
〃 فصل ۔ دشنام و حمرہ مفرطہ کا بیان ۔
〃 فصل ۔ بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کے ۔
۳۹۰ فصل ۔ علاج بہق اسود کا ۔
۳۹۱ فصل ۔ علاج وضح اور برص کا ۔
۳۹۵ رنگ جو برص پر طلا کیے جاتے ہین ۔
〃 غذا مبروص کی ۔
〃 علاج برص اسود کا ۔
۳۹۶ مقالہ تیسرا ۔ اون امراض اور عوارض کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین ۔
〃 فصل ۔ سعفہ کے بیان مین ۔
۳۹۷ فصل ۔ ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی ۔

صفحہ مضمون
۳۹۸ فصل ۔ قوبا کا بیان ۔
〃 قوبا کا علاج ۔
〃 معالجات موضعیہ ۔
۳۹۹ فصل ۔ شور لبنیہ کا بیان ۔
〃 فصل ۔ جرب اور حکہ کا بیان ۔
۴۰۰ علاج جرب کا ۔
۴۰۱ دواے قوی جرب مزمن کی ۔
۴۰۳ فصل ۔ حصف کا بیان ۔
۴۰۴ فصل ۔ بنات اللیل کا بیان ۔
〃 فصل ۔ ثآلیل کا بیان ۔
۴۰۶ فصل ۔ تقرن کا بیان ۔
〃 فصل ۔ تشقق کا بیان ۔
۴۰۷ ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج ۔
〃 پاؤن کو پھٹ جانے کا علاج ۔
۴۰۸ فصل ۔ ہاتھونکے پھٹ جانے کا علاج ۔
〃 اونگلیونکی گھائیونکے پھٹ جانے کا علاج ۔
〃 فصل ۔ تفرج قطاۃ ۔
〃 رائحہ منکرہ کا علاج ۔
〃 جلد کی بدبو کا علاج ۔
۴۰۹ فصل ۔ بیان مین صنان کے ۔
〃 فصل ۔ صفت ایک غذا کی جسکی استعمال سے بدن خوشبو ہو جاے ۔
〃 فصل ۔ بول و براز کی بوے بد کا بیان ۔
۴۱۰ پیشاب کی بدبو کا بیان ۔
〃 فصل ۔ قمل و صئبان کا بیان ۔

صفحہ مضمون
۴۱۱ مقالہ چوتھا ۔ امراض متعلق بدن و اطراف بدن کا بیان ۔
〃 فصل ۔ لاغری دور کرنے کا بیان ۔
۴۱۸ فصل ۔ تسمین عضو عضو کی ۔
〃 فصل ۔ فربہی کے عیوب کا بیان ۔
۴۱۹ فصل ۔ لاغر کرنیکی تدبیر ۔
۴۲۱ فصل ۔ تہزیل اعضاے جزئیہ ۔
〃 فصل ۔ داخس کا بیان اور علاج ۔
۴۲۲ دواے مزیل داخس ۔
۴۲۳ فصل ۔ اوزان اظفار اور [illegible] کے بیان مین ۔
〃 فصل ۔ تشنج و تعفن اظفار کا بیان اور علاج ۔
〃 فصل ۔ چھیلے ناخن او[illegible]
۴۲۴ فصل ۔ مراعات اور نگہداشت اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھڑنے کے جما ہے ۔
〃 فصل ۔ ناخن کے برص کا بیان اور علاج ۔
〃 فصل ۔ زردی جو ناخن پر آجاتی ہے ۔
〃 فصل ۔ رضی اظفار کا بیان ۔
〃 فصل ۔ خون مردہ زیر ناخن کا علاج ۔
〃 اختتام کتاب ہذا ۔
۴۲۵ و ۴۲۶ خاتمۃ الطبع ۔

ترجمہ اردو وارث ساگر۔ بیدک بین انتخاب کتاب [illegible]
ذ اسکے جس نسخے کو آزمایا مجرب پایا مترجمہ پنڈت
بہیا مسی لال ملازم مطبع۔

مجموعہ میزان الطب۔ اردو رسالہ بحران وغیرہ مفصلہ ذیل
۱۔ میزان الطب اردو۔ ۲ رسالہ بحران اردو
۳ طب عزیزی۔ ۴۔ رسالہ دلائل النبض
۵ رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی
صادق علی۔

مختص بہ علاج بہائم وطیور

علاج المواشی عمدہ معالجات بہائم وطیور کو رسالہ
ڈاکٹر جی ایچ ای ہیلین صاحب کا ترجمہ مترجمہ مولوی [illegible]

علاج احسانی۔ موسومہ بہ دوا البہائم والطیور
[illegible] علاج بہائم وطیور [illegible] نسخے اور [illegible]
[illegible] حکیم احسان علی وکیل

زینت الخیل۔ مع تصاویر اشکال اقسام اسپ
ورانکے امراض کا علاج وشناخت حسن وقبح گھو
ڑے موءلفہ منشی محمد مہدی۔

ایضاً۔ رنگین تصاویر۔

فرسنامہ۔ معالجہ اسپ بین موءلفہ سعادت یار خان
رنگین دہلوی۔

لغت
مختص بمفردات طب

میزان الادویہ۔ اردو جسمین ہر ایک دوا کی ماہیت
طبیعت۔ مضر۔ مصلح۔ بدل۔ قدر شربت۔ افعال
وخواص کمال بسط وشرح سے لکھے ہین مع رسالہ
تعداد ادویہ مترجمہ حکیم محمد نور کریم
دو جلد بین۔

مجموعہ میزان الادویہ۔ الفاظ الادویہ
فرہنگ نصیریہ۔ مخزن الادویہ۔ یہ مجموعہ
تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نور الدین
شیرازی و حکیم تابع محمد حکیم احمد علی
عظیم آبادی ہے۔

ضروری المطب۔ موءلفہ حکیم مہتاب رائے
جداول بین نام دوا اور اسکے مفرد مصلح کا بیان ہے

مقالات احسانی۔ مفردات کا بیان مصنفہ
حکیم احسان علی وکیل۔

طب فارسی

اکسیر اعظم۔ چار جلد بین جامع کلیات ومعالجات
طب ہے موءلفہ حکیم محمد اعظم خان المخاطب بحکیم ناظم جہان
[illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

خلاصۃ التجارب۔ [illegible]
مدونہ حکیم بہاء الدولہ [illegible]

ایضاً۔ مطبوعہ جدید۔

مجربات اکبری محشی۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر خان
معروف بحکیم ارزانی۔

تکشیف الحکمت۔ مصنفہ حکیم سلیم الدین خان

کفایہ منصوری۔ مع رسالہ چوب چینی مشہور
کتاب معالجہ وتشریح بین مصنفہ حکیم منصور بن حکیم
محمد بن یوسف۔

ضیاء الابصار۔ مصنفہ حکیم محمود خان۔

مجربات رضائی۔ معالجہ امراض ضعف باہ و
مثانہ بین موءلفہ حکیم سید رضا حسین۔

دستور العلاج۔ مصنفہ حکیم سلطان علی خراسانی

میزان الطب محشی مشہور کتاب طب کی ہے
مع رسائل ذیل تصانیف مختلف۔
۱۔ میزان الطب محشی مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی
۲۔ رسالہ دلائل النبض۔
۳۔ رسالہ دلائل البول۔
۴۔ رسالہ بحران مع جدول ایام بحران

انیس الاطبا۔ مصنفہ مولوی محمد صادق علی

طب اکبر۔ بڑی مستند کتاب طب بین تصنیف
حکیم محمد اکبر ارزانی۔

مطب علوی خان۔ نسخہ نادر ومجرب کا مجموعہ از
حکیم علوی خان۔

مفرح القلوب۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی۔

[illegible] مصنفہ حکیم محمد شریف خان

ام العلاج۔ عجیب رسالہ ہے حاوی تراکیب
[illegible] محمد دولت نور الدین محمد جہانگیر
[illegible] حکیم امان اللہ فیروز جنگ

طب یوسفی۔ مع [illegible] رسائل ذیل
۱۔ رسالہ نبض۔
۲۔ قارورہ۔
۳۔ رسالہ ستہ ضروریہ۔
۴۔ رسالہ مقطعات یوسفی۔
۵۔ رسالہ ماکول ومشروب۔
۶۔ قصیدہ۔ در حفظ صحت۔
۷۔ رسالہ [illegible]۔

زاد غریب۔ غربا اور مسافرین کے لیے نادر
نسخے تدابیر معالجہ ہر موسم کی رعایت سے کوڑی
کی دوا لاکھون کا فائدہ بخشتی ہے مصنفہ حکیم صادق علیخان

قرابادین قادری۔ تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی۔

علاج الابدان۔ رسالہ غریب المفاد جسمین علاج الامراض انسانی کا خود انسان مین موجود سند نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولفہ حکیم عبدالحق

کنز الاسرار۔ معالجات اسرار طب کا مبدا ر ظہور ہے تصنیف حکیم ہادی حسن مرادآبادی

بہیج الحذاقت۔ تصنیف حکیم قدرت احمد

رسالہ تحفۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ خاص امراض وبائی کا علاج اور اوسکے اسباب علامات کا بیان تصنیف حکیم سید افضل علی المخاطب بہ شفاء الدولہ۔

رموز الحکمت۔ مصنفہ مولوی رجب علی مدرس اول فارسی کا۔

علاج الامراض۔ مولفہ حکیم محمد شریف خان مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ۔

رسالہ ارادۃ سواء الطریق لطالب مناہج التحقیق تحقیقات طب کا بطور مباحثہ ڈاکٹری و یونانی لکھا ہے

رسالہ دافع المینۃ ونافع البریۃ فی احکام [illegible] اصحاب التخمۃ والبطنۃ تنقیحات تخمہ بدہضمی ہیضہ کا بیان ہے اور اوسکا علاج ہے۔

لغات مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین کہ جسمین ہر دوا کی ماہیت طبیعت مضرات مصلحات بدل قدر شربت افعال وخواص مشرح لکھے اور اوسکے ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر بالاستیعاب تمام و کمال بعنوان پسندیدہ چھپی ہے تصنیف حکیم سید محمد حسین علوی۔

ناصر المعالجین۔ یہ ملخص ہے مخزن الادویہ کا جلد اول ہیں نام ہر دوا کا اردو فارسی وعربی بشرح ماہیت وطبیعت وافعال وخواص ایسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ لکھے ہیں کہ اطبا کو ایسی کتاب سفر حضر مین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے مولفہ حکیم ناصر علی غیاث پوری۔

مفردات ناصری۔ بصفت بالا اور مزید علیہ یہ ہے کہ اسمیں ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ افضل

اختیارات بدیعی۔ مفردات طبیہ اور مرکبات مین بڑی معتبر کتاب ہے۔

۱۔ مقالہ مین مفردات ادویہ کا بیان مع اوسکی ماہیت طبیعت افعال خواص اور اوسکی [illegible]

۲۔ مقالہ مین مرکبات طبیہ کے بیانات ہی نسخہ مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری

معدن الشفاء۔ سکندرشاہی یہ مقالہ طب یونانی وبیدک ہے ہر دوا مفرد کی ماہیت طبیعت مضر و مصلح و بدل و مقدار شربت افعال وخواص بہ تطبیق بیدک لکھے ہیں وجن دواؤنکا نام عربی فارسی مین نہیں وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بہوہ خان نے تالیف کی۔

میزان الادویہ۔ والفاظ الادویہ فرہنگ تفسیریہ و مخزن الادویہ از تصنیفات حکیم نور الدین محمد عبداللہ شیرازی حکیم تابع محمد [illegible]

طب عربی

نفیسی کی شرح موجز شرح حل المتن مصنفہ نفیس بن جمال الدین المتطبب کی درسی معتبر کتاب طب کی ہے۔

اقسرائی۔ شرح موجز کی کہ جو تلخیص قا[illegible] شیخ الرئیس بوعلی سینا ہے یہ مشہور کتاب درسی ہے اعلے درجہ کے ذی استعداد بہت مفید وکارآمد ہے۔

کامل الصناعہ۔ مقالہ اول و دوم از تصنیف علی بن العباس مشہور ومعروف کتاب فن طب کی ہے۔

موجز۔ ملخص قانون طب مصنفہ علاء الدین علی بن الحزم القرشی کی مشہور کتاب متن متین فن طب مین ہے

قانونچہ۔ مع رسالہ قبریہ از تصنیفات [illegible]

شرح اسباب۔ فن طب مین ا[illegible] اعلے درجہ کی کتاب ہے حکماء حذاقت پیشہ فطانت اندیشہ کی درس مین مستند و معتبر مصنفہ افلاطون زمان ارسطوی دوران بقراط وفراہدان ثانی شیخ بوعلی سینا حکیم نفیس بن [illegible] ہے قوت واستعداد وطریقہ علاج وتشخیص مین طبیبون کو مدد دیتی ہے معالجات مین [illegible] و نافع کتاب دو جلدون مین تمام ہے ہر جز علیحدہ علیحدہ عمدگی وصفائی سے منقول نسخہ قدیم زمانہ شاہی سے طبع ہوئی

CALL No. { ٦١٠
ابن ق ش
ACC. No. ٨٢٠٩٤
AUTHOR ابن سینا
TITLE قانون الشیخ مع ترجمه (اردو) حسینی -
حصه چهارم -

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—
1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.